وَلَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ

تاریخ ابنِ خلدون

شمالی افریقہ میں بربر قبائل
اوران کے حکمرانوں کے حالات

تصنیف:
رئیس المؤرخین علّامہ عبدُالرحمٰن ابنِ خلدونؒ
(۷۳۲-۸۰۸)

نفیس اکیڈمی
اُردو بازار کراچی

❁❁❁ توجہ فرمائیں! ❁❁❁

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اُپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❁❁❁ تنبیہ ❁❁❁

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

شمالی افریقہ میں بربر قبائل

اور

اُن کے حکمرانوں کے حالات

تصنیف: رئیس المؤرخین علّامہ عبدُالرحمٰن ابنِ خلدونؒ
(۷۳۲-۸۰۸)

ترجمہ وتبویب: مولانا اختر فتح پوری

نفیس اکیڈیمی اُردو بازار کراچی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چوہدری طارق اقبال گاھندری
مالک نفیس اکیڈیمی۔اُردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: ـــــــ تاریخ ابن خلدون
مصنف: ـــــــ رئیس المورخین علامہ عبدالرحمٰن بن خلدون
ناشر: ـــــــ نفیس اکیڈیمی اُردو بازار کراچی
طبع: ـــــــ جدید کمپیوٹر ایڈیشن جنوری ۲۰۰۳ء
ایڈیشن: ـــــــ آفسٹ

نفیس اکیڈیمی اُردو بازار کراچی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہ اس کی ذہانت، ذکاوت اور قابلیت کا شہرہ دور دور پھیل گیا چنانچہ جب اس کی عمر صرف اکیس سال تھی تیونس کے سلطان نے اس کو اپنے دربار میں طلب کر کے اپنا کاتب مقرر کیا۔ اس کے بعد اس نے تیونس اور بعض دوسرے علاقوں کی سیاحت کی۔

ابنِ خلدون کی طبیعت مہم جو و تنوع پسند تھی چنانچہ اس نے شاہی ملازمت پر قناعت کرنے کی بجائے غرناطہ کے کئی سلاطین کی مصاحبگی کی اور قاضی کے عہدوں پر کام کرتا رہا۔ ۷۸۴ھ میں وہ حج بیت اللہ کے لئے جا رہا تھا کہ راستہ میں اسے اسکندریہ اور قاہرہ میں بھی قیام کرنا پڑا۔ قاہرہ کے قیام کے دوران اس نے جامع ازہر میں درس بھی دیئے۔ ۸۰۳ھ میں اس نے سلطان الناصر کے ہمراہ دمشق میں تیمور کے خلاف جنگ بھی لڑی۔ یہی نہیں بلکہ اسے دو بار تیمور سے ملاقات کے لئے بھی روانہ کیا گیا۔

ابنِ خلدون کو تیونس اور مصر میں قیام کے دوران شمالی افریقہ کی سیاست میں حصہ لینے اور وہاں کے مختلف ملوک اور امراء کو قریب سے دیکھنے کا ان کے حالات کو سمجھنے کا خاصا موقع ملا۔ بالآخر اس نے ۲۵ رمضان ۸۰۸ھ میں قاہرہ ہی میں وفات پائی۔ وفات کے وقت اس کی عمر ۷۶ سال کچھ مہینہ تھی۔

ابنِ خلدون کی زندگی بڑی صبر آزما اور انقلاب انگیز تھی۔ اگرچہ اس کو بعض اوقات عسرت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اور بعض اوقات دولت و اقبال کے سائے اس پر چھائے رہے اور یوں بھی ہوا کہ ایک مرتبہ اسے قید و سلاسل کی زحمت سے بھی دوچار ہونا پڑا اس کے باوجود اس نے تصنیف و تالیف سے غفلت نہیں برتی۔ اس کے حالات و واقعات کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ہر سانحہ اور ہر حادثہ اس کے شوقِ تحریر پر مہمیز کا کام کرتا تھا اس نے کتنا لکھا ہوگا اور کیا کیا لکھا ہوگا اس کا اندازہ اس کے سوانح نگاروں کو مطلق نہیں ہے۔ البتہ یہ بات متعدد بیانوں اور روایتوں سے ثابت ہو چکی ہے کہ اس نے پُر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صدیوں نے حالات تفصیل اور صراحت کے ساتھ قلم بند کئے گئے ہیں۔ اس میں ابنِ خلدون نے تقدیم زمانی ہی کو برقرار نہیں رکھا ہے بلکہ مختلف ملکوں اور حکمرانوں اور ان سے متعلقہ قوموں کے حالات بھی تاریخی تسلسل کے ساتھ بیان کئے ہیں جن کی وجہ سے حقائق کو جاننے اور سمجھنے میں کسی بھی قسم کی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہے۔

ابنِ خلدون کے مقدمۂ تاریخ اور تاریخ کو دنیا میں اس قدر مقبولیت اور شہرت حاصل ہوئی کہ اب اس کے ترجمے دنیا کی کئی زبانوں میں ملتے ہیں۔ اردو میں مقدمہ خلدون بار بار شائع ہوتا اور تاریخ کے طالب علموں سے خراج لیتا رہا ہے ہم نے ابتداء میں اس کو دو جلدوں میں شائع کیا تھا۔ بعد میں ضروری معلوم ہوا کہ اس کی تاریخ کی مجلدات بھی یکے بعد دیگرے شائع کر دی جائیں کیونکہ ان کے مطالعہ کے بغیر تاریخ اسلام کا صحیح علم ہونا ممکن نہیں چنانچہ ہم اب تک اس کی دس جلدیں شائع کر چکے ہیں جو مختلف حکومتوں اور ادوار کا احاطہ کرتی ہیں۔

والد مرحوم نے کوشش کی تھی کہ ابنِ خلدون کی مکمل تاریخ اردو پڑھنے والوں تک پہنچائیں۔ انہوں نے ابنِ خلدون کے تمام معلومہ مجلدات کو گراں داموں میں حاصل کیا اور ملک کے ممتاز اسکالروں اور دانشوروں سے اس کو اردو میں منتقل کروا کے شائع کیا اس کے باوجود ابنِ خلدون کی تاریخ کے بعض نامعلوم مجلدات کے حصول کے لئے بھی کوشاں تھے اگرچہ ان کو اپنی زندگی میں کامیابی نہیں ہو سکی لیکن کسی نہ کسی طرح سے میں نے ابنِ خلدون کی ان مجلدات کا پتہ چلایا جن کا علم بہت کم لوگوں کو ہے۔ یہ مجلدات بربر قبائل اور ان کی اقوام سے متعلق ہیں۔

میں نے ان مجلدات کو حاصل کرنے کے بعد اسے ترجمہ کے لئے مولوی اختر فتح آبادی کے حوالے کیا۔ وہ عربی کے ماہر اور بہترین مترجم ہیں۔ انہوں نے انتہائی دلجمعی اور دلچسپی سے اس کا ترجمہ کیا جو پہلی مرتبہ اردو میں منتقل ہو رہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چوہدری طارق اقبال گاہندری

۱۲/دسمبر ۱۹۸۵ء کراچی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں ان کی حکومت ۲۱

باب:۲ بنو عامر بن صعصعہ ۲۷

چوتھے طبقے کے عربوں یعنی بنی ہلال اور سلیم کے
داخلے کے حالات وواقعات ۲۸
اشج اور ان کے بطون کے حالات جو ہلال بن
عامر سے ہیں اور چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں ۳۸

باب:۳ بنو جشم ۴۴

الخلۃ جشم میں سے ہے
بنو جابر بن جشم ۴۸
عاصم اور مقدم اشج میں سے ہیں

باب:۴ بنو ریاح کے بطون ہلال بن

عامر ۵۰

ریاح اور اس کے ان بطون کے حالات جو ہلال

سعید کی سرداری۔ خادمہ ۵۴
فجور۔ زناتہ۔ اخضر
بلاد ہبط میں اترنے والے ریاحی ۵۵
ریاح کے عالم بالسنۃ سعادت کے حالات اور اس
کا انجام اور گردشی احوال ۵۷

باب:۵ زغبہ اور اس کے بطون ۵۹

زغبہ اور اس کے بطون کے حالات جو ہلال بن
عامر سے ہیں اور چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں
زناتہ کا مغرب اوسط پر قبضہ
بنو یزید

باب:۶ بنو حصین ۶۳

اولاد حصین
بنو مالک بن زغبہ ۶۵
ابو تاشفین ۶۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

المعراج ۸۰
ثعالبہ ۸۱
ذوی منصور ۸۲
درعہ ۸۴
احلاف ۸۵
بنومختار ۸۶
۸۷

باب:۱۰ بنی سلیم وبنی منصور ۹۰

چوتھے طبقے سے بنی سلیم وبنی منصور کے حالات
زغب۔ذباب ہبیب ۹۱
عرف
ہراج
سلطان ابویحییٰ ۹۶

باب:۱۱ قاسم بن مرابن احمد ۱۰۰

سلیم کے عالم بالسنۃ کے حالات
بنوحصن بن علاق ۱۰۱

باب:۱۳ بربر' افریقہ اور مغرب میں ۱۱۷

افریقہ اور مغرب میں بربریوں کے مواطن کے متعلق دوسری فصل

باب:۱۴ بربر اقوام کے فضائل ۱۲۳

اس قوم کے قدیم و جدید لوگوں کے شریفانہ خصائص کا تذکرہ وغیرہ
فضائل انسانی ۱۲۴
بربر اقوام کے حالات میں چوتھی فصل۔اس میں فتح اسلامی سے قبل اور اس کے بعد میں اعنب تک کا بیان ۱۲۶
کتامہ ۱۳۴

باب:۱۴ تبری' بربر اوران کے قبائل کے حالات ۱۳۵

اور سب سے پہلے نفوسہ اور اس کی گردش احوال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لمایہ	۱۴۳
قبائل لمایہ	۱۴۵
مطماطہ	
موطن منداس	۱۴۶
مغیلہ	۱۴۷
مدیونہ۔کومیہ	۱۴۸
باب: ۷ اقوم زوادہ اور زداغہ	۱۵۰
تبری بربریوں میں سے زوادہ اور زداغہ کے حالات جو بطون خرسہ میں سے ہیں اور ان کے بعض احوال کا بیان	
زوادہ۔بنی یراین	۱۵۱
مکناسہ اور بنی ورصطف کے دیگر بطون کے حالات الخ	۱۵۲
مکناسہ میں سے ماوک تسول بنوالعافیہ کی حکومت کے حالات الخ	۱۵۴
اکبر کی دعا	۱۶۵
ابرانس کے بطون میں سے کتامہ کے حالات الخ	۱۶۷
سدویکش اور ان کے مواطن میں کتامہ کے بقایا لوگوں کے حالات	
کتامہ کے بقایا لوگوں میں سے بنی ثابت کے حالات الخ	۱۶۹
بطون کتامہ میں سے زوادہ کا کچھ تذکرہ	۱۷۰
ابرانس کے بطوان میں سے ضہاجہ کے حالات الخ	
انجفہ	۱۷۱
ضہاجہ کا پہلا طبقہ اور ان کی حکومت	
آل زیری بن مناد کی حکومت الخ	۱۷۴
بلکین بن زیری کی حکومت	
منصور بن بلکین کی حکومت	۱۷۵
بادیس بن منصور کی حکومت	۱۷۶
المعز بن بادیس کی حکومت	۱۷۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جنگ کے وقت تمیم کو جو وہاں سلطنت حاصل تھی اس کا بیان ۱۸۵
طرابلس میں رافع بن مکن مطروح کا حملہ الخ ۱۸۶
افریقہ میں عربوں کی جنگ اور موحدین کا ان کے اثرات کو ختم کرنا الخ ۱۸۷
قلعہ میں آل حماد کی حکومت کے حالات الخ ۱۸۹

باب: ۲۰ بنو جیوس بن ماکسن ۱۹۷

بنو جیوس بن ماکسن کے ملوک کے حالات جو غرناطہ اندلس سے تعلق رکھتے تھے

باب: ۲۱ ہلثمین ۲۰۰

ضہاجہ کا دوسرا طبقہ، ہلثمین اور انہیں مغرب میں جو حکومت حاصل تھی اس کا بیان ۲۰۱
ملتونہ میں سے مرابطین کی حکومت کے حالات الخ

واٹے ملوک سوڈان کے حالات اور ان کا مختصر بیان ۲۲۳
بنی بصکی کے لمطہ، کزولہ اور ہسکورہ کے حالات جو ہوارہ اور ضہاجہ کے بھائی ہیں ۲۲۴
لمطہ
ہسکورہ
اثتیف
بنونفال
فطواکہ ۲۲۵
ضہاجہ کا تیسرا طبقہ ۲۲۶
قبائل بربر میں سے مصامدہ کے حالات الخ ۲۲۷
مصامدہ میں سے برغوالہ اور ان کے حکومت
مصامدہ کے بطون میں سے غمارہ کے حالات ۲۳۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

باب:۲۷ جبال درن میں مہدی ۲۴۵
موحدین کا بنی عبدالمؤمن کے ذریعہ افریقہ کی حکومت قائم کرنا

باب:۲۸ عبدالمؤمن کی حکومت ۲۵۰
مہدی کے خلیفہ عبدالمؤمن کی حکومت کے حالات
فتح اندلس کے حالات ۲۵۵
فتح افریقہ کے حالات ۲۵۷
بقیہ اندلس کی فتح ۲۵۸
بقیہ افریقہ کی فتح ۲۵۹
شرف اندلسی کے باغی ابن مروفیشی کے حالات
خلیفہ یوسف بن عبدالمؤمن کی حکومت ۲۶۰
غمارہ کا فتنہ
قفصہ کی بغاوت اور اس کے رجوع کے حالات ۲۶۲
بار بار جہاد کرنا
شان ابن غانیہ کے حالات ۲۶۳

باب:۳۰ ابی دبوس کی بغاوت ۲۷۹
مراکش پر غلبہ مرتضیٰ کی وفات
ہسکورہ
مصامدہ کے بقیہ قبائل ۲۸۳

باب:۳۱ موحدین کے باقیماندہ قبائل ۲۸۵
جبال درن میں مصامدہ میں سے موحدین کے باقی ماندہ قبائل مراکش میں ان کی حکومت کے خاتمہ کے بعد کے حالات وغیرہ
ہرغہ
تینملل ۲۸۶
بنانہ
کدمیوہ
وریکہ ۲۹۰
۲۹۱

باب:۳۲ بنی بدرہ کے حالات
بنی عبدالمؤمن کے خاتمہ کے بعد بنی بدرہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اہل اندلس کے دعوتِ حفصی میں شامل ہونے اور اشبیلیہ اور اس کے بہت سے شہروں کی بیعت کے حالات	۳۰۵
مسیلہ کی طرف سے سلطان کے خروج کے حالات	۳۰۶
طاغیہ افرنجہ اور تونس کے نصرانیوں سے اس کی جنگ کے حالات	۳۰۸
اہل جزائر کی بغاوت اور ان کی فتح کے حالات	۳۱۳
الواثق یحییٰ بن المستنصر مخلوع کی بیعت کے حالات اور دیگر احوال کا تذکرہ	۳۱۴
باب:۳۴۰ سلطان ابواسحاق	۳۱۶
سلطان ابواسحاق کے اندلس جانے اور اہل بجایہ کے اس کی اطاعت میں داخل ہونے کے حالات	
الحضرۃ پر سلطان ابوسلطان کے غلبہ کے حالات	۳۱۷
امیر ابوفارس بن سلطان ابواسحاق کا اپنے باپ کے زمانے میں بجایہ کا حکمران بننا اور اس کا سبب	۳۱۸
باب:۳۴۱ امیر ابوبکر زکریا	۳۲۷
امیر کا قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کے حالات اور اس کا آغاز وانجام	
اہل جزیرہ کی مخصوص حکومت	
ابوالحسن بن سید الناس حاجب بجایہ کی وفات اور اس کی جگہ ابن حی کی حکومت	۳۳۰
الزاب کا امیر ابوحفص کی اطاعت سے خروج کر کے امیر ابوزکریا کا اطاعت کرنا	۳۳۱
شیخ الموحدین عبداللہ الغازازی اور حاجب ابوالقاسم بن الشیخ رؤسائے حکومت کی وفات کے حالات	۳۳۲
سلطان ابوحفص کی وفات کے حالات اور اس کی حکومت کی وصیت	۳۳۳
سلطان ابوعصیدہ کی حکومت کے حالات	
عبدالحق بن سلیمان کی مصیبت کا حال اور اس کے بعد اس کے بیٹوں کا حال	۳۳۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حاجب بن ابی کی کے تونس کی طرف سفارت کرنے اور اس کے بعد اس کے ساتھ سلطان کے بگڑنے اور معزول کرنے کے حالات ۳۴۰
ابوعبدالرحمٰن بن عمر کی حجابت کے حالات اور اس کا انجام ۳۴۲

باب: ۱۳۶ ابن الامیر کی بغاوت

قسطنطنیہ میں ابن الامیر کی بغاوت اور سلطان ابو عصیدہ کی بیعت کے حالات، پھر سلطان ابوالبقاء خالد کا اسے قتل کرنا اور قتل ہونا ۳۴۳
سلف کے حالات اور تونس اور بجایہ کے حکمرانوں کے درمیان اس کی شروط ۳۴۴
تونس سے شیخ الدولہ ابن اللحیان کے جربہ کے محاصرہ کے لئے سفر کرنے اور وہاں سے حج کے لئے جانے کے حالات ۳۴۵
سلطان ابو عصیدہ کی وفات اور ابوبکر شہید کے حالات ۳۴۹

باب: ۱۳۷ ابن عمر کا حاکم بجایہ مقرر ہونا

ابن عمر کے سلطان کے پاس بجایہ میں آنے اور ابن ثابت اور ظافر الکبیر کی مصیبت کے حالات ۳۵۱
بجایہ میں بنی عبدالواد کی فوجوں کے مقابلہ کے حالات اور اسی دوران میں ہونے والے واقعات ۳۵۲
سلطان ابو یحییٰ کے قابس کی طرف سفر کرنے اور خلافت سے الگ ہونے کے حالات ۳۵۳
سلطان ابوبکر کے الحضرۃ پر حملہ کرنے اور قسطنطنیہ کی طرف واپس آنے کے حالات
الحضرۃ پر سلطان ابوبکر کے قبضہ کرنے اور ابوفربہ پر حملہ کرنے اور اس کے باپ کے طرابلس سے مشرق کی طرف بھاگ جانے کے حالات ۳۵۴
بجایہ میں حاجب بن عمر کی وفات اور حاجب محمد بن القانون کی ولایت اور اس سے ابن سید ۳۵۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حمزہ کے ابن شہید ولاکے اور اس کے الحضرۃ پر قبضہ کرنے کے حالات	۳۶۱
حمزہ کے محاصرہ تیمر زدکت کی تعمیر اور سلطان کی فوجوں کی شکست کے حالات	۳۶۲
حاجب المزدار کے وفات پانے اور اس کی جگہ ابن سید الناس کے حاکم بننے اور ابن قانون کے قتل ہونے کے حالات	۳۶۳
بونہ پر فضل کی حکومت کے حالات	۳۶۵
جنگ ریاس اور اس سے قبل سلطان کے بھائی امیر ابو فارس کے قتل ہونے کے حالات	۳۶۶
بنی عبدالواد کے خلاف کمک طلب کرنے کے متعلق غرب کے بادشاہ کا مراسلہ اور اس کے بعد ہونے والی رشتہ داری	
باب: ۳۸ بنی عبدالواد کا فرار	۳۶۸
سلطان کی مغرب کی طرف چڑھائی اور بنی عبدالواد کے فرار اور تیمر ذکت کی تباہی کے حالات	۳۶۹
عربوں کے حالات حمزہ کی وفات پھر اس کے بیٹوں الحضرۃ پر چڑھائی اور شکست اور معزوز بن ہمر کا قتل اور اس کے ساتھ ملتے جلتے واقعات	۳۷۶
حاجب بن عبدالعزیز کی وفات اور اس کے بعد ابو محمد بن تافراکین کی امارت اور ابن الحکیم کی مصیبت کے حالات	۳۷۸
الجرید اور اس کی مکمل فتح اور جزیرہ جربہ پر احمد بن مکی کی ولایت کے حالات	۳۸۱
وزیر ابوالعباس بن تافراکین کی وفات کے حالات	
بجایہ کے حاکم ابوزکریا کی وفات اور اس کے بعد اس کے بھائی امیر ابوحفص کے خلاف اہل بجایہ کی بغاوت اور اس کے بیٹے امیر ابوعبداللہ کی ولایت کے حالات	۳۸۳
مولانا سلطان ابوبکر کی وفات اور اس کے بیٹے امیر ابوحفص کی امارت کے حالات	۳۸۵

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عربوں کے ابن دبوس کی بیعت کرنے اور قیروان میں سلطان ابوالحسن کے ساتھ ان کے جنگ کرنے اور اس کے ساتھ ہونے والے سب واقعات کے حالات	۳۹۰
تونس میں قصبہ کے محاصرہ کرنے پھر قیروان اور قصبہ کو چھوڑ جانے اور اس کے درمیان کے واقعات کے حالات	۳۹۲
بجایہ اور قسطنطنیہ پر امیر فضل کے قبضہ کرنے اور پھر ان کے امراء کے حکومت کو درست کرنے کے حالات	۳۹۳
سلطان ابوالحسن کے مغرب کی طرف سفر کر جانے کے بعد فضل کے تونس کی طرف چڑھائی کرنے کے حالات	۳۹۶
فضل کی وفات ابومحمد بن تافراکین کی کفالت اور اختیار کے تحت اس کے بھائی ابواسحاق کی بیعت	
غسان کا قسطنطنیہ پر قبضہ کرنا اور اس کے درمیان ہونے والے واقعات	۴۰۴
مہدیہ میں امیر ابویحییٰ زکریا کے بغاوت کرنے اور ابوغسان کی حکومت میں شامل ہونے پھر اطاعت کو خیرباد کہنے اور گردشِ احوال کے حالات	۴۰۶
بجایہ پر سلطان ابواسحاق کے قبضہ کرنے اور دعوتِ حفصی کے دوبارہ بجایہ کی طرف آنے کے حالات	
جربہ کی فتح اور اس کے الحضرۃ کے حاکم سلطان ابواسحاق کی دعوت میں شامل ہونے کے حالات	۴۰۷
مغرب کے امراء کی دعوت اور سلطان ابوالعباس کے قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کے حالات	۴۰۹
امیر ابوزکریا کے تونس سے پہنچنے اور بونہ کو فتح کرنے اور اس پر غلبہ پانے کے حالات	۴۱۰
امیر ابوعبداللہ کے بجایہ اور اس کے بعد تونس پر قبضہ کرنے کے حالات	
حاجب ابومحمد بن تافراکین کی وفات اور اس کے	

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں دعوت حفصی دینے کے حالات ۴۱۵
منصور بن حمزہ کی بغاوت کرنے اور چچا ابو یحییٰ زکریا کے ساتھ چڑھائی کرنے اور اس کے بعد ابن تافراکین کی مصیبت کے حالات ۴۱۷
سوسہ اور مہدیہ کی فتح کے حالات ۴۱۸
جربہ کی فتح اور سلطان کی حکومت میں شامل ہونے کے حالات ۴۱۹
غربی سرحدوں کی ولایت پر امرائے انبار کی خودمختاری کے حالات
قفصہ اور توزر کی فتح اور قسطنطنیہ کے مضافات کے سلطان کی اطاعت میں آنے کے حالات ۴۲۰
اہل قفصہ کی بغاوت اور ابن خلف کی وفات کے حالات ۴۲۲
قابس کی فتح اور اسکے سلطان کی سلطنت میں شامل ہونے کے حالات ۴۲۳
قسطنطنیہ کے حاکم امیر ابراہیم کی زوادہ کے ساتھ جنگ اور یعقوب بن علی اور امیر ابراہیم کی وفات
افرنجی نصاریٰ کی مہدی سے جنگ ۴۳۱
قفصہ کی بغاوت اور اس کا محاصرہ ۴۳۲
عمر بن سلطان کی سفاقس پر حکمرانی اور وہاں سے قابس اور جزیرہ جربہ پر اس کا قبضہ کرنا ۴۳۴
سلطان ابوالعباس کی وفات اور اس کے بیٹے ابوالعباس کی وفات اور اس کے بیٹے ابوفارس عزور کی حاکمیت
امرائے بسکرہ بنی مزنی اور الزاب کے حالات ۴۳۵
باب: ۴۰ بنی یملول، بنی خلف، بنی ابی المنیع ۴۴۴
توزر میں بنی یملول اور نفطہ میں بنی خلف اور الحامہ میں بنی ابی المنیع کی امارت کے حالات
قابس طعورس کے مضافات کے رؤسائے بنی مکی کے حالات ۴۵۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عرب مستعجمہ کا چوتھا طبقہ جو اس عہد کی اس نئی پود سے تعلق رکھتا تھا جو اسلامی حکومت کے عرب حکمرانوں کا بقیہ تھی:

جب مصر اور اس کے شہسواروں اور ان کے یمنی انصار نے اپنے ربیعی اطاعت شعار بھائیوں اور ان کے ساتھ موافقت رکھنے والے یمنی قبائل میں اپنی علیحدہ اسلامی حکومت قائم کر لی اور اقوام وملل پر غالب آ گئے اور شہروں کو ان کے ہاتھوں سے چھین لیا اور ان کی حالت صحرائی درشتی اور خلافت کی سادگی کو چھوڑ کر حکومت کی قوت اور شہری آسودگی میں بدل گئی تو وہ خیموں کو چھوڑ کر اسلامی ممالک سے دُور دراز علاقوں اور سرحدوں میں بکھر گئے اور وہاں پر فروکش ہو کر انہوں نے انفرادی اور اجتماعی طور پر حفاظتی فوجی چوکیاں قائم کر لیں اور بادشاہت' ایک قوم سے دوسری قوم اور ایک گھرانے سے دوسرے گھرانے میں منتقل ہوتی رہی اور بنو اُمیہ اور ان کے بعد بنو عباس کی حکومت میں ان کی بادشاہت عراق میں مضبوط ہوتی گئی۔ پھر اندلس میں بنو اُمیہ کی دوسری حکومت قائم ہوگئی اور وہ خوش حالی اور شان وشوکت میں اس مقام تک جا پہنچے کہ اس سے پہلے عرب وعجم کی کوئی حکومت اس مقام تک نہ پہنچی تھی' پس وہ دنیا میں بٹ گئے اور ان کی پود عیش وآرام کو ترجیح دینے اور پسند کرنے لگی اور بالاخانوں میں سلامتی کے سائے تلے لمبی تان کر سو گئی۔ یہاں تک کہ شہری زندگی سے مانوس ہوگئی اور صحرائی زندگی کو بھول گئی اور حکومت کے ذریعے انہوں نے بادشاہت کو حاصل کیا تھا۔ وُہ ان کے ہاتھ سے جاتی رہی اور وہ صحرائی اخلاق اور سخت گیری اور تلوار کی چمک سے اقوام پر غالب آئے تھے پس اگر ثقافت فوجی جواں اور شہری زندگی نہ ہوتی تو شدت کے سوار عیت اور محافظ برابر ہو جاتے اور انہوں نے مجد اور نسب میں سلطان کی مشارکت کا انکار کر کے عشائر وقبائل کے ان سرداروں کی ناک کاٹ دی جو اس کی طرف گردنیں اٹھائے ہوئے تھے اور ان کی حرص وآز کو کم کر دیا اور عجمیوں کے غلاموں اور حکومت کے پیروؤں سے اپنا دلی تعلق قائم کر لیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان سے مل کر اپنے اس عرب قبیلے پر حملہ کر دیا۔ جس نے حکومت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں سے ثقیف' سعد بن بکر اور عامر بن صعصعہ اور ان کے ساتھ جو شعوب و بطون اور عشائر و قبائل اور خلفاء اور موالی تعلق رکھتے تھے۔ وہ بھی شامل تھے اور ربیعہ میں سے بنو تغلب بن وائل اور بنو بکر بن وائل اور بنی شکر' بنی حنیفہ' بنی عجل' بنی ذہل' بنی شیبان اور تیم اللہ کے سب قبائل پھر قاسط سے بنو نمر یہ عبدالقیس اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے قبائل تھے اور یمنی قبائل میں سے اور پھر کہلان بن سبا میں سے بھی ان میں کچھ قبائل شامل تھے اور اللہ کے مددگار اوس اور خزرج' جو شعوب غسان اور دیگر قبائل ازد کے سرداروں کے بیٹے تھے پھر ہمدان' خثعم اور بجیلہ اور مذحج اور اس کے سب بطون عنس' مراد' زبید' نخع اور اشعری اور بنی حرث بن کعب پھر لحی اور اس کے بطون اور لخم اور اس کے بطون پھر کندہ اور اس کے بادشاہ اور حمیر بن سبا میں سے قضاعہ اور اس کے سب بطون اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے عشائر و قبائل اور ان کے اخلاف ان سب کو عربی اسلامی حکومت نے بھجوا دیا پس ان سے دور دراز کی سرحدیں پُر ہو گئیں اور دور دراز علاقوں نے ان کو اپنا کھاجا بنا لیا اور مشہور جنگوں نے ان کو مار دیا پس ان میں سے کوئی قبیلہ باقی نہ رہا اور نہ ہی کوئی قابل ذکر چھوٹی سی جماعت باقی رہی اور نہ ہی کوئی دیت دینے والے باقی رہے جو جرم کا بار برداشت کریں اور نہ ہی کوئی دادخواہ گروہ باقی رہا۔ ہاں ان کے ناموں کا تذکرہ ان کی اولاد کے انساب میں سنا جاتا رہا جو ان شہروں میں پھیل چکی تھی جنہیں انہوں نے تباہ کر دیا تھا پس وہ ملکوں میں پھیل گئے اور لوگوں کے درمیان داخل ہو کر ذلیل ہو گئے اور حکومت کے غلاموں اور تکیہ لگانے والوں کے لئے بے چینی اور جنگ کے لانے کا باعث بن گئے اور ان کے غیر اسلام اور ملت کے نگران بن گئے اور حکومت دوسروں کے ہاتھ میں چلی گئی اور متاع علوم و فنون ان کے غیر کے بازاروں میں آنے لگی اور مشرق کے عجمی یعنی دیلم کے لوگ غالب آ گئے اور ہمیشہ ہی اس زمانے تک حکومتیں ان میں منتقل ہوتی رہی ہیں اور ان میں جن قبائل کو حکومت حاصل تھی ان میں سے اکثر قبائل ختم ہو گئے ہیں اور ان کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بعض لوگوں نے مشرق ومغرب میں عزت حاصل کر لی اور حکومتوں نے انہیں عامل بنا دیا اور ان کے قبیلوں پر انہیں امارت دے دی اور شہروں اور مضافات میں اور ٹیلوں میں انہیں جاگیریں دے دیں اور وہ حاکم کے لئے ایک نئی قوم بن گئے اور ان کے عجمی ساتھی بھی بہت ہو گئے اور اس امارت میں انہیں حکومت حاصل تھیں پس وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کے حالات و واقعات کا تذکرہ کیا جائے اور انہیں عرب قبائل کے ساتھ ملا دیا جائے جن کی زبان میں قرآن کا نزول ہوا اور معجزے کا ظہور ہوا پس وہ ان میں ٹھہرا رہا اور اس کے اعراب بدل گئے۔ پس وہ عجمہ کی طرف مائل ہوئے اور اعراب ہونے کی وجہ سے وہ عجمہ کہلانے کے مستحق ہوئے اسی لئے ہم نے انہیں عرب مستعجمہ کہا ہے اب ہم مشرق ومغرب میں اس طبقہ کے بقیہ قبائل کا ذکر کرتے ہیں اور خصوصاً چراگاہوں کے متلاشی اور شریفانہ اقدار والے قبائل کا ذکر کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں میں مل جانے والوں کا تذکرہ نہیں کرتے پھر ہم اس طبقہ کے ان لوگوں کا ذکر کریں گے جو افریقہ اور مغرب میں نقل مکانی کر گئے پس ہم ان کے مکمل حالات کو بیان کریں گے کیونکہ گزشتہ زمانوں میں مغرب' عربوں کا وطن نہ تھا بلکہ پانچویں صدی کی وسط میں بنی ہلال اور سلیم سے کچھ لوگ وہاں منتقل ہو گئے اور وہاں کی حکومتوں میں مل جل گئے ان کے حالات ان حکومتوں کے حالات میں شامل ہیں جنہیں ہم نے مکمل طور پر بیان کیا ہے اور عربوں کی دیگر جنگیں برقہ میں ہوئیں۔ جہاں پر بنو قرہ بن ہلال بن عامر قیام پذیر تھے اور ان کے حالات اور زیب وزینت کی حکایات عبیدیوں کی حکومتوں میں حاکم کے زمانہ اور اندلس میں بنو اُمیہ کے ابورکوہ کی بیعت کے زمانے میں مشہور ہیں اور ہم نے عبیدیوں کی حکومت میں ان کی طرف اشارہ کیا ہے اور جب بنو ہلال اور سلیم مغرب کی طرف گئے تو یہ ان جنگوں میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے پھر ان کے ساتھ مغرب کی طرف چلے گئے۔ جیسا کہ ہم افریقہ میں غزلوں کے دخول میں اس کا تذکرہ کریں گے اور اس زمانے میں برقہ بن جعفر کے قبائل اپنے مواطن میں باقی رہے اور آٹھویں صدی کے وسط میں ان کا سردار' ابوذئب اور اس کا بھائی حامد بن حمید تھا اور مغرب میں کبھی وہ عرب قبیلے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سردیوں میں عقبہ کے نواح کی طرف چلے جاتے ہیں اور برقہ مرایہ حوارہ سے ہے اور زنارہ لواتہ کا ایک بطن ہے اور ان پر کھیتی باڑی کا ٹیکس بھی لگتا ہے اور ان کے ساتھ مخلوط عرب اور بربر شامل ہو جاتے ہیں جن کا کثرت کے باعث شمار نہیں ہو سکتا اور صغیر کے نواح میں بنی ہلال اور بنی کلاب جو ربیعہ میں ہیں کے کچھ قبائل رہتے ہیں یہ بہت سے قبائل ہیں جو گھوڑوں پر سوار ہوتے، ہتھیار اٹھاتے اور کھیتی باڑی سے زمین کو آباد کرتے ہیں اور بادشاہ کی طرف سے خراج وصول کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں اس کے باوجود ان کے درمیان آپس میں جنگیں اور فتنے برپا ہوتے رہے ہیں جو جنگلی قبائل کے درمیان نہیں ہوتے اور آوان سے صعید اعلیٰ اور اس کے پیچھے ارض نوبہ سے بلاد حبشہ تک متعدد متفرق قبائل آباد ہیں جو سب کے سب جہینہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو قضاعہ کا ایک بطن ہے انہوں نے ان جنگلات کو پُر کیا ہوا ہے اور اپنے مواطن و ملک میں نوبہ پر غالب آ گئے ہیں اور انہوں نے اپنے ملک میں حبشہ سے چھیڑ چھاڑ کی ہے اور انہیں اس کی اطراف میں شریک کیا ہے اور جو لوگ آوان کے قریب رہتے ہیں وہ اولاد کنز کے نام سے مشہور ہیں اور ان کا دادا کنز الدولہ تھا اور حکومتوں کے ساتھ وہ مذکورہ مقامات میں قیام کرتا تھا اور وہ آوان سے قوص تک ان جنگوں میں ان کے ساتھ رہا اور جب بنو جعفر بن ابی طالب پر مدینہ کے نواح میں بنو الحسن غالب آ گئے تو انہوں نے انہیں وہاں سے نکال دیا یہ ان کے درمیان شرفائے بعافرہ کے نام سے مشہور تھے اور تجارت پیشہ تھے اور نواح مصر میں جہت قبلہ سے عقبہ ایلہ تک بھی قبائل آباد تھے جن کی اکثریت عائد سے تعلق رکھتی تھی اور عقبہ ایلہ کے پیچھے سے قلزم تک قضاعہ کے قبائل آباد تھے اور قلزم سے ینبع تک جہینہ کے قبائل آباد تھے اور ینبع سے بدر اور اس کے نواح میں زبید قبیلے کے لوگ آباد تھے۔ جو مذحج کا ایک بطن ہے اور وہ مکہ کے امرائے بنی حسن کے حلیف اور ان سے مواخات رکھتے ہیں اور مکہ اور مہج جو یمن کے قریب ہے کے درمیان بنی شعبہ کے قبائل آباد ہیں جو کنانہ سے تعلق رکھتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آل مرار غالب آ گئے اور انہوں نے وہاں سے انہیں نکال دیا اور وہ وہاں سے نکل کر حمص اور اس کے نواح میں فروکش ہو گئے اور ان کے حلیفوں میں سے زبید نے حوران میں اقامت اختیار کر لی اور وہ اب تک وہیں آباد ہیں اور وہ اس جگہ کو نہیں چھوڑتے' مؤرخین کہتے ہیں کہ پھر آلِ فضل' لد کے ساتھ سلطنت میں شامل ہو گئی اور انہوں نے ان کو عرب قبیلوں کا حکمران بنا دیا اور انہیں شام اور عراق کے درمیان راستوں کی اصلاح کا کام سپرد کیا پس وہ اپنی سرداری میں آل مرار پر غالب آ گئے اور سرما کے موسم میں بھی ان پر غالب آ گئے اور ان کا عام سفر حدودِ شام میں ٹیلوں اور بستیوں کے قریب ہوتا وہ نہایت ہی کم تعداد میں جنگل کی طرف جاتے اور ان کے ساتھ اعراب کے کئی قبائل بھی ہوتے جو ان کی دوستی میں مدرج عامر اور زبید کے حلف میں شامل ہوتے جیسا کہ وہ آل فضل کے ساتھ شامل ہوتے تھے' ہاں آل مرار کے اکثر لوگ انہی قبائل سے تھے اور ان میں سب سے زیادہ تعداد بنو حارثہ کی تھی۔ جوطی' کا ایک بلند مرتبہ بطن تھا۔ یہی بات ان کے ثقہ آدمیوں نے بیان کی ہے اور اس زمانے میں بنو حارثہ شام کے ٹیلوں پر غالب تھے اور وہ وہاں سے صحراؤں کی طرف آگے نہیں جاتے تھے اور طی کے ٹھکانے نجد میں بہت وسیع تھے اور وہ یمن سے اپنے پہلے خروج کے موقع پر اُجا اور سلمیٰ کے پہاڑوں میں اُترے اور ان دونوں پہاڑوں پر بنی اسد غالب آ گئے اور یہ ان کے پڑوس میں آ گئے اور سمیرا اور مید جو حاجیوں کی منازل میں سے ہیں۔ وہاں بھی ان کے ٹھکانے تھے پھر بنو اسد کا خاتمہ ہو گیا اور طی ان کے علاقوں پر کرخ کے پرے تک جوارضِ غفر سے ہے وارث ہو گئے اور اسی طرح وہ منازل تمیم کے وارث ہو گئے جو ارض نجد' بصرہ' کوفہ اور یمامہ کے درمیان واقع ہیں اور اسی طرح وہ غطفان کی اس وادی کے وارث ہوئے جو وادی القریٰ کے قریب ہے یہی بات ابن سعید نے کہی ہے اور وہ کہتا ہے کہ اسی وقت ان میں مشہور حجازی بنو لام اور بنو بہان ہیں اور حجاز میں عراق اور مدینہ کے درمیان بنو لام کو سطوت حاصل ہے اور وہ مدینہ کے امراء بنی الحسین کے حلیف ہیں وہ بیان کرتا ہے کہ ان میں سے بنو صخر تیما کی جہت میں رہتے ہیں۔ جو شام اور خیبر کے درمیان ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بن دغفل بن جراح تھا اور وہ بھی فوج کی ان کی ٹکڑیوں میں شامل تھا جو اس کے ساتھ تھیں اور یہ وہی شخص ہے' جس نے بنی بویہ کے غلام ''اسکی'' کو اس وقت گرفتار کیا' جب اس نے اپنے آقا بختیار کے ساتھ عراق میں شکست کھائی تھی اور وہ ۳۶۴ھ میں شام کی طرف آیا اور دمشق پر قابض ہو گیا اور قرامطہ کے ساتھ مل کر عزیز بن معز صاحب مصر سے جنگ کی پس عزیز نے انہیں شکست دی اور افشکین بھاگ گیا پس مغرج بن دغفل اُسے ملا اور اسے عزیز کے پاس لے آیا اس نے اس کی عزت افزائی کی اور اسے اپنی حکومت میں بلند مرتبہ دیا اور مغرج ہمیشہ شان وشوکت کے ساتھ رہا اور ۴۰۴ھ میں وفات پا گیا اور اس کے چار بیٹے تھے' حسان' محمود' علی اور جرار۔ اس کی وفات کے بعد حسان حکمران بنا اور اس کی شہرت بہت بڑھ گئی اور اس کے اور فاطمی خلفاء کے درمیان بہت اچھے تعلقات تھے اور اسی نے رملہ اور ان کے قائد بارق ترکی کو شکست دی اور اسے قتل کیا اور اس کی بیویوں کو قیدی بنایا اور اسی کی تہامی نے مدح کی ہے اور چیدہ آدمیوں کا ذکر کیا ہے اور عبیدیوں کی حکومت کی راہ حسان بن معرج کی قرابت میں ہموار ہوئی یہ فضل بن ربیعہ بن حازم اور اس کا بھائی بدر بن ربیعہ ہے اور دونوں بدر کے بیٹے ہیں اور شاید ہی فضل آل فضل کا جد ہے ابن اثیر کہتا ہے کہ فضل بن ربیعہ بن حازم کے آباء بیت المقدس کے ساقی تھے اور فضل کبھی فرع کے ساتھ اور کبھی خلفائے مصر کے ساتھ ہوتا تھا اور طغرکین اتابک دمشق نے اس کی اس بات کو ناپسند کیا اور بنی بنتی کا سرپرست بنا اور اسے شام سے نکال باہر کیا اور وہ صدقہ بن وتر کے ہاں مہمان اترا اور اس کا حلیف بنا اور صدقہ نے اسے نو ہزار دینار دیئے اور جب صدقہ بن مزید نے سلطان محمد بن ملسکاب کی ۵۰۰ھ میں اور اس کے بعد مخالفت کی اور ان کے درمیان جنگ ہوئی تو یہ فضل اور قرواش بن شرف الدولہ جو قریص سے تھا اور موصل کا حاکم اور بعض ترکمانی امراء اکٹھے ہوئے یہ سب کے سب صدقہ کے مددگار تھے پس وہ ہراول دستوں سے جنگ میں گیا اور وہ سلطان کی طرف بھاگ گئے تو اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں بیان ہو چکا ہے اور ابن حزم طی کے انساب کے تذکرہ کے موقع پر بیان کرتا ہے کہ جب وہ یمن سے بنی اسد کے ساتھ نکلے تو اُجا اور سلمیٰ کے دو پہاڑوں میں فروکش ہو گئے اور ان دونوں پہاڑوں اور ان کے درمیانی علاقے کو انہوں نے اپنا وطن بنا لیا اور بنو آمدان کے اور عراق کے درمیان فروکش ہو گئے اور ان سے بہت سے لوگوں یعنی بنو حارثہ نے اپنی ماں کی طرف نسبت دینے کو ترجیح دی اور ان کے بھائی تیم اللہ، جحیش اور اسد جنگ کے فساد میں میلین چلے گئے اور حلب گئے اور حاصرطی چلے گئے اور انہوں نے بنی رومان بن جندب بن خارجہ بن سعد کے سوا ان علاقوں کو اپنا وطن بنا لیا۔ پس انہوں نے دونوں پہاڑوں میں اقامت اختیار کر لی اور وہ حلبی بن گئے اور اہل حلب اور حاصرطی کے لئے جو خارجہ سے تھے سہلی بن گئے اور شاید انہی قبائل کے لوگوں کے متعلق جو بنی الجراح اور آل فضل میں سے شام میں رہتے ہیں اور بنی خارجہ میں سے ہیں۔ ابن حزم نے بیان کیا ہے کہ وہ حلب اور حاصرطی کی طرف منتقل ہو گئے تھے کیونکہ یہ ٹھکانہ اس عہد میں بنی الجراح کے فلسطینی ٹھکانوں سے اُجا اور سلمیٰ کے پہاڑوں کی نسبت ان کے ٹھکانوں سے زیادہ قریب تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کے انساب کے متعلق ان میں سے کون سی بات درست ہے اور وہ فرات کے نواح میں ابن کلاب بن ربیعہ بن عامر کی پناہ میں قبائل عامر بن صعصعہ کے ساتھ نجد سے جزیرہ میں داخل ہوئے اور جب بنو عامر ممالک اسلامیہ میں پھیل گئے تو انہوں نے حلب کے نواح اور اس کی حکومت کو اپنے لئے خاص کر لیا۔ ان لوگوں میں بنو صالح بن مرداس بھی تھے جو بنی عمر بن کلاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر ان کی حکومت ختم ہو گئی تو وہ قبائل کی طرف واپس آ گئے اور فرات میں طی کے ان سرداروں کی پناہ میں اقامت پذیر ہو گئے اور شام و عراق میں عربوں پر ان کی سرداری کی ترتیب بنی ایوب العادل کی حکومت کے آغاز سے ۹۶۷ھ کے آخر تک رہی ہے اور ہم نے اس کا ذکر ترکوں کی حکومت اور مصر و شام کے بادشاہوں میں کیا ہے اور ہم نے بالترتیب ایک کے بعد ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آیا تو اس نے اسے اس کے بیٹے موسیٰ اور اس کے بھائیوں محمد اور فضل کو جو دونوں مہنا کے بیٹے تھے گرفتار کر لیا اور انہیں مصر بھجوا دیا جہاں انہیں قید کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ جب عادل ۹۴ھ میں تخت پر بیٹھا تو اس نے ان کو قید سے رہا کیا اور وہ دوبارہ اپنی امارت پر قائم ہو گیا اور ناصر کے زمانے میں اسے نصرت و استقامت حاصل تھی اور وہ عراق میں تاتاری بادشاہوں کی طرف میلان رکھتا تھا اور اسے غازان کی جنگوں کی کوئی بات یاد نہ تھی اور جب اسفر اور داقوش الاخرم اور ان کے ساتھی ۷۱۰ھ میں بھاگے تو اُس سے آ ملے اور اس کے پاس سے خرشد کی طرف گئے اور وہ سلطان سے خوفزدہ ہو گیا اور وہ منقبض ہو کر بادشاہ کے پاس جانے سے اپنے قبائل میں اقامت پذیر ہو گیا اور اس کا بھائی فضل ۷۱۲ھ میں بادشاہ کے پاس گیا۔ تو اس نے اس کے آنے کی رعایت کی اور اُسے اس کے بھائی مہنا کی جگہ حکمران بنا دیا اور مہنا دھتکارا ہوا باقی رہ گیا پھر وہ ۷۱۶ھ میں تاتاریوں کے بادشاہ خرشد سے ملا تو اس نے اس کی عزت افزائی کی اور عراق میں اسے جاگیر عطا کی اور خرشد اسی سال فوت ہو گیا تو مہنا اپنے قبائل میں واپس آ گیا اور اس کا بیٹا احمد اور موسیٰ اور اس کا بھائی محمد بن عیسیٰ ناصر کو رضا کرتے ہوئے اور سوالی بن کر اس کے پاس گئے تو اس نے ان کی قدر کی اور انہیں قصر ایلق میں ٹھہرایا اور ان سے بہت حسن سلوک کیا اور اس نے مہنا کو راضی کیا اور اسے دوبارہ امارت اور جاگیریں دے دیں یہ ۷۱۷ھ کا واقعہ ہے اور اسی سال اس کے بیٹے عیسیٰ اور بھائی محمد اور آل فضل کے کی ایک جماعت نے بارہ ہزار سواروں کے ساتھ حج کیا اور پھر مہنا تاتاریوں کی طرف میلان کرنے لگا اور شام جانے لگا اس بات کا پتہ سلطان کو چلا تو وہ اور اس کی ساری قوم اس پر ناراض ہو گئی اور اس کی حج سے واپسی کے بعد ۷۲۰ھ میں وہ شام کے دروازوں کی طرف آیا اور آل فضل کو شہروں سے نکال دیا گیا اور ان میں سے مالک کو اس کی انصاف پسندی کی وجہ سے حکومت دی گئی اور عرب قبائل پر اس نے ان میں سے محمد کو حکمران بنایا اور مہنا اور اس کے بیٹوں کی جاگیریں محمد کو دے دی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حکمران بنایا پھر وہ ۶۵ھ میں باغی ہو گیا اور دو سال تک مصر میں نافرمانی کی حالت میں قیام پذیر رہا یہاں تک کہ اس کے متعلق یہ خبر پھیل گئی کہ وہ حماۃ کا نائب ہے۔ پس اسے دوبارہ امارت دے دی گئی پھر وہ ۷۰ھ میں باغی ہو گیا تو سلطان اشرف نے اس کی جگہ اس کے عم زاد زامل بن موسیٰ بن عیسیٰ کو حکمران بنا دیا اور وہ حلب کے نواح میں آیا تو بنو کلاب وغیرہ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور شہروں میں فساد کرنے لگے ان دنوں حلب پر قشتمر مستوری حکمران تھا وہ ان کے مقابلہ میں نکلا اور ان کے خیموں تک پہنچ گیا اور ان کے اونٹوں کو ہانک لایا اور خیموں کو پامال کر دیا۔ پس انہوں نے کمک مانگی اور اسے شکست دی اور اس معرکہ میں قشتمر نے اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا اور الگ تھلگ ہو کر جنگل کی طرف چلا گیا تو اشرف نے اس کی جگہ اس کے عم زاد معیقل بن فضل بن عیسیٰ کو حکمران بنایا اور پھر ابن معیقل نے اپنے ساتھی کو ۷۱ھ میں جبار کے لئے امان طلب کرتے ہوئے بھیجا تو اس نے اسے امان دی پھر ۷۵ھ میں حیار بن مہنا سلطان کے پاس گیا تو وہ اس سے راضی ہو گیا اور اسے دوبارہ اس کی امارت دے دی پھر وہ ۷۷ھ میں فوت ہو گیا۔ تو اس کا بھائی مالک حکمران بنا یہاں تک کہ وہ ۸۱ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ معیقل بن موسیٰ بن عیسیٰ اور ابن مہنا دونوں اکٹھے حکمران بنے پھر یہ دونوں ایک سال کے لئے معزول ہو گئے اور بغیر بن جابر مہنا حکمران بنا اس کا نام محمد تھا اور وہ اس زمانے میں آل فضل اور شام کے تمام قبائل طی کا سردار ہے اور سلطان الظاہر اس کے عہد میں حجر بن محمد ابن قاری کے ذریعے اس سے چھیڑ چھاڑ کی یہاں تک کہ وہ ناراض ہو گیا۔ پھر وہ سلطان کی مخالفت اور بغاوت تک پہنچ گیا اور سلطان اپنے غلام پر اور پھر محمد بن قاری پر غالب آ گیا پس اس نے اسے ناراض کر دیا اور اس نے ان دونوں کی جگہ ان کے عم زاد محمد بن کلتنیس اور اس کے عم زاد موسیٰ بن عساف بن مہنا کو حکمران بنایا اور اس نے عربوں کے انتظام کو سنبھال لیا اور بعیر جنگل میں الگ تھلگ رہ گیا اور مال کی کمی کی وجہ سے خوراک سے بھی عاجز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سب اسلامی زمانہ میں جزیرہ خراتیہ میں منتقل ہو گئے جو دریائے حران اور اس کے نواح کا راستہ ہے اور بنو ہلال شام میں اقامت پذیر ہو گئے یہاں تک کہ مغرب کی طرف چلے گئے جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے اور ان بقیہ لوگوں میں جبل بن ہلال میں باقی رہ گئے۔ جوان کی وجہ سے مشہور ہے ان میں سے اکثر آج کل کھیتی باڑی کرتے ہیں اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں بنو کلاب بن ربیعہ نے ارض حلب اور اس کے شہر پر قبضہ کر لیا اور بنو کعب بن ربیعہ شام چلے گئے اور عقیل قسر' حریش اور جعدہ ان کے قبائل میں سے ہیں ان میں سے تین قبائل اسلامی حکومت کے زمانہ میں ختم ہو گئے اور بنو عقیل کے سوا کوئی باقی نہ رہا اور ابن حزم نے بیان کیا ہے کہ ان کی تعداد' تمام مصر کی تعداد کی برابر تھی پس ان میں سے بنو مالک' بنی حمدان اور تغلب کے بعد موصل اور اس کے نواح اور اس کے ساتھ حلب پر قابض ہو گئے پس ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور صحرا میں واپس آ گئے اور ہر جانب میں عربوں کے ٹھکانوں کے وارث ہو گئے پس ان میں سے بنو المنتفق بن عامر بن عقیل بھی ہیں اور بنو مالک بن عقیل نجد کی ارض تیما میں اقامت پذیر تھے اور آج کل وہ بصرہ کی جہات میں ان جھینگوں میں رہتے ہیں۔ جو اس کے اور کوفہ کے درمیان بطائح کے نام سے مشہور ہیں اور ان کی امارت بنی معروف کے ہاتھ میں ہے اور مغرب میں بنو المنتفق کے وہ قبائل ہیں جو ہلال بن عامر کے ساتھ آئے تھے۔ جو خلط کے نام معروف ہیں اور ان کے ٹھکانے مغرب اقصیٰ میں فاس اور مراکش کے درمیان اور جرجانی کہتا ہے کہ سب کے سب بنی المنتفق خلط کے نام سے معروف ہیں اور بصرہ کے جنوب میں ان کے قریب ان کے بھائی بنو عامر بن عوف بن مالک بن عوف بن عامر رہتے ہیں اور عوف المنتفق کا بھائی ہے۔ یہ لوگ بحرین اور غمارہ پر غالب آ گئے اور ابوالحسن الاصغر بن تغلب کی مدد سے اس کے مالک ہوئے حالانکہ یہ ٹھکانے ازد' بنی تمیم اور عبدالقیس کے لئے تھے۔ پس یہ ان کی زمینوں اور گھروں کے وارث بن گئے ابن سعید بیان کرتا ہے کہ اسی طرح بنی کلاب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ولی ہے اور اوس اور خزرج کا امیر طاہر بن حضر ہے اس عہد میں دیار مشرق میں عربوں کے طبقہ ثالثہ میں سے یہ قبائل امکانی حد تک پائے جاتے ہیں۔

بربری قوم جو یہاں رہتی تھی نے افریقس میں بن ضبیح سے جنگ کی اس نے مغرب پر قبضہ کرلیا اور پھر واپس چلا آیا اور حمیر کے قبائل تحامہ اور ضہاجہ کو وہاں چھوڑ آیا۔ پس وہ بربریوں کی طرف مائل ہو گئے اور ان میں شامل ہو گئے اور ان میں عربوں کی بادشاہی جاتی رہی پھر ملت اسلامیہ کا دور آ گیا اور عرب' دین کے غالب آنے سے دوسری قوموں پر غالب آ گئے اور مغرب میں چلے گئے اور اس کے دیگر شہروں کو فتح کرلیا اور انہوں نے بربریوں کے ساتھ جنگوں میں بڑی شدت محسوس کی اور اس سے قبل ابن ابی یزید نے بیان کیا ہے کہ وہ بارہ دفعہ مرتد ہو گئے۔ پھر اسلام ان میں راسخ ہو گیا اور وہ اپنی قوم کے ساتھ خیموں میں نہ رہے اور نہ ہی قبائل کی صورت میں اترے کیونکہ جو حکومت انہیں حاصل ہوئی تھی وہ انہیں مضافات میں رہنے سے مانع تھی اور انہیں شہروں کی طرف لے جاتی تھی یہی وجہ ہے کہ ہم نے کہا ہے کہ عربوں نے بلادِ مغرب کو وطن نہیں بنایا پھر وہ پانچویں صدی کے نصف میں مغرب میں آئے اور اس کو اپنا وطن بنالیا اور اپنے قبائل کے ساتھ اس کی اطراف میں پھیل گئے جیسا کہ اب ہم اس کے اسباب کو مکمل طور پر بیان کریں گے۔

چوتھے طبقے کے عربوں یعنی بنی ہلال اور ابو سُلیم کے داخلے کے حالات وواقعات: ہلال اور سُلیم کے بطون مضر سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ ہمیشہ ہی صحرانشین رہے ہیں اور کبھی کبھی حجاز کے بعد نجد میں ان کے مقامات' چراگاہیں ہوتے تھے اور بنو سُلیم مدینہ کے پاس رہتے تھے اور بنو ہلال' طائف کے پاس جبل غزوان میں قیام پذیر تھے اور بسا اوقات وہ گرمیوں اور سردیوں کے سفر میں عراق وشام کی اطراف میں گھومتے تھے اور مضافات پر غارت گری کرتے تھے اور راستوں میں فساد کرتے تھے اور جماعتوں کو لوٹتے تھے اور بعض اوقات بنو سُلیم حج کے ایام میں مکہ میں اور زیارت کے ایام میں مدینہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور ان دونوں بات یہ ہے کہ وہ ۷۴ سال عمر ان رہا کیونکہ اس کی وفات پانچویں صدی کے سرے پر ہوئی ہے اور ان دنوں معز بن بادیس اہل سنت کے مذاہب کی طرف بہت میلان رکھتا تھا پس اس نے شیخین ابی بکرؓ اور عمر کی مدد کے لئے آواز دی۔ تو عام لوگوں نے اس آواز کو سن کر رافضہ پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا اور سچے اعتقاد کا اعلان کیا اور شعارِ ایمان کا چرچا کیا اور اذان سے حی علیٰ خیر العمل کے الفاظ ختم کر دیئے اور الظاہر نے اس سے چشم پوشی کی اور اس کے بعد اس کے بیٹے معز المنتصر نے عوام کے بارے میں معذرت کی جو اس نے قبول کر لی اور وہ مسلسل اقامتِ دعوت اور مصالحت کے لئے کوشاں رہا حالانکہ وہ اس دوران میں ان دونوں کے وزیروں اور ان کی حکومتوں کے حاجب ابوالقاسم احمد بن علی جرجانی سے جو ان دونوں کے امور کا بہت بڑا ماہر تھا خط و کتابت کرتا رہا اور اسے مائل کرتا رہا اور بنی عبید اور ان کے پیروکاروں سے اعتراض کرتا رہا اور جرجانی کا لقب اقلع تھا۔ اس لئے کہ حاکم نے کسی جرم کے سرزد ہونے کی وجہ سے اس کا قطع کر دیا تھا اور المنتصر کی پھوپھی سیدہ بنت الملک اس سے جنگ کرنے کے لئے کھڑی ہوگئی اور جب وہ فوت ہوگئی تو اس نے ۴۴۱ھ میں حکومت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا یہاں تک کہ وہ چھتیسویں سال میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد ابو محمد الحسن بن علی الیاردزی نے وزارت سنبھالی اس کا اصل فلسطین کی بستیاں تھیں اور اس کا باپ وہاں پر علاج تھا پس جب وہ وزیر بنا تو اطراف کے لوگوں نے اسے مخاطب کیا لیکن اسے محبت نہ دی تو یہ بات اسے گراں گزری اور صاحب حلب شمال بن صالح اور صاحب افریقہ معز بن بادیس اس سے ناراض ہو کر اس سے منحرف ہو گئے اور معز نے قسم کھائی کہ وہ ان کی اطاعت کو چھوڑ دے گا اور بنی عباس کی طرف دعوت کو پھیر دے گا اور بنی عبید کے نام کو اپنے منادے سے مٹا دے گا اور وہ اس کام میں مشغول ہو گیا اور اس نے کپڑوں اور جھنڈوں سے ان کے نام مٹا دیئے اور القائم ابو جعفر بن القادر کی بیعت کر لی جو خلفائے بنی عباس میں سے تھا اور اس کا خطبہ دیا اور سینتیسویں سال میں منبروں پر اس کے لئے دعا کی اور بیعت کے ساتھ آدمی کو بغداد بھیجا اور ابو الفضل بغدادی نے اس سے حسن سلوک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

درست نہیں پس المستنصر نے اکتالیسویں سال میں ان قبائل کی طرف اپنے وزیر کو بھیجا اور ان کے امراء کو بلا بھیجا اور ان
کے عوام میں ہر آدمی کو ایک ایک اونٹ اور ایک ایک دینار ملا اور انہیں نیل پر آنے کی اجازت دی اور انہیں کہا کہ میں نے
تمہیں مغرب دیا اور مغرور غلام معز بن بلکین کو بادشاہ بنایا پس تم غریب نہ ہو گے اور الیاروزی نے مغرب کی طرف لکھا' امابعد
ہم نے تمہاری جانب نر گھوڑوں پر ادھیڑ عمر آدمیوں کو سوار کروا کر بھیجا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ اس بات کا فیصلہ کر دے جو ہو کر رہنے
والی ہے پس عربوں نے اس وقت طمع سے کام لیا اور نیل سے گزر کر برقہ جا پہنچے اور وہاں اتر پڑے اور اس کے شہروں کو فتح کیا
اور انہیں لوٹا اور نیل کے مشرق میں رہنے والے اپنے بھائیوں کو ان شہروں میں رغبت دلاتے ہوئے خطوط لکھے پس وہ ان کو دو
دو دینار دینے کے بعد ان کے پاس چلے گئے اور جو کچھ انہوں نے لیا تھا۔ اس سے انہوں نے کئی گناہ زیادہ حاصل کیا اور
شہروں کے متعلق قرعہ ڈالا تو سُلیم کو مشرق اور ہلال کو مغرب ملا اور انہوں نے الحمراء اجدبیہ اور اسمرار کے شہروں کو برباد کر دیا
اور سُلیم اور اس کے حلیفوں رواحہ' ناصرہ اور عمرہ کے دلوں میں برقہ میں آگ بھڑک اٹھی اور دیاب' عرف اور زغب کے قبائل
اور ہلال کے تمام بطون' منتشر ٹڈی کی طرح افریقہ کی جانب چل پڑے اور یہ جس چیز کے پاس سے گزرے اس کا خاتمہ کر
دیتے یہاں تک کہ تینتالیسویں سال میں افریقہ پہنچے اور سب سے پہلے ان کے پاس جو آدمی پہنچا وہ رباح کا امیر موسیٰ بن یحییٰ
ضبری تھا' معز نے اسے اپنی طرف مائل کر لیا اور اسے اپنے لئے چن لیا اور اس سے رشتہ داری کی اور وہ اپنے عم زادوں کے
نواح پر قوت کرنے کے لئے اپنے وطن کے اطراف سے آئے ہوئے عربوں کو بلانے میں اس کا جانشین بن گیا۔ پس اس نے
بستیوں سے مدد مانگی اور انہیں بلایا تو انہوں نے شہروں میں خرابی پیدا کر دی اور زمین میں فساد برپا کر دیا اور خلیفہ مستنصر کے
شعار کا نعرہ لگایا اور اس نے ضہاجہ کے دوستوں کو ان کی طرف بھیجا تو ان پر ٹوٹ پڑے اور معز اپنے بڑھاپے کی وجہ سے لڑکھڑا
گیا اور غصے سے بھڑک اٹھا اور اس نے موسیٰ کے بھائی کو گرفتار کر لیا اور قیروان کے باہر پڑاؤ ڈال دیا اور دادخواہ کو اپنے عم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وہاں پر ایم نے سوار حاضر ہوئے اور سواریوں کے ساتھ ساتھیوں کے ساتھ جلدی کر رہے تھے اور ابن بادیس بہترین مالک تھا مگر میری زندگی کی قسم اس کے پاس جوان نہیں تھے۔ ان میں سے تیس ہزار کو تین ہزار نے شکست دے دی اور یہ ایک تباہی کی بات ہے''۔

پھر انہوں نے قیروان میں اس سے مقابلہ کیا اور اس کا محاصرہ لمبا کر دیا اور قیروان کی بستیاں اور مضافات عربوں کی خرابی ڈالنے' ان کے پرورش پانے کی وجہ سے سلطان کے انتقام لینے کے باعث تباہ و برباد ہو گئے اور لوگ قیروان میں پناہ لینے لگے پس انہوں نے لوٹ مار کو زیادہ کر دیا اور محاصرہ میں شدت کر دی تو اہل قیروان تونس کی طرف بھاگ گئے اور زغبہ اور ریاح قیروان میں گھر گئے اور موسیٰ' شہر کے میدان کے قریب اترا اور آل زیری سے قرابت اور اعیاص بھاگ گئے پس موسیٰ نے ان کو قابس وغیرہ کا حکمران بنا دیا پھر انہوں نے قسطنطنیہ کے تمام علاقے پر قبضہ کر لیا اور عامل بن ابی سے جنگ کی اور زناتہ اور مغرادۃ کو لوٹا اور واپس آ گیا اور چھیالیسویں سال میں عربوں نے افریقہ کے شہروں کو تقسیم کر لیا اور زغبہ کو طرابلس اور اس کے مضافات کا علاقہ ملا اور مرداس بن ریاح کو باجہ اور اس کے مضافات حصہ میں آئے اور پھر دوبارہ انہوں نے شہروں کو تقسیم کیا تو ہلال کو تونس سے غرب تک کا علاقہ ملا اور یہ لوگ ریاح' زغبہ' معقل' جشم' قرہ' اثبج اور سفیان سے تعلق رکھتے تھے اور المعز کے ہاتھ سے حکومت چلی گئی اور عائذ بن ابی الغیث تونس شہر پر غالب آ گیا۔ اور اس نے اسے چھین لیا اور ابو مسعود نے ان کے شیوخ میں سے مومہ کو بادشاہ بنایا اور اپنے آپ کو بچانے کے لئے معز کو گورنر بنایا اور اپنی بیٹیوں کے ذریعے تین امرائے عرب کا سسر یعنی فارس بن ابی الغیث کا اور اس کے بھائی عائذ کا اور فضل بن ابی علی مرادی کا اور اس کا بیٹا عسیم اڑتالیسویں المہدیہ کی طرف آیا اور اس کے بعد نویں سال بھی آیا' اسے عرب دامادوں کی طرف بھجوایا گیا تھا وہ ان کے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آیا اور قیروان میں ان کے ساتھ جا ملا اور انہوں نے اس کی اتباع کی اور اس نے بحر اور ساحل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غلام اور خادم بنا کر باجہ لے گئے اور ان عربوں میں وہ جوان بنی تھے۔ جو افریقہ میں داخل ہونے کے وقت یہاں آئے تھے۔
ان میں سب سے بڑا آدمی حسن بن سرخان اور اس کا بھائی بدر اور افضل بن ناہض بھی تھے اور یہ لوگ وریدبن اشیح' ماضی بن مقرب' ینونہ بن قرہ اور سلامہ بن رزق کی طرف منسوب ہوتے ہیں جو بنی کبیر میں سے تھا اور کرفہ بن اشیح کے بطون سے تھا اور شاقہ بن احیمر اور اس کے بھائی صدصیل کو انہوں نے بنی عطیہ کی طرف نسبت دی ہے جو کرفہ اور دیاب بن غانم سے تھے اور وہ اسے بنی ثور اور موسیٰ بن یحییٰ سے منسوب کرتے ہیں اور وہ اسے مرداس ریاح نہ کہ مرداس سُلیم سے نسبت دیتے ہیں پس اس بارے میں غلطی سے بچیے' حالانکہ وہ بنی صغیر میں سے ہے جو مرداس ریاح اور زید بن زید ان کا بطن ہے اور وہ اسے ضحاک اور ملیحان بن عباس سے نسبت دیتے ہیں اور وہ اسے حمیر اور زید العجاج بن فاضل سے نسبت دیتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ ان کے افریقہ میں داخل ہونے سے تھوڑا عرصہ قبل فوت ہو گیا تھا اور فارس بن ابی الغیث اور اس کے بھائی عامر اور فضل بن ابی علی کو مؤرخین نے مرداس المقبی سے منسوب کیا ہے یہ سب لوگ اپنے اشعار میں اس کا تذکرہ کرتے ہیں اور زیاد بن عامر افریقہ میں داخل ہونے میں ان کا پیشرو تھا یہی وجہ ہے کہ وہ اس کا نام ''ابوالخیر'' رکھتے ہیں اور اس عہد میں جیسا کہ ہم نے نقل کیا ہے۔ ان کے قبائل زغبہ' ریاح' اشیح اور قرہ تھے اور سب ہلال بن عامر سے تھے بعض اوقات بنوعدی کا بھی ان میں ذکر کر دیا جاتا ہے مگر ہم ان کے حالات سے آگاہ نہیں ہوئے اور نہ ہی اس عہد میں ان کا کوئی مشہور قبیلہ موجود ہے۔ شاید وہ معدوم ہو گئے ہیں اور قبائل میں منتشر ہو گئے ہیں۔ اسی طرح ربیعہ کا بھی ان میں ذکر کیا گیا ہے مگر ہم اس عہد تک ان سے واقف نہیں ہوئے۔ ہاں جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں ان کا نسب بڑا گنجلک ہے اور ان میں ہلال کے علاوہ فزارہ اور اشجع کے بہت سے لوگ شامل ہیں جو غطفان' جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن اور سلول بن مرۃ بن صعصعہ بن معاویہ کے بطون سے ہیں اور مفعل' یمنی اور عمرہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار اور بنی تور بن معاویہ بن عبادہ بن ربیعہ البکا دین عامر بن صعصعہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پس اس نے ان کے نسب کو ضاف میں بیان کیا ہے ہلال ضاف ہیں یہ صرف عبد مناف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور حاکم کے زمانے میں ان کا شیخ مختار بن قاسم تھا اور جب حاکم نے یحییٰ بن علی اندلسی کو فلفور بن سعید خرورق کی مدد کے لئے ضہاجہ کے خلاف طرابلس میں بھیجا جیسا کہ ہم اس کا تذکرہ بنی خرورق کے حالات میں کریں گے تو اس نے انہیں اپنے ساتھ چلنے پر آمادہ کیا اور وہ طرابلس پہنچ گئے اور یحییٰ بن علی کو شکست دی اور برقہ کی طرف واپس آ گئے اور اس نے ان کے متعلق پیغام بھیجا مگر وہ محفوظ ہو گئے۔ پھر اس نے انہیں امان بھیجی تو ان کا وفد اسکندریہ پہنچا اور ۳۹۴ھ میں سب کے سب قتل کر دیئے گئے اور ان کے ساتھ قرآن پاک کا معلم ولید بن ہشام بھی تھا جو بنی اُمیہ کے مغیرہ بن عبدالرحمٰن کی طرف منسوب ہوتا تھا اور اس کا خیال تھا کہ اس کے پاس ایسا موروثی علم ہے جو اس کے آباء کی حکومت کے اختیار میں ہے اور اس کی اس بات کو مرامہ، زناتہ اور لواتہ کے بربریوں نے قبول کر لیا اور اس کی شان کے متعلق باتیں کرنے لگے اور بنو قرہ اور اس کے لوگوں نے اسے پچانویں سال خلیفہ مقرر کر دیا اور برقہ شہر پر غالب آ گئے اور حاکم کی فوج ان کے مقابلہ میں گئی تو اس نے انہیں شکست دی اور ولید بن ہشام اور ان کا ترکی لیڈر قتل ہو گیا اور پھر وہ اسے مصر لے آئے اور شکست کھائی اور ولید، سوڈان کے ملک میں الجا کے علاقے میں گیا پھر انہوں نے اس کے عہد کو توڑ دیا اور مصر لا کر قتل کر دیا اور بنی قرہ کا یہ گناہ انہیں معاف کر دیا گیا اور جب ۴۰۲ھ کا سال آیا تو انہوں نے ضہاجہ کے بادشاہ بادیس بن منصور کو ہدیہ کو افریقہ سے مصر آ رہا تھا روک کر لے لیا اور برقہ پر چڑھائی کی اور وہاں کے عامل پر غالب آ گئے اور وہ سمندر میں گزرا اور یہ برقہ پر قابض ہو گئے اور برقہ میں ہمیشہ ان کی یہی کیفیت رہی اور جب ان کے ہلالی بھائیوں نے جو زغبہ، ریاح اور اثبج سے تعلق رکھتے تھے اور ان کی اتباع نے افریقہ پر چڑھائی کی تو چڑھائی کرنے والوں میں ان کا شیخ ماضی بن مقرب بھی تھا۔ جس کا ذکر ہلال کے واقعات میں بیان ہوا ہے اور ان ہلالیوں کے افریقہ میں داخلہ کے بارے میں کئی طرق سے خبریں بیان ہوئی ہیں ان کا خیال ہے کہ شریف بن ہاشم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بے رغبتی کرتے ہیں اور اسکے اعراب کی خرابی کی وجہ سے اس سے برا مناتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اعراب' بلاغت کی اصل ہے اور یہ روایت اعراب بلاغت کی اصل ہے اور یہ روایت' اعراب کے مطابق نہیں اور ان اشعار میں بناوٹ کا بہت دخل ہے اور ان میں صحت روایت کا فقدان پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور اگر اس کی روایت درست ہوتی تو اس میں زناتہ کے ساتھ ان کی جنگوں کے واقعات اور ان کے جوانوں کے ناموں کا ضبط اور ان کے بہت سے احوال کے شواہد موجود ہوتے لیکن ہم اس کی روایت پر اعتماد نہیں کرتے اور بعض اوقات عقلمند آدمی بلاغت سے ہی یہ بات سمجھ جاتا ہے کہ اس میں کچھ واقعہ مصنوعی ہے اور اس پر بناوٹ کی تہمت لگاتا ہے۔ مختصر یہ کہ وہ لوگ جازیہ اور شریف کے اس واقعہ کے متعلق سلف سے خلف تک اور ایک نسل سے دوسری نسل تک متفق ہیں اور شاید اس واقعہ پر کوئی نکتہ چینی کرنے والا اور اس تک کی نگاہ سے دیکھنے والا ان کے نزدیک جنون اور خلل مفرط سے متہم ہو جائے۔ کیونکہ یہ واقعہ ان کے درمیان تواتر سے ثابت ہے اور یہ شریف جس کے متعلق لوگ اشارے کرتے ہیں ہواشم میں سے تھا اور اسے شکر بن الفتوح الحسن بن ابی جعفر بن ہاشم محمد بن موسیٰ بن عبیداللہ ابی اکرام بن موسیٰ الجوان بن عبداللہ بن ادریس کہتے ہیں اور ابوالفتوح وہ شخص ہے جس نے حاکم عبیدی کے زمانے میں اپنے نام کا خطبہ دیا اور بنوالجراح نے جو شام میں طی کے امراء ہیں۔ اس کی بیعت کی اور اس کے متعلق انہوں نے آدمی بھیجے اور یہ ان کے قبائل تک پہنچا اور سب عربوں نے اس کی بیعت کر لی پھر ان پر حاکم عبیدی کی فوجیں غالب آ گئیں اور یہ مکہ واپس آ گیا اور ۴۳۰ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا شکر حکمران بنا اور ۵۳ ویں سال فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمد حکمران بنا جس کے متعلق ہلالیوں کا خیال ہے کہ وہ جازیہ کے بطن سے پیدا ہوا ہے اور یہ بات علویوں کے حالات میں پہلے بیان ہو چکی ہے اور ابن حزم نے بھی اس کا نسب اس طرح بیان کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غالب آ گئے تو رعایا کو شہروں میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ عربی مل کو جب سے یہ موجودی کوئی مرتب و منظم کرنے والا نہ تھا پس انہوں نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں شہروں سے نکال باہر کیا اور وہ مضافات میں جا کر قابض ہو گئے اور رعایا نے لوٹ مار اور فساد اور راستوں کی خرابی کی وجہ سے بڑی تکلیف اٹھائی اور جب ضہاجہ غالب آئے تو زمانہ نے ان کی مدافعت کی کوشش کی کیونکہ وہ صحرائی ہونے کی وجہ سے بہت جنگجو اور بہادر تھے۔ پس انہوں نے ان سے جنگ کی اور افریقہ اور مغرب الاوسط سے ان کی طرف لوٹ آئے اور صاحب تلمسان نے بنی خزر سے اپنے قائد ابوسعدی فتزی کو تیار کیا پس ان کے اور اس کے درمیان جنگیں ہوئیں یہاں تک کہ انہوں نے اسے الزاب کے نواح میں قتل کر دیا اور تمام مضافات پر قابض ہو گئے اور زناتہ افریقہ اور الزاب میں ان کی مدافعت سے عاجز آ گئے اور ان کے درمیان جبل راشد اور مصاب کے مضافات میں جو مغرب الاوسط کے علاقے سے تعلق رکھتا ہے رن پر اور جب انہیں غلبہ حاصل ہو گیا اور جنگ نے اپنے ہتھیار ڈال دیئے۔ تو ضہاجیوں نے ان سے نہایت ذلت کے ساتھ اس شرط پر صلح کر لی کہ وہ اکیلے ہی مضافات کے مالک ہوں گے اور ان کا کچھ تعلق بھی نہ ہو گا اور ان میں آپس میں پھوٹ پڑ گئی اور اثبج نے ریاح اور زغبہ پر غلبہ حاصل کر لیا اور قلعہ کے حاکم قاصر بن عباس نے ان کی مدد کے لئے لوگوں کو جمع کیا اور زناتہ کو بھی اکٹھا کر لیا ان لوگوں میں معز بن زیری فاس کا حاکم بھی شامل تھا جو مغراوہ میں سے تھا ان سب لوگوں نے ارس میں پڑاؤ کیا اور اس کی وجہ سے ریاح اور زغبہ بھی ان سے آ ملے اور معز بن زیری مغرادی نے قاصر اور ضہاجہ کے ساتھ دسیسہ کاری سے ایک چال چلی اور انہوں نے انہیں تمیم بن تمیم سے خیال کیا اور معز بن بادیس حاکم قیروان نے انہیں شکست دے دی اور عربوں اور زناتہ نے قاصر اور اس کے خیموں کو لوٹ لیا اور اس کا بھائی قاسم قتل ہو گیا اور قسطنطنیہ کی طرف بھاگ گیا اور ریاح اس کے تعاقب میں تھا پھر وہ قلعہ میں چلا گیا تو انہوں نے وہاں اس کا مقابلہ کیا اور اس کی دیواروں اور چھتوں کو خراب اور برباد کر دیا اور وہاں کے شہروں کو لوٹ لیا۔ پھر طبنہ اور مسیلہ کو برباد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آٹھویں سال میں بجایہ کو فتح کرلیا پھر ضہاجہ کی دعوت پر ہلالی عربوں نے گڑبڑ کردی اور ان میں ریاح کا امیر معزز بن زناد بن بادخ بھی تھا۔ جو بنی علی بن ریاح کے ایک بطن سے تھا پس موحدین کی فوجیں انہیں ملیں اور ان کا لیڈر عبداللہ بن عبدالمؤمن تھا اور انہوں نے آپس میں موافقت کرلی اور موت کے گھاٹ میں بھی ان کے پاؤں ثابت قدم رہے پھر چوتھی بار ان کی جمعیت باغی ہوگئی اور موحدین ان پر غالب آ گئے اور ان کے اموال کو لوٹ لیا اور ان کے مردوں اور عورتوں کو قیدی بنالیا اور محصن سبتہ تک ان کا پیچھے کیا پھر اس کے بعد انہیں ہوش گیا اور وہ موحدین کے غلبہ کے سامنے بے بس ہو گئے اور ان کی دعوت پر شامل ہو گئے اور ان کی اطاعت میں لگ گئے اور عبدالمؤمن نے ان کے قیدیوں کو رہا کر دیا اور وہ ہمیشہ اسی حالت میں قائم رہے اور موحدین انہیں ہمیشہ اپنے اندلس کے جہاد میں لے جاتے رہے اور بعض اوقات انہیں شعروں میں مخاطب کرتے پس انہوں نے عبدالمؤمن کے ساتھ اس کے بیٹے یوسف کو بھی انعامات دیئے۔ جیسا کہ ان کی حکومت کے واقعات میں یہ بات بیان ہوئی ہے اور ہمیشہ اسی حال پر قائم رہے یہاں تک کہ بنوغانیۃ المسوفیون نے جو میورقہ کے امراء تھے حکومت خروج کیا اور اپنے جنگی جہازوں کے بیڑوں میں سمندر پار کر کے بجایہ کی جانب چلے گئے اور ۵۸ھ میں منصور کی حکومت کے آغاز میں اسے حاصل کرلیا اور موحدین کی اطاعت ترک کرنے سے پردہ اٹھایا اور عربوں کو بھی اس کی دعوت دی اور وہ اپنی عادت پر جمے رہے اور جشم اور ریاح کے قبائل اور جمہور اشیخ کے نے جو ان ہلالیوں میں سے تھے۔ اس کی بات کو بہت جلد قبول کیا اور جب موحدین کی فوجوں نے ان کے ظلم کو روکنے کے لئے افریقہ کی جانب حرکت کی تو زغبہ کے قبائل ان سے آ ملے اور وہ بھی انہیں میں شامل تھے اور بنوغانیہ فاس چلے گئے اور ان کے ساتھ سب جشم اور ریاح کے لوگ تھے اور ان کے ساتھ ان کی تمام مسوتی قوم اور ان کے لتونی بھائی مختلف علاقوں سے آ ملے اور اس دعوتِ عباسی سے متمسک ہو گئے جس کے امراء مغرب میں بنوتاشفین تھے (انہوں نے اس دعوت کو اپنے نزدیکی قبائل میں قائم کیا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں ہے اور مصاب کا علاقہ' صحرائے افریقہ اور صحرائے مغرب الاوسط کے درمیان جہاں پر محلات ہیں جن کو نئے سرے سے تعمیر کیا گیا ہے اور ان کے قبائل میں سے جو شخص اس خطہ کا والی ہوا ہے اس کے نام پر ان کا نام رکھا گیا ہے اور بنو یادین اور زناتہ جو بنو عبدالواد ہیں اور توجین اور مصاب اور بقور اور دال اور بنو راش موحدین کی حکومت کے آغاز ہی سے ان کے پیروکار تھے اور اپنے امثال بنو مرین وغیرہ سے ان کے زیادہ قریب تھے۔ جیسا کہ آئندہ بیان ہوگا اور وہ مغرب الاوسط کے سبزہ زاروں اور ٹیلوں کے مالک تھے۔ جہاں زناتہ کا کوئی آدمی قریب نہ رہتا تھا اور وہ گرمی کے سفر میں ان کے درمیان گھومتے رہتے تھے۔ کیونکہ ان کے سوا کسی آدمی کو وہاں پھٹکنے کی اجازت نہ تھی گویا وہ موحدین کی فوج اور حامیوں میں شمار ہوتے تھے اور ان دنوں ان کے معاملات صاحب تلمسان کی طرف لوٹتے تھے جو قرابہ کا سردار تھا اور زغبہ کا یہ قبیلہ بنی یادین کے ساتھ اس وقت اترا تھا جب وہ اپنے ہلالی بھائیوں سے الگ ہوئے تھے اور ان کے گروہ کی طرف آ گئے تھے اور یہ سب کے سب مصاب سے جبل راشد تک مغرب الاوسط کا مقصود بن گئے حالانکہ اس سے قبل ان کے حصہ میں قابس اور طرابلس آئے تھے اور اولاد حزورق جو طرابلس کے حکمران تھے۔ ان کے ساتھ ان کی جنگیں ہوئیں اور انہوں نے سعید بن عزرون کو قتل کر دیا اور یہ اس دوسرے وطن میں مشہ بن غانیہ کے ساتھ آئے اور اس سے موحدین کی طرف منحرف ہو گئے اور ان کے اور بنی یادین کے درمیان ہمسائیگی' وطن کے دفاع اور دشمن کی تکلیف اور اس کے اچانک حملہ کرنے سے اسے بچانے کے لئے عہد و پیمان ہوا اور وہ ایک دوسرے کے پڑوس میں رہے اور زغبہ صحراؤں میں اور بنو یادین ٹیلوں اور مضافات میں اقامت پذیر ہو گئے' پھر ریاحیوں کا امیر مسعود بن سلطان بن زمام بلاد ہبط سے بھاگ کر بلادِ طرابلس میں آ گیا اور قبائل بنی سُلیم میں سے زغب و ذباب کے ہاں مہمان اترا اور مراقش بن ریاح کے پاس پہنچا اور جب اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ان اور ان کے بطون کے حالات جو ہلال بن عامر سے ہیں اور پوتے تھے [illegible]

اور ہلالیوں میں سے اشیخ زیادہ تعداد اور زیادہ بطون والے تھے اور انہیں ان سب پر تقدم حاصل تھا اور ان میں سے ضحاک' عیاض' مقدم' طیف' وریدا اور کرفہ وغیرہ تھے۔ جو ان کے نسب میں نمایاں ہوتے رہے اور وریدمیں بطنان اور عتر تھے اور وہ اپنے خیال کے مطابق کہتے تھے کہ اشیخ' ابن ابی ربیعہ ابن نہیک بن ہلال ہے اور کرفہ اشیخ کا بیٹا ہے اور ان کی بڑی جمعیت اور طاقت تھی اور یہ افریقہ میں داخل ہونے والے تمام ہلالیوں سے زیادہ قبائل والے تھے اور ان کے ٹھکانے جبل کے قبائل والے تھے اور ان کے ٹھکانے جبل کے مقابل یا سرقیہ کی کسی چوٹی پر تھے اور جب افریقہ میں اشیخ کی حکومت قائم ہوگئی تو ضبہاجہ نے مضافات پر غلبہ پالیا اور ان کے درمیان جنگ برپا ہوگئی اور واقعہ یوں ہوا کہ حسن بن سرحان جو وریدقبیلے سے تھا اس نے شبانہ بن احمیر کو دھوکے سے قتل کر دیا جو کرفہ قبیلے میں سے تھا تو کرفہ اس کے پیچھے پڑ گئے پھر اس کی بہن جازیہ نے اپنے خاوند ماضی بن مقرب بن قرہ کو ناراض کر دیا اور اپنے بھائی کے ساتھ آملی اور بھائی نے اسے خاوند سے روک دیا۔ پس قرہ اور کرفہ' حسن اور اس کی قوم سے جنگ کرنے کے لئے اکٹھے ہو گئے اور عیاض نے ان کی مدد کی اور یہ جنگ حسن بن سرحان کے قتل ہونے تک جاری رہی اسے شبانہ بن احمیر کی اولاد نے قتل کیا اور اس سے اپنے باپ کا بدلہ لے لیا۔ پھر اس کے بعد وریدکو' کرفہ اور عیاض اور قرہ پر غلبہ حاصل ہو گیا اور جنگ مسلسل ان کے درمیان جاری رہی اور ان کی حالت ابتر ہوگئی اور موحدین کی حکومت آ گئی اور وہ اسی پراگندہ حالی اور جنگی کیفیت میں تھے اور ان کے بطون کی ضبہاجہ کے ساتھ دوستی تھی پس جب موحدین نے افریقہ پر قبضہ کر لیا۔ تو ان میں سے عاصم' مقدم اور قرہ اور جشم میں سے ان کے پیروکار مغرب کی طرف منتقل ہو گئے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اور ان کے بعد ریاح کو افریقہ میں غلبہ حاصل ہو گیا اور انہوں نے قسطنطنیہ کے نواح پر قبضہ کر لیا اور ان کا شیخ مسعود بن زمام' مغرب سے ان کی طرف واپس چلا گیا۔ پس زواوہ امراء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے اور انہیں سلطان نے جاگیریں دی ہوئی ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور ان کے تین قبیلے ہیں اولا دمساعد' اولا دظافر اور اولا دقطیعہ اور سرداری اولا دمساعد کے ساتھ مخصوص ہے جو علی بن جابر بن فتاح بن مساعد بن نابت کی اولا د میں ہے اور بنو محمد اور مروانہ' اولا دنابت کے ٹھکانوں کے مقابلہ میں جنگلوں میں گھومنے پھرنے والے ہیں اور اپنی خوراک کے لئے اہل جبل اور اولا دنابت سے غلہ تول کر لیتے ہیں اور بسا اوقات صاحب الزاب انہیں اپنے فوجی کاموں اور دیگر اغراض کے لئے استعمال کر لیتا ہے اور وریدا شیخ سے زیادہ معزز اور بلند شان ہیں یہی وجہ ہے کہ افریقہ میں داخل ہوتے وقت تمام اشیخ پر حسن بن سرحان بن دیرہ کو سرداری حاصل تھی جو ان کا ایک بطن ہے اور ان کے ٹھکانے ولد العناب سے قسطنطنیہ اور طارف مصقلہ اور اس کے سامنے کے جنگلوں تک تھے اور ان کے اور کرفہ کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں حسن بن سرحان قتل ہو گیا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور وہیں پر اس کی قبر بھی موجود ہے اور یہ بہت سے بطون ہیں جن میں اولا د عطیہ بن وریدٔ اولا دسرد بن وریدا ولا د جارالله جو عبدالله بن وریدکی اولا د میں سے ہے اور توبہ جو عبدالله کی اولا د سے ہے اور وہ توبہ بن عطاف بن جبر بن عطاف بن عبدالله ہے اور انہیں ہلال کے درمیان بڑی سرداری حاصل تھی اور ان کے شعراء نے ان کی مدح کی ہے ان میں سے ایک شاعر کا قول یہ ہے:

''درید کو جنگل کی سرداری حاصل ہے اور وہ سخاوت سے تر ہے۔ جیسے پانی سے تر ہر زمین بہترین ہوتی ہے اے جوان تو مرہ کے اوطان کا مشتاق ہے لیکن ان کے ساتھ درید کے سب آدمی بھی ہیں جنہیں وہ چھپائے ہوئے ہے۔ انہوں نے اعراب کو عرب بنا دیا ہے یہاں تک کہ وہ بلند شان کاموں کی وجہ سے عرب بن گئے ہیں اور وہ ان کے چھوٹے سے کام کی بھی نفی نہیں کرتا اور انہوں نے کچھ دیر کے لئے آگ کا طریق چھوڑ دیا ہے حالانکہ ان کی سواریاں پتھروں سے قوت حاصل کرتی تھیں''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ضحاک افریقہ میں ہی اپنے ٹھکانوں پر قائم رہے پس عیاض کے لوگ جبل کے قلعہ پر اترے جو بنی حماد کا قلعہ ہے اور اس کے قبائل پر قابض ہو گئے اور انہوں نے انہیں ان کی حکومت پر غالب کر دیا اور وہ اپنا ٹیکس لینے لگے اور جب ریاح کی مدد سے حکومت ان پر غالب آ گئی تو یہ رعایا کا دفاع کرنے لگے اور ان کا ٹیکس سلطان کے لئے ہوتا تھا اور یہ اس پہاڑ میں سکونت پذیر ہو گئے جس کا طول مشرق سے مغرب تک اتنا ہے جتنا ثعبہ غنیۃ اور قصاب کا بنی یزید بن زغبہ کے وطن تک ہے اور ان کی سرداری اولاد دیفل میں ہے اور ان کے ساتھ ان کا ایک بطن بھی ہے جنہیں الزبر کہتے ہیں اور اس کے بعد مرتفع اور خراج بھی ان کے بطون میں سے ہیں۔ مرتفع کے تین بطون ہیں۔ اولاد بتلاذ ان کی سرداری محمد بن موسیٰ کی اولاد میں ہے۔ اولاد دخیاش' ان کی سرداری بنی عبدالسلام ہیں اور اولاد عبدوس' ان کی سرداری بنی صالح میں ہے اور اولاد دتبار اور اولاد دخیاش سب کے سب اولاد دخیاش کی حفاظت کرتے ہیں اور خراج کی سرداری اولاد زائدہ بنی عباس بن خصی کو حاصل ہے اور وہ غربی جانب سے خراج اولاد صخر کا پڑوسی ہے اور اولاد رحمت بطون عیاض میں سے ہے اور یہ ہلالی اثابج کے آخری وطن تک بنی یزید بن زغبہ کے پڑوسی ہیں اور ضحاک کے بہت سے بطون ہیں اور ان کی سرداری ان کے دو سرداروں کے درمیان تقسیم ہے اور وہ یہ ہیں ابوعطیہ اور کلب بن منیع اور کلب' بنوعطیہ پر موحدین کی حکومت کے آغاز میں اپنے دونوں قبیلوں کی سرداری پر غالب آ گیا پس وہ ان کے خیال میں مغرب کی طرف چلا گیا اور صخر سجلماسہ میں سکونت پذیر ہو گیا اور وہاں اس نے کارنامے کئے یہاں تک کہ موحدین نے اسے قتل کر دیا یا اسے اندلس کی طرف جلاوطن کر دیا ان کے واقعات بیان کرنے والے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور الزاب میں ان کی خوراک باقی رہ گئی یہاں تک کہ مسعود بن زمام اور زواودہ ان پر غالب آ گئے اور انہوں نے ان کو اپنے لوگوں میں شامل کر لیا پھر یہ جنگ سے عاجز ہو گئے اور بلاد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابی ربیعہ بن نہیک بن ہلال کی اولاد سے نہیں' کیونکہ ریاح' زغبہ اور ابیج بن ابی ربیعہ کے درمیان ہم کوئی نسبت نہیں پاتے اور ہم ان کے اور قرہ وغیرہ بطون ہلال کے درمیان نسبت کو پاتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ وہ عمرو بن عبد مناف کی اولاد سے ہیں یا وہ عمر بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال سے ہوں گے اور یہ سب لوگ معروف نہیں اس کا ذکر ابن الکلبی اکلبی نے کیا ہے واللہ اعلم بذلک اور یہ دو بطن ہیں' قرہ اور عبداللہ اور انہیں ہلال کے کسی آدمی پر سرداری حاصل نہیں اور نہ ہی ان کے پاس کوئی چراگاہ ہے یہ اپنی قلتِ تعداد اور جماعت کے افتراق کے باعث سفر کرتے رہتے ہیں اور یہ پہاڑوں میدانوں کے رہنے والے ہیں' ان میں سوار بھی ہوتے ہیں مگر اکثر پیادہ ہوتے ہیں اور ان کا ٹھکانہ جبل اور اس سے مشرق میں جبل راشد تک ہے اور یہ سب کا سب مضہ اور صحرا کی جانب ہے اور تلول ان سے اپنی قلت اور حکومتوں کے حامی بن کر گھومنے کی وجہ سے بلند ہیں اور تو انہیں جنگل اور خشک جگہ کے زیادہ قریب پائے گا اور ان میں سے بنوقرۃ کا بطن بڑا وسیع ہے مگر یہ قبائل اور شہروں میں اکیلے اکیلے بکھرے ہوئے ہیں اور ان میں بنوعبداللہ کو سرداری حاصل ہے اور وہ عبداللہ بن علی اور اس کے بیٹے محمد اور ماضی دو بطن ہیں اور محمد کے بیٹے عنان اور عزیز دو بطن ہیں اور عنان کے بیٹے شکر اور فارس دو بطن ہیں اور شکر کی اولاد سے یحییٰ بن سعید بن بسیط بن شکر اسی طرح اس کا ایک بطن ہے اور اولاد فارس اور اولاد عزیز اور اولاد ماضی کا وطن' جبل اور اس کے دامن میں ہے جو الزاب کی بنیادوں کو جھانک رہا ہے اسی طرح مغرب کی طرف غمرہ کے ٹھکانوں تک ان کا وطن ہے اور یہ ریاح کے پڑوس میں ان کے ماتحت اور اس کی اولاد کے خادم بن کر رہتے ہیں۔ خصوصاً زواوہ کے جو ان کے میدانی ٹھکانے کے متولی ہیں اور صاحب الزاب کے پڑوس کے قرب کی وجہ سے اور اس کی بادشاہت کی احتیاج کی وجہ سے ان پر اس کی اطاعت واجب ہے اس وجہ سے جب اسے قافلوں اور الزاب کے شہروں کی بغاوت کی خبریں فکر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

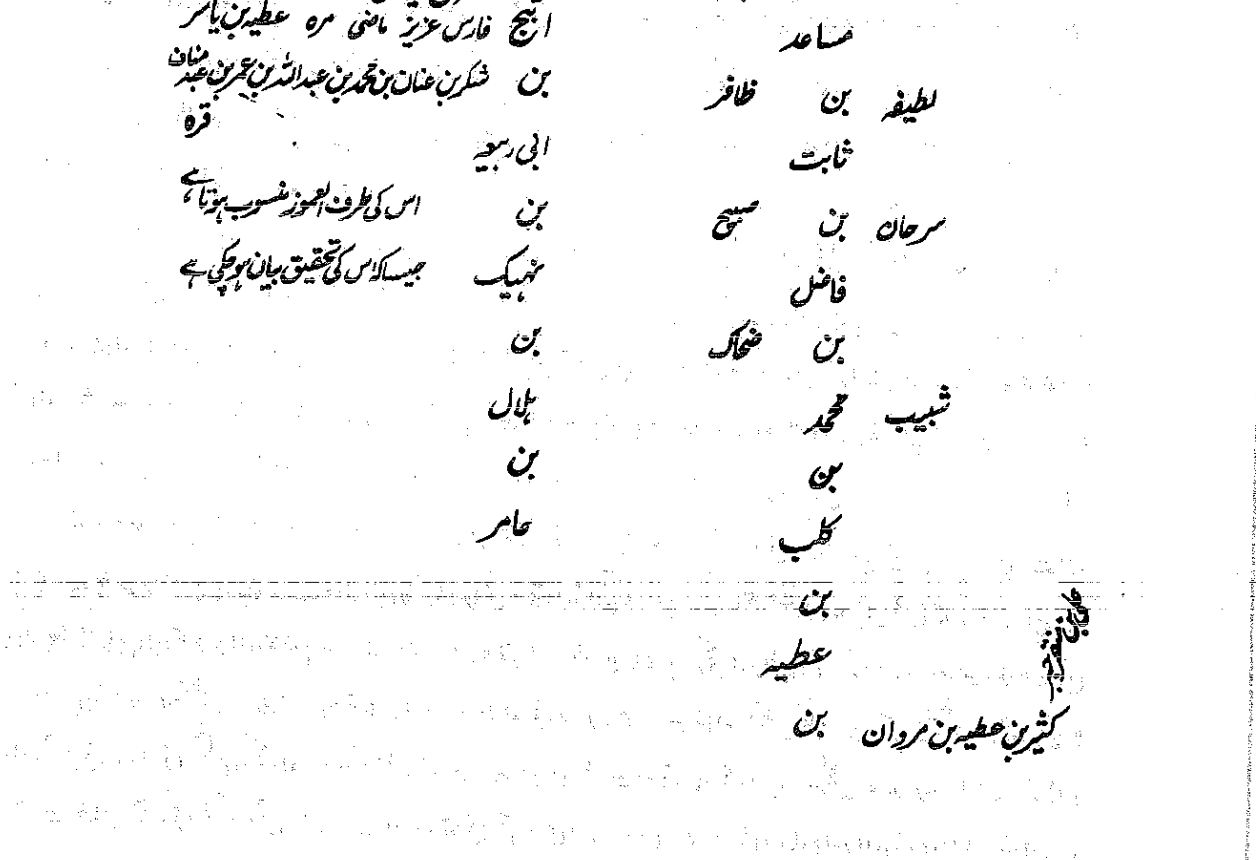

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جاتا تھا یہاں لے آیا اور انہیں تامسنا میں اتارا اور ریاح نے ان کو السبط میں اتارا بس جشم تامسنا السبط الافسح میں اترا جو سلا اور مراکش کے درمیان اور مغرب اقصیٰ کے علاقے کے وسط میں ہے اور ان گھاٹیوں سے بہت دور ہے جو جبل درن کے احاطہ کے لئے جنگلات تک پہنچاتی ہیں اور اس کی چوٹی اس کے سامنے اپنا ناک بلند کئے ہوئے ہے اور اس کی جڑوں کی پیوستگی اس کے خلاف ایک روک ہے پس اس کے بعد انہوں نے جنگل کا ارادہ نہیں کیا اور نہ ہی دور کا سفر کیا ہے اور وہ وہاں پر اترے ہوئے قبائل کی طرح اقامت پذیر ہو گئے اور ان کی فوجیں مغرب میں خلط تک پھیل گئیں اور سفیان اور بنی جابر میں سے موحدین اور باقی ماندہ دور میں سفیان کو اولاد جرمون میں سرداری حاصل رہی اور جب بنی عبدالمؤمن کی حکومت کمزور ہوگئی اور انہوں نے بزدلی دکھائی اور ان کی ہوا اکھڑ گئی تو ان کی جمعیت بہت بڑھ گئی اور انہیں غالب آنے کا جوش آ گیا اور کثرت تعداد اور صحرائی زندگی کے قرب کی وجہ سے حکومت پر ان کا تسلط ہو گیا اور انہوں نے اعیاض کے درمیان جو کچھ تھا اسے برباد کر دیا اور خلافت کی مدد کی اور بہت فساد کیا اور ان کے دیگر آثار باقی ہیں اور جب بنو مرین نے بلادِ مغرب میں موحدین پر چڑھائی کی اور فاس اور اس کی بستی پر قبضہ کر لیا۔ تو صحرائی زندگی کے قرب کی وجہ سے ان سے اور ریاح سے بڑھ کر شدید جنگ کرنے والا ان کا کوئی حامی نہ تھا اور ان کی ان کے ساتھ جنگیں ہوئیں جن میں بنو مرین نے ان کو پھنسا دیا یہاں تک کہ ان کا غلبہ ہو گیا اور بنو مرین کا غلبہ اور سطوت ماند پڑھ گئی اور انہوں نے اس کی بیعت اطاعت کی اور بنو مرینؑ بنت بن مہلہل کے ذریعے خلط کے سسر بنے جو بنی مرین میں سے تھا اور انہیں حکومت کے لئے گھومنا پھرنا پڑتا تھا اور جشم کی سرداری مستحکم ہو گئی اور بنت مہلہل کی وجہ سے ان کی کثرت ہو گئی حالانکہ اس سے قبل موحدین کے زمانے میں یہ کثرت سفیان میں تھی پھر گردش زمانہ سے ان کی تیزی ختم ہو گئی اور انہوں نے بزدلی دکھائی اور ان کی ہوا اکھڑ گئی اور وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے اس سے روا رکھا تھا محمد بن عبدالحق امیر بنی مرین سے جا ملا اور وہ مل یہ تھا کہ اس نے ایک شب اس کے ساتھ شراب نوشی کی یہاں تک کہ مست ہو گیا اور خوشی میں رقص کرتے ہوئے نشہ کی حالت میں اس پر حملہ کر دیا۔ پھر ہوش آنے پر شرمندہ ہوا اور محمد بن عبدالحق کے پاس بھاگ آیا۔ یہ واقعہ ۶۳۸ھ کا ہے اور اس کے بعد انتالیس میں یہ فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا کعب کانون اس کے بعد سعید کے ہاں بلند مرتبہ ہو گیا اور تنتالیس میں اس کے بنی مرین کی طرف جانے کی وجہ سے اس کا مخالف ہو گیا اور واز مور کی طرف واپس آ گیا اور سعید کی سرداری ہی میں اس پر قبضہ کر لیا پس یہ اپنی حرکت سے رک گیا اور کانوں بن جرمون نے اس کا قصد کیا تو یہ اس کے آگے بھاگ اٹھا اور تامزرکت کے پاس گیا اور اس کے مرنے سے ایک روز قبل قتل ہو گیا اور اسے خلط نے ایک جنگ میں قتل کیا۔ جوان کے درمیان اس کے محلّہ سعیدہ میں ہوئی اور اس کے بعد سفیان کے حکم سے اُس کے بھائی یعقوب بن جرمون نے اُسے قائم کیا اور محمد نے اپنے بھائی کانون کے بیٹے کو قتل کر دیا اور سفیان کے حکم سے کھڑا ہو گیا اور مرتضٰی کے ساتھ انجاس میں امان ایمولین کی تحریک میں حاضر ہوا اور سلطان کے پاس سے چلا گیا اور اس کی فوج میں فساد پیدا ہو گیا پس یہ واپس لوٹ آیا اور بنو مرین نے اس کا تعاقب کیا اور اسے شکست ہوئی پھر مرتضٰی واپس آ گیا اور اُسے شکست کی معافی دے دی پھر انسٹھ میں مسعود نے اُسے قتل کر دیا اور اس کے بھائی کانون کے دونوں بیٹوں کے ذمے ان کے باپ کا خون تھا اور وہ دونوں بنی مرین کے سلطان یعقوب بن عبدالحق کے ساتھ جا ملے اور مرتضٰی نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو آگے کیا مگر وہ اس کی حاکمیت کو برقرار نہ رکھ سکا تو اس نے اپنے چچا عبیداللہ بن جرمون کو آگے کیا مگر وہ کچھ نہ کر سکا۔ پس اس نے مسعود بن کانون کو آگے کیا اور عبدالرحمٰن بن مرین کے ساتھ مل گیا۔ پھر مرتضٰی بنی جابر کے شیخ یعقوب بن قیطون کے پاس گیا اور اس کے عوض میں یعقوب بن کانون سفیانی کو آگے کیا۔ پھر عبدالرحمٰن بن یعقوب نے چون (۵۴) میں دوبارہ بات کی تو اُسے پکڑ کر قتل کر دیا گیا اور مسعود بن کانون نے سفیان پر ایک شیخ مقرر کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علی کے پاس بھیجا جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے تو اس نے انہیں پسند کیا اور ان کی عزت افزائی کی اور ایک روز اس نے گھوڑوں اور پیادوں کی نمائش میں دستور کے مطابق انہیں آگے کیا اور ان کا شیخ منصور بن یعیش تھا جو اولاد مطاع میں سے تھا اور اس نے ان سب کو گرفتار کر لیا اور ان میں سے جو قتل ہو سکے انہیں قتل کر دیا اور دوسروں کو قید خانوں میں ڈال دیا پس یہ زمانے میں ایک عبرت بن گئے اور ان کی شوکت ختم ہوگئی اور اللہ تعالیٰ جو چاہے اُس کی قدرت رکھتا ہے۔

النخلۃ جشم میں سے ہے: یہ قبیلہ خلط کے نام سے معروف ہے اور یہ لوگ جشم میں شمار ہوتے ہیں۔ لیکن مشہور یہ ہے کہ خلط بنو المشقق ہیں۔ جو بنی عامر بن عقیل بن کعب سے ہیں اور یہ سب کے سب بحرین میں قرامطہ کے پیروکار ہیں اور جب قرامطہ کی حکومت کمزور ہوگئی اور شیعوں کی دعوت سے بحرین پر بنو سُلیم غالب آ گئے پھر ان پر دعوت عباسیہ کے ذریعہ بنو ابی الحسین غالب آ گئے جو بطون تغلب میں سے تھے۔ بس بنو سُلیم اور بنو المشقق ان خلط کہلانے والوں میں سے افریقہ کی طرف کوچ کر گئے اور دیگر بنو عقیل بحرین کے نواح میں باقی رہ گئے یہاں تک کہ ان میں سے بنو عامر بن عوف بن مالک بن عوف بن مالک بن عوف بن عامر بن عقیل جو اُن خلط کے بھائی تھے۔ تغلبیوں پر غالب آ گئے۔ کیونکہ وہ مغرب میں عوام میں سے نسب کی تحقیق کرنے والے کے نزدیک تخلیط نسب کی وجہ سے جشم کی طرف منسوب ہوتے تھے اور جب منصور نے انہیں مغرب میں داخل کیا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے تو یہ تامسنا کے کھلے میدانوں میں ٹھہر گئے یہ بڑی تعداد اور قوت والے تھے اور ان کا شیخ ہلال بن حمیدان بن مقدم بن محمد ہبیرہ بن عواج تھا ہم اس کے نسب کے متعلق اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتے' پس جب عادل بن منصور حکمران بنا تو انہوں نے اس کی مخالفت کی اور اس کی فوجوں کو شکست دی اور ہلال کو اس کی بیعت کے ساتھ پچیس میں مامون کے پاس بھیجا اور موحدین نے اس باب میں اس کی پیروی کی اور مامون آیا تو انہوں نے اس کی حکومت کی مدد کی اور ان کے دشمن سفیانی لڑائی کی وجہ سے یحییٰ بن العاص کی طرف چلے گئے اور ہلال ہمیشہ ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس سے جنگ شروع کر دی یہاں تک کہ وہ ان دنوں سفیان کے ساتھ ان کی جنگ میں قتل ہو گیا اور مرتضٰی ہمیشہ ہی ان کے بارے میں حیلہ بازی کرتا رہا یہاں تک کہ علی نے باون میں ان کے اشیاخ کو گرفتار کر لیا اور عواج بن ہلال' بنی مرین کے ساتھ مل گیا اور مرتضٰی نے ان سے علی بن ابی علی کو مقدم کر دیا جوان میں سردار گھرانے کا آدمی تھا پھر عواج تڈن میں واپس آ گیا اور علی بن ابی علی نے اس سے جنگ کی اور وہ اس کی جنگ میں قتل ہو گیا۔ پھر ساٹھ میں مرتضٰی کے خلاف ام الرجلین کا واقعہ ہوا۔ تو علی بن ابی علی بنی مرین کی طرف واپس آ گیا۔ پھر سارے خلط بنی مرین کی طرف آ گئے اور اقتدار کے آغاز سے ان میں سرداری بن مرین مہلہل بن یحییٰ کے لئے تھی جو مقدم میں سے تھا اور یعقوب بن عبدالحق نے اس سے رشتہ داری کی اور اپنی بیٹی کو اس سے بیاہ دیا جس سے اس کا بیٹا سلطان ابوسعید تھا اور مہلہل اپنی وفات تک جو ۹۵ میں ہوئی ان کا سردار رہا پھر اس کا بیٹا عطیہ سردار بنا اور یہ سلطان ابوسعید کے دور میں تھا اور اس کا بیٹا ابوالحسن تھا۔ اور اس نے اسے شاہ مصر ملک ناصر کی طرف سفیر بنا کر بھیجا اور جب وہ فوت ہو گیا۔ تو اس کے بھائی عیسٰی بن عطیہ نے اس کی حکومت سنبھال لی پھر ان دونوں کے بھتیجے زمان بن ابراہیم بن عطیہ نے حکومت سنبھالی اور عزت و شرف اور خوشحالی اور قرب سلطانی کے انتہائی مقام کو حاصل کیا یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کی حکومت اس کے بیٹے احمد بن ابراہیم اور پھر اس کے بھائی سلیمان بن ابراہیم اور پھر ان دونوں کے بھائی مبارک نے سنبھالی اور وہ سلطان ابوعنان کے زمانے اور اس کے بعد سلطان ابوسالم کے فوت ہونے کے بعد تک اسی حالت میں رہا اور مغرب پر اس کا بھائی عبدالعزیز قابض ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے ابوالفضل کو مراکش کی ایک جانب جاگیر دی اور یہ مبارک اس کے ساتھ تھا اور جب ابوالفضل گرفتار ہوا تو مبارک بھی گرفتار ہو گیا اور قید خانے میں ڈال دیا گیا۔ یہاں تک کہ سلطان عبدالعزیز' عامر بن محمد پر غالب آ گیا اور اسے قتل کر دیا اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سلطان یا کسی سردار کا خوف ہوتا تو یہ بربریوں کے معاہدہ کے مطابق پہاڑوں اور ان کے دیگر پڑوس کی جگہوں میں پناہ لیتے۔ میں نے سلطان ابوعنان کے زمانے میں حسین بن علی وردیقی کو ان کا سردار پایا پھر وہ مر گیا تو اس کا بیٹا ناصر اس کا قائم مقام بنا اور جب حسن بن عمر ۷۶۰ھ میں سلطان سے سالم کی طرف گیا تو ان کے ساتھ مل گیا اور سلطان کی فوجیں ان کے مقابلہ میں گئیں۔ تو انہوں نے اسے اختیار دے دیا۔ پھر ابوالفضل بن سلطان ابی سالم مراکش سے فرار کے وقت ۷۶۸ھ میں ان سے جا ملا اور سلطان عبدالعزیز نے اس سے مقابلہ کیا اور اسے دبا لیا تو وہ اپنی قوم کے صنا کر اور بربریوں سے جا ملا پھر انہوں نے اسے مال پر اختیار دیا تو وہ اسے ان کے پاس لے گیا اور امیر عبدالرحمٰن یغلوسن کی جنگوں کے دوران وزیر عمر بن عبداللہ کے عہد میں جو مغرب پر قابض تھا ان کے ساتھ جا ملا اور عمر نے اسے طلب کیا تو انہوں نے اسے اپنے سے باہر نکال دیا اور اس جنگ کے ساتھ ناصر کی نبرد آزمائی لمبی ہوگئی تو حکومت نے اس بات کو ناپسند کیا اور ناصر کو گرفتار کر کے قید خانے میں ڈال دیا۔ جہاں وہ کئی سال تک ٹھہرا رہا اور اس کے بعد حکومتیں اس سے الگ رہیں پھر اس کے بندھن کھول دیئے گئے تو وہ مشرق سے واپس آ گیا تو وزیر ابوبکر بن غازی نے جو سلطان بن عبدالعزیز کے مقابلہ میں اپنے آپ کو مغرب میں ترجیح دیتا تھا اسے گرفتار کر کے قید خانے میں ڈال دیا اور سرداری ان سے جاتی رہی اور اللہ تعالیٰ رات دن کو بدلتا رہتا ہے اور بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ دردیقہ بنی جابر میں سے ہیں جشم میں سے نہیں اور یہ سدراتہ ایک بطن سے ہیں۔ جو بربریوں کے لواتہ کا ایک قبیلہ ہے اور بربریوں کے ٹھکانوں اور پڑوس میں ہونے کی وجہ سے لوگ ان کے بربری ہونے پر استدلال کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی اس کی حقیقت کو بہتر جانتا ہے۔

عاصم اور مقدم اشج میں سے ہیں: جیسا کہ ہم نے انساب میں بیان کیا ہے کہ یہ قبیلے اشج میں سے ہیں اور تامسنا میں ان کے ساتھ اترے تھے اور انہیں عزت و شرف حاصل تھا مگر جشم کثرت کے باعث ان سے زیادہ معزز تھا اور ان کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہلال کے افریقہ میں داخل ہونے وقت یہ قبیلہ ان سب سے زیادہ معزز اور زیادہ تعداد میں تھا اور جیسا کہ ابن خلدون نے بیان کیا ہے یہ ریاح بن ابی ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر تھے اور اس وقت ان کی سرداری' موسیٰ بن یحییٰ الضنبری کو حاصل تھی اور جو مرداس بن ریاح کے بطون سے ہے اور اس کے عہد میں ان کے جوانوں میں سے ایک جوان فضل بن علی تھا۔ جس کا ذکر ان کی ان جنگوں میں پایا جاتا ہے جو ضہاجہ کے ساتھ ہوئی تھیں اور ان کے بطون' عمر مرداس اور علی تھے جو سب کے سب بنو ریاح تھے اور سعید بن ریاح اور خضر بن عامر بن ریاح' اخضر تھے اور مرداس کے بہت سے بطون ہیں۔ داؤد بن مرداس اور قنبر بن حواز بن عقید بن مرداس اور ان کے بھائی مسلم بن عقیل اور اس کی اولاد میں سے عامر بن یزید بن مرداس ایک دوسرا بطن ہے جن میں سے بنو موسیٰ بن عامر اور جابر بن عامر ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ لطیف میں سے ہیں جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور سودان اور مشہور اور بنو محمد بن عامر تین بطون میں سے ہیں۔ اسم' سودان اور علی بن محمد سے ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مشاہرہ یعنی بنو مشہور ہلال بن عامر' ریاح کے علاوہ کسی اور کی نسل سے ہیں واللہ اعلم' اور ان سب بطون میں مرداس کو ریاح پر سرداری حاصل ہے اور افریقہ میں داخلہ کے وقت یہ سرداری ضنبر میں تھی پھر یہ سرداری زدادہ کو ملی جو داؤد بن مرداس بن ریاح کے بیٹے ہیں اور بنو عمر بن ریاح کا خیال ہے کہ ان کے باپ نے اس کی کفالت و تربیت کی ہے اور موحدین کے عہد میں ان کا سردار مسعود بن سلطان بن زمان بن وردیقی بن داؤد تھا جسے اس کی شدت و صلابت کی وجہ سے بلط کا لقب دیا گیا تھا اور جب منصور' ریاح کو مغرب میں لایا تو مسعود کی فوجیں اپنی جماعتوں میں پیچھے رہ گئیں یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب سلطان نے ان کی اطاعت کی آزمائش کی اور اس نے مسعود اور اس کی قوم کو کتامہ کے محلات جو مقر کیر کے نام سے مشہور ہیں کے درمیان سے لے کر از غار البسیط الفیح تک اتارا جو بحر اخضر کے ساحل تک چلا جاتا ہے' پس یہ لوگ ونان ٹھہر گئے اور مسعود بن زمام اپنی قوم کی جماعت کے ساتھ ۵۹۰ھ میں ان کے درمیان سے بھاگ گیا اور افریقہ چلا گیا اور اس کے پاس بنو عساکر اکٹھے ہو کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہونے کے وقت اپنا خطبہ دینے لگا اور یحییٰ بن غانیہ کے پیروکار، جو بنی سلیم اور ریاح کے عرب تھے، منتشر ہو گئے، بس آلِ ابی حفص نے ان زوادہ کو اور وطن میں ان کے مقام کو اپنے گزشتہ عناد اور ابن غانیہ کی مدد کرنے کی وجہ سے برا سمجھا جیسا کہ ان کے حالات و واقعات میں ہے اور انہوں نے انہیں حکومت کی مشایعت کے لئے چن لیا اور ان کے اور قبائل ریاح کے درمیان جنگ کرا دی اور انہیں قیروان اور بلادِ قصطیلیہ میں اتارا اور یہ محمد بن مسعود کے لئے نشانی تھا ایک سال اس کے پاس مرداس کا وفد تراز وطلب کرتا ہوا مہمان بن کر آیا اور وہ اس کی نعمتوں پر بہت حریص تھے اور وہ ان کے بارے میں ان سے لڑ پڑے اور انہوں نے محمد بن مسعود کے چچا رزق بن سلطان کو کر دیا اور ان کے اور ریاح کے درمیان جنگیں ہوئیں یہاں تک کہ انہوں نے ان کو افریقہ کے مشرق کی جانب کوچ کر دیا اور انہیں اس کی غربی جانب میں بدل دیا اور بنو سلیم میں سے کعوب اور مرداس قابس سے لے کر بونہ اور معطہ تک کے تمام مشرقی مضافات پر قابض ہو گئے اور زواودہ تلول کے علاقہ سے قسطنطنیہ اور بجایہ کے مضافات اور الزاب، ریغ، دارکلد کے میدانوں اور ان کے درے بلدِ قبلہ میں جو جنگلات پائے جاتے ہیں ان کی ملکیت سے سرفراز ہوئے اور محمد بن مسعود فوت ہو گیا اور اس کی سرداری موسیٰ بن محمد نے سنبھالی اور اسے اپنی قوم میں دولت و ثروت اور شہرت اور حکومت پر غالب آنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

یحییٰ کی وفات: اور جب یحییٰ بن عبدالواحد فوت ہو گیا۔ تو اس کے بیٹے محمد المنتصر کی بیعت ہوئی۔ جس کا بہت شہرہ تھا اور اس کے بھائی ابراہیم نے اس کے خلاف خروج کیا اور ان زواودہ کے ساتھ مل گیا اور انہوں نے جہات قسطنطنیہ میں اس کی بیعت کر لی اور اس کے سردار بنانے پر متفق ہو گئے اور ۶۶۶ھ میں المنتصر کے مقابلہ میں گیا تو یہ اس کے آگے بھاگ کھڑے ہوئے اور ان کی جمعیت منتشر ہو گئی اور ان میں سے بنو عساکر بن سلطان اس کے پاس آئے اور ان دنوں ان کی سرداری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں چھوڑا جس کی نیابت اس کے چچا طلحہ بن یحییٰ نے کی اور یہ سب مغرب کے زمانہ کے بادشاہوں کے ساتھ مل گئے اور محمد کی اولاد فالس میں یعقوب بن عبدالحق کے ساتھ مل گئی اور سباع کی اولاد تلمسان میں غمیر اسن بن زیان کے ساتھ مل گئی پس انہوں نے ان کو پوشاک اور سواریاں دیں پس انہوں نے رشوت لی اور لڑے اور حیلہ بازی کی اور دھیرے دھیرے اپنے ٹھکانوں کی طرف چلے گئے' پس وہ الزاب کی اطراف پر جو دارکلا میں سے ہے اور ریغ کے محلات پر غالب آ گئے اور انہوں نے ان کو آپس میں تقسیم کر لیا اور انہیں موحدین کے لئے حاصل کر لیا اور یہ اس کی حکومت کا آخری زمانہ تھا۔

ابن عتوا ء: پھر یہ بلادِ الزاب میں آ گئے اور ان کے عامل ابوسعید عثمان بن محمد بن عثمان نے جو موحدین کے سرداروں میں ابن عتوا کے نام سے مشہور تھا انہیں اکٹھا کیا اور اس کا ٹھکانہ مقرہ میں تھا۔ پس یہ الزاب میں ان کے ٹھکانے کی طرف گیا اور انہوں نے اس پر حملہ کر کے غلطادہ میں قتل کر دیا اور اس زمانے میں الزاب اور اس کے نواح پر غالب آ گئے۔ پھر یہ جبل اور اس کی طرف آئے اور وہاں کے تمام قبائل پر غالب آ گئے پھر یہ التل کی طرف آئے اور ان کے مقابلہ میں تمام اولادِ عسا کر اکٹھی ہو گئی اور موسیٰ بن ماضی بن مہدی بن عسا کر نے ان پر غلبہ پا لیا اور اس نے اپنی قوم اور عیاض وغیرہ میں سے ان کے حلیفوں کو اکٹھا کیا اور جنگ کے لئے ایک دوسرے کی طرف بڑھے اور اولادِ مسعود ان پر غالب آ گئی اور اس نے ان کے سردار موسیٰ بن ماضی کو قتل کر دیا اور تمام چیزوں سمیت وطن کے حاکم بن گئے پھر حکومت نے حسن سلوک کے ذریعہ اس کی تلافی کی اور انہیں ان شہروں میں جاگیریں دیں جن پر انہوں نے بلادِ جبل اور الزاب پر قبضہ کیا تھا اور پھر ان شہروں میں بھی جاگیریں دیں جو بسیط غربی میں واقع ہیں اور جبل اور اس کے علاقے میں ہیں۔ جسے ان کے ہاں حضہ کہا جاتا ہے اور وہ نقاوس' مقرہ اور مسیلہ ہیں اور مسیلہ کی جاگیریں سباع بن ثبل بن یحییٰ کے لئے مخصوص کی گئیں حتیٰ کہ وہ بعد میں علی بن سباع بن یحییٰ کے لئے مخصوص ہو گئیں اور وہ اس کے بیٹوں کے حصے میں آئی ہیں اور مقرہ کی جاگیریں احمد بن عمر بن محمد کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غم سے بچانے کے لئے تھوڑی سی جاگیریں حاصل ہیں تا کہ وہ ان شاندار پہاڑوں اور راستوں پر غلبہ نہ پا سکیں جو چراگاہوں کے متلاشیوں کے لئے بڑے دشوار گزار ہیں اور ریغ اور دار کلا کی تقسیم ان کے اسلاف کے زمانے سے ہو چکی ہے جیسا کہ ہم بیان اور الزاب کی غربی جانب اور اس کا سب سے بڑا شہر' اولاد محمد اور اولادِ سباع بن یحییٰ کے تصرف میں ہے اور پہلے یہ بھی ابوبکر بن مسعود کے پاس تھا پس جب اس کے کمزور ہو گئے اور مٹ مٹا گئے تو علی بن احمد نے جو اولاد عمر کا سردار تھا اور سلیمان بن علی نے جو اولادِ سباع کا سردار تھا اسے خرید لیا اور اس کی وجہ سے ان کے درمیان مسلسل جنگیں ہوئیں اور وہ اولاد سباع بن یحییٰ کی جولانگاہوں میں آ گیا اور سلیمان اور اس کے بیٹے اس پر غالب آ گئے اور انہوں نے وسطی جانب کو زیادہ آباد کیا اور اس کا بڑا شہر سکرہ میں اولادِ محمد کے لئے ہے اور یعقوب بن علی کو اس کے باعث اس کے عامل پر غلبہ اور عزت حاصل ہے اور وہ اکثر اوقات اعراب کے فساد سے اپنی حکومت اپنے وطن اور اس کے نواح کو بچانے کے لئے یہاں سمت آتا ہے اور الزاب کی مشرقی جانب کے بڑے شہر یادس اور تنومہ ہیں جو اولادِ نابت کے لئے ہیں۔ جو کرمہ کے روسا ہیں کیونکہ یہ مقام ان کی جولانگاہوں میں شامل ہے اور ریاح کی جولانگاہوں میں سے نہیں مگر الزاب کے گورنر اکثر اوقات اپنی فوج کے لئے ریاح کے مصائب میں ان کے بڑے سردار کی اجازت سے اس سے نامکمل ٹیکس لیتے ہیں اور یعقوب اور ریاح کے تمام بطون زواودہ کے پیروکار ہیں اور وہ ان کے ہاتھ کا دیا کھاتے ہیں اور علاقے میں ان کی کوئی حکومت نہیں جس پر وہ قابض ہوں اور ان میں سب سے زیادہ طاقتور اور زیادہ جتھے والے سعید' مسلم اور اخضر کے بطون ہیں جو جنگلوں اور ریگستانوں میں چراگاہوں کی تلاش سے دور رہتے ہیں اور جب زواودہ آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے ہیں۔ تو وہ ان سے مذاق کرتے ہیں اور ایک کو چھوڑ کر دوسرے فریق سے معاہدہ کرتے ہیں۔ پس سعید تھوڑے وقت کو چھوڑ کر دیگر اوقات میں اولاد محمد کے حلیف ہوتے ہیں اور وہ عہد کو توڑ دیتے ہیں۔ پھر ان سے رجوع کر لیتے ہیں اور مسلم اور اخضر اولادِ سباع کے حلیف ہیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ان میں سے بہت سے لوگ مصر اور صعید میں رہتے ہیں اور اولادِ محمد کے زواودی حلیف' زکاب میں سودات بن عامر بن صعصعہ کا ایک بطن ہیں۔ جو ریاح میں شمار ہوتے ہیں اور یہ ان کے ساتھ سفر کرتے اور چراگاہیں تلاش کرتے ہیں اور ان کا ان کے حلیفوں اور مددگاروں میں ایک خاص مقام ہے اور اولادِ سباع کے حلیف' مسلم اور اخضر میں سے ہیں اور ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مسلم اولاد عقیل بن مرداس بن ریاح میں سے ہے اور مرداس بن ریاح کو بعض زبیر بن العوام کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر یہ غلط اور بعض ان پر نکیر کرنے والے کہتے ہیں کہ اُسے زبیر بن المہایۃ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ جو بطون عیاض میں سے ہیں جیسا کہ ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں اور اس کی سرداری جماعت بن مسلم بن حماد بن مسلم اور اولاد تسا کر بن حامد بن کسلان بن غیل بن جماعت اور اولاد زواودہ بن موسیٰ بن قطران بن جماعت کے درمیان ہے۔

اخضر: اور اخضر کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ خضر بن عامر کی اولاد میں سے ہیں اور یہ عامر بن صعصعہ نہیں کیونکہ عامر بن صعصعہ کے سب بیٹے نسابوں کے نزدیک مشہور ہیں اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ اولاد ریاح میں سے کوئی دوسرا عامر ہو اور شاید عامر بن زید بن مرداس ہو جس کا ذکر ان کے بطون میں آیا ہے۔ ان میں سے پہلے اخضری' مالک بن طریف بن مالک بن حفصہ بن قیس عیلان کے بیٹے میں جن کا ذکر صاحب الاغانی نے کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ ان کا نام سیاہ ہونے کی وجہ سے اخضر رکھا گیا ہے اور عرب اسود کو اخضر کہتے ہیں وہ بیان کرتا ہے کہ مالک بہت گندم گوں تھا اور اس کے بیٹے بھی اس کے مشابہ تھے اور ان کی سرداری تامر بن علی بن تمام بن عمار بن خضر بن عامر بن ریاح کی اولاد میں ہے اور مرین اولاد تامری سے مخصوص ہیں جو عامر بن صالح بن عمار بن عطیہ بن ناصر کی اولاد میں سے ہے اور ان میں زیادہ بن تمام بن عمار کا ایک اور بطن بھی ہے اور اسی طرح ریاح میں عمرہ بن اسد بن ربیعہ کا ایک بطن ہے۔ جو نزار میں سے ہے اور وہ لوگ بھی اونٹنیوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مٹا کیے اور اللہ ہی زمین اور اس کے اوپر بسنے والی چیزوں کا وارث ہے اور وہ سب کے بہتر وارث ہے اور اس کے سوا کوئی رب اور معبود نہیں ہے۔ وَ هُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

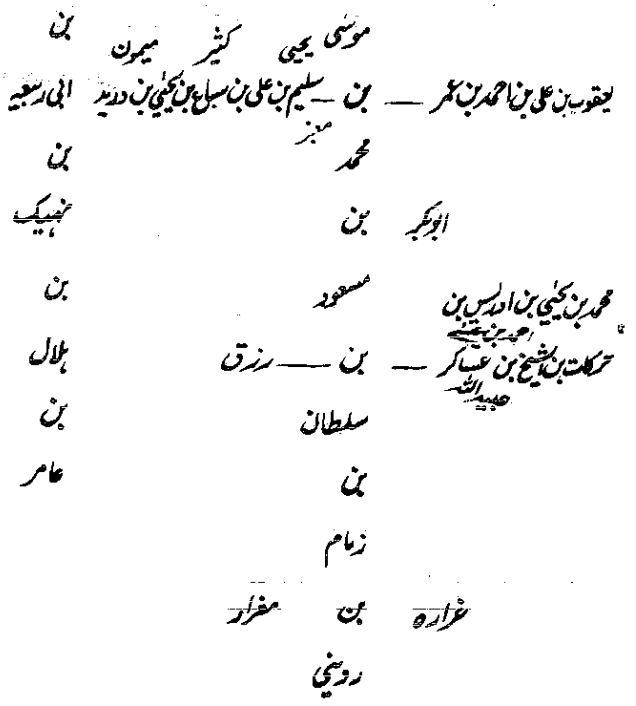

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی نشرت ہوئی اور وہ آگے بڑھ کر اقامتِ سنت اور تغیر منکر کا کام کرنے لگا اور اس نے ڈاکوؤں پر سختی شروع کی جو صحرا کے شریروں میں سے تھے پھر اس نے ایک اور اچھائی کا قدم اٹھایا اور الزاب کے گورنر منصور بن فضل مزنی سے مطالبہ کیا کہ وہ رعایا کو ٹیکس اور تاوان وغیرہ معاف کر دے تو اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور اس پر حملہ کرنا چاہا تو اس کے اصحاب درمیان میں حائل ہو گئے اور انہوں نے اقامت سنت اور موت پر اس کی بیعت کی اور ابن مزنی نے انہیں جنگ کی اجازت دے دی اور اپنی قوم میں ان کے ہم پایہ لوگوں کو اس کام کے لئے بلایا اس زمانے میں علی بن احمد بن عمر بن محمد اولادِ محمد کا سردار تھا اور سلیمان بن علی بن سباع اولادِ یحییٰ کا سردار تھا۔ انہوں نے زواودہ کی سرداری تقسیم کر لی اور سعادت اور اس کے اصحاب کی مدافعت کے لئے ابن مزنی کی مدد کی ان دنوں ابن مزنی اور الزاب کا معاملہ صاحب بجایہ سے تعلق رکھتا تھا۔ جو بنی حفص میں سے تھا اور وہ امیر خالد بن امیر ابوزکریا تھا اور اس کی حکومت کا نگران ابوعبدالرحمٰن بن عمر تھا' ابن مزنی نے اس سے مدد مانگی تو اس نے فوجوں کے ساتھ اس کی مدد کی اور اہل طولقہ کو اشارہ کیا کہ وہ سعادت کو گرفتار کر لیں پس اس نے ان میں سے نکل کر ایک جانب ایک الگ مکان بنا لیا اور وہ اور اس کے اصحاب وہاں رہنے لگے پھر اس نے اپنے ان اصحاب کو جمع کیا جو پڑاؤ کئے ہوئے تھے اور وہاں انہیں سقیہ کہا کرتا تھا اور انہوں نے بسکرہ جا کر ۷۰۳ھ میں ابن مزنی کا محاصرہ کر لیا اور انہوں نے وہاں کی کھجوریں کاٹ دیں اور اسے فتح نہ کر سکے تو وہ وہاں سے چل دیئے۔ پھر انہوں نے ۷۰۴ھ میں دوبارہ اس کا محاصرہ کر لیا مگر پھر بھی کامیاب نہ ہو سکے پھر سعادت کے زواودی اصحاب ۷۰۵ھ میں اپنے سرمائی مقامات میں گئے اور سعادت نے اپنے زاویہ جو زات طولقہ میں تھا چھاؤنی قائم کر لی اور املیلی اور ناجعہ سے جو فوجی پیچھے رہ گئے تھے ان کو اکٹھا کیا اور کئی روز تک اس کا محاصرہ کیا اور انہوں نے ابن مزنی اور شاہی فوج کے پاس جو بسکرہ میں ان کے پاس مقیم تھی' فریاد کی تو اس نے ان کو اولاد حرب کے ساتھ جو زواودہ میں سے تھے رات کو سوار کرایا اور سعادت اور اس کے اصحاب پر املیلی میں حملہ کر دیا اور ان کے درمیان ایک معرکہ میں سعادت قتل ہو گیا اور اس کے بہت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے پاس اٹھے ہوئے اور اس نے انہیں اولادِ سباح کے مقابلہ میں مضبوط کیا اور وہ اتراب میں اٹھے ہوئے اور علی بن احمد سے لمبا عرصہ تک نبرد آزما رہے اور اس وقت سلطان ابوتاشفین موحدین کے اوطان میں ان کے عرب دوستوں کو لایا کرتا تھا جو ان سنیوں کو عطیے بھیجتے تھے اس سے ان کا مقصد ان سے دوستی کرنا اور وہ ہر سال ان کے ساتھ ابوارزق فقیہ کے لئے ایک معین عطیہ بھیجتے اور ابن ارزق مسلسل اس منصب پر قائم رہا یہاں تک کہ ان پر علی بن احمد شیخ اولاد محمد غالب آ گیا اور حسن بن سلامہ فوت ہو گیا اور ریاح سے سُنیوں کے کام کا خاتمہ ہو گیا اور ابن ارزق بسکرہ آیا تو یوسف بن مزنی نے اُسے سُنیوں کے کام سے الگ کرنے کے لئے قضاء کی دعوت دی تو اُس نے اس کی بات مان لی اور اس کے ہاں اُترا۔ تو اس نے اسے بسکرہ کی قضاء سپرد کر دی یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔ پھر علی بن احمد کچھ وقت کے بعد سُنیوں کی دعوت لے کر اٹھا اور اس نے ۷۴۰ھ میں ابن مزنی کے لئے فوج اکٹھی کی اور بسکرہ میں پڑاؤ ڈالا اور اہل ریغ نے بھی اُسے مدد دی اور اس نے کئی ماہ تک بسکرہ کا محاصرہ کئے رکھا مگر وہ اسے فتح نہ کر سکا تو وہاں سے چلا آیا تو اس نے یوسف بن مزنی سے گفتگو کی اور وہ دوست بن گئے یہاں تک کہ علی بن احمد فوت ہو گیا اور سعادت کی اولاد میں سے زاویہ میں اس کے بیٹے اور پوتے باقی رہ گئے جن کی رعایت کرنے ابن مزنی پر واجب تھا اور ریاح کے صحرانشینوں نے انہیں پہچان لیا اور رہگذاروں کی جماعتوں نے انہیں گذرنے دیا اور یہ زواوہ باقی رہ گئے اور کبھی کبھی ان میں سے بعض لوگ اقامتِ دعوت کا اشتیاق ظاہر کرتے اور دین وتقویٰ کے بغیر اقامت دعوت کرنے لگتے اور اسے رعایا سے زکوٰۃ لینے کا ذریعہ بناتے اور بُری باتوں کے بدلنے کا اظہار کرتے اور اس سے ارتقاء میں جو نقصان ہوتا اسے چھپاتے جس سے ان کی حقیقت معلوم ہو جاتی اور ان کی کوششیں ناکام ہو جاتیں اور حاصل شدہ مال پر آپس میں لڑتے اور بغیر کسی بات کے چودھری بنتے اور اللہ تعالیٰ ہی امور کا متولی ہے اور خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے اور وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زغبہ اور اسکے ان بطون کے حالات جو ہلال بن عامر سے ہیں اور چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے تھے: یہ قبیلہ ریاح کا بھائی ہے ابن کلبی بیان کرتا ہے کہ زغبہ اور ریاح' ابی ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر کے بیٹے ہیں اور ان کا نسب بھی اسی طرح ہے اور وہ اس عہد کے ان لوگوں میں سے ہیں جن کا خیال ہے کہ عبداللہ نے ان کو اکٹھا کیا ہے لیکن ابن کلبی نے اس بات کو بیان نہیں کیا اور عبداللہ کو ہلال کے بیٹوں میں بیان کیا ہے اور شاید وہ اس کی طرف اس لئے منسوب ہو گئے ہیں کہ اس نے ان کی کفالت کی ہے اور وہ ان کے پہلے مشہور ہو گیا اور اس قسم کی باتیں عرب کے انساب میں اکثر واقع ہوتی رہتی ہیں یعنی بیٹے' اپنے چچا یا کفالت کرنے والے کی طرف منسوب ہو جاتے ہیں۔ واللہ اعلم' اور انہیں افریقہ میں داخل ہوتے وقت بڑا غلبہ اور کثرت حاصل تھی اور انہوں نے طرابلس اور تابش پر غالب آ کر سعید بن خزرون کو جو مغرادہ کا بادشاہ تھا' طرابلس میں قتل کر دیا اور وہ ہمیشہ اسی کیفیت میں رہے یہاں تک کہ موحدین افریقہ پر غالب آ گئے اور ابن غانیہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ہلال بن ریاح اور جشم کے قبائل اس کے پاس آ گئے اور زغبہ ابن غانیہ سے منحرف ہو کر موحدین کی طرف مائل ہو گئے اور ابن غانیہ اور اس کے اتباع کے مقابلہ میں مغرب الاوسط کی حمایت میں زناتہ کے بادس کے ساتھ متحد ہو گئے اور مسیلہ اور قبلہ تلمسان کے درمیان جنگلوں میں اتنی مسلسل جنگیں ہوئیں اور بنو یادیں اور زناتہ کے تلول میں ان پر غالب آ گئے۔

زناتہ کا مغرب اوسط پر قبضہ: اور جب زناتہ نے مغرب الاوسط کے علاقے پر قبضہ کیا اور اس کے شہروں میں گئے تو زغبہ تلول میں داخل ہو گئے اور اس میں غلبہ حاصل کر لیا اور اس کے بہت سے باشندوں کو معاہدے کی عصبیت اور زناتہ کو اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جاگیریں دیں۔ پس ان کی سواریاں اس میں چلنے لگیں اور وہ ہر طرف سے اس پر قابض ہو گئے جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور زغبہ کے یہ بطون یزید، حصین، مالک عامر اور عروہ سے بہت تعداد میں ہیں اور انہوں نے مغرب الاوسط کو آپس میں تقسیم کر لیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے۔

بنی یزید: اور ان بنی یزید کو زغبہ میں کثرت اور شرف کے لحاظ سے بڑا مقام حاصل تھا اور حکومتوں کو بھی اس کا خیال رہتا تھا یہی وجہ ہے کہ عربوں میں سے سب سے پہلے حکومتوں نے تلول اور ضواحی انہیں جاگیر میں دیا اور موحدین نے انہیں ارض حمزہ میں جاگیر دی جو بجایہ کے ان ٹھکانوں میں سے ہے جو بلاد ریاح اور اثبج کے قریب ہیں پس یہ لوگ وہاں اتر گئے اور ان گھاٹیوں میں چلے گئے جو تلول حمزہ، ہوس اور ارض بن حسن اور اس کے ٹیلوں اور یفا اور صحرا تک پہنچاتی ہیں اور حکومت کو اس پروپیگنڈے کے ذریعے بجایہ پر غلبہ حاصل ہوا جو ضہاجہ اور زواوہ نے کیا اور جب بجایہ کی فوجیں ان کے ٹیکس سے عاجز آ گئیں تو انہوں نے ان کو جنگ کے لئے بھیج دیا۔ تو انہوں نے اس کام کو نہایت احسن رنگ میں سرانجام دیا اور اس وجہ سے حکومتیں ان کی زیادہ عزت کرنے لگیں اور ان میں سے بہت سے لوگوں نے ان جگہوں پر جاگیریں حاصل کیں پھر موحدین زناتہ ان اوطان پر غالب آ گئے اور انہوں نے بجایہ کے اوطان میں جاگیریں حاصل کیں اور انہیں اپنے ممالک کی شکل میں بدل دیا اور جب زناتہ کی ہوا اکھڑ گئی اور عربوں کے ساتھ ان کے اختلاف کا سمندر موج زن ہوا تو بنو یزید نے ان اوطان کی ملکیت اپنے لئے مخصوص کر لی اور ان کی تمام جہات پر قبضہ کر لیا اور خراج اور اس کے ٹیکس کے مطالبے کو تقسیم کر دیا اور وہ اس عہد تک اسی طرح چلے آ رہے ہیں اور ان کے بہت سے بطن ہیں۔ پس ان میں سے حمیان بن عقبہ بن یزید اور جواب اور بنو کرز اور بنو موسیٰ اور دابو اور خشنہ ہیں اور یہ سب کے سب بنو یزید بن عیسیٰ بن زغبہ اور ان کے بھائی عکرمہ بن عیسیٰ ہیں جو ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زغبہ بھی ہیں جوان کے میدانوں میں ان کے ساتھ سفر کرتے ہیں اوران کی جنگوں میں ان کی مدد کرتے ہیں اور مستنصر بن ابی حفص کے زمانے میں ریاح اور زغبہ کے درمیان' موسیٰ بن محمد بن مسعود اوراس کے بیٹے شبل کے عہد میں طویل جنگ ہوئی اور بنو یزید نے پڑوس میں ہونے کی وجہ سے اس میں بڑا حصہ لیا اور بنو عامر اس جنگ میں ان کے حلیف اور مددگار تھے اور مدد کرنے کی صورت میں انہیں کھیتی کا خراج ملنا تھا۔ جسے قرارہ کہتے ہیں اور وہ کھیتی کے ہزار تھیلے ہوتے ہیں اور ان کے خیال میں اس کا سبب یہ ہے کہ ابو بکر بن زغلی کو ریاح نے وطن حمزہ کے دہوس پر جنگ کے زمانے میں غالب کیا تھا پس اس نے بنی عامر سے مدد مانگی تو اولاد شافع' صالح بن بالغ کی سرکردگی میں اور بنو یعقوب' داؤد بن عطاف کی سرکردگی میں اور حمید' یعقوب بن معروف کی سرکردگی میں اس کے پاس آئے اور وہ اپنے وطن واپس چلا گیا اور اپنے وطن پر ان کے لئے کھیتی کے ہزار تھیلے مقرر کر گیا اور بنو عامر مسلسل اسی حالت میں رہے پس جب یغراسن بن زیان' تلمسان اور اس کے نواح پر قابض ہوا اور زناتہ تلول اور سبزہ زاروں میں داخل ہوئے تو معقل نے ان کے وطن میں بہت خرابی پیدا کی اور یغراسن بنی عامر کے ساتھ صحرائے بنی یزید میں ان جگہوں پر آیا اور انہیں ان کے پڑوس میں معقل کے متعلق تدبیر کرتے ہوئے صحرائے تلمسان اتار دیا پس وہ وہاں اتر پڑے اور بنی یزید کے بطون میں سے حمیان نے ان کی پیروی کی کیونکہ وہ وادیوں اور چراگاہوں کے متلاشی تھے اور ایک جگہ ڈیرے ڈالنے والے نہ تھے۔ پس وہ عہد میں بنی عامر میں شمار ہونے لگے اور بنو یزید نے سبزہ زاروں اور اس کی سرسبزی پر قبضہ کر لیا اور ان کے اکثر لوگوں نے اسے اپنا وطن بنا لیا اور چراگاہوں کے متلاشیوں کا کہنا ہے کہ ان میں سے عکرمہ کے کچھ فریق اور عیسیٰ کے بعض بطون اولاد زغلی کے ساتھ ان کے جنگلوں میں سفر کرتے رہتے ہیں اور انہوں نے تھوڑے سے آدمیوں کے سوا جنگل میں سفر کرنا چھوڑ دیا ہے اور ان کے حلیفوں کے ریاح یا زغبہ کے سفر کرنے والے ہوتے ہیں اور وہ اس عہد تک اسی پوزیشن میں ہیں اور بنی یزید بن عیسیٰ کے بطون میں سے بنو خشین' بنو موسیٰ' بنو معانی اور بنو لاحق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

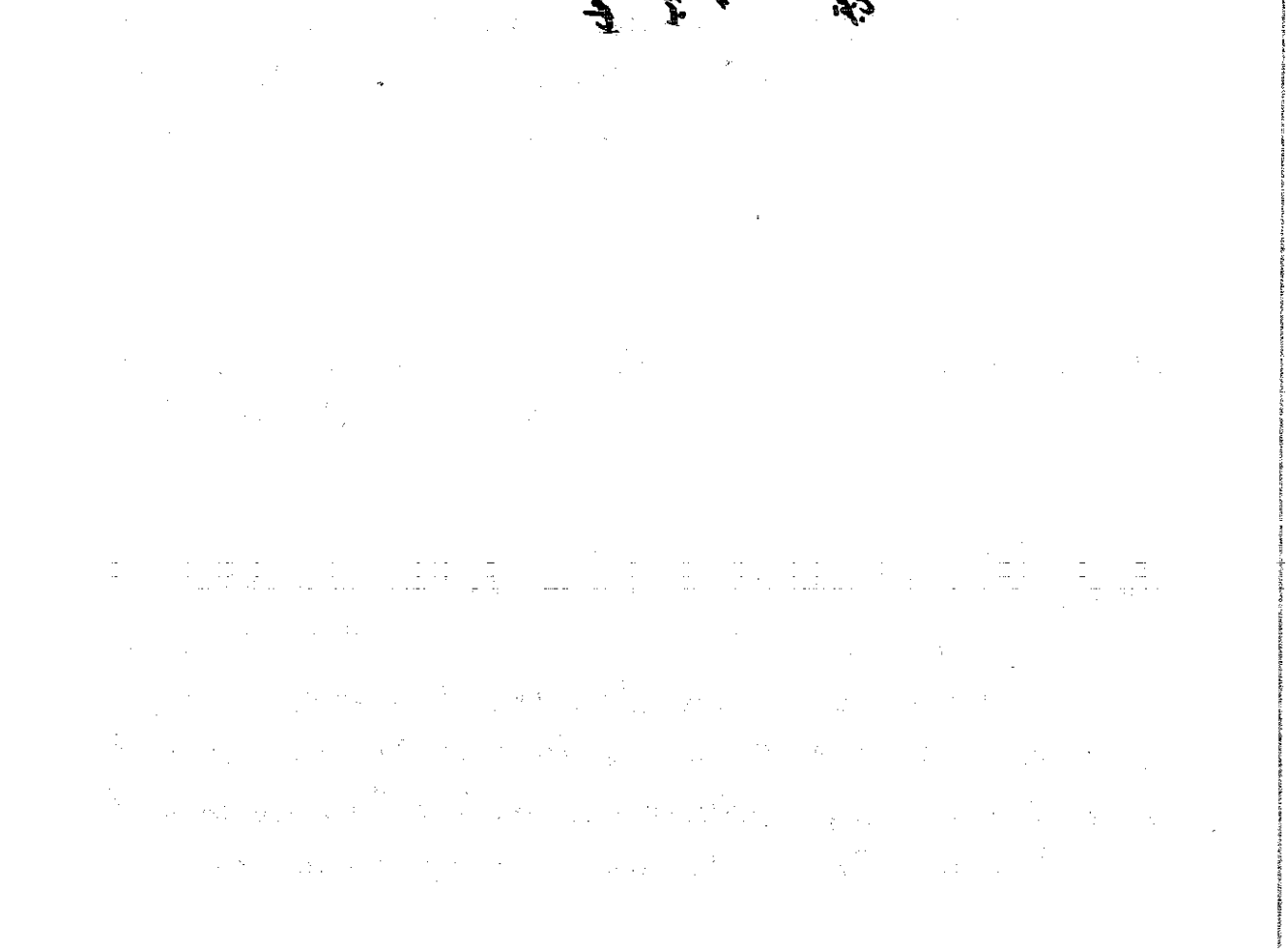

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انہوں نے قتل کے ذریعے ان کا پیچھا کیا اور انہیں مشقتوں سے توڑ کر رکھ دیا اور انہیں مقاومت کے ذریعہ قبائل کے شمار میں لے آئے اور تمام زناتہ پر بنی مرین کا غلبہ تھا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور یہ ان کی حکومت کے اور ان کے سب سے بڑھ کر اطاعت گذار تھے اور جب سلطان ابوعنان کی وفات کے بعد ابوحمو موسیٰ بن یوسف کے عہد میں بنوعبدالواد کو دوبارہ اپنی حکومت تو عربوں کے غلبہ اور زناتہ کی ناکامی کی ہوا چلی اور ان کی حکومت کو' دوسری حکومتوں کی طرح کمزوری نے آ لیا اور حصین قبیلے کے لوگ تیطری میں اترے جو اشیر کا پہاڑ ہے وہ اس پر قبضہ کر کے محفوظ ہو گئے اور ابوزیان جو سلطان ابوحمو کا عم زاد تھا جب اس سے قبل بادشاہ بنا تو بنی مرین کے پھندے کو کاٹتا ہوا تونس چلا گیا اور اپنے باپ کی حکومت کا مطالبہ کرتے ہوئے اور اپنے اس عم زاد سے جنگ کرتے ہوئے باہر نکلا اور ایک طویل واقعہ کے مطابق جس ہم بیان کریں گے۔ وہ قبائل حصین میں سے اعوج میں اترا اور جب حکومتوں کی بیعت توڑنے والوں اور ظلم وستم کے طریقوں سے علیحدگی اختیار کرنے والوں نے اسے اپنے سے بہتر تیر انداز پایا تو انہوں نے اس کا مناسب احترام کیا اور اسے اچھا ٹھکانہ دیا اور اس کی بیعت کی اور اپنے بھائیوں اور رؤسائے زغبہ بنی سوید اور بنی عامر سے خط وکتابت کی اور انہوں نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس کی بیعت کر لی اور سلطان ابوحمو کی فوجیں اور بنی عبدالواد ان کی طرف گئے تو وہ جبل تیطری میں قلعہ بند ہو گئے اور وہ ان پر ٹوٹ پڑے اور سلطان ابوحمو اپنی فوجوں کے ساتھ ان کی طرف گیا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس سے حکومت حاصل کر لی اور زغبہ نے بھی اس سے جو چاہا تھا حکومت کے آخری ایام تک حاصل کر لیا اور میلا د پر قبضہ کر کے جاگیریں حاصل کر لیں اور ابو زیان ریاح کی طرف واپس آیا اور اپنے عم زاد کے ساتھ مصالحت کر کے ان کے ہاں مہمان اترا اور حصین کے لئے عزت و منزلت کا نشان باقی رہ گیا اور مدینہ کے نواح اور بلاد ضہاجہ میں انہوں نے جن چیزوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ حکومت نے حصین کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عمر بن مہدی مخصوص ہوا اور یغمراسن نے یوسف بن مہدی کو بلا بطحاء اور سیرات میں جاگیریں دیں اور عنتر بن طراد بن عیسیٰ نے مراری البطحاء میں جاگیر دی اور وہ رعایا سے اپنا خراج لیتے تھے اور کوئی اس کی بات سے برا نہیں مانتا تھا اور بعض اوقات وہ سفر میں باہر چلا جاتا اور عمر بن مہدی کو تلمسان اور اس کے مشرق کے مضافات میں جانشین بنا دیتا تھا اور اس دوران میں ان کے گشتی دستوں اور چراگاہوں کے متلاشیوں سے ان کے جنگل خالی ہو جاتے جو جوشہ قلیہ اور ان کے ساتھیوں غفیر اور شافع وغیرہ کے قلیل التعداد بطون سے تعلق رکھتے تھے پس وہاں پر معقل ان پر غالب آ گئے اور انہوں نے ان پر اونٹوں کا خراج عائد کر دیا وہ انہیں یہ خراج دیتے اور وہ جو اونٹوں کو لے لیتے اور معقل کے شیوخ میں سے خراج لینے کا ذمے دار ابن الریشر بن نہار بن عثمان بن عبیداللہ تھا اور بعض کہتے ہیں کہ نہار کا بھائی علی بن عثمان تھا اور بعض کہتے ہیں کہ عامر بن جمیل نے معقل کے لئے جوان اونٹ اس لئے مقرر کئے تھے کہ انہوں نے دشمن کے مقابلہ میں اس کی مدد کی تھی پس معقل کے لئے یہ دستور باقی رہ گیا یہاں تک کہ زغبہ کے آدمیوں نے اس دستور کو توڑا اور معقل کے آدمیوں سے عہد شکنی کی اور ان اونٹوں کو روک لیا' مجھے یوسف بن علی اور پھر غانم نے اپنی قوم کے معقلی شیوخ سے بتایا ہے کہ اونٹوں کے خراج کا سبب یہی تھا جو ہم نے بیان کیا ہے اور اس کے ختم کر دینے کا سبب یہ ہوا کہ معقل کہتے تھے کہ یہ خراج ان کے درمیان ایک کے بعد دوسرے کو ملا ہے پس جب عبیداللہ کو حکومت ملی تو اس نے اپنے نائبوں کو اکٹھا کیا جو اس کی قوم جوشہ سے تعلق رکھتے تھے اور انہیں خراج روکنے کی ترغیب دی پس انہوں نے اختلاف اور عبیداللہ کے ساتھ حالات کو معلوم کر کے انہیں مشرق کی جانب دھکیل دیا اور ان کے اور ان کے قبیلوں اور علاقوں کے درمیان حائل ہو گئے اور جنگ طویل ہو گئی جس میں ان کے جوانوں میں بنو جوشہ اور ابن مرتج مر گئے اور بنو عبداللہ نے اپنی قوم کی طرف بنی معقل کے قصیدہ سے یہ اشعار لکھے:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وجہ سے اس کے پاس گیا پس وہ اس کی مجلس میں آیا اور اس نے اُسے خوش آمدید کہا پھر اس کے قتل کا ارادہ کر لیا تو وہ بھاگ کر اپنی قوم کے پاس آ گیا اور اس نے تلول کی اطراف اور السرسو کے ملک میں جو بلاد توجین کے سامنے ہے لوگوں کو جمع کیا اور عکرمہ بنی یزید کا ایک طائفہ بھی اس کے پاس گیا اور وہ سفر کرنے سے درماندہ ہو گئے اور اس نے انہیں السرسو کے سامنے جبل کریکرہ میں اتارا اور ان پر ٹیکس لگایا اور یوسف بن یعقوب کے فوت ہونے تک یہی صورت حال رہی اور آل یغمراسن کا اقتدار مسلسل قائم رہا۔

ابوتاشفین: اور جب ابوتاشفین بن موسیٰ بن عثمان بن یغمراسن حکمران بنا تو عریف بن یحییٰ نے اپنے ساتھیوں کو چنا جو حکومت سے قبل اس کے ساتھ تھے پھر اُسے بعض ملوکانہ اختلاف نے پریشان کر دیا اور اس کا غلام ہلال اس پر حاوی تھا۔ جو عریف کے رتبہ کی وجہ سے برافروختہ تھا پس عریف بن یحییٰ بن مرین کے پاس چلا گیا جو مغرب اقصیٰ کے بادشاہ ہیں اور ۷۲۰ھ میں سلطان ابوسعید کے ہاں اترا اور ابوتاشفین نے اپنے چچا سعید بن غنان کو گرفتار کر لیا اور وہ تلمسان کی فتح سے قبل سے اُس قید خانے میں مر گیا اور اس کا بھائی میمون بن عثمان اور اس کے بیٹے ملک مغرب میں اُترے اور بنی مرین کے بادشاہ عریف بن یحییٰ کی عزت افزائی کی اور اس کو اپنا مقرب بنایا تو اور اسے اچھا ٹھکانہ دیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے سلطان ابوالحسن نے اسے اپنی خلوتوں کا راز دار اور مشیر بنا لیا اور وہ انہیں ہمیشہ ہی تلمسان میں آل زیان کے خلاف برانگیختہ کرتا رہا اور سلطان کے ہاں عریف کے رتبے نے میمون بن عثمان اور اس کے بیٹوں کو وہاں سے نکال دیا اور وہ اس کے بھائی ابوعلی کے پاس تاقیلات میں چلے گئے اور ہمیشہ وہیں رہے یہاں تک کہ میمون فوت ہو گیا پھر سلطان ابوالحسن مغرب کی قوموں کو ساتھ لئے تلمسان کی طرف گیا اور تلمسان میں زیان کو روک لیا پھر بزورِ قوت ان پر چڑھ گیا اور ان کے ملک کو تباہ کر دیا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سلطان ابوعنان: اور جب سلطان ابوعنان تلمسان پر غالب آ گیا جیسا کہ ہم عنقریب ذکر کریں گے اس نے اپنی طرف آ جانے کی وجہ سے سوید کے عہد کی رعایت کی پس اس نے اور زمار بن عریف نے زغبہ کے دیگر رؤسا سے اسے بلند کر دیا اور اسے السرسو اور قلعہ بن سلامہ اور توجین کے بہت سے شہر جاگیر میں دیئے اور ابوعریف بن یحییٰ فوت ہو گیا۔ تو اس نے اسے جنگل سے بلایا اور اُسے اس کے باپ کی جگہ پر ارکینہ میں اپنی نشستگاہ کے قریب بٹھایا اور وہ ہمیشہ اسی پوزیشن میں رہا اور اس نے اس کے بھائی عیسیٰ کو اس کی قوم کے صحرائی لوگوں پر اور پھر بنی عبدالواد پر سردار بنایا اور سلطان ابوعنان کے بعد پھر حکومت ابوحمو موسیٰ بن یوسف بن عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن ابی یغمراسن کے ذریعہ ان بادشاہوں کی طرف مائل ہو گئی جو اعیاص میں سے تھے اور اس میں صغیر بن عامر اور اس کی قوم نے بڑا حصہ لیا کیونکہ ان کی آل زیان سے دوستی تھی اور بنی مرین کا ان پر کوئی احسان نہ تھا پس انہوں نے تلمسان اور اس کے نواح پر قبضہ کر لیا اور انہوں نے سوید پر میمون بن سعید بن عثمان اور تاب میں اور زمار بن عریف کو سرداری دی اور اس نے عبادت گذاری سے اور سرداری عروج کو دیکھا تو وادی ملویہ میں جو بنی مرین کی سرحدات میں سے ہے ایک قلعہ بنایا اور اس دور میں وہاں قیام پذیر رہا اور بنی مرین کے بادشاہ اس کا لحاظ کرتے تھے کہ وہ ان کے اسلاف کا خاص آدمی رہا ہے پس وہ اسے شوریٰ میں ترجیح دیتے تھے اور دیگر نواح کے ملوک و رؤسا کے ساتھ خاص احوال میں شامل کرتے تھے پس اس وجہ سے عربوں کے شیوخ اور علاقوں کے رؤسا اور مضافات کے ملوک اس کے پاس آتے تھے اور اس کے دونوں بھائی ابوبکر اور محمد اپنی قوم کے ساتھ جا ملے اور میموں پر حملہ کر دیا اور اپنے آدمیوں اور نوکروں کے ذریعہ اسے دھوکے سے قتل کرنے کی سازش کی اور صحرائی لوگوں کی سرداری کو اپنے ساتھ خاص کر لیا اور پھر جب بنو حصین بن زیان نے سلطان ابوحمو کے عم زاد کو بادشاہ مقرر کیا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے اور انہوں نے ۷۶۷ھ میں جنگ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مجاہدین سوید کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ مقداد بن اسود کی اولاد سے ہیں اور اس لحاظ سے وہ قضاعہ میں سے ہیں اور ان میں سے بعض کا خیال ہے کہ وہ کندہ کے ایک بطن تجیب سے ہیں واللہ اعلم اور سوید کی چراگاہوں کی متلاشی جماعتوں میں ایک جماعت صبیح کے نام سے معروف ہے اور ان پر وہ صبیح بن مالک بن علاج کی طرف منسوب ہیں اور انہیں بڑی قوت اور تعداد حاصل ہے اور وہ تنگ حالی میں سفر کرتے ہیں اور اپنی جگہ پر قیام کرتے ہیں۔

حرث بن مالک: یہ عطاف اور دیالم ہیں اور عطاف کا ٹھکانہ ملیانہ کے سامنے ہے اور ان کے گشتی دستوں کی سرداری یعقوب بن نصر بن عروہ بن منصور بن ابی الذئب بن حسن بن عیاض بن عطاف بن زیان بن یعقوب اور اس کے عم زاد علی بن احمد اور ان کے بیٹوں کو حاصل ہے اور ان کے ساتھ براز کا ایک طائفہ بھی جو اثبج کا ایک بطن ہے اور سلطان نے ان کو جبل دراک کا ٹیکس اور وادی شاب جاگیر میں دی ہے اور وہ ان کے اور سوید اور نشریس کے ٹھکانے کے درمیان حائل ہو گیا ہے اور ان کے پاس بلاد زینہ بھی ہیں جو قبلہ الجبل میں ہیں اس کی ریاست ابراہیم بن زروق بن رعایہ کو حاصل ہے جو مزروع بن صالح بن دیلم میں سے ہیں اور سعد بن ابراہیم کو سرداری حاصل تھی اور سلطان ابوعنان نے اسے گرفتار کر لیا اور عریف بن یحیٰ نے اس کا ساتھ دیا اور اسے اس کے خلاف بھڑکایا اور وہ اس کے قید خانے میں فوت ہو گیا اور ان کے بہت سے بطن ہیں جن میں بخوزیادہ بن ابراہیم بن روی اور الد ہا بقہ اولاد ہلال بن حسن اور بنو نوال بن حسن شامل ہیں اور یہ سب دیلم بن حسن کے بھائی ہیں اور ابن عکرمہ مزاوع بن صالح کی اولاد سے ہے اور یہ عکارمہ کے نام سے معروف ہیں اور عطاف اور دیالم سوید سے کم تعداد میں ہیں اور بنی عامر کے ساتھ جنگ کرنے میں ان کے ہاتھ ہوتے ہیں۔ کیونکہ مالک کے نسب میں عطیہ کا ایک مقام ہے اور سوید کو ان پر کثرت تعداد کی وجہ سے فخر حاصل ہے اور دیالم کے ڈیرے جنگل میں ہیں ان سے بہت دور ہیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

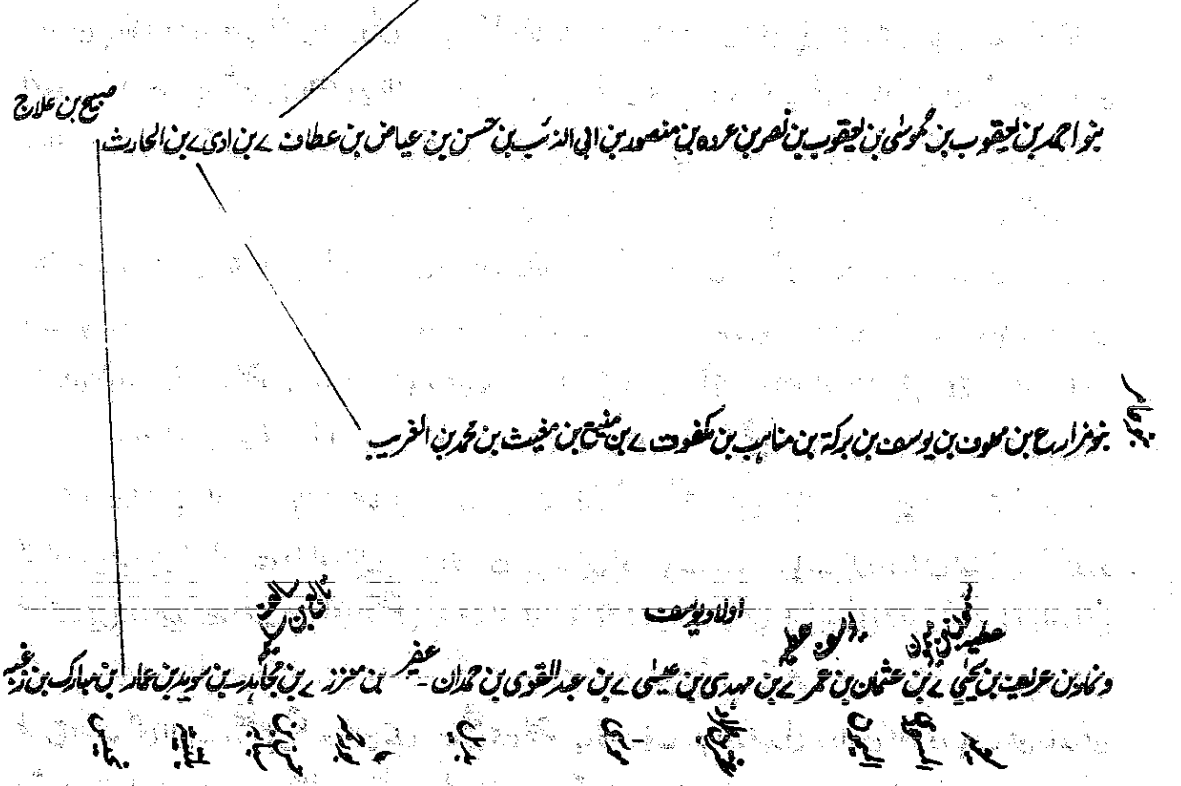

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے ان پر لگا ہوا تھا۔ جب انہیں اس وطن پر غلبہ حاصل تھا کہتے ہیں کہ ابوبکر بن زغلی اپنی جنگ میں ریاح کے ساتھ تھا اور انہوں نے اسے اپنے وطن سے دھوس پر غالب کر دیا۔ پس اس نے بنی عامر سے مدد طلب کی اور دادخواہ بنی یعقوب داؤد بن عطاف اور بنی حمید یعقوب بن معروف اور شافع بن صالح ابن بالغ کے پاس آئے اور انہوں نے ریاح کو عزکان میں غالب کر دیا اور ان کے لئے بنی یزید کے وطن پر ہزار تھیلے خراج لگایا جو مسلسل ان پر قائم رہا اور جب نعمیر اسن نے ان کو تلمسان کی حفاظت کے لئے ان ٹھکانوں پر منتقل کیا تو اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ معقل اور اس کے وطن کے درمیان روک بن جائیں۔ یہ لوگ وہاں پر ٹھہر گئے اور موسم سرما میں اس کے جنگلوں میں پھرنے اور موسم گرما میں بہار میں تلول کی طرف چلے جاتے اور ان کے تین بطون تھے۔ بنو یعقوب بن عامر' بنو حمید بن عامر اور بنو شافع بن عامر' انہیں بنو شکار اور بنو مطرف کہتے ہیں اور ہر ایک کے دوسرے دو بطنوں سے چھوٹے اور بڑے قبیلے ہیں اور بنی حمید کے بھی دوسرے قبیلے ہیں۔ پس ان میں سے بنو حمید ہیں اور عبید میں سے الحجر ہیں اور وہ بنو حجاز بن عبید ہیں اور وہ اس کے بیٹے حجرش اور نحیس ہیں جو حجاز کے دو بیٹے ہیں اور جوش حامد اور محمد اور ریاب ہیں اور محمد سے ولالدہ ہیں جو بنو ولاد بن محمد ہیں اور ریاب سے بنو ریاب ہیں اور اس عہد میں مشہور و معرف ہیں اور عبید سے عقلہ ہیں یعنی بنو عقیل بن عبید اور محاوزہ' بنو محرز بن حمزہ بن عبید ہیں اور بنی یعقوب کو نعمیر اسن اور اس کے بیٹے داؤد بن ہلال بن عطاف بن رواد بن رکیش بن عیاد بن مینسلے بن یعقوب کے عہد سے سرداری حاصل ہے اور اسی طرح بنو حمید بھی ان کے شیخ ہیں مگر وہ ان میں سے شیخ بن یعقوب کا ردیف ہے اور حمید کی سرداری' اولاد ریاب بن حامد بن جوش بن حجاز بن عبید بن حمید کو حاصل ہے جنہیں الحجر کہتے ہیں اور نعمیر اسن کے عہد میں یہ سرداری معروف بن سعید بن ریاب کو حاصل تھی اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں وہ داؤد کا ردیف تھا اور غمان اور داؤد بن عطاف کے درمیان ناراضگی پیدا ہو گئی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایک اپنے ساتھی کے مقام سے نالاں تھا اور بنومعروف کج روی اور مخالفت سے سلامت ہونے کی وجہ سے حکومت کے اقبال سے مخصوص تھے اور سعید بن داؤد اس غیرت کی وجہ سے بنی مرین کے پاس چلا گیا اور ان کے بادشاہ سلطان ابوثابت کے پاس اس امید پر گیا کہ وہ ان پر حملہ کرے مگر اسے کامیابی نہ ہوئی' اور اپنی قوم کی طرف واپس آ گیا۔ پس اس بات کے باوجود وہ قبیلے کی صورت میں اکٹھے رہتے تھے اور ہمیشہ ہی ان کے درمیان چغلی کا سلسلہ چلتا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ ابراہیم بن یعقوب بن معروف نے سعید بن داؤد پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کے قتل کا بدلہ ماضی بن ردان نے ابن یعقوب بن معروف کی اولاد سے اس کے میدانوں میں لیا اور سب اولاد ریاب نے اس کا مقابلہ کیا۔ پس بنی عامر میں افتراق پیدا ہو گیا اور وہ دو قبیلے بن گئے۔ بنو یعقوب اور بنو حمید اور یہ ابوحمو موسیٰ بن عثمان کے دور کی بات ہے۔ جو آل زیان میں سے تھا اور سعید کے بعد بنی یعقوب کی سرداری اس کے بیٹے عثمان نے سنبھالی پھر کچھ عرصے کے بعد ابراہیم بن یعقوب جو بنو حمید کا شیخ تھا فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا عامر بن ابراہیم اس کی قوم میں اس کا جانشین بنا اور وہ بڑا دلیر اور عقلمند تھا اور اس کی بہت مشہوری پائی جاتی ہے اور وہ عریف بن یحییٰ سے قبل' مغرب میں آیا اور سلطان ابوسعید کا مہمان بنا اور اسے اپنی بیٹی کا رشتہ دیا اور عامر نے اس کے ساتھ اس کی شادی کر دی اور اسے اس کے ہاں بھجوا دیا اور اسے بہت سا مال دیا اور عثمان ہمیشہ ہی کبھی صلح کے ذریعے اور کبھی ملاقات کے بہانے اس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اسے دھوکے سے اس کے گھر میں قتل کر دیا۔

اس امر میں وہ قباحت پائی جاتی ہے جسے عرب ناپسند کرتے ہیں۔ پس فریقین نے آخر تک قطع تعلق کر لیا اور بنو یعقوب بنی حمید کے ساتھ اپنی جنگ میں سوید کے حلیف بن گئے۔ پھر سوید کے گشتی دستے عریف بن یحییٰ کو بنی مرین کے پاس اس کی جگہ پر جا ملے اور عامر بن ابراہیم نے اپنی قوم کے ساتھ بنی یعقوب پر زیادتی کی اور وہ مغرب میں چلے گئے اور ہمیشہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اوران پرٹوٹ پڑا اوران کی فوج کو تتر بتر کر دیا اور جنگلوں میں مقیر بن عامر اور اس کے بھائیوں کا فرار لمبا ہو گیا اور وہ بھاگتے بھاگتے اس قدر دور چلے گئے کہ انہوں نے وہ ریتلا پہاڑ بھی پار کر لیا جو عربوں کی جولانگاہوں کے آگے ایک دیوار ہے اور وہ اپنے بھائی ابوبکر کو کمزور کر دیا اور سلطان کے ساتھ افریقہ گیا اور جنگِ قیروان میں اس کے ساتھ شامل ہوا پھر اپنی قوم کی طرف واپس آ گیا اور یہ سب لواتہ بن یغمراسن کی جانب لوٹ آئے اور اس نے اپنے قبائل کو ابوسعید عثمان بن عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن یغمراسن کا خادم بنا دیا۔ جو جنگ قیروان کے بعد ۷۵۰ھ میں تلمسان میں صاحبِ حکومت تھا اور وہاں پر اُسے اور اس کی قوم کو بڑا مقام حاصل تھا اور سوید اور بنو یعقوب مغرب میں چلے گئے یہاں تک کہ سلطان ابوعنان کے ہراوّل میں آ گئے اور جب بنوعبدالواد ہلاک ہو گئے۔ تو ان کی جمعیت منتشر ہو گئی اور صغیر حسبِ عادت صحرا کی طرف بھاگ گیا اور جنگل میں قیام کر کے خوارج کا انتظار کرنے لگا اور بنی معروف بن سعید میں سے اس کی اکثر قوم اس کے ساتھ بھی آ ملی اور وہ انہیں ہر جانب سے لے آیا اور معقل بن اولاد حسین نے ۷۵۵ھ میں اور اس کے بعد بھی سلطان ابوعنان کی مخالفت کی اور سجلماسہ میں انہوں نے جنگ کی پس اس نے ان کا مقابلہ کیا اور ان کے ساتھ ہی تھا اور ان پر بنی مرین کی فوجیں ایک میدان میں ٹوٹ پڑیں اور وہ نکور میں غلہ حاصل کر رہے تھے پس وہ ان کے عام اموال کو لے گئے اور خونریزی کر کے آدمیوں کو قتل کر دیا اور قید کیا اور وہ ہمیشہ ہی صحرا میں بھاگتے رہے اور سوید اور بنو یعقوب میدانوں میں اپنی جگہوں پر رہتے تھے اور سلطان کے ہاں بھی انہیں بہرہ حاصل تھا۔ یہاں تک کہ سلطان ابوعنان فوت ہو گیا اور ابوحمو موسیٰ بن یوسف جو سلطان ابوسعید عثمان بن عبدالرحمٰن کا بھائی تھا۔ تلمسان میں اپنی قوم کی حکومت طلب کرتا ہوا آیا اور جب سے ابوعلی نے ان کی حکومت پر غلبہ پایا تھا وہ تونس میں ٹھہرا ہوا تھا۔ پس مقیر زواودہ کے وطن کی طرف کوچ کر گیا اور یعقوب بن علی کے ہاں جب وہ سلطان ابوعنان کے خلاف تھا۔ مہمان اترا،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فاس کو خالی کر دیا کیونکہ ان کے درمیان جنگ جاری رہی تھی اور اس نے ان سوید بنی یعقوب دیالم اور عطاف کے سب لوگوں سے کام لیا۔ یہاں تک کہ ابوحمو کے چچا ابوزیان بن سلطان ابوسعید کا فتنہ اٹھا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں اس کا ذکر کریں گے۔ اس فتنہ کی ہنڈیا نے زغبہ سے جوش مارا اور وہ ابوحمو کے خلاف ہو گئے اور سوید کے امیر محمد بن عریف کو اس الہام کی بنا پر کہ وہ اپنے معاملے میں مدانیت سے کام لیتا ہے۔ گرفتار کر لیا پس اس کا بھائی ابوبکر اور اس کی قوم ۷۷۰ھ میں مغرب کے حکمران عبدالعزیز بن سلطان ابوالحسن کے پاس چلی گئی اور وہ اپنی قوم میں آ کر اپنے ٹھکانوں پر قابض ہو گئے اور بنو عامر اور ابوحمو صحرا میں چلے گئے اور وہ لمبا زمانہ صحرا میں پھرتے رہے اور ابوحمو کے پاس خالد کے متعلق اس کے چچوں اور اقارب میں سے عبداللہ بن عسکر بن معرف بن یعقوب اور ابراہیم بن یعقوب کے بھائی معرف نے شکایت کی اور عبداللہ سلطان کا راز دار اور جاسوس تھا۔ جس سے خالد کے دل میں خرابی پیدا ہو گئی اور اس نے اس کے عہد کو توڑ دیا اور اس سے الگ ہو کر سلطان عبدالعزیز کی طرف چلا گیا اور بنی مرین کی فوجیں آئیں اور سلطان ابوحمو اور اس کے ساتھی عربوں پر ٹوٹ پڑیں اور عبدالعزیز ۷۷۲ھ میں فوت ہو گیا۔ تو وہ اور اس کے بھائی مقیر کا بیٹا مغرب کی طرف چلے گئے اور بنی یعقوب کے سردار ساہی بن سلیم بن داؤد کے ساتھ جا ملے اور اس کی قوم بنی یعقوب نے محمد بن عریف کے بیٹوں کو قتل کیا تھا پس ان کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور ساسی اور اس کی قوم مغرب میں آ گئے اور وہ حملہ کی اُمید سے خالد کے ساتھ رہنے لگا اور وہ بنی مرین کی داد خواہی سے مایوس ہو گئے۔ کیونکہ ان کے درمیان جنگ جاری تھی۔ پس یہ ۷۷۷ھ میں اپنے ٹھکانوں کی طرف واپس آ گئے اور جنگ کی آگ فروختہ کر دی اور سلطان ابوحمو کی فوجیں اس کے بیٹے ابوتاشفین کے ساتھ ان کے مقابلہ میں نکلیں اور سوید اور دیالم اور عطاف بھی اس کے ساتھ گئے اور قلعہ کے سامنے وادیٔ مینا میں ان پر ٹوٹ پڑے اور عبداللہ بن مغیر اور اس کے بھائی ملوک نے اپنے دوسرے قرابت داروں کو قتل کیا اور ان کے شکست خوردہ آدمی صحرا کی طرف چلے گئے اور دیالم اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پس بنو عامر نے صبح کے وقت ان کی جگہ پر حملہ کر دیا اور وہ ان کا سب مال لے آئے اور ان کے شکست خوردہ لوگ صحرا کی طرف چلے گئے۔ تو ابو تاشفین نے بنی راشد کے ساتھ انہیں روکا تو ان کے باقی ماندہ لوگ بھی باقی نہ رہے اور ساسی بن سلیم اپنی قوم کی ایک چھوٹی شکست خوردہ جماعت کے ساتھ صحرا کی طرف بھاگ گیا اور نضر بن عروہ کے ہاں مہمان اترا اور بنی عامر کی سرداری مقیر کے چچا سفیان بن ابراہیم بن یعقوب اور اس کے معاون عبداللہ بن عسکر بن معرف بن یعقوب کے ساتھ مخصوص ہوگئی اور وہ سلطان کا بہت مقرب تھا پھر مغرب کے حکمران نے سلطان ابوالعباس احمد بن ولی ابوسالم کو نرمار بن عریف کے وسیلہ سے مسعود اور اس کے بھائیوں کے متعلق سفارش کے لئے بھیجا۔ حالانکہ نرمار ابوحمو اور اس کے بھائیوں کو مصیبت میں داخل کرنے والا تھا پس ابوحمو نے اس سفارش کی وجہ سے انہیں رہا کر دیا۔ پس وہ دوبارہ مخالف ہو گئے اور صحرا کی طرف چلے گئے اور ابراہیم بن یعقوب کی اولاد کے بہت سے آدمی ان کے پاس اکٹھے ہو گئے اور بنی یعقوب کی شکست خوردہ چھوٹی سی جماعت بھی اپنے ٹھکانوں سے نکل کر اپنے سردار ساسی بن سلیم کے پاس جمع ہو گئی اور سب کے سب عروہ کے ساتھ اتر پڑے اور اس کے بھائیوں نے اس دور کے افریقہ کے حکمران سلطان ابوالعباس کے پاس اپنے دشمن کے خلاف مدد مانگنے کے لئے وفد بھیجا۔ پس اس نے ان کے ساتھ مناسب حسن سلوک کیا اور وفد کو عطیات دیئے اور خوش کن وعدوں کے ساتھ اسے واپس کر دیا اور ابوحمو اس بات کو سمجھ گیا تو اس نے اپنے جاسوسوں کو اسے دھوکے سے قتل کرنے کے لئے بھیجا اور اس کے بعد اس نے افریقہ کے حکمران سلطان ابوالعباس کے پاس علی بن عمر بن ابراہیم کو جو خالد بن محمد کا عم زاد تھا بھیجا اور بنی عامر میں سے ابوحمو کے مخالفین کی ایک بہت بڑی جماعت بھی بھیجی اور اس کے ساتھ سلیمان بن شعیب بن عامر بھی گیا۔ پس وہ تونس میں اس سے مدد طلب کرتے ہوئے اس کے پاس گئے تو اس نے ان کے مطالبہ کو قبول کیا اور ان سے وعدہ کیا اور ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

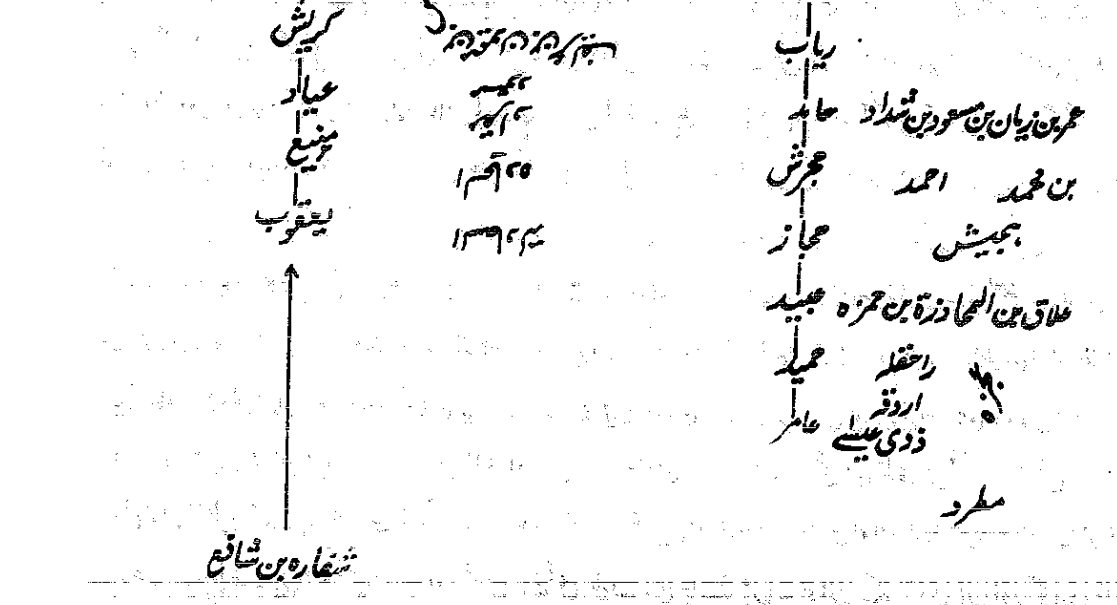

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پذیر ہونے کے ساتھ اقامت پذیر ہو جاتے ہیں اور ان کی سرداری اولاد عابد میں ہے۔ جو راشد کے بطن سے ہے اور نضر بن عروہ جنگل میں چلے گئے ہیں اور اس کی ریت میں گھاس تلاش کرتے پھرتے ہیں اور دہالم اور عطاف اور حصین کی حکمرانی میں تلول اطراف کی جانب اور ان کے اوطان کی سرحدوں کی طرف چلے جاتے ہیں اور ان کی کوئی حکومت اور جاگیر نہیں کیونکہ یہ تلول میں اپنی زبان اور زغبہ کے دوسرے بطون کی رکاوٹ کی وجہ سے داخل ہونے سے عاجز ہیں۔ ہاں انہوں نے جبل مستند کے کناروں پر جو ریاح کے وطن کے قریب ہیں۔ قبضہ کیا ہوا ہے۔ وہاں پر عمرہ اور زناتہ کے لوگ رہتے ہیں ان پر مسلسل کئی سالوں سے عربوں کا غلبہ ہے پس نضر نے ان پر ٹیکس لگا دیا ہے اور ان کو رعیت اور خادم بنا لیا ہے اور بعض اوقات ان میں سے کچھ لوگ جو سفر کرنے سے معذور ہوتے ہیں۔ بربریوں کے گھروں میں آ جاتے ہیں اور ان کے بطون اولاد خلیفہ' خمائنہ' شریعہ' سحاوی' زدی زیان اور اولاد سلیمان بیان کئے جاتے ہیں اور ان سب کی سرداری خلیفہ بن نضر بن عروہ کی اولاد میں ہے اور اس دور میں یہ محمد بن زیان بن عسکر بن خلیفہ اور اس کے معاون سمعون بن ابو یحییٰ بن خلیفہ بن عسکر کو حاصل ہے اور اکثر صحرائی لوگ' جبل مستند میں اقامت پذیر نہیں جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور ان کی سرداری اولاد ناجعہ میں ہے اور یہ نضری ہمیشہ سے زغبہ کے حلیف ہیں اور کبھی حرب اور حصین کے بھی حلیف بن جاتے ہیں۔ جو ان کے پڑوسی ہیں اور کبھی بنی عامر کے حلیف بن جاتے ہیں۔ جب وہ سوید کے ساتھ نبرد آزما ہوتے ہیں اور ان کی خوش بیانی عامر کے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ ابی قحافہ کو اپنا زعیم مانتے ہیں اور میں نے ان کے مشائخ سے سنا ہے کہ وہ ان کا باپ نہیں بلکہ یہ ایک وادی کا نام ہے۔ جہاں قدیم زمانے میں ان کا معاہدہ ہوا تھا اور بعض اوقات یہ بنی عامر کے سردار بن جاتے ہیں۔ مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے اور یہ بنی عامر کے بہت قریبی حلیف ہیں اور اسلف بہت سرعت سے آتے ہیں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور بعض دفعہ ہمسائیگی کی وجہ سے ریاح کی بھی مدد کرتے ہیں مگر ایسا کم ہی ہوتا ہے اور ریاح کے صحرائی لوگوں کے ساتھ زیادہ رہنے کی وجہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

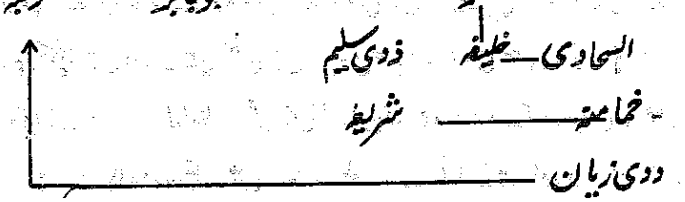

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے بڑا ہے۔ یہ لوگ زغبہ نے بنی عامر کے ٹھکانوں کے پڑوس میں رہتے ہیں۔ جو تلمسان کے سامنے ہیں اور مغرب کی جانب سے بحر محیط تک جا پہنچتے ہیں اور یہ تین بطن ہیں۔ ذوی عبیداللہ' ذوی منصور اور ذوی حسان اور ان میں سے ذوی عبیداللہ بنی عامر کے پڑوسی ہیں اور ان کے ٹھکانے تل میں تلمسان اور تادریت کے درمیان اور قبلہ کے سامنے ہیں اور ذوی منصور کے ٹھکانے تادریت سے بلادِ درعہ تک ہیں۔ پس یہ طوبہ سے سجلماسہ تک اور درعہ اور اس کے مقابل میں تل کے علاقے پر تازی' عساسہ' مکناسہ' فاس اور بلاد تادلہ اور مقدور پر قابض ہیں اور ذوی حسان کے ٹھکانے درعہ سے بحر محیط تک ہیں اور ان کے شیوخ بلاد قول میں اترتے ہیں جو سوس کا دارالخلافہ ہے اور سوس اور اس کے مضافات پر قابض ہو جاتے ہیں اور سب کے سب ریت میں ملثمین کے ٹھکانوں یعنی کدالہ' مسوفہ اور ملتونہ تک چراگاہیں تلاش کرتے پھرتے ہیں اور یہ ہلالیوں کے ساتھ تھوڑی سی تعداد میں مغرب میں داخل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ ان کی تعداد دو سو بھی نہ تھی اور بنو سُلیم نے ان کو روک کر انہیں عاجز کر دیا اور عہد قدیم سے ہلالیوں کے ساتھ ہو گئے اور ان کے ٹھکانوں کے آخر میں طوبہ' رمال اور تاخیلات کے قریب اتر گئے اور قریبی جنگلوں میں زناتہ کی ہمسائیگی اختیار کی پس ان کی تعداد زیادہ ہو گئی اور مغرب اقصیٰ کے صحراؤں میں راتوں کو چلے اور اس کی ریت کو آباد کیا اور اس کے ویرانوں میں غلبہ حاصل کیا اور یہ وہاں پر زناتہ کے حلیف تھے اور افریقہ میں ان کی بہت تھوڑی جمعیت رہ گئی۔ جو بنی کعب بن سُلیم میں شامل ہو گئی اور انہوں نے انہیں داخل کر لیا یہاں تک کہ یہ بادشاہ کی خدمت کرنے اور عربوں کو اکٹھا کرنے میں ان کے وزیر بن گئے اور جب زناتہ بلاد مغرب پر غالب آ گئے اور شہروں میں داخل ہو گئے تو معقل کے یہ لوگ جنگلوں میں کھڑے ہو گئے اور ویرانوں میں اکیلے رہ گئے۔ تو یہ ان کے ہمسر ہو کر بڑھے اور صحرا کے ان محلات پر قبضہ کر لیا۔ جنہیں زناتہ نے جنگل میں بنایا تھا۔ جیسے مغرب میں سوس کے محلات اور مشرق میں توات اور جودہ اور تامنطیت اور دارکلاں اور تاسپیت اور بنکورارین کے محلات ہیں اور ان میں ہر ایک ایسا منفرد وطن ہے۔ جو متعدد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کرتے ہیں۔ مگر یہ درست نہیں اور ان کا اپنا خیال یہ ہے کہ ان کا نسب اہل بیت میں جعفر بن ابی طالب تک جاتا ہے لیکن یہ بات بھی درست نہیں۔ کیونکہ ہاشمی اور طالبی صحرائی اور چراگاہیں تلاش کرنے والے لوگ نہیں۔ واللہ اعلم۔

صحیح بات یہ ہے کہ وہ یمنی عربوں میں سے ہیں کیونکہ ان میں دو بطن ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک اپنا نام معقل رکھتا ہے اور ابن کلبی وغیرہ نے ان دونوں کا ذکر کیا ہے جن میں سے ایک قضاعہ بن مالک بن حمیر سے ہے اور وہ معقل بن ظلیم بن خباب بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن غدرہ بن زید اسلات بن افیدہ بن تور بن کعب بن دبرہ بن ثعلب بن حلوان بن عمران الحاف بن قضاعہ ہے اور دوسرا بنی الحرث بن کعب بن عمر بن حلہ بن جلد بن مذحج بن ادد بن یشجب بن عریب بن زہر بن کہلان سے ہے اور وہ معقل ہے اور اس کا نام ربیعہ بن کعب بن ربیعہ بن کعب بن الحرث ہے۔ زیادہ مناسب یہ ہے کہ وہ اس دوسرے بطن سے ہیں جو مذحج سے ہے اس کا نام ربیعہ تھا اور مؤرخین نے اسے افریقہ میں داخل ہونے والے ہلال کے بطون سے شمار کیا ہے۔ کیونکہ بنی الحرث بن کعب کے ٹھکانے بحرین کے قریب ہیں۔ جہاں یہ عرب افریقہ میں داخل ہونے سے قبل عرافہ کے ساتھ رہتے تھے اور اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ جب ابن سعید نے مذحج کا ذکر کیا تو بتایا کہ وہ یمن کے پہاڑوں کی طرف رہتے ہیں اور ان کے بطون میں سے زبید اور مراد کا ذکر کیا ہے پھر کہتا ہے کہ ان میں سے وبریہ فرقہ افریقہ میں آتا جاتا ہے اور اس نے جن لوگوں کا ذکر کیا ہے یہ معقل کے لوگ ہیں۔ جو افریقہ میں ہیں اور یہ مغرب اقصیٰ میں رہنے والے لوگوں کا فرقہ ہیں۔

اور ان کے بڑے نسابوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ان کے جدِ معقل کے دو بیٹے تھے۔ سچر اور محمد پس سچر کے ہاں عبیداللہ اور ثعلب پیدا ہوئے اور عبیداللہ سے ذوی عبیداللہ پیدا ہوا اور یہ ان کا بڑا بطن ہے اور ثعلب سے وہ ثعالبہ پیدا ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ذوی عبید اللہ: یہ بنی عبدالواد کے اقتدار سے جو کہ زناتہ میں سے تھا۔ بنی عامر بن زغبہ کے پڑوسی ہیں اور ان کے ٹھکانے تلمسان کے درمیان سے دجدہ سے سمندر ہیں۔ منصب وادی علویہ کے سنگم اور وادی صامن القبلہ کے شروع ہونے کی جگہ تک ہیں اور جنگلوں میں ان کا سفر توات اور تمنطیت کے محلات تک ہوتا ہے اور بسا اوقات وہ ذات الشمال سے تا سایت اور تواکرارین کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور یہ سب کے سب جنگل سے سوڈان تک بہترین علاقے ہیں اور ان کے اور بنی عامر کے درمیان مسلسل جنگیں ہوتی رہتی ہیں اور اقتدار اور حکومت سے پہلے بنی عبدالواد کے ساتھ بھی اسی طرح ان کی جنگیں ہوتی تھیں پس یہ بنی مرین کے حلیف نہ تھے اور المبنات جو ذوی منصورہ میں سے ہیں وہ بنی عبدالواد کے حلیف تھے اور یغمراسن ان پر اکثر حملے کر کے ان کو نقصان پہنچاتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ پڑوس کے باعث ان کے ساتھ ہو گئے اور حکومت ان پر غالب آ گئی۔ پس انہوں نے صدقہ اور خیرات دی اور جنگوں میں سلطان کے ساتھ چھاؤنی ڈال لی اور وہ مسلسل اسی پوزیشن میں رہے۔ یہاں تک کہ حکومت کو کمزوری نے آ لیا۔ پس انہوں نے تلول کو وطن بنا لیا اور وجدہ ندرومہ' بنی برناس' مدیونہ اور بنی سوس میں سلطان سے جاگیریں حاصل کیں۔ حالانکہ اس سے قبل انہیں ان جگہوں کا خراج ملتا تھا۔ پس ان مقامات کے ٹیکس کا بڑا حصہ انہیں مل گیا اور انہوں نے ساحلی شہر ہنیں پر تلمسان تک گذرنے کا بڑا حصہ انہیں مل گیا۔ پس کوئی مسافر ان کی اجازت اور ٹیکس کی ادائیگی کے بغیر ان دونوں شہروں کے درمیان سفر نہ کر سکتا تھا اور یہ دو بطن تھے۔ المعراج اور الخراج۔

الخراج: اور الخراج' فراج بن مطرف بن عبید اللہ کی اولاد سے تھا اور ان کی سرداری عبدالملک اور فرج بن علی بن ابی الریش بن نہار بن عثمان بن خراج کی اولاد میں' عیسیٰ بن عبدالملک' یعقوب بن عبدالملک اور یغمور بن عبدالملک کی اولاد کو حاصل تھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بن خراج سے ہیں اور الغسل' غاسل بن خراج سے ہیں اور المطارفہ' مطرف بن خراج سے ہیں اور المہایہ' عثمان بن خراج سے ہیں اور انہی میں ان کی سرداری ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اس کے ساتھ النابعہ بھی ہیں۔ جنہیں المفایہ کہتے ہیں۔ یہ کبھی المہایہ بن عیاض کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور ان کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں اور کبھی مہایا بن مطرف کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

المعراج: اور المعراج' المعراج بن مہدی بن محمد بن عبیداللہ کی اولاد سے ہے اور ان کے ٹھکانے الخراج سے مغرب کی جانب ہیں۔ پس یہ بنی منصور کے پڑوسی ہیں اور تاذریت اور اس کا صحرا ان کے لئے ہے اور اکثر وہ بنی مرین کی خدمت کرتے ہیں اور ان کی جاگیریں اور ان کے ٹھکانے ان کے قبضے میں ہیں اور عبدالواد کی طرف ان کا رجوع بہت کم اور کبھی کبھی ہوتا ہے اور ان کی سرداری یعقوب بن صہبا بن صراج کی اولاد میں' مرین بن یعقوب اور مناد بن رزق اللہ بن یعقوب اور فکرون بن محمد بن عبدالرحمٰن بن یعقوب کی اولاد کو حاصل ہے اور یعقوب حریز بن یحیٰی الصفیر بن موسیٰ بن یوسف بن حریز کی اولاد میں سے ہے اور یہ سلطان عبدالعزیز کے زمانے میں اُن کا سردار تھا اور اس کا جانشین فوت ہو گیا۔ تو اس کا بیٹا ان کا سردار بنا اور مناد کی اولاد میں سے ابوحمید' محمد بن عیسیٰ بن مناد بھی ہے۔ جو اس دور میں ان کے سردار کا معاون ہے۔ جو ابویحییٰ الکبیر بن مناد بھی تھا۔ جو ابویحییٰ الصغیر سے قبل سردار تھا۔ اس کی طرف انتساب کی وجہ سے اسے صغیر کہا گیا ہے اور ان میں سے ابوصغیر یحییٰ کی اولاد میں سے ہے اور وہ قاصیہ' اہل الرمال اور ملثمین کے لئے جنگلوں اور جنگوں میں بہت گھومنے والا تھا۔ واللہ مالک الملوک لا رب غیرہ ولا معبود سوا' وہ نعم المولیٰ ونعم المنصیر.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

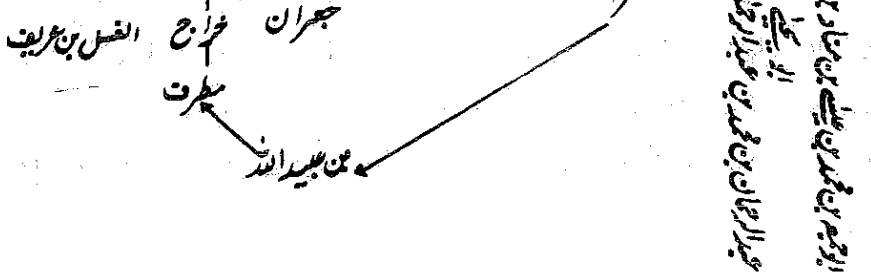

ثعالبہ: اوران کے بھائی ثعالبہ' ثعلب بن علی بن بکر بن صغیر کی اولاد سے ہیں۔ جوعبیداللہ بن صغیر کا بھائی ہے اور وہ اس عہد میں منجہ میں جوالجزائر کے میدانوں میں سے ہے حکمران ہے اوراس سے قبل وہ بدفال لیا کرتے تھے اوراس عہد میں حصین کے جوٹھکانے ہیں ان میں وہ قدیم زمانوں سے اترے تھے اور وہیں انہوں نے اقامت اختیار کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی آمد وہاں پراس وقت ہوئی جب ذوی عبیداللہ بنی عامر کے ٹھکانوں میں تھا اور بنی عامر سوید کے ٹھکانوں میں رہتے تھے اور ان کے ٹھکانے اس دور میں شرقی تلول سے متصل سے تھے۔ پس وہ کنزول کی جانب سے داخل ہوئے اور آہستہ آہستہ مدینہ کے مضافات کی طرف بڑھتے گئے اور جبل تیطری میں اتر گئے اور یہ اشیر کا وہ پہاڑ ہے جس میں ایک بڑا شہر آباد تھا اور جب بنو برجین' تلول پہنچے اور دانشریس پر قابض ہو گئے۔ تو محمد بن عبدالقوی مدینہ کی طرف آیا اوراس پر قبضہ کرلیا اوراس کے اور ان کے درمیان جنگیں ہوئیں اور جب اس کے پاس ان کے سردار گئے تو وہ ان سے راضی ہو گیا اورانہیں گرفتار کرلیا اور بقیہ ثعالبہ سے جنگ کی اوران کوقتل کیا اوران کے اموال کولوٹ لیا اوراس کے بعد وہ تیطری میں ان پر غالب آیا اورانہیں وہاں متیجہ کی طرف نکال دیا اور حصین کے قبائل کوتیطری میں اتارا اور وہ رعایا کے طور پراس کے ساتھ تھے۔ جو اسے خراج اور ٹیکس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گے اور ان کی سرداری اس کے بیٹے سالم نے سنبھالی اور یہ لوگ بکش کو ٹیکس ادا کرتے تھے اور ان کے بعد الجزائر کے حکمرانوں کو ٹیکس دیتے تھے۔ یہاں تک کہ ۷۶۰ھ میں ابوحمو کے خلاف ابوزیان اور حصین کے خروج کے زمانے میں عربوں کی ہوا اکھڑ گئی۔ جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور اس دور میں ان کا سردار سالم بن ابراہیم بن نصر بن حنیس بن ابی حمید بن ثابت بن محمد بن سباع تھا۔ پس اس نے جنگ میں خوب گھوڑے دوڑائے اور ابوحمو نے معاہدہ کیا اور اس نے کئی بار اسے توڑا اور بنو مرین تلمسان پر غالب آ گئے۔ تو وہ ان کے ساتھ ہو گیا اور اس کے ایلچی اور وفد مغرب میں ان کے پاس گئے پھر سلطان عبدالعزیز فوت ہو گیا اور ابوحمو اپنی حکومت کی طرف واپس آ گیا۔ اور مصیبتیں نازل ہونے لگیں۔ پس سالم اس سے ڈرا اور اس نے ابوزیان کو طلب کیا اور اُسے الجزائر پر حاکم مقرر کر دیا اور ابوحمو ۷۷۹ھ میں اس کے مقابلہ پر گیا۔ تو اس کی فوج کو منتشر کر دیا اور سالم اپنی جماعت کو واپس لے آیا اور ابوزیان سے الگ ہو گیا۔ جیسا کہ ہم سب کے حالات میں بیان کریں گے پھر ابوحمو اس کے مقابلہ میں گیا اور جہاں متیجہ میں تھوڑا عرصہ اس کا محاصرہ کر لیا اور اسے اپنے عہد کا پابند کیا۔ پھر اس نے اس سے عہد شکنی کی اور وہ اُسے گرفتار کر کے اور قیدی بنا کر تلمسان سے لے گیا اور نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا اور اس کا اثر مٹ گیا۔ اور نہ ہی وہ اُسے ریاست ملی جس کے ثعالبہ اہل نہ تھے پھر اس نے اُس کے بھائیوں، قبیلے اور خاندان کے قتل کرنے، قید کرنے اور لوٹنے کے لئے پیچھا کیا یہاں تک کہ وہ مٹ گئے۔ واللہ یخلق ما یشاء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

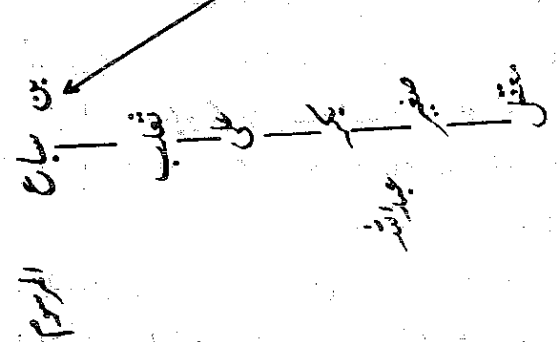

ذوی منصور: اور منصور بن محمد کی اولاد' معقل کا بڑا اور اکثریتی حصہ ہیں اور ان کے ٹھکانے مغرب اقصیٰ کی سرحدین ہیں۔ جو اس کے سامنے سے ملویہ اور درعہ کے درمیان ہیں اور ان کے چار بطون ہیں۔ اولاد حسن اور اولاد ابوالحسین یہ دونوں سگے بھائی ہیں اور العمار یہ عمران کی اولاد ہیں اور المبنات' منبا کی اولاد ہیں اور یہ دونوں سگے بھائی ہیں اور ان دونوں بطنوں کے سب آدمیوں کو احلاف کہتے ہیں اور ابوالحسن کی اولاد سفر سے عاجز ہیں اور ان محلات میں فروکش ہیں جو انہوں نے جنگل میں تامیلات اور تیکوارین کے درمیان بنائے ہیں اور حسین کی اولاد' ذوی منصور کی اکثریت ہیں اور انہیں ان پر غلبہ حاصل ہے اور بنی مرین کے دور میں ان کی سرداری خالد بن جرمون بن حرار بن عرفہ بن فارس بن علی بن عبدالواحد بن یحییٰ اور اس کے بھائی زکریا' پھر اس کے عم زاد احمد بن رحو بن غانم پھر اس کے بھائی یعیش اور پھر اس کے عم زاد یوسف بن علی بن غانم کو حاصل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے بھائی کے اور ان کے پاس مہمان ٹھہرے۔ انہوں نے سلطان کے نام پر بنی مرین کی کون پر حملہ کر دیا اور ان کے اور بنی مرین کے درمیان اختلاف کی خلیج وسیع ہو گئی۔ پس وہ ابی حمو اور اس کی حکومت کی طرف سمٹ آئے اور اس نے اپنے مضافات میں انہیں جاگیریں دیں۔ پھر یہ سلطان ابوسالم کی وفات کے بعد ۷۶۳ھ میں اولاد ابوعلی کی جنگ میں مغرب کے اضطراب اور سجلماسہ میں ان کے نزول کے وقت اپنے وطنوں کو واپس لوٹ آئے اور اس جنگ میں ان کا ان کے بہت سے کارنامے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ منتشر ہو گئے۔ پھر احمر بن رحو کی ابوحمو کے ساتھ جنگ ہوئی اور وہ ابوتاشفین کے پوتے ابوزیان کو لے آیا اور وہ اس جنگ میں مارا گیا۔ جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے حکومت پر زیادتی کی اور درعہ کے اکثر ٹیکس اسی زمانے سے لگے ہوئے ہیں اور اس نے بلاد ٹاولہ اور المعرا میں ان عمارتوں میں سے جہاں سے ان کا مغرب میں داخلہ ہوا تھا۔ ان کو موسم بہار اور موسم گرما گزارنے کے لئے جاگیریں دے دیں اور غلے بھی دیئے اور سجلماسہ ان کے حلیف بھائیوں کا وطن ہے۔ جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے اور ان کے وطن میں شامل نہیں ہے۔

درعہ: اور درعہ بلاد ملا دقبلہ میں سے ہے یہ لوگ اس وادی اعظم میں جو بوھہ کا جبل درن سے اترتی ہے آباد ہیں اور اس سے وادی ام ربیع نکلتی ہے اور تلول اور میدانوں کی طرف چلی جاتی ہے اور وادی درعہ مغرب کی طرف قبلہ کی طرف ڈھل جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بلاد سوس میں ریت میں جا پڑتی ہے۔ جس میں درعہ کے محلات ہیں اور ایک اور بڑی وادی مشرق میں قبلہ کی طرف ڈھلتی ہے۔ یہاں تک کہ نیکور ارین سے درے ریت میں جا پڑتی ہے اور اس پر سامنے اور اس کی مغرب کی جیت میں توات کے محلات ہیں پھر اس کے بعد تمنطیت ہے اور پھر اس کے بعد درکلان ہے اور اس کے پاس سے وہ ریت میں جا پڑتی ہے اور رکان کے شمال میں نسابیت کے محلات ہیں اور ان کے شمال میں مشرق کی طرف نیکور ارین کے محلات ہیں اور سب عرب الرمل اور جبال درن کے پیچھے ہیں اور یہ عظیم پہاڑ اسمی سے تازی تک مغرب اقصیٰ پر ایک دیوار کی طرح کھڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

احلاف: اور احلاف' ذوی منصور میں سے ہیں جو العماریہ اور المنبات ہیں اور ان کے اوطان مشرف کی جانب اولاد حسین کے پڑوس میں ہیں اور جنگل میں ان کی جولانگاہوں میں تاخیلات اور اس کا صحرا اور التل میں ملویہ اور وطاد اور تازی کے محلات اور طویہ اور عساسہ بھی شامل ہیں اور انہوں نے اِن سب پر ٹیکس لگائے ہوئے ہیں اور ان میں شاہی جاگیریں بھی شامل ہیں اور ان کے اور اولاد حسین کے درمیان جنگ جاری ہے اور جنگ میں انہیں عصبیت اکٹھا کر لیتی ہے اور العماریہ کی سرداری مظفر بن ثابت بن مخلف بن عمران کی اولاد میں ہے اور سلطان ابوعنان کے عہد میں ان کا سردار طلحہ بن مظفر اور اس کا بیٹا زبیر تھا اور اس دور میں محمد بن زبیر اور اس کے بھائی موسیٰ کو حاصل ہے اور عمارہ بن قلان بن مخلف کی اولاد سرداری میں ان کی معاون ہے۔ جن میں سے محمد العائد ہے اور اس دور میں ان میں سے سُلیمان بن ناجی جنگل میں چراگاہیں تلاش کرتا پھرتا ہے اور صحرا کے محلات اور قافلوں سے مڈبھیڑ کر کے بہت جنگیں کرتا ہے اور المنبات کی سرداری اس دور میں محمد بن عبد بن حسین بن یوسف بن قرج بن منبا کو حاصل ہے اور سلطان ابوعنان کے زمانے میں اس سے پہلے اس کے بھائی کو حاصل تھی اور سرداری میں اس کی معاونت ان کا عم زاد عبداللہ بن الحاج بن ابی البرکات بن منبا کرتا ہے اور المنبات اور العمار جب اکٹھے ہو جائیں تو اس زمانے میں اولاد حسین سے زیادہ ہو جاتے ہیں اور بنی مرین کی حکومت کے آغاز میں المنبات کو کثرت حاصل تھی اور بنی عبدالواد کے ساتھ ان کا اختلاف تھا اور سجلماسہ کی فتح اور موحدین کے ہاتھوں سے چھین کر اس پر قبضہ کرنے میں یغمراسن بن زیان ان کا ہراول تھا۔ پھر اس پر بنومرین غالب آ گئے اور انہوں نے اپنے سرداروں میں سے ان کو قتل کر دیا اور بنی عبدالواد کے ساتھ جنگ کی پھر وہ اس کے بعد المنبات پر ان کی صحرائی جولانگاہوں پر ٹوٹ پڑے اور انہیں قتل کر دیا اور اس وجہ سے ان کی تعداد میں آخر تک کمی واقع ہوگئی۔ واللہ مالک الامور لارب سواہ.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

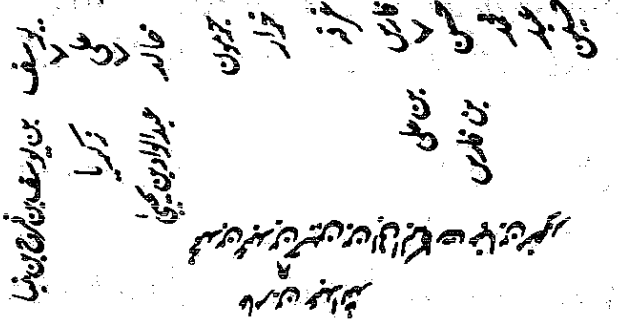

بنو مختار: اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مختار بن محمد' ذوی حسان' الشبانات اور الرقیطات ہیں اور اسی طرح ان میں سے الجیا' ہنہ اور اولاد ابوریہ ہیں اور ان کے ٹھکانے ان کے بھائیوں ذوی منصور اور عبیداللہ کے ساتھ ملویہ کے نواح میں' سمندر میں المصیہ تک ہیں۔ یہاں تک کہ صاحب السوس علی بن بدر الزکندری نے موحدین کے بعد ان سے مدد طلب کی اور عربوں کی فتح میں اس کے عم زاد نے اس کی خوبی بیان کی ہے اور سوس کے میدان اور پہاڑوں میں اس کے اور کزولہ کے خانہ بدوشوں کے درمیان ایک طویل جنگ ہوئی جس میں اس نے بنی مختار سے مدد مانگی تو انہوں نے اس کی مدد کی اور اپنے اونٹوں کے ساتھ اس کی طرف چل پڑے اور سواروں کی مزاحمت نہ ہونے کی وجہ سے سوس کے ٹھکانوں میں چلے گئے اور انہیں وطن بنا لیا اور ان کے جنگل میں ان کی جولانگاہیں بن گئیں اور یہ کزولہ پر غالب آ گئے اور انہیں اپنے سواروں میں شامل کر لیا اور سوس اور نول کے ٹھکانوں میں جو محل تھے۔ ان پر بھی قبضہ کر لیا اور سوس کے تارودانت کی طرح ان پر ٹیکس لگا دیئے۔ یہ مقام وادی سوس کا کنارہ ہے۔ جہاں پہاڑ سے نیچے اترا جاتا ہے اور اس کے سنگم اور وادی کے سنگم کے درمیان تعلق پایا جاتا ہے۔ جہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے دوسری دفعہ ۷۲۶ھ میں ان میں کوتریزی کی اور اس کی فوجوں کے ان کے ساتھ کئی روز تک جنگ کی اور بنو عبدالواد میں سے بنو کمی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ پس فوجیں ان کی طرف آئیں اور مسلسل جنگیں ہوئیں جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے۔

اور جب مغرب میں زناتہ کی حکومت مضبوط ہوگئی اور سلطان ابوسعید کا بیٹا ابوعلی سجلماسہ پر قابض ہو گیا اور صلح کے ذریعے اپنے باپ کی حکومت کا کچھ حصہ لیا۔ تو اہلِ سوس کے یہ عرب جو الشبانات اور بنی حسان سے تھے۔ اس سے ملنے لگے اور انہوں نے اسے ان محلات پر قبضہ کرنے کی رغبت دلائی پس اس نے اپنے وطن درعہ کی سرحدوں سے جنگ شروع کی اور زبردستی بستیوں میں داخل ہو گیا اور علی بن حسن اور اس کی ماں جبال نکیسہ کی طرف ضہاجہ کے پاس بھاگ گئے پھر وہ واپس آ گیا اور سلطان ابوالحسن پھر تمام مغرب پر قابض ہو گیا اور عربوں نے اُسے بھی سوس کے محلات میں رغبت دلائی تو اس نے اپنی فوجیں اور اپنا سالار حسون بن ابراہیم بن عیسیٰ جو بنی پرنیان میں سے تھا۔ ان کے ساتھ بھیجا جس نے ان پر قبضہ کر لیا اور بلاد سوس سے جنگ کا ٹیکس لیا اور ٹیکس میں ان کا انتظام کیا پس اس کا حال مدت تک درست رہا پھر سلطان ابوالحسن کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ تو یہ ٹیکس بھی ختم ہو گیا اور سوس بھی اپنی پہلی حالت پر آ گیا اور آج وہ حکومت کا تخت ایک کھلا شہر ہے اور عرب اس کے ٹیکس کو آپس میں تقسیم کرتے ہیں اور اس کی رعایا مصامدہ اور ضہاجہ قبائل سے ہے۔ ان میں سے ٹیکس والے قبائل اور گشت کرنے والے دستے انہیں فوج کے لئے خادم کے طور پر تقسیم کرتے ہیں۔ جیسے کزولہ، بنی حسان، زکرز اور بکس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جو ملطہ میں سے الشبانات کے ساتھ ہیں اور اس عہد میں ان کا یہی حال ہے اور ذوی حسان کی سرداری، ابوالخلیل بن عمر بن عفیر بن حسن بن موسیٰ بن حامد بن سعید بن حسان بن مختار کی اولاد میں، مخلوف بن ابی بکر بن سلیمان بن الحسن بن زیان بن الخلیل اور اس کے بھائیوں کو حاصل ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ الشبانات کی سرداری ان میں سے کس کے پاس ہے۔ ہاں وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

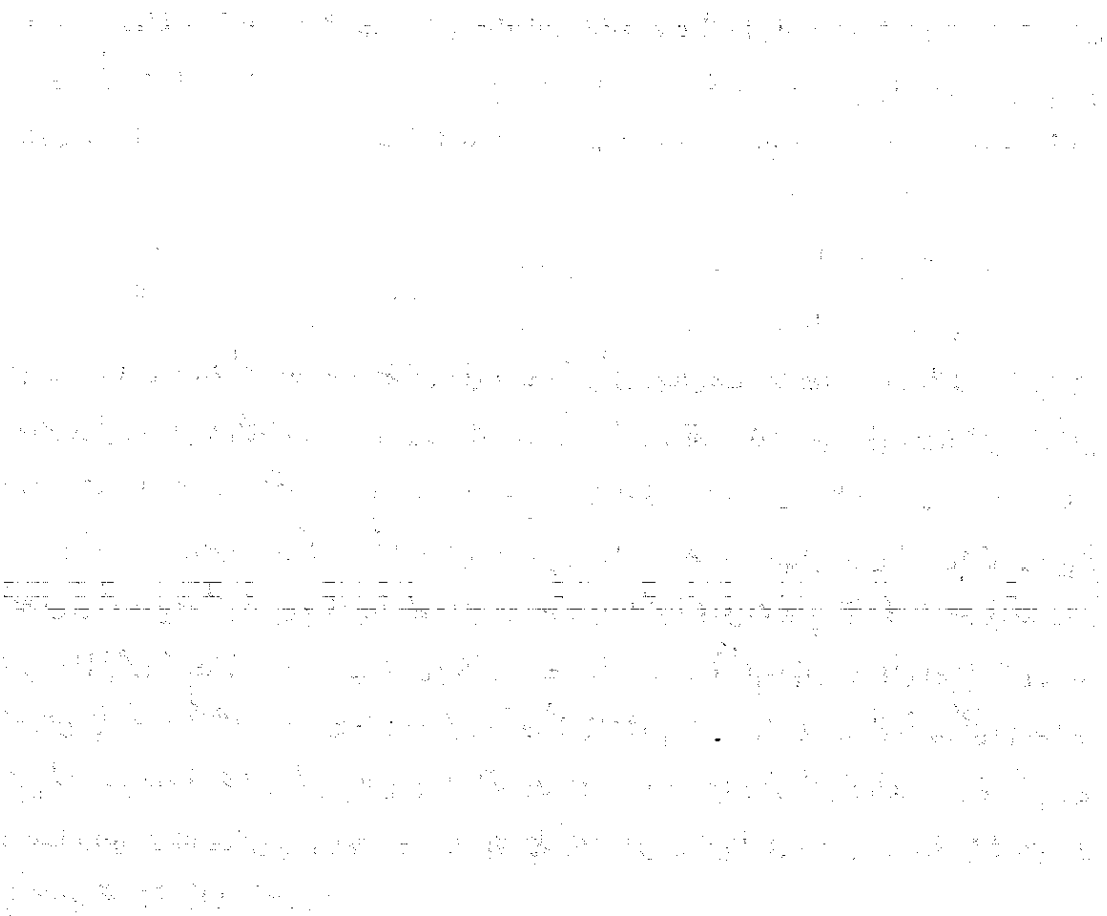

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بطون میں سے ایک وسیع اور بڑی جمعیت والا بطن ہے اور ان کے ٹھکانے نجد میں ہیں اور وہ بنوسُلیم بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس ہیں اور ان میں بہت سے قبائل ہیں اور جاہلیت میں ان کی سرداری بنی شرید بن ریاح اور بنی ثعلبہ بن عطیہ بن خفاف بن امرئ القیس بن بہنہ بن سُلیم کو حاصل تھی اور عمر بن الشرید مضر کا بڑا آدمی تھا اور اس کے بیٹے صخر اور معاویہ تھے اور صخر' خنساء کا باپ تھا اور اس کا خاوند عباس بن مرداس صحابی تھا۔ خنساء اس کے ساتھ جنگ قادسیہ میں شامل ہوئی تھی۔

اور سُلیم کے بطون میں سے عطیہ' رئل اور ذکوان الدین ہیں۔ جن کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت بددعا کی تھی جب انہوں نے آپ ﷺ کے اصحاب کو دھوکے سے قتل کر دیا تھا پس ان کا ذکر ماند پڑ گیا اور خلافت عباسیہ کے زمانے میں بنوسُلیم کو بغاوت ذمنے میں بڑی شوکت حاصل تھی۔ یہاں تک کہ عباسیوں کے ایک خلیفہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ وہ ان میں شادی نہ کرے اور یہ مدینہ میں غارت گری کرتے تھے اور بغداد سے ان کی طرف فوجیں جاتی تھیں اور ان پر حملہ کرتی تھیں اور یہ جنگلوں میں بھاگ جاتے تھے اور جب قرامطہ کا فتنہ اٹھا۔ تو یہ بنی عقیل بن کعب کے ساتھ ابوطاہر اور اس کے بیٹوں کے حلیف بن گئے۔ جو قرامطہ میں سے بحرین کے امراء تھے۔ پھر جب قرامطہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا تو شیعوں کی دعوت پر بنوسُلیم بحرین پر غالب آ گئے۔ اس وجہ سے کہ قرامطہ بھی انہی کی دعوت پر تھے۔ پھر بنو اصغر بنی ثعلب بن بویہ کے ایام میں دعوتِ عباسی کے ذریعے بحرین پر غالب آ گئے اور انہوں نے بنوسُلیم کو وہاں سے نکال باہر کیا۔ پس یہ صعید مصر میں چلے گئے اور المستنصر نے اپنے وزیر اروزی کے تحت انہیں معز بن بادیس سے لڑنے کے لئے افریقہ بھیج دیا جیسا کہ ہم پہلے اسے بیان کر آئے ہیں۔ پس یہ بلائیوں کے ساتھ چلے گئے اور برقہ اور جہات طرابلس میں ایک مدت تک مقیم رہے پھر جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے۔ یہ افریقہ چلے گئے اور اس عہد میں افریقہ اور اس کے گرد و نواح میں ان کے چار بطون تھے۔ زغب' ذیاب' حبیب اور عوف۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سبزی ایک چراگاہ بن گئی تھی اور ان کے مشرق میں عقبہ کبیرہ تک تیز رفتار اونٹنیاں اور جنگجو لوگ تھے اور سرداری بنی عزاز کے ان دونوں قبیلوں میں تھی جو عزت کے نام سے معروف تھے اور حبیب کے تمام قبائل طویل علاقے پر قابض ہو گئے اور انہوں نے اس کے شہروں کو برباد کر دیا اور اس میں ان کے اشیاخ کے سوا' کوئی مملکت اور حکومت باقی نہ رہی اور ان کی ملازمت میں بربری اور یہودی کاشتکاری اور تجارت کرتے تھے اور ان کے ساتھ رواحہ اور فزارہ کی قومیں بھی تھیں اور اس عہد میں اعراب' شیوخ میں سے برقہ میں ذوابوذویب نے بہت شہرت پائی لیکن مجھے اس کا نسب معلوم نہیں کہ وہ کن میں سے تھا اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ العزۃ میں سے تھا اور کچھ اُسے بنی احمد میں سے کہتے ہیں اور کچھ اسے فزارہ سے بیان کرتے ہیں۔ وہاں پر ان کی تعداد بہت قلیل تھی اور غلبہ حبیب کو حاصل تھا پس ان کے غیر کو سرداری کیسے مل سکتی تھی۔

عوف: اور عوف جو ہے وہ ابن بہنہ بن سُلیم ہے اور ان کے ٹھکانے وادی قابس سے ارض بونہ تک ہیں اور ان کے مرداس کے ساتھ دو عظیم حرم ہیں اور علاق کے دو بطن ہیں۔ بنو یحییٰ اور حصن اور شیخ الکعوب حمزہ بن عمرو وغیرہ متاخرین کے اشعار میں بیان ہوا ہے اور یحییٰ اور علاق دو بھائی ہیں اور بنی یحییٰ کے تین بطون ہیں' حمیر اور دلاج' اور حمیر کے دو بطن ہیں۔ کروم اور ترحم اور ترحم سے الکعوب میں بنو کعب بن احمد بن ترحم اور حصن کے دو ہیں بنو علی اور حکیم اور ہم ان سب کے حالات بطن وار بیان کریں گے اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ ہلالیوں کے پیچھے جاتے ہوئے یہ برقہ میں مقیم ہو گئے تھے اور جب قاضی ابو بکر بن العربی اور اس کے باپ کی کشتی ڈوب گئی تو وہ ان کے ہاں مہمان اترے اور بچ کر ساحل پر پہنچ گئے تو وہاں پر انہوں نے بنو کعب کو پایا تو وہ ان کا مہمان بنا اور جیسا کہ اس کے سفر کے حالات میں بیان کیا گیا ہے اور ان کے شیخ نے اس کی عزت کی اور اس وقت طرابلس اور قابس اور اس کے مضافات میں ابن غانیہ اور قراقش الغزق کی جنگ ہو رہی تھی۔ جیسا کہ ہم ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

داخل ہونے کے وقت علاق کی سرداری المعز اور اس کے بیٹوں میں سے رافع بن حماد کو حاصل تھی اور اس کے بیٹوں میں سے رافع بن حماد کو حاصل تھی اور اس کے پاس اس کے دادا کا جھنڈا بھی تھا۔ جس کے ساتھ وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ وہ ان کے خیال میں بنو کعب کا جد ہے۔ پس سلطان نے ان سے مدد طلب کی اور انہیں قیروان کے میدان میں اتارا اور انہیں انعام واکرام سے نوازا اور انہوں نے ریاح کے زواودہ سے منکب میں مڈبھیڑ کی حالانکہ اس سے قبل انہیں تمام بلادِ افریقہ پر تسلط حاصل تھا اور انہیں شیخ ابو محمد بن حفص کے زمانے میں محمد بن مسعود بن سلطان کی جاگیروں کے قلعات حاصل تھے۔ پس مرداس ایک سال اس کے پاس آیا۔ برے ارادے نے انہیں بدل کر رکھ دیا اور انہوں نے زواودہ کو اپنے تلول میں آسودہ حال دیکھا تو وہ بہت حریص ہو گئے اور اس آسودگی کو حاصل کرنے کی ٹھان لی اور ان سے جنگ کر کے ان پر غالب آ گئے اور زرق بن سلطان کو قتل کر دیا اور جنگ مسلسل جاری رہی پس جب امیر ابوزکریا ان کے پاس گیا تو اس نے ان کے ہاں تحریض کی وجہ سے قبولیت پائی پس یہ زواودہ کی جنگ کے خلاف جتھہ بند ہو گئے اور ان کے لئے تیاری کی اور ان کے اور ریاح کے درمیان بار بار جنگیں ہوئیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان کو افریقہ سے ان کے ٹھکانوں کی طرف نکال دیا جو اس عہد میں تلول قسطنطنیہ اور بجایہ سے الزاب اور اس کے مضافات تک ہیں۔ پھر انہوں نے جنگ کے ہتھیار اتار دیئے اور سب نے وہاں اپنا وطن بنا لیا۔ جہاں ان کی قوم نے انہیں جگہ دی اور بنو عوف افریقہ کے دیگر علاقوں پر قابض ہو گئے اور سلطان نے ان سے حسن سلوک کیا اور عطیات کے رجسٹر میں ان کے نام ثبت کر لئے اور ملک میں سے کوئی چیز بطور جاگیر نہ دی اور ان میں سے دوستی کے لئے اولادِ جامع اور اس کی قوم کو مختص کیا اور وہ بھی اس کے ساتھ مخلص تھے اور افریقہ کے نواح میں زواودہ اور ریاح پر اس کے غلبہ اور انہیں وہاں سے الزاب اور بجایہ اور قسطنطنیہ کے مضافات کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اوراس کے عہد میں ان کا سردار عبداللہ بن شیخ تھا۔ پس اس نے مرداس کے بارے میں سلطان کے پاس چغلی کی اور ابو جامع اس کی چغلی کو پہنچانے والا تھا اور دیگر علاقے اس کے خلاف جتھ بند ہو گئے اور انہوں نے مرداسیوں سے جنگ کی اور ان کے اوطان میں ان پر غالب آ گئے اور انہیں افریقہ سے نکال دیا اور جنگل کی طرف چلے گئے اور آج کل بھی وہ صحرانشین ہی ہیں اور الرمل کی طرف آ کر تلول کی اطراف سے سُلیم باریاح کے احکام کے تحت غلہ حاصل کرتے ہیں اور مرابع کعوب کے ایام میں اور تلول میں ٹھہرنے کے دنوں میں قسطنطنیہ کے نواح میں ان کا خصوصی تسلط ہوتا ہے اور جب وہ اپنے سرمائی مقامات کی طرف جاتے ہیں تو مرداس کے قبیلے دور دراز کے ویرانے میں بھاگ جاتے ہیں اور معاہدہ کر کے ان سے مل جل جاتے ہیں اور انہوں نے نوزا' نفطہ اور بلاد قصطیلیہ پر ٹیکس لگایا ہوا ہے جو وہ انہیں ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان کے عوف کی سرداری میں مرداس' حصین' ریاح اور ولاج کے دیگر بطون میں مضبوط ہو گی اور حکومت کے نزدیک ان کی شان بلند ہو گئی اور وہ دیگر بنی سُلیم بن منصور سے معزز ہو گئے اور انکی سرداری یعقوب بن کعب کی اولاد میں قائم ہو گئی اور وہ بنوشیخ بنوطاہر اور بنوعلی ہیں اور شیخ بن یعقوب کے بیٹوں میں سے سب سے پہلے عبداللہ کو تقدم حاصل ہے پھر اس کے بھائی ابراہیم کو' پھر عبدالرحمٰن کو جیسا کہ آئندہ بیان ہو گا اور بنوعلی سرداری میں ان کی مدد کرتے تھے اور ان میں سے بنوکثیر بن یزید بن علی بھی تھے اور کعب ان کے درمیان الحاج کے نام سے معروف تھا۔ کیونکہ اس نے حج کا فرض ادا کیا اور سلطان المستنصر کے زمانے میں اس کے ساتھی شیخ الموحدین ابوسعید العود الرطب کے ساتھ تھے اور جنہوں نے اُسے جاہ و ثروت دی تھی اور سلطان نے اُسے چار بستیاں بطور جاگیر دیں جو اس نے اپنے بیٹے کو دے دیں۔ جو ضفاقس' افریقہ اور الجرید کی جانب تھیں اور اس کے سات بیٹے تھے۔ جن میں سے چار اجز' ماضی' علی اور محمد ایک ماں سے تھے اور تین برید' برکات اور عبدالغنی ایک ماں سے تھے پس احمد نے اولاد شیخ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اوران کے اکثری آدمی عبدالرحمٰن بن شیخہ کو بجایہ میں جاملا جب امیر ابوزکریا بن سلطان ابی الحاق نے اس کے پچا سلطان ابو حفص کی سلطنت سے اسے جاگیر دی پس وہ کمک طلب کرتے ہوئے اور تونس کی حکومت کے متعلق رغبت دلاتے ہوئے اس کے پاس گیا اس سے اس کا مقصد اپنی سرداری کو بڑھانا تھا۔ مگر وہ اپنے ارادے کی تکمیل سے قبل ہی مر گیا اور بجایہ میں دفن ہوا اور اس کے مرنے کے ساتھ ہی اولادِ شیخہ کی سرداری کا خاتمہ ہو گیا۔

اور کعوب میں ابواللیل سرداری کے لئے مختص ہو گیا اور اس کے اور سلطان ابوحفص کے درمیان خوف کی فضا پیدا ہو گئی۔ تو اس نے اپنی جگہ کعوب پر محمد بن عبدالرحمٰن بن شیخہ کو مقدم کیا اور کئی روز تک اس سے جنگ کی یہاں تک کہ اس نے اطاعت اختیار کر لی اور جب وہ فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے احمد نے اس کی سرداری سنبھالی اور اس کی سرداری قائم رہی اور سلطان ابوعصید نے اُسے ہٹا دیا تو وہ اس کے قید خانے ہی میں ہلاک ہو گیا اور اس کے بھائی عمر بن ابواللیل حکمران بنا اور اس کے ساتھ ہراج ابن عبید بن احمد بن کعب نے جنگ کی یہاں تک کہ ہراج ہلاک ہو گیا جیسا ہم بیان کریں گے اور جب عمر ہلاک ہو گیا۔ تو اس کی قوم کی سرداری اس کے بھائی احمد بن ابواللیل نے سنبھالی اور اس نے مولاہم اور حمزہ کی جو اس کے بھائی عمر کا بیٹا تھا اور عمر ایک کمزور اور عاجز آدمی تھا۔ پس مہلہل کے لڑکوں نے اپنے عم زاد قاسم سے جھگڑا کیا اور وہ محمد، مسکیا، مرغم، طلب اور عون تھے۔ جو دوسرے لوگوں میں شامل تھے۔ ان کے نام مجھے یاد نہیں رہے۔ پس انہوں نے لوگوں کو یہ ترہیب دی کہ ان کی قوم پر کسی کو خصوصیت حاصل نہیں اور ابواللیل کے بیٹے محمد سے کشاکش رکھی اور وہ مسلسل اسی ڈگر پر قائم رہے۔

ہراج: اور جب ہراج بن عبید بن احمد کا ظہور ہوا اور اس کا کینہ اور سرکشی بڑھ گئی اور اس کا بہت برا اثر پڑا تو عوام کے سینوں میں اس کے متعلق جوش پیدا ہو گیا۔ پس وہ ۷۰۵ھ میں تونس چلا گیا اور جمعہ کے روز مسجد میں موزے پہن کر داخل ہو گیا۔ تو لوگوں نے موزے پہن کر مسجد میں آنے پر بُرا منایا اور اُسے بعض نمازیوں نے بھی اس بارے میں کہا تو اس نے جواب دیا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تونس میں سلطان کے داخلہ کے وقت ۷۱۰ھ میں رہا کر دیا جیسا کہ ہم اس کے حالات بیان کریں گے۔ پھر حمزہ' سلطان' ابو یحییٰ زکریا ابن اللحیانی سے ملا اور اس نے اس پر مسلسل احسانات کئے۔ پس اس نے اُسے دیگر عربوں پر فوقیت دے دی یہاں تک کہ اس کے بھائی نے اس پر حسد کیا اور سلطان کے پاس چلا گیا اور الحضرۃ اور دیگر بلاد افریقہ پر اس کے قبضہ کے بعد ۷۳۷ھ میں بجایہ کا حاکم بن گیا پس سلطان نے اسے اپنی حکومت کے لئے چن لیا اور حمزہ نے اس کا مقابلہ کیا اور وہ اس کے قرابت داروں کو یکے بعد دیگرے اس کے پاس لے آیا۔ جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے اور اس کے بھائی نے سلطان کی خیر خواہی میں فریب کاری کی اور حمزہ نے اس کام میں اُس کی مدد کی اور اس کی خیانت کی خبر مشہور ہوئی تو سلطان نے اسے اور اس کے بیٹے منصور اور اس کے زبیب زغدان کو پکڑ لیا اور مغرار بن محمد بن ابوللیل نے سلطان کے پاس اپنے عم زاد عون بن عبداللہ بن احمد اور احمد بن عبدالواحد اور ابوعبید اور ابو ہلال بن محمود بن فاد اور ناحی بن ابی علی بن کنز اور محمد بن مسکین اور ابوزید بن عمر بن یعقوب اور ہوارہ سے فیصل بن زغراع کی چغلی کھائی تو انہیں اس وقت ۷۲۲ھ میں قتل کر دیا گیا اور ان کے اعضاء حمزہ کے پاس بھیج دیئے گئے۔ تو اس کے غصے میں اضافہ ہو گیا اور وہ ابوتاشفین سے لغمراسن کے عہد میں تلمسان کی فوجوں کے ساتھ ملا اور اس کے ساتھ محمد بن سلطان لحیانی بھی تھا جو ابوضربہ کے نام سے مشہور ہے' اس نے اُسے حکومت کا سربراہ مقرر کیا اور ابوتاشفین نے انہیں زناتہ کی فوجوں کے ساتھ مدد دی اور یہ افریقہ کی طرف جنگ کے لئے گئے پس سلطان ان کے مقابلہ میں نکلا اور انہیں برغیش نے شکست دی اور اس کے بعد ہمیشہ ہی وہ سلطان ابویحییٰ کے پاس بہت حفصی کے اعیاص سے تربیت یافتہ آدمی لاتا رہا اور ابوتاشفین حاکم تلمسان زناتہ کی فوجوں کے ساتھ ان کی مدد کرتا رہا اور ان کے درمیان کئی دفعہ جنگیں ہوئیں۔ جو برابر رہیں۔ جیسا کہ ہم اس کی جگہ پر اس کا ذکر کریں گے۔ یہاں تک کہ سلطان ابوالحسن اور اس کی قوم جو بنی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چل پڑا اور قیروان میں ان پر حملہ کر دیا اور ان کے سردار اس کے بیٹے امیر ابوالعباس کے پاس اس کے محل میں گئے جو اس کے بیٹے کے خلاف خروج کرنے میں اُسے شامل کرتے تھے اور ان میں ان کا وزیر معن بن مطاعن بھی تھا۔ پس اس نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا اور باقی لوگ بھاگ گئے اور دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور ضمانت دی۔

سُلطان ابو یحییٰ: اور جب سلطان ابو یحییٰ فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے عمر نے حکومت سنبھالی تو یہ اس سے منحرف ہو گئے اور اس کے بھائی ابوالعباس کی مدد کی جو الجرید کا حاکم اور ولی عہد تھا۔ اپنے سواروں کے ساتھ اس کے ساتھ تونس کی طرف جنگ کرنے گئے پس ابوالعباس تونس میں داخل ہوا تو اس کے بھائی ابوالہول بن حمزہ کو بھی قتل کر دیا اور اس طرح ان کو مدد دی۔ اور خالد افریقہ سے حکومت کے سرکردہ لوگوں پر مشتمل ایک وفد لے کر حاکم مغرب سلطان ابوالحسن کے پاس گیا اور جب وہ ملک پر قابض ہو گیا تو اس نے راستوں پر فساد کرنے اور ٹیکس لینے سے ان کے ہاتھوں کو روک دیا اور وہ شہر بھی ان سے چھین لئے جو ان کے ہاتھوں میں بطور جاگیر کے تھے اور ان کو بلادِ مغرب اقصیٰ کے معقلیوں اور زغبیوں کے اعراب کے ساتھ ملا دیا پس انہیں اس کا یہ دباؤ گراں گزرا اور بگڑ بیٹھے اور اُسے بھی ان کے متعلق بدظنی ہو گئی اور مفسدین اپنے جنگلوں سے اطراف پر حملے کرنے لگے پس اس نے یہ بات ان کی طرف منسوب کی اور تونس میں خالد بن حمزہ اور اس کا بھائی احمد اور خلیفہ بن عبداللہ بن مسکین اور خلیفہ بن ابی زید جو حلیم کے شیوخ میں سے تھا اس کے پاس گئے اور ان کے متعلق اس کے پاس شکایت کی گئی کہ انہوں نے بنو ابوحفص میں سے اولاد کیانی کے بعض اعیاض کو داخل کیا ہے جیسا کہ اس کے سفر میں بیان ہوا ہے اور ہم اُسے اس کے موقع پر بیان کریں گے۔ پس اس نے انہیں گرفتار کر لیا اور ان کی اطلاع قبیلے میں پہنچ گئی پس انہوں نے قسطیلیہ اور برید میں جنگ شروع کر دی اور برنابی میں آل عبدالمؤمن کے بقیہ لوگوں پر جو ابوالعباس ادریس کی اولاد تھے غالب آ گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پڑھائی گئے لائے گئے کیونکہ وہ انہیں حکومت کا حمزہ نہیں چھوڑ دیتے تھے اور سلطان انہیں ان کے ہمسروں اولاد اہل بن قاسم بن احمد کے مقابلہ میں بھیجتا اور اس کی ضروریات کو پورا کر کے ان کے درمیان جنگ کروا دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے امت کو ذلت کے گڑھے سے نکالنے اور خوف اور بھوک کے دکھ سے نجات دینے اور موت کی ظلمتوں سے نور استقامت کی طرف کا ارادہ کیا اور سلطان امیر المؤمنین ابو العباس احمد ایدہ اللہ کو خلافت کی وراثت حاصل کرنے کے لئے بھیجا۔ پس اس نے الحضرہ کے لوگوں کو بھیجا پس وہ اس کے دارالامارت سے جو مغربی سرحد پر تھا۔ چل پڑے اور صحرائی لوگوں کا امیر اور منصور بن حمزہ اس کے پاس آئے یہ ۷۷۱ھ کا واقعہ ہے۔ جب سلطان ابو اسحاق فوت ہوا جو الحضرۃ کا حاکم اور خلافت و جماعت کے عصا کا مالک تھا اور اس کے بعد اس کے بیٹے خالد نے حکومت سنبھالی اور افریقہ کی طرف گیا اور تونس میں زبردستی داخل ہو گیا اور الحضرۃ پر دو سال بعد غالب آ گیا اور اس نے عربوں پر غالب آنے کی وجہ سے اپنی دھار کو تیز کر لیا اور ان کے ہاتھوں کے مفاسد سے روک دیا پس منصور کو حکومت سے نفرت پیدا ہو گئی اور امیر ابو یحییٰ زکریا بن سلطان نے ان کے جد اکبر ابن یحییٰ کو جو عربوں میں کئی سال سے رہ رہا تھا امیر مقرر کر دیا۔ جیسا کہ ہم حکومت کے حالات میں سب باتوں کو بیان کریں گے اور ۷۷۱ھ میں اُسے تونس پر چڑھا لایا مگر تونس فتح نہ ہو سکا اور انہیں کچھ بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی اور منصور نے اپنی حالت کا ذکر سلطان سے کیا اور خیر خواہی کے چہرہ سے نقاب اٹھایا اور اس کا قبیلہ اس کے بُرے کنٹرول اور حسد کی وجہ سے اس سے تنگ پڑ چکا تھا پس اس کے بھائی ابو اللیل کا بیٹا محمد اس کے پاس گیا اور اُسے نیزہ مار کر اس کا کام تمام کر دیا اور وہ اسی روز ۷۵ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی جمعیت منتشر ہو گئی اور اس کے بعد ان کی حکومت اس کے بھتیجے صولہ بن خالد بن حمزہ نے سنبھالی اور اس کی مدد ابن عمر کی اولاد کرتی تھی۔ پس اس نے سلطان کی خدمت اور خیر خواہی کی کچھ کوشش کی مگر پھر نافرمانی اختیار کی اور اختلاف کی حقیقت سے پردہ اٹھایا اور مسلسل تین دفعہ اس کا یہ حال ہوا اور سلطان نے اسے اور اس کی قوم کو ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے تھے اس کی شہادت مرسلین اور ان کے حقیقوں کے واقعات سے ملتی ہے۔ جو وہ اپنے امتال کے ساتھ روا رکھتے تھے حالانکہ اس عہد میں صدقہ، سختی اور عزت کے ساتھ حق کا خواہاں تھا اور اس کے دینے میں زیادہ حقارت اور مذلت نہیں تھی اور بنوعباس کے زمانے میں جب حکومت مضبوط ہوگئی اور جتھے داروں پر سختی کی جانے لگی۔ تو اس کا مقصد انہیں بلادِ نجد اور تہامہ اور ان کے درے سے بیاباں میں بھجوانا تھا اور عبیدیوں کے زمانے میں حکومت کو ضرورت تھی کہ وہ انہیں اس جنگ کی طرف مائل کرے جو ان کے اور بنوعباس کے درمیان جاری تھی اور جب وہ اس کے بعد برقہ اور افریقہ کے علاقوں کی طرف گئے تو وہ حکومت کی پناہ میں کھلے پھرتے تھے اور جب بنوابوحفص نے انہیں انتخاب کیا۔ تو وہ ذلت اور رسوائی میں ان کے ساتھ تھے۔ یہاں تک کہ زناتہ کے ابوالحسن اور اس کی قوم سے قیروان میں ان کی جنگ ہوئی۔ تو وہ دوسرے عربوں کے لئے مغرب کی حکومتوں کے مقابلہ میں عزت کے راستہ پر چلے۔ پس معقل اور زغبہ نے زناتہ کے بادشاہوں پر ظلم کیا اور مار کھانے کے بعد ان کی تلاش میں حد سے بڑھ گئے تا کہ غالب آنے والوں کو اس قسم کی زیادتی سے روک سکیں۔ واللہ مالک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

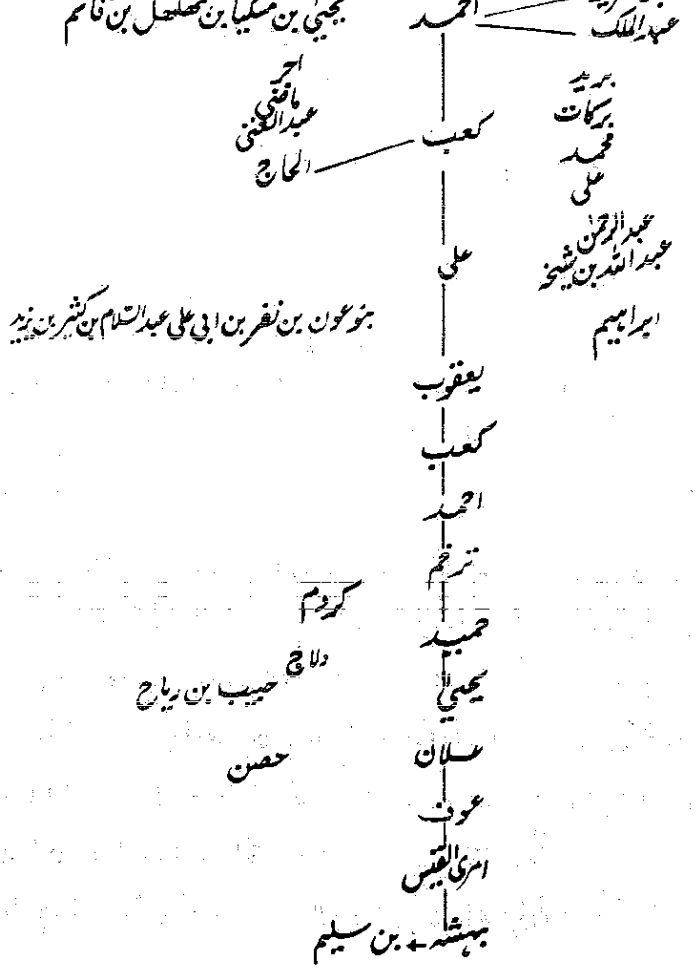

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

باب : ۱۱

قاسم بن مرا بن احمد

سُلیم کے عالم بالسنّہ قاسم بن مرا کے حالات اور اس کا انجام اور گردشِ احوال

یہ شخص کعوب میں سے احمد بن کعب کی اولاد میں سے تھا اور اس کا نام قاسم بن مرا بن احمد تھا اور یہ ان میں عابد و زاہد تھا اور یہ اپنے دور کے شیخ العلماء ابو یوسف الدھائی سے قیروان میں ملا اور اس سے علم حاصل کیا اور اس کی صحبت اختیار کی اور پھر اپنی قوم میں اپنے شیخ کے طریق کے مطابق تقویٰ اور سنت کی مقدور بھر پابندی کرتا ہوا چلا گیا اور اس نے عربوں کی حالت کو دیکھا کہ وہ راستوں میں فساد اور بغاوت کرتے ہیں۔ تو اس نے ان میں بُری باتوں سے روکنے اور سنت کے قائم کی ٹھان لی اور اس نے اپنے خاندان کو جو اولادِ احمد میں سے تھا۔ اس طرف دعوت دی کہ وہ اس کے ساتھ مل کر اس بارے میں جنگ کریں۔ پس اولاد ابو اللیل نے جو اس کے راز دار تھے اسے مشورہ دیا کہ وہ اپنی قوم سے یہ مطالبہ نہ کرے۔ مبادا وہ اس کی عداوت پر آمادہ ہو جائیں اور اس کا کام خراب ہو جائے اور انہوں نے اُسے کہا کہ وہ یہ مطالبہ سُلیم کے دیگر لوگوں سے کرے اور وہ ان لوگوں کے مقابلہ میں خاص طور پر اس کے محافظ ہوں گے جو اس پر حملہ کرنا چاہیں گے۔ پس صحرا میں سے مختلف قسم کے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ جو اس کے طریق پر چلتے اور اس کی پیروی کرتے اور اس کے ساتھ رہتے تھے اور ان کا نام جنادہ تھا اور اس نے قیروان اور آس پاس کے بلادِ ساحل میں راستوں کی اصلاح کی دعوت کا آغاز کیا۔ اور اسے جس قزاق کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ راستوں میں ڈاکے ڈالتا ہے وہ اسے قتل کرنے کے لئے اس کا تعاقب کرتا اور اس نے مشہور قزاقوں کے ساتھ جنگ کی اور ان کے اموال اور خون کو مباح قرار دیا یہاں تک کہ اس نے تمام قزاقوں کو اچھی طرح بھگا دیا اور اس وجہ سے آلِ حصن پر اس کا بول بالا ہو گیا اور افریقہ میں تونس، قیروان اور بلاد الجرید کے درمیان راستے ٹھیک ہو گئے اور اس کی قوم نے اس کی عداوت پر پکا کر لیا اور بنو مہلہل قاسم بن احمد کے بعض آدمیوں نے سلطان تونس امیر بن حفص کو مشورہ دیا کہ اس آدمی کی دعوت، حکومت اور جماعت کے لئے بے عزتی کا باعث ہے مگر اس نے ان کی بات پر کوئی توجہ نہ دی اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا پس وہ اس کے ہاں سے اس کے قتل کے ارادہ سے نکلے اور ایک روز اسے اپنے دستور کے مطابق اپنے کاموں میں مشورہ کے لئے بلایا اور اس کے ساتھ اپنی قوم کے صحن میں کھڑے ہو گئے پھر وہ اس سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بنو حصن بن علاق

بنو حصن، بطون علاق میں سے ہیں اور حصن یحییٰ بن علاق کا بھائی ہے۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اور یہ بھی دو بطن ہیں۔ بنو علی اور حکیم اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حکیم، حصن سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس کی گود میں پرورش پا کر اس کی طرف منسوب ہو گیا ہے اور حکیم کے کئی بطن ہیں جن میں سے بنو ظریف بن حکیم بھی ہیں جو عائشہ عبہ نصیر حمر بن مقدام بن ظریف اور زیاد بن ظریف کی اولاد ہیں اور ان میں سے بنو وائل بن حکیم اور بنو طرود بن حکیم بھی ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ طرود، سُلیم کا قبیلہ نہیں بلکہ وہ منبس سے تعلق رکھتا ہے۔ جو ہلال بن عامر کا ایک بطن ہے اور کہتے ہیں کہ ان میں سے زید العجاج بن فاضل بھی ہے جس کا ہلال کے جوانوں میں ذکر آتا ہے اور طرود کے متعلق صحیح بات یہ ہے کہ وہ بنی فہم بن عمر بن قیس بن عیلان بن عدوان میں سے ہیں اور انہی میں شمار ہوتے ہیں اور طرود الاالاج کے حلیف تھے پھر انہوں نے ان سے قطع تعلق کر لیا اور آل ملاعب کے حلیف بن گئے اور حکیم کے بطون میں سے آل حسین نوال، مقعد اور الجمیعات بھی ہیں لیکن مجھے معلوم نہیں کہ ان کا نسب کیسے متصل ہوتا ہے اور ان میں سے بنو نمیر بن حکیم بھی ہیں اور نمیر کے دو بطن ہیں۔ ملاعب اور احمد اور احمد میں سے بنو محمد اور بطین ہیں اور ملاعب میں سے بنو ہیکل بن ملاعب ہیں اور وہ اولادِ زِنام اور الفریات اور اولاد میاس اور اولادِ فائد ہیں اور اولادِ فائد میں سے العرج، المدافعت اور اولادِ یعقوب بن عبداللہ بن کثیر بن حرقوص بن فائد ہیں اور حکیم اور اس کے دیگر بطون کی سرداری انہی کے پاس ہے اور حکیم کے ٹھکانے اس عہد میں سوسہ اور اجم کے درمیان ہیں اور ان میں سے الثابجہ کبھی بنی کعب کے اور کبھی اولادِ ابوالّلیل کے اور کبھی ان کے ہمسروں اولاد مہلہل کے حلیف ہوتے ہیں اور ان کی سرداری بنو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سلطان ابوالحسن نے جنگِ قیروان کی طرف دعوت دینے پر گرفتار کیا تھا۔ پھر اس نے اُسے قیروان میں محصور ہونے کی حالت میں رہا کر دیا اور اس کے بعد اسے سلطان کے ہاں اختصاص حاصل تھا اور جب جنگِ قیروان کے بعد عرب' مفافات پر غالب آ گئے تو سلطان خلیفہ نے اُسے یہ جگہ بطور جاگیر دے دی اور وہ اس کی ملکیت میں رہی اور خلیفہ کی وفات ہوگئی۔ تو ان کی سرداری حکیم قبیلے میں سے اس کے عم زاد عامر بن محمد بن مسکین نے سنبھالی' پھر محمد بن ثینہ بن خالد نے جو بنو کعب سے تعلق رکھتا تھا۔ اسے قتل کر دیا اور اُسے یعقوب بن عبدالسلام نے قتل کر دیا۔ پھر ۷۵۵ھ میں جہادِ جرید میں دھوکے سے محمد نے اُسے قتل کر دیا۔ پھر ان کی حکومت منتشر ہوگئی اور اس عہد میں ان کی سرداری احمد بن محمد بن عبداللہ بن مسکین الملقب بہ ابومعنویہ جو خلیفہ مذکور کا بھتیجا تھا کے درمیان اور عبداللہ بن محمد بن یعقوب جو ابوالھول مذکور کا بھتیجا تھا کے درمیان قائم ہوگئی اور جب سلطان ابوالعباس نے تونس پر قبضہ کیا تو سوس کو ان کے ہاتھوں سے چھین لیا جس کی وجہ سے احمد ناراض ہو گیا اور صولہ بن خالد بن حمزہ کی حکومت کی طرف چلا گیا جو اولادِ ابواللّیل میں سے تھا اور انہوں نے اختلاف اور جنگ کی راہ اختیار کی اور بہت دور تک چلے گئے ہیں اور وہ اس عہد میں الضواحی اور سبزہ زاروں سے دھتکارے ہوئے ہیں اور جنگل کی طرف چلے گئے ہیں اور عبداللہ بن محمد جو الرلوی کا لقب اختیار کئے ہوئے ہے۔ وہ سلطان کی طرف آ گیا اور اس نے اولادِ مہلہل کے ساتھ اپنی حکومت اور بلد پر پختہ معاہدہ کر لیا۔ پس اس کی قوم میں اس کی سرداری کی عظمت قائم ہوگئی اور وہ اس عہد تک اسی حال پر قائم ہے پھر ابومحونہ۔ سلطان کی خدمت میں واپس گیا اور حکیم کی ریاست ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگئی اور وہ اس عہد تک اسی حالت میں ہیں اور حکیم کے بھائیوں بنو علی کے لئے اولادِ صورہ کے بطون ہیں اور ان دونوں کو' عوف بن محمد بن علی حصن اور اولاد نمی اور بدرانہ اور اولاد ام احمد اور الحضرۃ اور معقد اور البیعات اور الحمر اور المسابہۃ آلِ حسین اور حجری اکٹھے کرتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

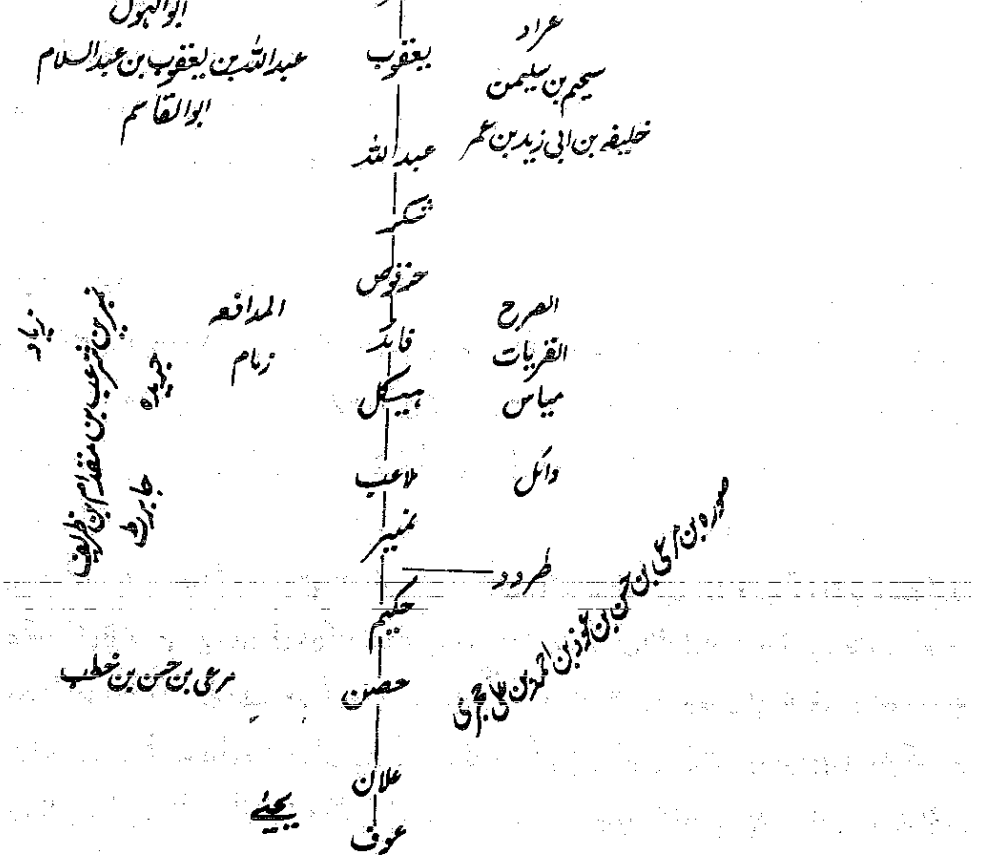

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور ان سے بطن اولاد دشاح بن عامر اور تمام ذباب کی سرداری انہی میں ہے اور یہ دو بطن ہیں۔ المحامید یعنی بنو محمود بن طوب بن بقیہ بن دشاح اور ان کے ٹھکانے قابس اور نفوسہ کے درمیان سے الضواحی اور جبال تک ہیں اور اس عہد میں ان کی سرداری بنی رجاب بن محمود میں ہے۔ جو اولادِ مسباع بن یعقوب بن رحاب کے لئے ہے اور دوسرا بطن الجواری ہے یعنی بنو حمید بن جاریہ بن دشاح اور ان کے ٹھکانے طرابلس اور اس کے مضافات تاجورا' ہزاحہ اور زنزور اور اس کے ساتھ ملتے جلتے علاقوں تک ہیں اور اس عہد میں ان کی سرداری بنی مرغم بن صابر بن عسکر بن علی بن مرغم میں ہے اور اولاد دشاح میں سے دو اور چھوٹے بطن ہیں۔ جو الجواری اور المحامدہ کے ساتھ شامل ہیں اور یہ دونوں الجواریہ ہیں۔ یعنی بنو جراب بن دشاح اور العمور' بنو عمر بن دشاح ہیں۔ التیجانی کا العمور کے متعلق یہی خیال ہے اور ہلال بن عامر میں بھی العمور کا ایک بطن ہے جیسا کہ ہم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ذباب کے عمورانہی میں سے ہیں اور انہوں نے ذباب کے ساتھ خاص طور پر اپنے ٹھکانے کو اکٹھا کر لیا ہے اور یہ سُلیم میں سے نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی اس کی حقیقت کو بہتر طور پر جانتا ہے۔

اور دشاح کی اولاد میں سے بنو حریز بن تمیم بن عمر بن دشاح بھی ہیں جن میں فائد بن حریز عرب کے مشہور شہسواروں میں سے تھا اور اس کے اشعار اس عہد تک ان میں داستان کی طرف متداول ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ المحامید میں سے تھا۔ یعنی فائد بن حریز بن حربی بن محمود بن طوب اور یہ بنو ذباب قرافش الغزی اور ابن غانیہ کے شیعہ تھے اور ان دونوں کا بہت اثر تھا اور قرافش نے ایک روز الجواری کے سردار کو قتل کر دیا اور پھر یہ ابن غانیہ کی وفات کے بعد امیر ابو زکریا اور اس کے بعد اس کے اہل بیت کی خدمت میں چلے گئے اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے الداعی بن ابی عمارہ کی حکومت کو قائم کیا اور اس کا ان پر مشتبہ ہونا اس لئے تھا کہ وہ مخلوع کی بجائے ان کا امیر نہ بن جائے اور یہ اپنے آقا اور اس کے بیٹوں کی وفات کے بعد ان کی طرف بھاگ آیا اور ان کے ہاں مہمان اترا۔ یہاں تک کہ ابن ابی عمارہ کا ان کے پاس سے گزر ہوا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس نے پانی لیا اور کوچ کرنے کی دعوت دی اس نے اس کی طلب کے مطابق اجازت چاہی۔ پس شاہِ برقہ نے اس کے اور مرغم کے درمیان معاہدہ کروایا اور ان دونوں کو بھیج دیا اور یہ ساحل طرابلس پر اترا اور مرغم نے ابن دبوس کے لئے دعوت کو قائم کیا اور اس کی قوم نے اس پر حملہ کر دیا اور ۸۸ھ میں طرابلس کا کئی روز تک محاصرہ کئے رکھا پھر انہوں نے اس کے محاصرہ کے لئے فوج کو چھوڑ دیا اور وطن کے خراج کے لئے کوچ کر گئے اور اس سے فراغت حاصل کر لی۔ اور یہ ان کے معاملہ کی انتہا تھی اور ابو دبوس مدت تک ان کے اوطان میں گھومتا رہا اور آٹھویں صدی کے آغاز میں کعوب نے اُسے بلایا اور اسے سلطان ابوعصید حفصی کے زمانے میں تونس لے آئے اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ مگر انہیں کامیابی نہ ہوئی اور وہ نواح طرابلس میں واپس آ گیا اور ایک مدت تک وہاں ٹھہرا رہا پھر مصر چلا گیا یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔ جیسا کہ اس بات کا تذکرہ قیروان میں سلطان ابوالحسن کے ساتھ اس کے بیٹے کے واقعات میں بیان ہو گا۔ اور الجواری اور الحامید اسی حالت میں رہے۔ یہاں تک کہ قابس اور طرابلس کے علاقوں سے حکومت کا سایہ سکڑنے لگا اور ان کے مضافات میں اس کی ریاست مختص ہو گئی اور انہوں نے پہاڑوں اور میدانوں میں رہنے والی رعایا کو غلام بنا لیا اور شہر والوں نے اپنے شہروں کی مخصوص حکومت قائم کر لی اور بنو مکی قابس میں اور بنو ثابت طرابلس میں حکمران بن گئے۔ جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے اور دشاح کی حکومت دونوں شہروں کے تقسیم ہونے سے منقسم ہو گئی۔ پس الجواری نے طرابلس اور اس کے مضافات اور نزور، غریان اور مغر کو سنبھال لیا اور الحامید قابس بلاد نفوسیہ اور حرب کے حکمران بن گئے اور ذباب کے اوربطون بھی ہیں جو جنگل میں چراگاہیں تلاش کرتے ہیں اور ان کے ٹھکانے مشرف کی جانب ان دشاحیوں سے بہت دور ہیں۔ جن میں سے آلِ سُلیمان بن حبیب بن رابع بن ذباب بھی ہے۔ جس کے ٹھکانے مغر اور غریان کے سامنے ہیں اور ان کی سرداری لغر بن زائد کی اولاد میں ہے اور آج کل ہائل بن حماد بن نصر کو حاصل ہے اور اس کے اور دوسرے بطن کے درمیان سالم بن وہب تک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جلہ پر رہنے والے اکثر عربوں کی معاش نمک ہے اور جب انہیں معاش کی ہو جاتی ہے۔ تو وہ اونٹوں، گدھوں اور خچروں کے ذریعے زمین پھاڑتے ہیں اور قبلہ کی جیت میں کھجوروں کے درختوں کے علاقوں میں چلے جاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اجلہ اور سنتیر کے میدان میں اور اس کے پیچھے ریگستان اور بیابان سے سودان کے علاقے تک ان کے پڑوس میں رہتے ہیں اور برقہ میں ان عربوں کا سردار ابوذنب ہے جو بنی جعفر میں سے ہے اور مغرب کے حاجی ان کے بیت اللہ سے الگ رہنے اور ان کی جماعتوں کے لئے خوراک لانے کی وجہ سے ان کے حسن نیت کے مداح ہیں۔ **فمن یعمل مثقال ذرة خیراً یره.**

اور ان کے نسب کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ وہ کن عربوں کی اولاد میں سے ہیں اور مجھے ذباب کے ثقہ آدمیوں نے خریص بن شیخ ابی ذباب سے بتایا ہے کہ وہ برقہ کے کعوب کے بقایا ہیں اور ہلالیوں کے نسابوں کا خیال ہے کہ وہ ہلال بن عامر کے بھائی ربیعہ بن عامر کی اولاد ہیں اور یہ بات بنی سُلیم کے ذکر کے آغاز میں بیان ہو چکی ہے اور بعض نسابوں کا خیال ہے کہ وہ اور کعوب' الغرہ سے ہیں اور الغرۃ ہیث سے ہے اور الغرۃ کی سرداری اولاد احمد کے لئے ہے اور ان کا سردار ابوذئب ہے اور المسانیہ ہوارہ میں سے ان کے پڑوسی ہیں اور مجھے سلام بن ترکیہ شیخ اولاد مقدم نے بتایا ہے جو عقبہ میں ان کا پڑوسی ہے کہ وہ مسراقہ کے بطون سے ہیں۔ جو ہوارہ کے بقیہ ہیں اور میں نے محقق نسابین کو اسی رائے پر پایا ہے۔ اس کے بعد میں مصر میں آنے والے بہت سے اہل برقہ سے ملا اور یہ عربوں کے چوتھے طبقے کا آخری طبقہ ہے اور اس کے اختتام سے ابتدائے آفرینش سے عربوں اور ان کی نسلوں کے متعلق دوسری کتاب ختم ہو گئی ہے اور ہم تیسری کتاب میں بربریوں کے حالات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ **واللہ ولی العون.**

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

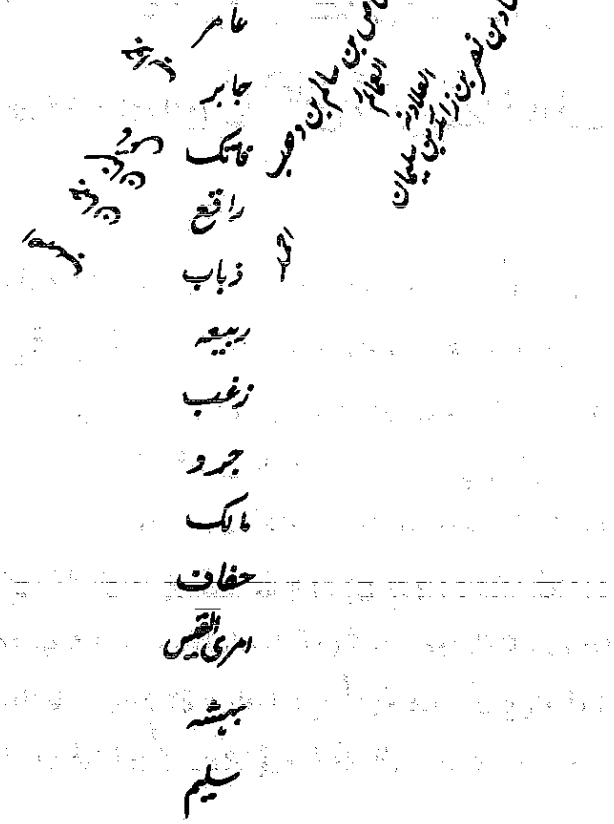

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تیسری کتاب اور ابتدائے آفرینش سے اس عہد تک ان کی اولیت اور حکومت کا ذکر اور ان کے متعلق لوگوں کے اختلاف کا بیان

آدمیوں کی یہ قوم' مغرب کے قدیم باشندے ہیں۔ جنہوں نے پہاڑوں' میدانوں' ٹیلوں' سبزہ زاروں اور اس کے شہروں اور مضافات کو بھر دیا ہے اور یہ پتھروں' مٹی' پنوں' درختوں' بالوں اور اون سے گھر بناتے ہیں اور ان کے صاحب اقتدار لوگ چراگاہوں کی تلاش میں سفر کرتے ہیں اور ان سفروں میں سبزہ زاروں سے گذر کر صحرا اور ریگستانوں میں نہیں آتے اور ان کی آمدنی بکریوں اور گایوں سے ہوتی ہے اور گھوڑے عام طور پر سواری اور بچے حاصل کرنے کے لئے ہوتے ہیں اور بسا اوقات ان میں سے چراگاہیں تلاش کرنے والوں کے لئے اونٹ بھی عربوں کی طرح آمدنی کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور ان میں سے کمزور لوگوں کی معاش کاشتکاری اور چرنے والے جانور ہیں اور سبزہ زاروں کے معزز مالکوں اور سفر کرنے والے کی معاش' اونٹوں کے بچے دینے نیزوں کے سایوں اور راستوں میں ڈاکے ڈالنے میں ہے اور ان کا عام لباس اور سامان اون کا ہوتا ہے اور وہ دھاری دار چادریں اوڑھتے ہیں اور ان پر سرگیں کوٹ ڈالتے ہیں اور عموماً ان کے سر ننگے ہوتے ہیں اور کبھی انہیں منڈا دیتے ہیں اور ان کی زبان عجمی ہے جو اپنی نوع کے اعتبار سے ممتاز ہے اور اسی وجہ سے وہ اس نام سے مخصوص ہیں۔

کہتے ہیں کہ جب افریقش بن قیس بن صیفی نے مغرب اور افریقہ سے جنگ کی اس وقت وہ تبابعہ کے بادشاہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

برانس کے قبائل: نسابین کے نزدیک برانس کے قبائل کو سات جڑیں اکٹھا کرتی ہیں ان کے نام یہ ہیں ازواجہ' مصمودہ' اوربتہ' عجیسہ' کامہ' صنہاجہ اور ادریفہ اور سابق بن سُلیم اور اس کے اصحاب نے لمطہ' مسکورہ اور کزولہ کا بھی اضافہ کیا ہے اور ابومحمد بن حزم بیان کرتا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ضہاج اور لمط ایک عورت کے بیٹے تھے جسے بصکی کہتے ہیں اور ان دونوں کے متعلق معلوم نہیں کہ ادریغ نے اس عورت سے شادی کی ہو اور اس نے اس کے لئے ہوار کو جنم دیا ہو۔ ان کے متعلق عام طور پر یہی مشہور ہے کہ یہ دونوں ہوار کے ماں جائے بھائی ہیں اور ابن حزم بیان کرتا ہے کہ ادریغ کے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ کندہ کے مثنیٰ بن سکاک کا بیٹا ہے مگر یہ جھوٹ ہے اور کلبی کہتا ہے کہ کتامہ اور ضہاجہ' بربری قبائل میں سے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ یمانی قبائل میں سے ہیں اور دونوں کو' افریقش بن صیفی نے افریقہ میں اپنے محافظوں کے ساتھ چھوڑا تھا اور یہ ان کے بارے میں تمام اہل تحقیق کا مذاہب کا خلاصہ ہے۔

اور ازواجہ میں سے مسطاطہ ہے اور معمودہ میں سے غمارہ ہے۔ جو غمار بن مصطاف بن ملیل بن معمود کے بیٹے ہیں اور ادریغہ میں سے ہوارہ' ملک' مغد اور قلدن ہے اور ہوار بن ادریغ سے ملیلہ ہے اور بنو کہلان ہیں اور ملک بن ادریغ سے صطط' ورفل' اسیل اور مسراقہ ہیں اور ان سب کو لہانہ' بنو لہان' بنو لہان بن مالک کہا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ ملیلہ ان میں سے ہے اور معد بن ادریغ سے ماداس' زمور' کبا اور مصرای ہے اور قلدان بن ادریغ سے مصاتہ' رسلیف' بیانہ اور فل ملیلہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لئے کہ کل اداس نے زحیک بن ادریغ کے بعد اس سے شادی کی تھی۔ جو اس کے چچا برنس والد ہوارہ کا بیٹا تھا اور اداس' ہوارہ کا بھائی تھا اور اس کے سب بیٹوں کا نسب ہوارہ میں داخل ہے اور وہ یہ ہیں سفارہ' انذارہ' ہنزولہ' ضربہ' فعداغہ' اوطیط اور ترفعتہ یہ سب کے سب اداس بن زحیک بن بادغیس کے بیٹے ہیں اور آج کل وہ ہوارہ میں ہیں۔

لوالا الاکبر: اور لوالا کبر سے دو عظیم بطن ہیں۔ نغرادہ یعنی نفزاد بن لوالا کبر کے بیٹے اور لواتہ الاصغر کے بیٹے اور لواتہ سے سرداتہ ہیں جو فیطط بن لوالاصغر کے بیٹے ہیں اور سرداتہ کا نسب مغرادہ میں داخل ہے۔ ابو محمد بن حزم کہتا ہے کہ مغرادہ نے ام سردانہ سے شادی کی تو سرداتہ بنی مغرادہ کے ماں جائے بھائی بن گئے اور اس کا نسب ان سے مل جل گیا۔

نفزادہ: اور نفزادہ سے بھی بہت سے بطون ہیں جو یہ ہیں ولہاہہ' غسانہ' زہلہ' سوماتہ درسیف' عرنیزہ' زائیمہ' ورکول' مرسیتہ' وردغروس اور وردن اور یہ سب کے سب نطوفت کے بیٹے ہیں جو نفزاد سے تھا اور ابن سابق اور اس کے اصحاب نے مجز' مکلاتہ کا بھی اضافہ کیا ہے اور کہتا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ مکلاتہ بربر میں سے نہیں ہے۔ بلکہ حمیر میں سے ہے۔ جو چھوٹی عمر میں نطوفت کے پاس آ گیا۔ تو اس نے اُسے متبنیٰ بنالیا اور وہ مکلاتن رعان بن کلاع بن سعد بن حمیر ہے۔

ولہاصہ: اور ولھاصہ جو نفزادہ میں سے ہیں اس کے دلہاص کے دونوں بیٹوں بیزغاس اور وجیہ سے بہت سے بطون ہیں۔ اور بزغاش سے بطون اور مجوسہ ہیں اور وہ رحال' لحو' بورغیش' دانجذ' کرطیط اور مانجول سیئت وبجوح بن بیزغاش بن ولہاص بن نطوفت بن نفزاد کے بیٹے ہیں۔ ابن اسحاق اور اس کے اصحاب کہتے ہیں کہ بنو بیزغاش' لواتہ سے ہیں اور سب کے سب جبال اور اس میں رہتے ہیں۔

وجیہ: اور وجیہ سے ورترین' تریز' ورتبوفت' مکرا' لقوس ہیں۔ جو وجیہ بن ولہاص بن لطّوفت بن نفزاد کے بیٹے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں اور ابن حزم' زدادہ کو بطون کتامہ میں شمار کرتا ہے اور زوادہ کو سمکان میں شمار کرتا ہے یہ ایک مشہور قبیلہ ہے۔

زواغہ : اور زواغہ سے بنو ماجز' بنو واطیل اور سمکین ہیں اور ان کا مکمل بیان ان کے تذکرہ کے موقع پر آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اور یہ اس قوم کے قبائل کے متعلق اجمالی بیان ہے اور اس کی تفصیل ان کے تفصیلی حالات میں ضروری طور پر بیان ہوگی اور گذشتہ امم میں سے کسی کی طرف ان کا نسب لوٹتا ہے اس بارے میں نسابوں کے اندر بہت اختلاف پایا جاتا ہے اور انہوں نے اس کے متعلق طویل بحث کی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے نقشان کی اولاد میں سے ہیں اور اس کا تذکرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تذکرہ کے موقع پر بیان ہو چکا ہے اور دوسرے کہتے ہیں کہ بربر یمنی ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اوزاع یمن میں سے ہے اور مسعودی ان کو غسان وغیرہ سے قرار دیتا ہے اور یہ لوگ سیل تند و تیز کے وقت متفرق ہو گئے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ ابراہہ ذوالمہار نے ان کو مغرب میں پیچھے چھوڑ دیا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ یہ لخم اور جذام میں سے ہیں جن کی فرودگاہیں فلسطین میں تھیں اور وہاں سے ان کو ایک ایرانی بادشاہ نے نکال دیا تھا۔ اور جب یہ مصر پہنچے تو مصری بادشاہوں نے انہیں اترنے سے روک دیا پس یہ دریائے نیل کو عبور کر کے شہروں میں منتشر ہو گئے اور ابو عمر بن عبدالبر کہتا ہے کہ بربر کے کئی قبائل نے یہ ادعا کیا ہے کہ وہ نعمان بن حمیر بن سبا کی اولاد میں سے ہیں۔ جو زمانہ فروٹ میں بادشاہ تھا اور اس نے اپنے بیٹوں کو بلا کر کہا کہ میں تم میں سے کچھ بیٹوں کو مغرب کو آباد کرنے کے لئے بھیجنا چاہتا ہوں۔ تو انہوں نے اس بارے میں اس سے گفتگو کی اور وہ ان کا سردار بنا اور اس نے ان میں سے لمت' ابولتونہ' مسغو ابوموسوفہ' مرط ابوہسکورہ' اضاک' ابوضہاجہ' لمط' ابولمطہ اور ایلان ابوہیلانہ کو بھیجا۔ پس ان میں سے بعض جبل دون ہیں اور بعض سوسن ہیں اور بعض درعہ میں اترے پڑے اور لمط' کزول کے ہاں اترا اور اس کی بیٹی سے شادی کر لی اور جانا یعنی ابوزناتہ وادیٔ شلف میں اترا اور بنو رو تجین اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں۔ پس اس قول کے مطابق وہ عمالقہ ہیں اور مالک بن مرحل کہتا ہے کہ بربر' حمیر' مفر اور قبط اور عمالقہ اور کنعان اور قریش کے مختلف قبائل ہیں جو شام میں ایک دوسرے سے ملے اور شور کیا۔ تو افریقش نے بکثرت کلام کرنے کی وجہ سے ان کا نام بربر رکھا اور مسعودی طبری اور اسماعیلی کے نزدیک ان کے خراج کا سبب یہ ہے کہ افریقش نے انہیں افریقہ کی فتح کے لئے اکٹھا کیا اور ان کا نام بربر رکھا اور وہ اس کا شعر پڑھ رہے تھے۔

''جب میں نے کنعان کو تنگی کے علاقے سے مرفہ الحالی کے لئے بھیجا تو اس نے شور وغل کیا''۔ ابن کلبی کہتا ہے کہ لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ بربر کو شام سے کس نے نکالا' بعض کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے وحی کے ذریعہ انہیں نکالا۔ آپ کو حکم دیا گیا کہ اے داؤد' بربر کو شام سے نکال دو یہ زمین کا جذام ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ انہیں یوشع بن نون نے نکالا اور بعض کہتے ہیں کہ انہیں افریقش نے نکالا اور بعض کہتے ہیں کہ ایک تبابعی بادشاہ نے انہیں نکالا اور البکری کے نزدیک بنی اسرائیل نے انہیں جالوت کے قتل کے وقت نکالا اور مسعودی اور البکری کہتے ہیں کہ یہ جالوت کی موت کے بعد' مغرب کی طرف بھاگ گئے اور مصر جانا چاہا تو قبطیوں نے انہیں جلاوطن کر دیا اور یہ افرنج اور افارقہ کی جنگ کے وقت برقہ' افریقہ اور مغرب میں ٹھہر گئے اور انہوں نے ان کو صعلیہ' سردانیہ' میورقہ اور اندلس میں گزار دیا۔ پھر وہ اس بات پر رضامند ہو گئے کہ شہر افرنجہ' کے لئے ہوں گے اور وہ جنگلوں میں کئی زمانوں تک خیموں میں رہے اور اسکندر سے سمندر اور طنجہ اور سوس تک شہروں میں آتے رہے یہاں تک کہ اسلام آ گیا اور ان میں سے کچھ لوگ یہودی اور عیسائی بن گئے اور کچھ مجوسی بن گئے جو شمس وقمر اور بتوں کی پرستش کرتے تھے اور ان کے ملوک ورؤساء بھی تھے اور ان کے اور مسلمانوں کے درمیان قابلِ ذکر معرکے ہوئے ہیں اور الصولی اور البکری کہتا ہے کہ شیطان نے بنی حام اور بنی سام کے درمیان اختلاف ڈال دیا تو بنو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی ملاقات کے بغیر اونٹ لاغر ہو گئے ہیں''۔اور شماخ کی طرف یہ اشعار بھی منسوب کئے گئے ہیں:

''اور بربر نے ہمارے ملک سے دور گھر بنایا اور جہاں کا اس نے ارادہ کیا وہاں چلا گیا۔ بربر پر عجمی ہکلے پن نے بوجھ ڈالا۔ حالانکہ بربر' حجاز میں عجمی نہیں تھے۔ گویا میں اور بربر اپنے گھوڑوں کے ساتھ کبھی نجد میں نہیں ٹھہرے اور نہ ہی ہم نے لوٹ اور غنیمت کا مال تقسیم کیا ہے''۔

اور علمائے بربر نے عبیدہ بن قیس عقیلی کے یہ اشعار بھی پڑھے ہیں:

''اے وہ شخص جو عرفہ میں ہمارے درمیان سعی کر رہا ہے۔ ٹھہر جا اللہ تعالیٰ اچھے راستوں کی طرف تیری راہنمائی کرے میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہم اور بربری مرتے دم تک بھائی ہیں اور یہ ہے ہمارا اصل جو بڑا کریم ہے اور قیس بن عیلان دنیا میں ہمارا اور ان کا باپ ہے اور جنگ میں وہ جنگ باز کی پیاس کو بجھا دیتا ہے پس ہم اور وہ کمینے دشمنوں کے علی الرغم مضبوط رکن اور بھائی ہیں اور جب تک لوگ باقی ہیں بربر ان کا مددگار ہے اور وہ ہمارے لئے ایک مضبوط سہارا ہے اور وہ دشمنوں کے لئے سرخ نیزے اور تلواریں تیار کرتا ہے۔ جو جنگ کے روز کھوپڑیوں کو توڑ دیتا ہے اور بربر بن قیس مفری قبیلہ ہے اور فرع میں بھی اس کا حسب نسب ہے اور قیس ہر ملک میں دین کا قوام ہے اور نسب کے حفظ کے وقت معد کا بہترین آدمی ہے اور قیس کو وہ بزرگی حاصل ہے جس کی وجہ سے اس کی اقتداء کی جاتی ہے اور قیس کے پاس تیز دھار تلوار ہے''۔

اور اسی طرح یزید بن خالد نے بربریوں کی حمایت میں جو اشعار کہے ہیں وہ بھی پڑھے جاتے ہیں ''اے وہ شخص جو ہم سے ہمارے اصل کے متعلق پوچھتا ہے قیس عیلان پہلے طاقتور آدمی کے بیٹے ہیں ہم طاقتور بربر کے بیٹے نہیں جس نے بزرگی کو پہچانا اور بزرگی میں داخل ہوا اور اس نے بزرگی کی بنیاد رکھی اور اس کے چقماق نے آگ دی اور وہ ہر بڑی مصیبت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اوران کے ساتھ اپنے بیٹے اوراس کی بیوی کے ساتھ بربر کے علاقے کی طرف کوچ کرگئی۔اس وقت وہ فلسطین اور اکناف شام میں رہائش پذیر تھے۔پس البھاد نے بربر بن قیس کے لئے دو بیٹوں علوان اور مارغیس کو جنم دیا اور علوان چھوٹی عمر میں ہی فوت ہوگیا اور مارغیس زندہ رہا اس کا لقب ابتر تھا اور وہ بربریوں میں سے ابتر کا باپ ہے اور تمام زناتہ اس کی اولاد میں سے ہیں۔مؤرخین کا بیان ہے کہ مارغیس الابتر نے باحال بنت واطاس بن محمد بن مجدل بن عمار سے شادی کی تو اس نے زحیک بن مادغیس کو جنم دیا اور ابوعمر بن عبدالبر کتاب التمہید فی الانساب میں بیان کرتا ہے کہ لوگوں نے بربر کے انساب کے متعلق بہت اختلاف کیا ہے اوران کے متعلق جو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ان میں سے انسب بات یہ ہے کہ وہ قبط بن حام کی اولاد میں سے ہیں۔جب وہ مصر میں اترا تو اس کا بیٹا مغرب کی طرف چلا گیا پس وہ مصر کے مضافات کے آخر میں ٹھہر گئے اور یہ برقہ سے بحر اخضر تک ہے اور بحر اندلس کے ساتھ ریگستان کے ختم ہونے تک یہ سوڈان سے جا ملتے ہیں اوران میں سے لوانہ سرزمین طرابلس میں رہتے ہیں۔اوراس کے قریب ہی نفزہ اتر پڑے پھر راستے طرابلس میں رہتے ہیں۔اوراس کے قریب ہی نفزہ اتر پڑے پھر راستے انہیں قیروان اوراس کے ورے تاھرت سے طنجہ اور سجلماسہ سے سوس اقصیٰ تک لے آئے اور وہ ضہاجہ کتامہ رکالہ رکلاوہ فطواکہ اور مرطاۃ کے قبائل تھے اور بعض مورخین نے بیان کیا ہے کہ شیطان نے بنی حام اور بنی سام کے درمیان اختلاف پیدا کر دیا اوران کے درمیان جنگیں ہوئی جن میں سام اوراس کے بیٹوں کو شکست ہوئی اور سام مغرب کی طرف چلا گیا اور مصر آیا اوراس کے بیٹے منتشر ہو گئے اور وہ سیدھا مغرب کی طرف چلا گیا۔یہاں تک کہ سوس اقصیٰ میں پہنچ گیا اوراس کے بیٹے اس کی تلاش میں اس کے پیچھے چلے گئے اوراس کے بیٹوں کا ہر طائفہ ایک جگہ پر پہنچا اور وہ اس کے حالات سے بے خبر ہو گئے اور وہ اس جگہ پر اقامت پذیر ہو گئے اوراس میں نشو ونما پائی اور ایک طائفہ ان کے پاس پہنچ کر ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور افریقش جس کے متعلق مؤرخین کا خیال ہے کہ وہ انہیں یہاں لایا ہے۔ انہوں نے خود بیان کیا ہے کہ اس نے انہیں یہاں موجود پایا اور وہ اس کی کثرت اور گونگے پن سے متعجب ہوا اور اس نے کہا کہ تمہارا شور کس قدر زیادہ ہے۔ پس وہ ان کو یہاں لانے والا کیسے ہوسکتا ہے اور اس کے اور ذوالمنار کے درمیان کوئی ایسی قوم نہیں جو اس طرح بڑھے پھولے اور یہ قول کہ وہ حمیر میں سے ہیں۔ جو نعمان کی اولاد میں سے ہے یا مفر میں سے ہیں جو قیس بن عیلان کی اولاد میں سے ہے جو ایک جھوٹی بات ہے اور اسے علماء اور نسابین کے امام ابو محمد ابن حزم نے باطل قرار دیا ہے اور کتاب الجمہرۃ میں بیان کیا ہے کہ بربر کے بعض قبائل نے ادعا کیا ہے کہ وہ یمن اور حمیر سے ہیں اور بعض بربر بن قیس کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ بلاشبہ یہ تمام باتیں جھوٹی ہیں۔ اور نسابوں نے قیس بن عیلان کے بیٹے بر کے نام کو سمجھا ہی نہیں اور حمیر کے لئے بلاد بربر کی طرف جانے کا کوئی راستہ ہی نہیں۔ یہ سب مؤرخین یمن کے جھوٹ ہیں اور ابن قتیبہ نے جو یہ کہا ہے کہ یہ جالوت کی اولاد میں سے ہیں اور جالوت قیس بن عیلان کی اولاد میں سے ہے یہ بھی حقیقت سے دور بات ہے کیونکہ قیس عیلان' معد کی اولاد میں سے ہے۔ اور ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ معد بخت نصر کا معاصر تھا اور جب بخت نصر عرب پر مسلط ہوگیا تو پرمیاہ نبی اس کے بارے میں بخت نصر سے خوف محسوس کرتے ہوئے اُسے شام لے گئے اور بخت نصر وہ ہے جس نے بیت المقدس کو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کے تعمیر کرنے کے ۴۵۰ سال بعد تباہ و برباد کیا تھا اور معد بھی حضرت داؤد کے بعد اتنی مدت ہی ہوسکتا ہے پس اس کا بیٹا قیس جالوت کا باپ کیسے ہوسکتا ہے۔ جو داؤد کا معاصر تھا یہ حقیقت سے حد درجہ دور بات ہے اور خیال میں یہ ابن قتیبہ کی غفلت اور وہم ہے اور حق وہ ہے جو ان کے بارے میں کسی اور چیز پر بھر سے نہیں کرتا اور یہ کنعان بن حام بن نوح کی اولاد میں سے ہیں۔ جیسا کہ پہلے مخلوقات کے انساب میں بیان ہو چکا ہے اور ان کے نام مارلیغ ہے اور ان کے بھائی ارکیش اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نزدیک یہ ان کے بھائیوں میں سے ہیں۔ واللہ اعلم

اب ہم ان کے انساب اور اولیت کے متعلق آخر میں پہنچ چکے ہیں۔ پس ہم ان قبائل کی تفصیل اور ایک قوم کے بعد دوسری قوم کے ذکر کی طرف رجوع کرتے ہیں اور انہی کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں جنہیں حکومت یا شہرت حاصل تھی۔ یا عالم میں ان کی نسل پھیلی اور اُسے اس عہد میں اور اس سے قبل البرانس اور البتر میں شمار کیا گیا اور ہم قبیلہ داران کے حالات کو بیان کریں گے جیسا کہ ہم تک ان کے حالات پہنچے ہیں اور ہم ان کا احاطہ کریں گے۔ واللہ المستعان.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس بات کو جھ لینے کہ مغرب کا لفظ اپنی اصل وضع کے لحاظ سے اسم اضافی ہے۔ جو اس جگہ پر دلالت کرتا ہے جو اس کے مشرق کی طرف اضافت کرنے سے معلوم ہو اور مشرق وہ ہے جو مغرب کی طرف اضافت کرنے سے معلوم ہو اور کیونکہ عرف ان اسماء کو معین جہات اور مخصوص علاقوں سے مخصوص کرتا ہے اور اہل جغرافیہ کی توجہ زمین کی ہیئت اور اس کے اقالیم کی تقسیم اور اس کی آبادی وخرابی اور اس کے پہاڑوں اور سمندروں اور اس کے اہل کے مساکن کی طرف ہوتی ہے۔ جیسے بطلیموس اور جاوذ اور صاحب صقلیہ جس کی طرف اس عہد کی مشہور کتاب جو زمین اور ممالک کی ہیئت کے متعلق ہے منسوب ہے۔

مغرب ایک جانب ہے جو جوانب کے درمیان ممیز ہے۔ پس مغرب کی جہت سے اس کی حد بحر محیط ہے جو پانی کا عنصر ہے اور اس کا نام زمین کے منکشف علاقے کے احاطہ کی وجہ سے محیط ہے جیسا کہ ہم کتاب کے شروع میں بیان کر چکے ہیں اور اسی طرح اس کو زیادہ سبز رنگ ہونے کی وجہ سے بحر اخضر بھی کہتے ہیں نیز اس کو ظلمات بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ سطح زمین ہر سورج سے منعکس ہونے والی شعاعوں کی روشنی اس میں کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ زمین سے دور ہے۔ پس یہ ظلمت والا ہو جاتا ہے اور روشنی کے فقدان کی وجہ سے وہ حرارت کم ہو جاتی ہے جو بخارات کو تحلیل کرتی ہے۔ پس بادل ہمیشہ ہی اس کی سطح پر تہ بہ تہ اور گہرے ہوتے ہیں اور عجمی اسے بحر اوقیانوس کا نام دیتے ہیں اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اس سے وہی مراد لیتے ہیں جو ہم عنصر سے لیتے ہیں اور اسی طرح اسے بحر البلایہ بھی کہتے ہیں اور یہ ایک ناپید کنار سمندر ہے جس میں کشتیاں ہوا کے راستوں اور ان کی نیابت کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ساحلوں سے حد نظر سے دور نہیں جا سکتیں اور محدود سمندروں میں کشتیاں' لوگوں کے بکثرت تجارب کی وجہ سے معروف ہواؤں کے ساتھ چلتی ہیں۔ پس ہوا' اپنی جگہوں سے چلتی ہے اور اس کے چلنے کی جگہ کی حد اس کی سمت میں ہوتی ہے پس ہر ہوا کی حد ان کے نزدیک معروف ہے اور اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہوا کے ساتھ اس کا چلنا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بڑی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی غایت کو پہنچ جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ اس کا طول پانچ اور کچھ ہزار میل ہے۔ اس میں میورقہ' میرقہ' یاسہ' صقلیہ ' افریطش' سردانیہ اور قبرس کے جزائر پائے جاتے ہیں۔ اور جنوب کی طرف اس کی چوڑائی کا یہ حال ہے کہ وہ ایک سمت سے نکلتا ہے اور پھر چلنے میں مختلف ہو جاتا ہے۔ کبھی جنوب میں دور تک چلا جاتا ہے اور کبھی شمال کی طرف لوٹ آتا ہے اور یہ بات ساحلی ممالک کی عرض بلد میں حائل ہو جاتی ہے اور اس طرح ہوتا ہے کہ عرض بلد' اس کے قطب شمالی کی اس بلندی کو کہتے ہیں۔ جو اس کے اُفق پر ہوتی ہے اور اسی طرح وہ اس بُعد کا نام ہے۔ جو اس کے اہل کے سروں کی سمت اور دائرہ معدل النہار کے درمیان ہوتا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ زمین کروی شکل کی ہے اور آسمان بھی اس کے اُوپر اسی طرح ہے اور افق بلد وہ فرق ہے جو زمین و آسمان میں سے دیکھی اور ان دیکھی چیزوں کے درمیان پایا جاتا ہے اور فلک دو قطبوں والا ہے اور جب ان میں سے ایک آبادی کے اُوپر بلند ہوتا ہے تو دوسرا اتنا ہی ان سے نیچے ہو جاتا ہے اور زمین کی آبادی زیادہ تر شمال میں ہے اور جنوب میں کوئی آبادی نہیں جیسا کہ اس کا مقام پر اسے بیان کیا جا چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قطب جنوبی کے مقابلہ میں قطب شمالی آبادی والوں کے اوپر ہے۔ اور گول چیز کی سطح پر چلنے والا' جب ایک جہت میں دور چلا جاتا ہے۔ تو گول چیز کی سطح اس کے سامنے آجاتی ہے۔ اور جب تک اس کے بالمقابل آسمان کی سطح ظاہر نہ ہو تو افق پر قطب کے بُعد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جیسے وہ شمال میں دور ہوتا ہے اور جب جنوب کی طرف لوٹتا ہے تو بُعد کم ہو جاتا ہے۔ پس سُبتہ' اور طنجہ جو اس سمندر اور خلیج کی آبنائے پر واقع ہیں۔ ان کا عرض اس کے مطابق ہوتا ہے۔ پھر سمندر جنوب کی طرف بڑھتا ہے تو تلمسان کا عرض بن جاتا ہے۔ پس وہ جنوب میں بڑھتا ہے تو دھران کا عرض بنتا ہے جو فاس سے تھوڑا دور ہوتا ہے۔ کیونکہ فاس کا عرض (لج) ہے اور یہی وجہ ہے کہ مغرب اقصیٰ میں آبادی شمال میں مغرب اوسط کی آبادی سے سبتہ اور فاس کے درمیاں سے زیادہ چوڑی ہے اور یہ قطر بحر روم کے جنوب کی طرف مڑنے کی وجہ سے سمندروں کے درمیاں جزیرہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں اور عرق کے عرب خانہ بدوش عربوں کی واحیت کا دریچہ ہیں اور یہ عرق جنوب کی جیت سے عرب پر ایک دیوار
ہے جو بحر محیط سے شروع ہوتی ہے اور مشرق کی جیت میں ایک ہی سمت سے چلی جاتی ہے یہاں تک کہ اس سے نیل آ ملتا ہے
جو جنوب سے مصر کی طرف جاتا ہے وہاں پر یہ دیوار ختم ہو جاتی ہے اور اس کا عرض تین دن کی مسافت یا اس سے زیادہ ہوتا
ہے اور مغرب اوسط کی جیت میں اسے پتھریلی زمین آ ملتی ہے جسے عرب الحمادہ کہتے ہیں جو دوتر سے بلاد ریغ اور اس کے
درے جنوب کی جیت میں چلی جاتی ہے اور بعض بلادِ جزیرہ بھی جو کھجوروں اور نہروں والے ہیں۔ بلاد مغرب میں شمار ہوتے
ہیں۔ جیسے مغرب اقصیٰ کے سامنے بلاد بودہ اور تمنطیت اور مغرب اوسط میں نسابیت اور نیکورارین اور طرابلس کے سامنے
غذامس، فزان اور ددان، ان میں سے ہر اقلیم آباد ممالک پر مشتمل ہے۔ جو بستیوں اور کھجوروں اور نہروں والے ہیں جن میں
سے ہر ایک کی تعداد سو تک پہنچتی ہے۔ پس لوگ اس عرق سے جنوبی کنارے کی طرف بکثرت چلے گئے۔ جو بعض سالوں میں
ضہاجہ کے شامیوں کے میدانوں میں پہنچتے ہیں اور شمالی کنارے میں مغرب کے سفر کرنے والے جنگلی اعراب کے میدان ہیں
اور ان سے قبل یہ بربر کے میدان تھے۔ جیسا کہ ہم اس کے بعد جنوب کی جیت سے مغرب کی حد بیان کریں گے اور اس عرق
کے علاوہ مغرب پر ایک اور دیوار بھی ہے جو تلول کے قریب ہے اور یہ وہ پہاڑ ہیں جو ان تلول کی سرحدیں ہیں۔ جو بحر محیط کے
پاس سے برنیق تک چلے جاتے ہیں جو بلادِ برقہ میں سے ہے وہاں یہ پہاڑ ختم ہو جاتے ہیں اور مغرب سے ان کی ابتداء جبالِ
درن سے ہوتی ہے اور ان پہاڑوں کے درمیان جو تلول اور عرق کے درمیانی علاقے کو گھیرے ہوئے ہیں۔ میدان اور جنگل
ہیں جن کی اکثر پیداوار درخت ہیں اور تلول کے نزدیک بلاد الجرید میں جہاں کھجوریں اور نہریں پائی جاتی ہیں اور ارضِ سوس
میں مراکش کے سامنے تردانت اور قوپان کی بستیاں اور دیگر کھجوروں، نہروں اور کھیتوں والے متعدد آباد شہر پائے جاتے
ہیں۔ اور فاس کی جانب سجلماسہ اور اس کی بستیاں اور درعہ کی مشہور بستی پائی جاتی ہے اور تلمسان کی جانب کھجوروں اور نہروں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نہ پڑا گاہ۔ یہاں تک کہ یہ اس عرق تک جا پہنچتے ہیں۔ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اور اس کے درے سمین کے میدان ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ بلاد سوڈان تک پیاس لگانے والے جنگلات ہیں اور ان بلاد اور ان پہاڑوں کے درمیان جو تلول کی دیوار میں متلون مزاج میدان پائے جاتے ہیں۔ جن کا مزاج' ہوا پانی اور پیداوار کے لحاظ سے کسی تلول کا اور کبھی صحرا کا سا ہوتا ہے اور ان شہروں میں قیروان بھی ہے اور جبل اور اس ان کے وسط میں حائل ہے اور بلاد خفنہ ہیں۔ جہاں الزاب اور التل کے درمیان طنجہ واقع ہے اور اس میں مغرہ اور مسیلہ ہیں اور ان میں السرا ہے اور تلمسان کی جانب جہاں تاہرت ہے اس میں جبل دیر ہے اور فاس کی جانب ان میدانوں میں حائل ہے۔ یہ قبلہ اور جنوب کی جانب سے مغرب کی حد ہے اور مشرق کی جہت اصطلاحات کے اختلاف کی وجہ سے مختلف ہے۔ اہل جغرافیہ کے عرف میں وہ اہلِ قلزم کا سمندر ہے جو بحر یمن سے نکلتا ہے اور شمال کی سمت اور باغراب کی طرف جاتا ہے اور مغرب کی طرف چلتا چلتا قلزم اور سویز پر جا ختم ہوتا ہے اور وہاں سے ان کے اور بحر روم کی سمت کے درمیان دو دن کے سفر کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے اور سویز اور قلزم اور اس کے بعد مصر سے مشرق کی جانب تین روز کے فاصلہ پر ختم ہو جاتا ہے۔ یہ ان کا نزدیک مغرب کا آخر ہے۔ اور اس میں برقہ اور مصر کے علاقے بھی شامل ہو جاتے ہیں اور مغرب ان کے نزدیک ایک جزیرہ ہے جسے تین طرف سے سمندروں نے گھیرا ہوا ہے جیسا کہ آپ اُسے دیکھ رہے ہیں اور اس عہد کے اس علاقے کے باشندوں کے عرف کے مطابق اس میں مصر اور برقہ کے علاقے شامل نہیں ہوتے بلکہ یہ صرف طرابلس اور اس کے ماوراء مغرب کی جہت تک مخصوص ہے اور یہی بات قدیم زمانے دیار بربر اور ان کے مواطن کے متعلق تھی اور مغرب اس سے مشرق کی جانب سے وادیٔ ملویہ سے بحر محیط کے کنارے تک اور مغرب کی جانب سے جبالِ درن تک ہے۔ جو زیادہ تر اہل درن اور ہبر غوطہ اور غمارہ کے المصامدہ کے دیار ہیں اور غمارہ کا آخر طویہ میں ہوتا ہے جو عناسہ کے پاس ہے اور ان کے ساتھ صنہاجہ' مضغرہ اور زواورہ وغیرہ کے لوگ ہیں۔ جسے غربی جانب سے بحر کبیر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور دریائے ملویہ مغرب اقصیٰ کے آخر میں ہے اور یہ ایک عظیم دریا ہے۔ جس کا منبع زازی کے ساتھ کے پہاڑوں میں ہے اور یہ غاسہ کے پاس بحر روم میں جا گرتا ہے اور اس کے کنارے دیار مکناسہ ہیں۔ جو قدیم سے ان کے نام سے معروف ہیں اور اس دور میں اس جگہ پر زناتہ کی دیگر قومیں دریا کے بالائی حصے تک محلات میں رہتی ہیں اور ان کے پڑوس اور دیگر نواح میں بربر قومیں رہتی ہیں۔ جن میں سے سب سے مشہور طالسہ ہیں جو مکناسہ کے بھائی ہیں اور اس دریا کے دہانہ سے ایک اور دریا نکلتا ہے۔ جو قبلہ کی طرف چلا جاتا ہے اور عرق کو اس کی سمت سے مُطع کرتا ہوا البردہ تک پہنچ جاتا ہے اور پھر اس کے بعد تمیطت تک جاتا ہے اور اس دور میں اسے کبیر کہتے تھے اور اس پر محلات بھی تھے۔ پھر یہ جنگل میں جا گرتا ہے اور اس کے جنگلوں میں چلتا چلتا اس کے ریگستان میں گھس جاتا ہے۔

اور بودہ کے مشرق میں جو عرق کے ماوراء ہے۔ تسا پسبت کے صحرائی محل ہیں اور نسا پسبت کے مشرق میں جنوب تک نیکورارین کے محلات ہیں۔ جو ایک وادی میں تین سو سے زائد ہیں۔ پس وہ وادی مغرب سے مشرق کی طرف چلی جاتی ہے اور اس میں زناتہ کی اقوام آباد ہیں اور مغرب اوسط' زیادہ تر دیار زناتہ کا مقام ہے۔ جو مغرادہ اور بنی قزون کا مقام تھا اور ان کے ساتھ یدلونہ' مغیلہ' کومیہ' مطفرہ' اور مطماطہ رہتے تھے۔ پھر ان کے بعد وہ بنی دمانو اور بنی یلومی کا مقام بنا۔ پھر بنی عبدالواد اور توچین کا ٹھکانہ بنا جو بنی مدین سے تھے اور اس عہد میں اس کا دارالخلافہ تلمسان تھا اور مشرق کی جانب سے اس کے پڑوسی بلادِ صنہاجہ میں سے الجزائر متیجہ اور المریہ اور بجایہ کے آس پاس کے علاقے تھے اور اس عہد کے تمام قبائل زغبی عربوں میں سے معلوب تھے اور بنی واللیل کی وادی شلف سے ایک بڑا دریا گزرتا تھا۔ جس کا منبع بلاد صحرا میں بلدِ راشد میں تھا اور اس عہد میں اتل میں داخل ہو جاتا ہے اور جو بلادِ حصین میں سے ہے۔ پھر وہ مغرب کی طرف چلا جاتا اور اس میں مغرب کی دوسری وادیاں میناں وغیرہ جمع ہو جاتیں۔ یہاں تک کہ وہ مستغانم اور کلمیشن کے درمیان بحرِ روم میں جا گرتا ہے اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہی نہ تھے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سلطنت کی بلندیوں تک پہنچے

ہم نے بربر قوم کے حالات' وفورِ تعداد اور کثرتِ قبائل واقوام اور اس کے علاوہ ہزاروں سال سے بادشاہوں اور حکومتوں کے ساتھ ان کے مقابلوں کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے شام میں بنی اسرائیل کے ساتھ جنگیں کیں۔ پھر وہ وہاں سے نکل کر افریقہ اور مغرب کی طرف چلے گئے۔ نیز انہوں نے سب سے پہلے مسلمانوں کے ہراول دستوں سے جنگ کی پھر وہ ان کے دُشمنوں کے خلاف ان کے معین ومددگار بن گئے اور اسلام سے قبل اور بعد جبل اوراس میں لوہی کاہنوں کی قوم کو عزت وحکومت حاصل تھی۔ یہاں تک کہ عرب ان پر غالب آ گئے اور مکناسہ نے بھی پہلے مسلمانوں کی پیروی کی۔ پھر انہوں نے ان کو رد کر دیا اور انہیں مغرب اقصیٰ کی جانب اکٹھا کر دیا اور انہوں نے عقبہ بن نافع کے آگے فرار اختیار کیا پھر ہشام کے ہراول دستے ارضِ مغرب میں ان پر غالب آ گئے۔

ابن ابی زید کا بیان ہے کہ بربر نے افریقہ میں بارہ دفعہ ارتداد اختیار کیا اور ہر دفعہ مسلمانوں سے جنگ کی اور موسیٰ بن نصیر کے زمانے سے قبل ان کا اسلام لانا ثابت نہیں ہوتا اور بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کے بعد اسلام قبول کیا تھا اور انہوں نے صحرا میں جو شہر اور سجلماسہ میں جو قلعے اور توات اور بخورارین اور قیح اور مصاب اور دارکل اور بلادِ ریقہ اور الزاب اور نفزاوہ اور الحمہ اور غدامس میں جو محلات بنائے ان کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں۔ پھر انہوں نے جنگیں کیں اور حکومتیں حاصل کیں اور پانچویں صدی میں افریقہ میں ان کے اور بنی ہلال کے عربوں کے درمیان جنگیں ہوئیں اور انہیں آل حماد کی حکومت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فطرت میں جو کریمانہ اخلاق ودیعت کئے تھے وہ اقوام کے درمیان شرف ورفعت کا زینہ اور مخلوق سے مدح وثناء کے حصول کا ذریعہ تھے جیسے پڑوسی کی عزت کرنا' مہمان کی حفاظت کرنا' عہد کا پاس کرنا' ذمہ داری کا خیال رکھنا' اچھے کاموں پر ڈٹ جانا' مصائب میں ثابت قدم رہنا' عیوب سے چشم پوشی کرنا' انتقام سے بچنا' مسکین پر رحم کرنا' بڑوں سے نیکی کرنا' اہل علم کی توقیر کرنا' لوگوں کا بوجھ اٹھانا' غریب پروری کرنا' مہمان نوازی کرنا' مصائب پر مدد کرنا' بلند ہمت ہونا' ظلم سے انکار کرنا' حکومتوں اور مصیبتوں سے نبرد آزما ہونا اور دین کی نصرت میں جانوں کا بیچ دینا۔ ان باتوں میں ان لوگوں نے بہت کارنامے دکھائے ہیں۔ جنہیں خلف نے سلف سے نقل کیا ہے اگر وہ کہیں لکھے ہوتے تو قوموں کے لئے نمونہ ہوتے اور تیرے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ ان اوصاف حمیدہ سے متصف تھے اور ان کے لیڈران کے باعث سب پر فائق تھے اور قبض وبسط کی حالت میں مخلوق ہیں۔ ان کے احکام نافذ ہوئے اور طبقہ اولیٰ میں ان کے مشاہیر فلکین بن زیری صنہاجی جو افریقہ میں عبیدیوں کا عامل تھا اور محمد خزری اور اس کا بیٹا الخیر اور عروبہ بن یوسف کتامی جو عبداللہ شیعی کی دعوت کا قائم کرنے والا اور شاہ ملتونہ یوسف بن تاشفین اور شیخ الموحدین اور صاحب الامام المہدی عبدالمؤمن بن علی تھے اور طبقہ ثانیہ میں ان کے عظیم آدمی' جو ان کی حکومتوں کے درمیان جھنڈے کی طرف سبقت کرنے والے اور مغرب اقصیٰ اور اوسط میں اپنی حکومت کے لئے معاہدے کرنے والے تھے۔ یعقوب بن عبدالحق سلطان بن بنی مرین اور یغمراس بن زیان سلطان بنی عبدالواد اور محمد بن عبدالقوی اور وزمار جو بنی تو جین کا بڑا آدمی تھا اور ثابت بن مندیل امیر مغرادہ اصل شلف اور وزمار بن ابراہیم جو بنی راشد کا لیڈر تھا۔ جو اپنے زمانے میں اپنی عزت کی بنیاد رکھنے اور اپنی قوم کو اس کے مطابق تیار کرنے کے لئے آپس میں مقابلہ کرتے تھے اور وہ ان خصائل میں بڑے راسخ اور تجربہ کار تھے اور حکومت سے قبل اور بعد ان کے واقعات مشہور ہو چکے تھے اور بربریوں اور دوسرے لوگوں سے نقل کے لحاظ سے صحت وشہرت میں تواتر کی حد تک پہنچ چکے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اختلاف میں انہیں نمازوں اور تسبیحات سے آباد کرنے اور ختم وتمام کتاب اللہ کی تلاوت کرنے اور مسلمانوں کی سرحدوں کو مضبوط کرنے اور فوجوں کو تیار کرنے اور بے شمار احوال کو خرچ کرنے کا بڑا خیال رہتا تھا اور یہ تمام امور اس بات کے گواہ ہیں کہ انہوں نے اپنے پیچھے بہت کارنامے چھوڑے اور ان میں فوارق کا وقوع اور کاملین کا ظہور اس لئے تھا کہ ان میں پاکیزہ نفس محدث اولیاء اور وہبی علوم کے مالک موجود تھے اور تابعین اور ان کے بعد کے ائمہ اور کاہن جو پیدائشی طور پر اسرار غیبیہ اور خارق عادت اور عجیب وغریب باتوں کی اطلاع دیتے تھے۔ موجود تھے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی عنایت کی سب سے واضح دلیل یہ ہے کہ اس نے انہیں تمام کمالات اور خوبیوں سے نوازا اور ان میں متفرق خواصِ انسانی کو جمع کر دیا اور جب یہ باتیں ان کے واقعات میں نقل ہوتی ہیں تو عجائبات کا وہم پیدا کر دیتی ہیں اور ان کے مشاہیر حاملین علم میں سے سعید بن داسول تھا جو بنی مدراء کا جدّ تھا۔ جو سجلماسہ کے بادشاہ تھے۔ اس نے تابعین کو پایا اور عکرمہ مولیٰ عباس سے علم حاصل کیا۔ حمید بن عریب نے اپنی تاریخ میں اس کا ذکر کیا ہے اور ان میں ابو یزید مخلد بن کمیداد الیفرنی صاحب الحمار بھی تھا۔ جس نے ۳۰۲ھ میں شیعہ کے خلاف خروج کیا اور خارجیوں کا مذہب اختیار کیا اور اس نے توزر میں اور اس کے مشائخ سے فتویٰ کا علم حاصل کیا اور خوارج میں سے اضافیہ کے مذاہب کا مطالعہ کیا۔ پھر وہ عمار الاعمی الصفری النکار سے ملا اور اس سے ان کے مذاہب کو سمجھا اور سعادت کے باعث ان سے نکل گیا اور اس کے باوجود اُسے اس قوم میں بڑی شہرت حاصل ہے جس سے بے اعتنائی نہیں کی جاسکتی اور ان میں فندر بن سعید بھی تھا۔ جو قرطبہ میں قاضی الجماعۃ تھا اور دلہاصہ اور پھر سوماتہ کے سفر کرنے والوں میں تھا۔ اس کی پیدائش ۳۱۰ھ میں اور وفات ۳۸۳ھ میں ہوئی اور یہ البتر میں سے تھا جو مادغس کی اولاد میں سے تھا اور عبدالرحمٰن ناصر کے زمانے میں فوت ہو گیا اور ان میں ابو محمد ابی زید علم الملۃ بھی تھا جو نفزہ میں سے تھا اور اسی طرح ان میں علمائے نسب و تاریخ اور دیگر علوم وفنون کے ماہر بھی تھے اور زمانہ کے مشاہیر میں سے موسیٰ بن صالح عمری بھی تھا۔ جو سب میں سے مشہور و

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انہوں نے حکومتوں اور سلطنتوں کی بنیاد رکھی۔ جن کا اب ہم ذکر کرنے والے ہیں۔

بربر اقوام

کے حالات میں یہ چوتھی فصل ہے جس میں فتح اسلامی سے قبل اور اس کے بعد بنی اغلب کی حکومت تک بیان ہے

جیسا کہ تاریخ افریقہ اور مغرب میں یہ بات مشہور ہے کہ بربر قوم کے قبائل وشعوب شمار سے زیادہ ہیں اور ان کے ارتداد اور جنگوں کے واقعات میں ابن ابی الرقیق سے نقل کیا ہے کہ جب موسیٰ بن نصیر نے سوم کو فتح کیا۔ تو ولید بن عبدالملک کی طرف لکھا کہ اس نے تمہارے لئے ایک لاکھ آدمیوں کو قیدی بنایا ہے۔ تو ولید بن عبدالملک نے اُسے لکھا میرے خیال میں یہ تیرا ایک جھوٹ ہے اور اگر تو اس بات میں سچا ہے تو امت کا محشر ہے اور ہمیشہ ہی بلادِ مغرب طرابلس تک ملکہ اسکندریہ تک اس قوم سے آباد رہے ہیں۔ جو بحر روم اور بلادِ سوڈان کے درمیان ان زبانوں سے رہ رہی ہے۔ جن کا آغاز اور اس سے ماقبل کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوتا اور ان کا دین مجوسی تھا اور مشرق اور مغرب کے تمام عجمیوں کا یہی حال ہوتا ہے ہاں بعض وقت وہ غالب آنے والی اقوام کا دین اختیار کر لیتے ہیں۔ کیونکہ عظیم حکومتوں کی اقوام ان پر غالب آ جاتی تھیں اور کئی دفعہ یمن کے بادشاہوں نے اپنے مقامات سے ان سے جنگ کی جیسا کہ ان کے مؤرخین نے بیان کیا ہے۔ پس وہ ان کے غلبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حاصل نہ تھا۔ بلکہ سب کچھ افرنجی فوج کو حاصل تھا اور فتوحات کی کتب میں رومیوں کا جو ذکر فتح افریقہ کے متعلق سنا جاتا ہے۔ یہ باب تغلیب میں سے ہے۔ کیونکہ عرب ان دنوں افرنج سے واقف نہ تھے اور وہ شام میں رومیوں کے ساتھ اور کسی سے نہیں لڑے پس انہوں نے خیال کیا کہ وہی نصرانی قوموں پر غالب ہیں اور عربوں سے واقعات کو ہو بہو اسی طرح نقل کر دیا گیا پس فتح کے وقت قتل ہونے والا گریگورا فرنجی تھا۔ رومی نہیں تھا۔ اسی طرح وہ لوگ جو افریقہ میں تھے۔ بربریوں پر غالب تھے اور ان کے شہروں اور قلعوں میں اترے ہوئے تھے۔ وہ افرنجی تھے۔ اسی طرح بعض اوقات ان بربریوں نے یہودیت اختیار کر لی اور انہوں نے اسے بنی اسرائیل سے اس وقت لیا جب شام کے قریب ان کی حکومت مضبوط ہوگئی اور ان کا بادشاہ بھی انہی میں سے تھا۔ جیسے عربوں کی پہلی فتح کے وقت اہل جبل اور اس کا قبیلہ جرأت عرب کا مقتول تھا۔ یا جیسے نفوسہ جو افریقی بربریوں میں سے تھا اور فندلا دقہ' مدیونہ' بہلولہ اور غیاثہ تھے اور بنو بازار مغرب اقصیٰ کے بربریوں میں سے تھے۔ یہاں تک کہ ادریس الاکبر انساجم نے جو بنی حسن بن حسن سے تھا۔ مغرب میں تمام باقی ماندہ ادیان وملل کو ختم کر دیا۔ پس اسلام سے قبل افریقہ اور مغرب میں بربر' افرنجی بادشاہ کے ماتحت تھے اور دین نصرائیت پر تھے اور رومیوں کے ساتھ متفق تھے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے یہاں تک کہ فتح ہوئی اور مسلمانوں نے حضرت عمرؓ کے زمانے میں ۲۹ھ میں افریقہ پر حملہ کیا اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح جو بنی عامر بن لوی سے تھا ان پر غالب آ گیا۔ پس جرجیر نے جو ان دنوں افریقہ میں فرنجی بادشاہ تھا۔ ان تمام فرنجیوں اور رومیوں کو جمع کیا۔ جو شہروں میں رہتے تھے اور مضافات سے بربریوں اور ان کے بادشاہوں کو اکٹھا کیا اور وہ طرابلس اور طنجہ کے درمیان کے علاقے کا بادشاہ تھا اور اس کا دارالسلطنت سبیطلہ تھا پس وہ ایک لاکھ بیس ہزار کی تعداد میں مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنے آئے اور مسلمان ان دنوں بیس ہزار تھے اور عربوں نے انہیں شکست دی اور سبیطلہ کو فتح کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے سارے اجسم میں انہیں شکست دے دی اور جبولا کا محاصرہ کر کے اسے فتح کر لیا اور معاویہ بن حدیج مصر کی طرف واپس آ گیا۔ پس معاویہ بن ابی سفیان نے اس کے بعد افریقہ پر عقبہ بن نافع کو حکمران بنا دیا پس اس نے قیروان کی حد بندی کر دی اور فرنجیوں کی حکومت میں تفرقہ پڑ گیا اور وہ قلعوں کی طرف چلے گئے اور بربری اس کے مضافات میں باقی رہ گئے۔ یہاں تک کہ یزید بن معاویہ حکمران بن گیا۔ تو اس نے افریقہ پر ابوالمہاجر موسیٰ کو گورنر مقرر کیا اور ان دنوں بربر کی سرداری اروبہ بن کسیلہ بن لمزم کو حاصل تھی۔ جو البرانس کا سردار تھا اور اس کا مددگار سکردید بن رومی بن ماروت تھا جو اروبہ میں سے تھا اور نصرانی تھا۔ پس یہ دونوں فتح کے آغاز میں ہی مسلمان ہو گئے۔ پھر ابوالمہاجر کی حکمرانی کے وقت مرتد ہو گئے اور ان دونوں کے پاس البرانس اکٹھے ہو گئے اور ابوالمہاجر جنگ کے لئے ان کی طرف گیا اور عیون تلمسان پر اترا۔ پس انہیں شکست دی اور کسیلہ کو پکڑنے میں کامیاب ہو گیا اور کسیلہ نے اسلام قبول کر لیا۔ تو اس نے اسے چھوڑ دیا۔ پھر ابوالمہاجر کے بعد عقبہ آیا تو اس نے ابوالمہاجر کے اصحاب پر غصے کی وجہ سے اُسے ایک طرف ہٹا دیا۔ پھر اس نے ماغانہ اور ملیس کی طرح افرنجہ کے قلعوں کو فتح کیا اور بربر کے بادشاہوں نے اُتراب اور تاہرت میں اس کا مقابلہ کیا۔ پس اس نے انہیں فوج در فوج دبا کر رکھ دیا اور مغرب اقصیٰ میں داخل ہو گیا اور غمارہ نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور ان دنوں ان کا امیر بلیان تھا پھر وہ ولی اور جبال درن کی طرف آ گیا اور المصامدہ کو قتل کیا اور اس کے اور ان کے درمیان جنگیں ہوئیں اور انہوں نے جبال درن میں اس کا محاصرہ کر لیا اور زناتہ کی فوجیں ان کے مقابلہ میں گئیں جو مغرادہ کے اسلام لانے کے وقت سے خالص اسلامی فوجیں ملیں۔ پس انہوں نے عقبہ سے المصامدہ کو ہٹا دیا اور خوب خونریزی کی یہاں تک کہ انہوں نے اسلام کی اطاعت اختیار کرنے پر مجبور کر دیا اور ان کے شہروں پر قبضہ کر لیا۔ پھر وہ لتائی ضہاجہ سے لڑنے کے لئے بلادِ سوس کے درے مسوفہ سے لڑا اور ان کا انتظام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قوم جرادہ تھی۔ جوالتبر کے بادشاہ اور لیڈر تھے۔ پس عبدالملک نے حسان بن نعمان غسانی کی طرف اپنے عامل مصر کو بھیجا کہ وہ جہاد افریقہ کو جائے اور اُسے مدد بھی بھیجی۔ پس وہ ۹۷ھ میں افریقہ کی طرف گیا اور ثروان میں داخل ہو گیا اور قرطاجنہ سے جنگ کی اور اُسے بزور قوت فتح کر لیا اور اس میں جو افرنجی باقی رہ گئے تھے وہ صقلیہ اور اندلس کی طرف چلے گئے۔ پھر اس نے بربریوں کے سب سے بڑے بادشاہ کے متعلق پوچھا اور انہوں نے اُسے کاہنہ اور اس کی قوم جرادہ کے متعلق بتایا تو وہ اس کی طرف گیا اور وادی مسکیانہ میں اترا۔ وہ بھی اس کے مقابلہ میں آئی اور شدید جنگ ہوئی پھر مسلمان شکست کھا گئے اور بہت سی مخلوق ماری گئی اور خالد بن یزید قیسی قید ہو گیا اور کاہنہ اور بربر مسلسل حسان اور عربوں کا تعاقب کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے ان کو قابس کی عملداری سے نکال دیا اور حسان طرابلس کی عملداری میں آ گیا تو اُسے قیام کرنے کے متعلق عبدالملک کا خط ملا تو اس نے اقامت اختیار کر لی اور اپنا محل بنایا اور اس عہد سے واقفیت حاصل کی پھر کاہنہ اپنی جگہ پر واپس آ گئی اور اپنے اسیر خالد سے عہد کیا کہ وہ اس کی بیٹی کے ساتھ دودھ پیے اور وہ افریقہ اور بربر میں پانچ سال حکمران رہی۔ پھر عبدالملک نے حسان کو مدد بھیجی۔ تو وہ ۷۴ھ میں افریقہ واپس آیا اور کاہنہ نے تمام شہروں اور جاگیروں کو تباہ کر دیا اور طرابلس سے طنجہ تک متصل بستیوں میں یہ ایک ہی پناہ تھی اور بربریوں کو یہ بات شاق گزری۔ تو انہوں نے حسان سے امان طلب کی تو اس نے انہیں امان دے دی اور اس نے ان میں تفرقہ پیدا کرنے کی راہ پالی اور وہ اس کے مقابلہ میں گیا اور وہ بربریوں کی ایک فوج میں تھی۔ پس بربریوں نے شکست کھائی اور کاہنہ جبل اوراس کے ایک پوشیدہ مقام پر قتل ہوئی جو اس عہد میں معروف تھا اور بربریوں نے اسلام اور اطاعت پر امان طلب کی اور یہ کہ ان میں سے بارہ ہزار مجاہدین اس کے ساتھ ہوں گے۔ پس انہوں نے یہ بات قبول کر لی اور اسلام لے آئے اور اس نے کاہنہ کے بڑے بیٹے کو اس کی قوم جرادہ اور جبل اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مغرب میں اسلام مضبوط ہوا اور بربریوں نے اس کے احکام کی اطاعت اختیار کی اور ان میں اسلام کی باتیں راسخ ہوگئیں اور وہ ارتداد کو بھول گئے۔ پھر ان میں خارجیت اختیار کر لی اور انہوں نے اسے ان نقل مکانی کرنے والے عربوں سے سیکھا جنہوں نے اس کے متعلق عراق میں سنا تھا اور ان کے کئی فرقے بن گئے اور اباضیہ اور صفریہ کے کئی طریق بن گئے۔ جیسا کہ ہم نے خوارج کے حالات میں بیان کیا ہے اور یہ بدعت پھیل گئی اور عرب کے منافق سرداروں نے اسے مضبوط کیا اور بربریوں میں فتنہ پیدا ہو گیا۔ جو حکومت کے خلاف حملہ کرنے کا ذریعہ بن گیا۔ پس وہ ہر جانب نکل گئے اور بربر کے مخلوط لوگ اپنے قائد کی طرف دعوت دینے لگے اور وہ ان پر اپنے مذاہب کفر کی تلاوت کرنے لگے اور حق کو باطل کے ساتھ ملانے لگے۔ یہاں تک کہ ان میں ان کے بوئے ہوئے پودوں کی جڑیں مضبوط ہو گئیں۔ پھر بربریوں نے عربوں کی حکومت پر حملہ کرنے کی زیادتی کی اور یزید بن ابی مسلم کو ۱۰۲ھ میں قتل کر دیا۔ کیونکہ انہیں اس پر اس کے بعض افعال کی وجہ سے غصہ تھا۔ پھر ۱۲۲ھ میں بربریوں نے ہشام بن عبدالملک کی حکومت میں عبداللہ بن حجاب کی ولایت میں بغاوت کی کیونکہ اس کی فوجوں نے بلادِ سوس کو پامال کیا تھا اور بربریوں میں خونریزی کی تھی اور لوگوں کو قیدی بنایا تھا اور غنیمت حاصل کی تھی اور مسوفہ تک چلا گیا تھا اور قتلام کیا اور قیدی بنایا تھا اور بربریوں کے دلوں میں اس کا رُعب پڑ گیا اور اسے یہ اطلاع ملی کہ بربری یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی غنیمت ہیں بس انہوں نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور میسرۃ المطغنی نے طنجہ عمرو بن عبداللہ پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اور عبدالاعلیٰ بن جریح افریقی کی بیعت کر لی۔ جو رومی الاصل تھا اور عربوں کا غلام تھا اور وہ صغری خوارج کا لیڈر تھا اور مدت تک وہ ان کے امور کا ذمہ دار رہا اور میسرہ نے اپنے خارجی صفری مذہب کی طرف دعوت دیتے ہوئے خود اپنی خلافت کی بیعت کی پھر اس کا کردار خراب ہو گیا۔ تو بربریوں کو اس کے افعال پر غصہ آیا تو انہوں نے اُسے قتل کر دیا اور خالد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے بعد قیروان پر غالب آ گیا اور اس نے عبدالواحد ہواری کو قتل کر دیا اور عکاشہ کو قیدی بنا لیا اور اس جنگ کے مقتولوں کا شمار کیا گیا تو وہ ایک لاکھ اسّی ہزار تھے اور حنظلہ نے یہ بات ہشام کو لکھی اور لیث بن سعد نے اسے سن کر کہا کہ میں نے غزوہ بدر کے بعد کسی جنگ میں شامل ہونا پسند نہیں کیا مگر مجھے غزوہ قرن اور احسان بہت محبوب ہے۔ پھر مشرق میں خلافت کمزور پڑ گئی اور بنی اُمیہ کے فتنے اور مروان کے ساتھ شیعہ اور خوارج کے واقعات کی وجہ سے اس کی حکومت تباہ ہو گئی اور نوبت بایں جا رسید کہ حکومت بنی اُمیہ سے نکل کر بنی عباس کے پاس پہنچ گئی اور فخر عبدالرحمٰن بن حبیب نے اندلس سے آ کر افریقہ پر قبضہ کر لیا اور حنظلہ نے ۱۲۶ھ میں اس پر غلبہ حاصل کیا۔ پس نصف افریقہ اپنے ادیان کی طرف واپس آ گیا اور بربریوں کی بیماری بڑھ گئی اور خارجیوں اور اس کے سرداروں کا معاملہ پیچیدہ ہو گیا پس انہوں نے اطراف سے بغاوت کر دی اور تمام داعیان بدعت کے ساتھ حکومت پر حملہ کر دیا اور اس میں صنہاجہ نے بڑا پارٹ ادا کیا اور اس کا امیر ثابت بن وریدون اور اس کی قوم باجہ پر غالب آ گئے اور ان کے امراء میں سے عبداللہ بن سکردید نے اپنے پیروکاروں سمیت اس کے ساتھ حملہ کر دیا اور طرابلس پر عبدالجبار اور حرث ہواری نے حملہ کر دیا اور یہ دونوں اباضیہ کی رائے رکھتے تھے۔ پس انہوں نے طرابلس کے حامل بکر بن عیسیٰ قیسی کو جب وہ ان کو صلح کی دعوت دینے آیا قتل کر دیا اور ایک مدت تک یہی کیفیت رہی اور اسماعیل بن زیاد نے بربریوں کے قتل میں بڑا جوش دکھایا اور ان میں خوب خونریزی کی اور ۱۳۵ھ میں اس نے تلمسان پر چڑھائی کی اور فتح کر لیا اور مغرب پر قبضہ کر کے وہاں کے تمام بربریوں کو ذلیل کیا اور اس کے بعد ۱۴۰ھ میں وربجومہ اور باقی ماندہ قبائل نفزادہ کا فتنہ اُٹھا اور یہ بات اس وقت ہوئی جب عبدالرحمٰن بن حبیب، ابوجعفر کی اطاعت سے منحرف ہو گیا اور اسے اس کے دو بھائیوں الیاس اور عبدالوارث نے قتل کر دیا۔ پس اس کی جگہ اس کا بیٹا حبیب حکمران بنا اور اس نے اپنے باپ کے بدلہ کا مطالبہ کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بن یزید اسود کو اپنا امیر بنایا اور سجلماسہ شہر کو بنیاد بنایا اور وہاں اتر گئے اور ابو جعفر منصور کی طرف سے محمد بن اشعث افریقہ کا والی بن کر آیا تو ابو الخطاب اس کے مقابلہ میں گیا اور سرت مقام پر اس سے جنگ کی۔ پس انہوں نے ابن اشعث کو شکست دی اور بلاد ریفا میں بربریوں کو قتل کیا اور عبد الرحمٰن بن رستم قیروان سے تاہرت کی طرف بھاگ گیا۔ جو مغرب الاوسط میں واقع ہے اور لمایہ' لوانہ' رجالہ اور نفزادہ کے اباضی بربریوں کے کئی گروہ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے تو وہ وہاں اتر پڑا اور ۱۴۴ھ میں اس کے شہر کی حد بندی کر لی اور ابن اشعث نے افریقہ پر کنٹرول کر لیا اور بربری ڈر گئے۔ پھر زناتہ میں سے بنو یضرن اور بربریوں میں سے مغیلہ تلمسان کے نواح میں منتقل ہو گئے اور بنی یضرن کے ابو قرہ کو اپنا لیڈر بنا لیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ مغیلہ میں سے تھا اور یہ بات اصح ہے اور ۱۴۸ھ میں اس کی بیعت خلافت کی گئی اور اغلب بن سود تمیمی عامل طنجہ جنگ کرنے کے لئے اس کی طرف گیا اور جب اس کے قریب ہوا تو ابو قرہ بھاگ گیا اور اغلب الزاب میں اتر گیا۔ پھر اس نے تلمسان اور طنجہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور فوج اس کے پاس واپس آ گئی تو وہ بھی واپس آ گیا۔ پھر اس کے بعد بربریوں نے عمرو بن حفص کے زمانے میں بغاوت کی جو قبیصہ بن ابی صفرہ یعنی مہلب کی اولاد میں سے تھا اور ہوارہ کا غلبہ ۱۵۱ھ سے چلا آ رہا تھا اور یہ طرابلس میں اکٹھے ہوئے اور ابو حاتم یعقوب بن حبیب بن مرین بن یسطوفت کو اپنا لیڈر بنایا جو امرائے مغیلہ میں سے تھا اور ابو خادم کہلواتا تھا اور بارہ فوجوں کے ساتھ عمر کی فوجوں سے طنبہ کو ہلا کر رکھ دیا۔ ان میں سے ابو قرہ چالیس ہزار صفریہ اور عبد الرحمٰن بن رستم چھ ہزار اباضیہ اور اسی طرح مسور بن ہانی دس ہزار جوانوں اور جریر بن مسعود اپنے مدیونی پیروکاروں اور عبد الملک بن سکر دید ضہابی دو ہزار جوانوں کے ساتھ جن میں صفری بھی تھے۔ آئے اور عمر بن حفص کا محاصرہ سخت ہو گیا۔ تو اس نے مخالفت کی ایک چال چلی اور اپنے بیٹے کو چار ہزار جوان دیئے جو الگ ہو کر طنبہ سے چلے گئے۔ پھر اس نے ابن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لیا اور قیروان کو درست کیا اور ہمیشہ ہی ملک پر مسلّط رہا اور ۱۵۷ھ میں ورجومہ نے بغاوت کی اور ابوذر جونہ کو اپنا لیڈر بنا لیا۔ پس یزید ان کی طرف ابن محراۃ مجصلی کے قبیلے کو لے کر گیا۔ تو انہوں نے اسے شکست دی اور اس کے بیٹے مہلب نے اس سے اجازت طلب کی جو ورفجومہ پر حملہ کرنے والی فوج میں الزاب، طنبہ اور کتامہ کی فوجوں کا سالار تھا جو اس نے اُسے اجازت دی اور علا بن سعید بن مروان مہلبی نے اس کی مدد کی تو اس نے ان پر حملہ کر کے انہیں بُری طرح قتل کیا اور اس کے بعد ۱۶۱ھ میں نفزادہ نے اس کے بیٹے داؤد کی سلطنت میں اس کے مرجانے کے بعد بغاوت کی اور صالح بن نُصیر سفری کو اپنا امیر بنا کر اباضیہ کے نظریہ کی دعوت دینے لگے۔ پس اس نے ان کے مقابلہ میں اپنے عم زاد سُلیمان بن الصحہ کو دس ہزار فوج کے ساتھ بھیجا۔ تو اس نے انہیں شکست دی اور بربریوں کو بُری طرح قتل کیا پھر وہ صالح بن نُصیر کے پاس گیا تو اس نے دیکھا کہ تمام اباضی بربر بھاگ گئے ہیں اور شغنباریہ میں جمع ہو گئے ہیں۔ پس سُلیمان نے انہیں دوبارہ شکست دی اور قیروان کی طرف واپس آ گیا اور افریقہ کے بربری خارجیوں کی ہوا تھم گئی اور اس کی بدعت میں ضعف پیدا ہو گیا اور ۱۷۱ھ میں حاکم تاہرت عبدالرحمٰن بن رستم نے حاکم قیروان روح بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب کے ساتھ مصالحت کرنے میں دلچسپی لی۔ تو اس نے اس سے صلح کر لی اور بربریوں کا زور ٹوٹ گیا اور وہ غالب آنے والے حکمرانوں کے مطیع ہو گئے اور دین کی اطاعت کرنے لگے اور اسلام نے اپنے قدم جما لئے اور حکومت نے بربریوں پر ٹیکس لگا دیا اور ابراہیم بن تغلب تمیمی نے ہارون الرشید سے قبل ۱۸۵ھ میں افریقہ اور مغرب کی حکومت سنبھال لی۔ پس اس نے اس حکومت کو مضبوط کیا اور لوگوں سے حسنِ سلوک کیا اور بگاڑ کی اصلاح کی اور اتحاد پیدا کیا اور وہ سب لوگ راضی ہو گئے اور بغیر کسی تنازعہ اور بگاڑ کرنے والے کے آزادانہ حکومت کرتا رہا اور اس کے بیٹے خلف سے سلف تک اس حکومت کے وارث ہوئے اور انہیں افریقہ اور مغرب میں وہ حکومت حاصل تھی جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ افریقہ سے عرب حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

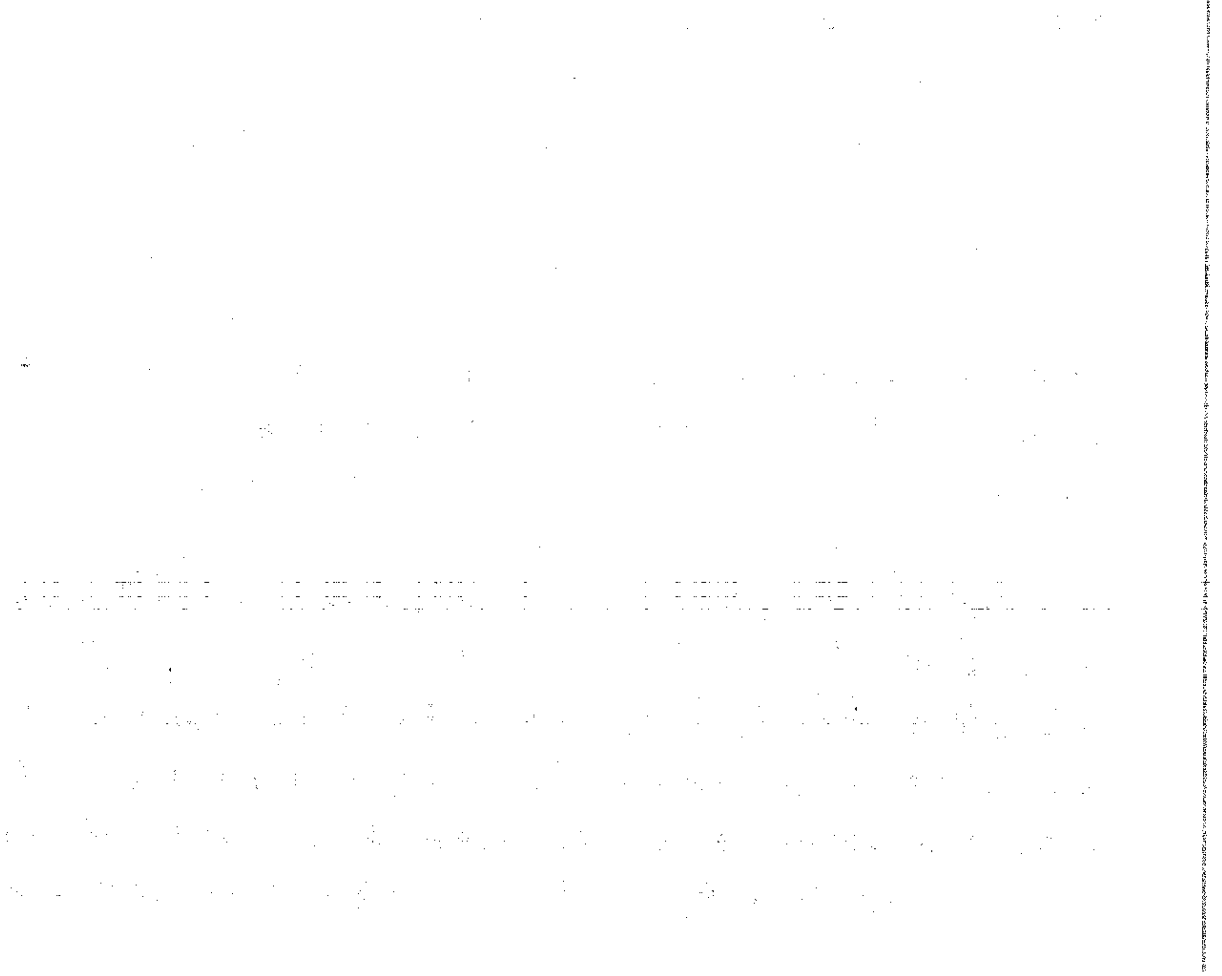

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تبری بربریوں کا جدّ مادغیس الابتر تھا اور اس کا بیٹا زحیک تھا اور اسی سے ان کے بطون نکلے ہیں۔ بربریوں کے نسابین اس کے چار بیٹوں کا ذکر کرتے ہیں نفوس' اداس' ضرا اور لواء پس اداس اور ہوارہ میں چلا گیا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ ہوارہ نے اپنے باپ زحیک کو دودھ چھڑانے سے قبل اس کی ماں کے پاس چھوڑا تو وہ اس کی طرف منسوب ہو گیا اور اس کے بچوں کے ساتھ مل جل گیا اور بطون اداس ہوارہ میں شامل ہو گئے۔ جیسا کہ ہم نے اس کا ذکر کیا ہے اور ہم ضرا اور لوا کے بطون کا ایک ایک کر کے ذکر کریں گے اور نفوس کا ایک ہی بطن ہے۔ جس کی طرف سب نفوسہ منسوب ہوتے ہیں اور یہ بربریوں کے وسیع ترین قبائل میں سے ہے جس میں بنی زمور' بنی مکسور اور ماطوسہ کی طرح بہت سے قبائل ہیں اور ان کی اکثریت کا وطن جہات طرابلس اور اس کے قرب و جوار میں ہے اور وہاں پر ایک پہاڑ بھی ان کے نام سے مشہور ہے اور یہ طرابلس کی جانب سے تین دن کی مسافت کے فاصلے پر ہیں آج بھی ان کے بقیہ لوگ وہیں رہتے ہیں اور فتح سے قبل صبرہ شہر بھی ان کے مواطن میں شامل تھا اور ان کی طرف منسوب ہوتا تھا اور یہ پہلی اسلامی فتح کا پہلا پھل ہے اور ان کے غالب آ جانے پر مغرب برباد ہو گیا اور کھنڈرات اور پوشیدہ نشانات کے سوا کچھ باقی نہ رہا اور ان کے جوانوں میں سے ایک اسماعیل بن زیاد بھی تھا جس نے عباسی حکومت کے شروع میں ۱۳۲ھ میں قابس پر غلبہ حاصل کیا اور ان میں سے اس عہد تک متفرق ٹکڑیاں' مصر اور مغرب کے مضافات میں پھیلی ہوئی ہیں اور لواء کے بیٹوں میں سے لواتہ اور نفزاوہ ہیں جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ واللہ وارث الارض و من علیھا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نفزادہ نطوفت بن فزادہ بن لوالا کبر بن زحیک کے بیٹے ہیں اور غساسہ' فرنسہ' رہیلہ' سومانہ' زاتیمہ' دلہاصہ' مجرہ اور ورسیف کی طرح ان کے بہت سے بطون ہیں اور ان کے بطون میں ایک مسکلاتہ ہے۔ کہتے ہیں کہ مسکلاتہ یمنی عربوں میں سے ہے۔ جو صغرسنی میں تو طفت کے پاس آیا تو اس نے اسے متبنیٰ بنالیا اور یہ بربریوں میں سے نہیں ہے اور بنی وریاغل اور کزنانہ اور بنی یعلین اور بنی دیمان یعلتن اور رطوق اور بنی بزباسن کی طرح مکلاتہ کے بہت سے بطون ہیں اور بربری نسابوں جیسے سابق مطماطی وغیرہ کے نزدیک غساسہ کو بھی انہی میں سے بیان کیا جاتا ہے اور دلہاصہ کے بطون سے ورتدین بن واجیہ بن دلہاصہ اور دو فجومہ بن فیرغاس بن دلہاص ہیں اور در فجومہ کے بطون سے زکولہ' رجالہ' لذکاک بن در فجوم اور دوسرے بہت سے بطون ہیں اور در فجومہ نفزادہ کے بطون سے خوبصورت ترین سخت جنگجو اور صاحب قوت ہے اور جب عبدالرحمٰن بن حبیب نے ابوجعفر منصور کی اطاعت سے انحراف کیا اور اُسے اس کے دو بھائیوں الیاس اور عبدالوارث نے قتل کر دیا اور اس کے بیٹے حبیب نے ان دونوں سے بدلہ کا مطالبہ کیا تو عبدالوارث در فجومہ کے پاس آ گیا اور اس میں ان کے امیر عاصم بن جمیل کے ہاں مہمان اترا اور یہ کاہن تھا تو اس نے اسے پناہ دی اور یہ ابوجعفر منصور کی دعوت دینے لگا اور نفزادہ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔

اور ان کے جوانوں میں سے عبدالملک بن ابی الجعد اور یزید بن سکوم بھی تھے۔ جو اباضی خارجی تھے اور انہوں نے ۱۴۰ھ میں قیروان پر حملہ کیا اور حبیب بن عبدالرحمٰن وہاں سے بھاگ گیا اور عبدالملک بن ابی الجعد اس میں داخل ہو گیا اور حبیب کو قتل کر دیا اور نفزادہ' قیروان پر غالب آ گئے اور انہوں نے وہاں رہنے والے قریشیوں اور باقی ماندہ عربوں کو قتل کر دیا اور مسجد میں اپنے چوپاؤں کو باندھا اور ان کی بدعتیں بڑھ گئیں۔ تو طرابلس کے بربری اباضیوں نے ان پر بُرا منایا اور ہوارہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پیدا ہو گیا اور ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور وہ جبال میں بت کے [illegible]
میں اور بنو امیہ کے اندلس میں ایک جوان الرحالی ہے۔ جو قرطبہ کا ایک کاتب ہے اور اس عہد میں مرماجہ میں ان کے کچھ فرقے باقی ہیں اور وہاں پر مرماجہ کے میدان میں ایک بستی ان کی طرف منسوب ہے اور ورفجومہ میں سے باقی ماندہ دلہاصہ وغیرہ اس عہد میں متفرق گروہ بن چکے ہیں اور یہ لوگ ساحل تلمسان کا مشہور ترین قبیلہ ہے۔ جو قومیہ میں شامل ہیں اور نسب خلط کے لحاظ سے ان میں شمار ہوتے ہیں اور آٹھویں صدی کے وسط میں ان میں سے عبدالمکلف نے مستقل ریاست قائم کر لی اور بنی عبدالواد کے تلمسان اور اس کے نواح پر غالب آنے کے بعد سلطان کے نام سے بادشاہ بن بیٹھا اور جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ اس عہد میں ان کے سلطان عثمان بن عبدالرحمٰن پر غالب آ گیا اور اُسے تلمسان میں زمین دوز قید خانے میں بند کر دیا اور پھر اسے قتل کر دیا۔

اور دلہاصہ کے مشہور ترین قبائل میں سے ایک اور قبیلہ بونہ کے میدان میں رہتا ہے جو گھوڑوں پر سوار ہوتا ہے اور لباس، زبان اور دیگر شعار میں عربوں کی نقل کرتا ہے جیسا کہ ہوارہ کا حال ہے اور ان کا شمار ٹیکس دینے والے قبائل میں ہوتا ہے اور ان کی سرداری بنی عریف میں ہے اور اس عہد میں حازم بن شداد بن حزام بن نصر بن مالک بن عریف کی اولاد میں ہے اور ان سے پہلے عسکر بن بطنان میں تھی۔ یہ دلہاصہ کے وہ حالات ہیں جو ہمیں معلوم ہوئے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قرطبہ کا قاضی تھا۔ واللہ اعلم۔

اور نفزادہ کے بقیہ بطون کا اس عہد میں کوئی قبیلہ اور وطن معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں بلاد قسطینہ میں کچھ بستیاں ان کی طرف منسوب ہیں۔ جہاں پر افرنج کے معاہد رہتے ہیں جنہوں نے فتح کے وقت سے جزیہ دے کر انہیں اپنا وطن بنا لیا ہے اور ان کی اولاد اس عہد میں وہاں رہتی ہے اور بنی سُلیم اور زغبہ کے بہت جلا وطن بھی وہاں ان کے ساتھ رہتے ہیں اور جنگلات اور جاگیروں کے مالک ہیں اور ان بستیوں کا معاملہ خلافت کے زمانے سے توزر کے علاقے کے عامل سے تعلق رکھتا ہے اور جب حکومت کا سایہ ان کے سروں سے سمٹا اور شہروں میں عصبیت پیدا ہوئی تو ہر بستی نے اپنی مخصوص حکومت قائم کر لی اور توزر کا پیش روان کو اپنی رعیت میں شامل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ پس ان میں کچھ اس کی بات مان لیتے اور کچھ انکار کر دیتے یہاں تک کہ سلطان ابوالعباس کی حکومت ان پر سایہ فگن ہوگئی اور وہ سب کے سب اس کی اطاعت میں شامل ہو گئے۔ واللّٰہ ولی الامور لا رب غیرہ.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دیتے ہیں اور وہ لوات بن جاتا ہے اور جب عربوں نے اسے معرب کیا تو اسے مفرد پڑھ لیا اور اس کے ساتھ ل کی طرح
ملا دی اور ابن حزم نے بیان کیا ہے کہ بربری نسابوں کا خیال ہے کہ سدراتہ' لواتہ اور مزاتہ قبطیوں میں سے ہیں۔ مگر یہ بات
درست نہیں اور ابن حزم کو اس بارے میں علمائے بربر کی کتب کا علم نہیں ہوا اور لواتہ کے بہت سے بطون ہیں' جیسے سدراتہ بن
نیطط بن لواء اور عرورہ بن ماصلت بن لواء اور سابق اور اس کے اصحاب نے عرورہ کے سوا بنی ماصلت کے اور قبائل بھی شمار کئے
ہیں جو بنی زائد بن لواء کی ماندا کررہ' جرمانہ اور نقاعہ ہیں اور ان کے اکثر بطون مزانہ میں ہیں اور بربر نساب' مزانہ میں بہت
سے بطون کو شمار کرتے ہیں جیسے ملایان' مرتہ' لحیحہ' دمکہ' حمزہ اور مدونہ اور یہ لوگ برقہ کے نواح میں اپنے مواطن میں سفر کرتے
رہتے ہیں جیسا کہ مسعودی نے بیان کیا ہے اور ابو یزید کے فتنہ میں انہوں نے بہت کارنامے دکھائے ہیں اور جبل اور اس میں
ان کی بہت بڑی قوم رہتی ہے۔ جس نے بنی کملان کے ساتھ' ابو یزید کی حکومت کے معاملے میں مدد کی اور وہ ہمیشہ ہی اس عہد
میں ہوارہ اور کتامہ کے ساتھ جبل اور اس میں رہے ہیں اور حکومت جبل اور اس میں رہنے والے ٹیکس دہندگان قبائل نے ٹیکس
وصول کرنے میں ان سے مدد طلب کرتی رہی ہے پس وہ اچھی طرح اس کا کام کرتے رہے ہیں اور جن دستوں کی ان پر ڈیوٹی
لگائی جاتی تھی وہ انہیں سلطان کی فوج میں لے آتے تھے۔ پس جب حکومت کا سایہ سمٹا تو ان میں سے بنو سعادہ اولاد محمد کی
جاگیروں میں آ گئے جو زواوہ میں سے تھا تو انہوں نے بھی ان سے وہ کام لئے جو حکومت ان سے لیتی تھی پس انہوں نے
انہیں ٹیکس جمع کرنے کے لئے خادم اور ختم کرنے والی فوج بنالیا اور یہ ان کی رعایا کا حصہ بن گئے اور ان کا ایک حصہ باقی رہ گیا
جن کو جاگیریں نہ ملیں اور وہ بنو زنجان اور بنو بادیس ہیں۔ پس منصور بن مزنی نے ان کو اپنے کام میں شامل کر لیا اور جب
مزنی حکومت سے الگ ہوا اور وہ الزاب میں الگ ہو گئے تو وہ انہیں بعض سالوں میں جبیلہ میں دور کرنے لگے اور اس وجہ
سے عرب پارٹیوں کو فوج کی صورت میں ان کے پاس جمع کرنے لگے اور وہ اس عہد تک اپنے پہاڑ میں پناہ لئے ہوئے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایک مرتبہ ابو بکر بن ابی سفیان امیر و عمر نے یہ کی کہ اس شہر کے لوگوں نے حکومت سے غداری کی تو اس نے مجھے ان کی طرف بھیجا تو مجھے ان پر فتح حاصل ہوئی تو میں نے یہ عمارت تعمیر کی تا کہ میں اُسے یاد رکھ سکوں۔ ابن الرفیق نے یہی بات بیان کی ہے اور بنو وجدیجی زناتہ کے قبائل سے تھے اور ان کے منداس کے مواطن میں لواقہ کے پڑوسی تھے اور عجمی ان کے درمیان وادیٔ میناس اور تاہرت میں رہتے تھے اور ان کے درمیان ایک عورت کے باعث فتنہ پیدا ہو گیا جس کا بنو وجدیجی نے لواتہ میں نکاح کر دیا پس انہوں نے جنگل کی عار دلائی تو اس نے اپنی قوم کی طرف خط لکھا اور ان کا سردار ان دنوں غسان تھا پس انہوں نے ایک دوسرے کو اُکسایا اور زناتہ سے مدد مانگی تو انہوں نے ان کو علی بن محمد بغرنی کے ذریعہ مدد دی اور دوسری جانب سے مطماطہ ان کی مدد کو چل پڑے اور ان کا امیر عزانہ تھا اور یہ سب جنگ کے لئے لواطہ کی طرف گئے اور ان کے درمیان جنگیں ہوئیں جن میں سے ایک جنگ میں علاق ہلاک ہو گیا اور غربی جانب سے السرسوس نے انہیں ہٹا دیا اور انہیں اس پہاڑ کی طرف لے گئے جو تاہرت کے سامنے ہے جسے اس عہد میں دارک کہتے ہیں اور اس کے قبائل اس کے ٹیلوں اور متیجہ پر جھانکنے والے پہاڑوں میں پھیل گئے اور وہ اس عہد میں ٹیکس دہندہ قبائل میں شمار ہوتے ہیں اور جبل دارک' یعقوب بن موسیٰ کی اولاد کی جاگیروں میں ہے جو ورغہ کے عطاف کا سردار ہے اور اسی طرح لواتہ کے بطون اس پہاڑ میں رہتے ہیں جو ان کے نام سے مشہور ہے اور قابس اور صفاقس کے سامنے ہے اور ان میں سے بنو مکی بھی ہیں جو اس عہد میں قابس کے رؤسا ہیں اور اسی طرح ان میں سے لواحات مصر بھی ہیں جیسا کہ مسعودی نے بیان کیا ہے۔ کہ وہ اس کنارے میں رہتے ہیں۔ جو اس کے اور مصر کے درمیان ہے اور جب وہ ان محلات کے قریب آیا تو وہ وہاں پر ان کا سردار بدر بن سالم تھا اس نے ترکوں سے بغاوت کر دی اور انہوں نے اس کی طرف فوجیں بھیجیں اور اس کی قوم کے بہت سے آدمی بیچ کھیت رہے اور وہ برقہ کی جانب بھاگ گیا اور اب وہ وہاں پر عربوں کی پناہ میں ہے اور زناتہ کے یہ قبائل تادلہ کے نواح میں مراکش کے قریب رہتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مصغرہ: یہ ان قبائل سے زیادہ ہیں اور خاص طور پر بیوی بچوں والے ہیں اور ان کی اکثریت والے ہیں اور ان کی اکثریت اسلام کے زمانے سے مغرب میں رہتی ہے اور انہوں نے ارتداد کی نشر واشاعت میں حصہ لیا اور کئی کارنامے کئے اور جب اسلام بربریوں میں آیا تو یہ فتح اندلس کے لئے چلے گئے اور ان کے ساتھ اور قومیں بھی گئیں جو وہاں پر ٹھہر گئیں اور جب خارجیوں کے دین نے بربریوں میں سرایت کی تو مصغرہ نے صغریہ کا مذہب اختیار کر لیا اور ان کا سردار میسرہ تھا اور جعفر کے نام سے معروف تھا اور جب عبیداللہ بن حجاب ہشام بن عبدالملک کی طرف سے افریقہ کا حکمران بنا تو اس نے اُسے حکم دیا کہ وہ مصر سے اس کی طرف جاتے تو وہ ۱۱۴ھ میں وہاں آیا اور اس نے عمر بن عبداللہ مرادی کو طنجہ اور مغرب اقصیٰ کا گورنر اور اس کے بیٹے اسماعیل کو سُوس اور اس کے ماوراء علاقے پر گورنر مقرر کیا پس ان والیوں کی حکومت مسلسل قائم رہی اور اس کی سیرت بربریوں میں اثر انداز ہوگی اور وہ ان کے حالات سے برا ماننے لگے اور وہ ان سے بربری وظائف اور شہد رنگ چادروں اور مغرب کی نئی چیزوں کا مطالبہ نہ کرتے تھے۔ پس وہ ان کو اکٹھا رکھنے میں جلدی کرتے یہاں تک کہ بکری کے بچوں سے شہد رنگ کھال بنانے کے لئے بکریوں کا ایک گلہ ذبح کر دیا جاتا اور ان میں سے صرف ایک ہی چادر بنتی پس انہوں نے بربریوں کے اموال میں بڑی تباہی مچائی۔ جس میسرۃ الحسن جو مصغرہ الحسن کا لیڈر تھا غضبناک ہو گیا اور اس نے بربریوں کو طنجہ کے گورنر عمر بن عبداللہ کے قتل پر اُکسایا۔ تو انہوں نے اُسے ۱۲۵ھ میں قتل کر دیا اور اس کی جگہ میسرہ نے عبدالاعلیٰ کو جو افریقی نوکروں میں سے رومی الاصل تھا حکمران بنایا اور وہ عرب کے موالی میں سے تھا اور خارجیت کی جڑ تھا اور صغریہ کے نظریات رکھتا تھا۔ پس میسرہ نے اُسے طنجہ پر حاکم مقرر کیا اور سوس چلا آیا۔ پس اس کے عامل اسماعیل بن عبداللہ نے اُسے قتل کر دیا اور مغرب جنگ کی آگ سے بھڑک اٹھا اور خلفائے مشرق پر اس کی حکومت ختم ہوگئی اور اس کے بعد وہ انہیں اپنی اطاعت میں نہ لا سکا اور حجاب کے بعض ساتھی خالد بن ابی حبیب کے ہراول دستے میں فوجوں کے ساتھ ان سے جنگ کی اور ہراول دستے کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محمد بن خزر اور مغراوہ کا جانشین تھا اس کے بعد مغرب میں ادریس کا ظہور ہوا پس وہ بربریوں کو یہاں لایا اور اس میں داریہ نے بڑا پارٹ ادا کیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور ان دنوں مصغرہ کا سردار بہلول بن عبدالواحد تھا پس مالک نے ابراہیم بن اغلب عامل قیروان کی سازش سے ادریس کی اطاعت سے انحراف کر کے ہارون الرشید کی اطاعت اختیار کر لی پس ادریس نے اس سے صلح کی اور اسے صلح کی خبر دی پھر اس کے بعد مصغرہ کی ہوا اکھڑ گئی اور ان کی جمعیت پریشان ہوگئی اور حکومت نے ان پر اپنے دامن پھیلا دیئے اور وہ اس عہد میں مغرب کے تلول اور اس کے صحرا میں بربریوں کو ٹیکس دینے والے عمال میں شامل ہیں۔

اور ان میں سے فاس اور تلمسان کے درمیان بھی قومیں آباد ہیں جو کومیہ سے رابطہ رکھتی ہیں اور ان کے حلیفوں میں داخل ہیں اور دعوت موحدیہ کے وقت سے ان میں شامل ہیں اور ان کی سرداری' خلیفہ کی اولاد کے لئے ہے جو موحدین کے عہد میں ان کا سردار تھا اور اس نے ان سے وطن میں ان کے لئے ساحل سمندر پر ایک قلعہ بنایا جس کا نام تادنت تھا اور جب عبدالمومن کی حکومت جاتی رہی اور بنومرین مغرب پر غالب آ گئے تو یعرون بن موسیٰ بن خلیفہ نے یعقوب بن عبدالحق کی دعوت سے ان کی حکومت قائم کی اور ندرومہ پر غالب آ گیا اور یغراس بن زیان اس کے مقابلہ میں گیا اس نے ندرومہ کو اس کے قبضے سے واپس لے لیا اور اس پر غالب آ گیا پھر یعقوب بن عبدالحق ان کے مقابلہ میں گیا اور اسے انکے ہاتھوں سے چھین لیا اور اسے فوجوں سے بھر دیا اور یعرون کو عامل مقرر کیا اور محمد بن ہارون مغرب کی طرف لوٹ آیا اور اس قلعے میں پانچ سال پناہ لے کر اپنے آپ کی طرف دعوت دینے لگا۔ پھر یغمراسن نے اس سے رشتہ داری کی اور ۶۷۲ھ میں اسے صلح کی صحیح پر لے آیا اور اس عہد تک عقبہ میں ان کی سرداری قائم ہے اور مصغرہ کے قبائل میں سے ایک قوم جبل فاس میں رہتی ہے جو ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیونکہ وہ ان کی جانب سے اندر گھسا ہوا ہے اور ان مصغرہ کے کچھ قبیلے مغرب اوسط اور افریقہ کے مضافات میں رہتے ہیں واللہ الخلق جمیعا ط

لمایہ: یہ کئی بطن ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس کا بھائی مصغرہ ہے جن کے بہت سے بطون ہیں۔ جن میں سے کچھ کو سابق اور اس کے اصحاب نے شمار کیا ہے جیسے زکر مارمزیزہ ملیزہ بنو مدتین یہ سب لمایہ میں سے ہیں اور افریقہ اور مغرب میں سفر کرنے والے ہیں اور ان کی اکثریت مغرب اوسط میں سموسہ میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہے جو صحرا کے قریب ہے اور جب خارجی دین بربریوں میں سرایت کرنے لگا۔ تو انہوں نے اباضیہ کا نظریہ اپنا لیا اور اس کی طرف منسوب ہونے لگے اور اسے اپنا دین بنا لیا اور ان کے ہم وطن پڑوسیوں نے بھی جو ہوارہ اور لواتہ میں سے تھے۔ اسے اپنا دین بنا لیا اور یہ ارض السرسو میں ان سے منداس اور زواغہ کے مغرب میں رہتے تھے اور مطماطہ اور مکناسہ اور زناتہ سب کے سب جواف اور شرق میں رہتے تھے اور سب کے سب خارجی تھے اور ان میں سے کچھ اباضیہ کے نظریات بھی رکھتے تھے اور عبدالرحمٰن بن رستم فتح کے مسلمانوں میں سے تھا اور وہ اس رستم کے بیٹوں میں سے تھا جو قادسیہ میں ایرانیوں کا سپہ سالار تھا اور وہ فتح کرنے والے ہراول دستوں کے ساتھ افریقہ آیا تھا اور وہیں موجود تھا اور اس نے اباضی خارجیوں کا دین اختیار کر لیا تھا اور وہ متہ کا تربیت یافتہ اور ان کا حلیف تھا اور جب اباضیہ نے قیروان میں ورفجومہ کے افعال پر اظہار ناراضگی کرتے ہوئے طرابلس کی جانب جتھہ بندی کی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور وہ اباضیہ کے امام ابن الخطاب عبدالاعلیٰ بن سمح مغافری کے پاس جمع ہو گئے اور طرابلس پر قبضہ کر لیا پھر انہوں نے قیروان پر قبضہ کر لیا اور اس کے والی مردن نے حومہ میں عبدالملک بن ابی الجعد کو قتل کر دیا اور ورفجومہ اور باقی ماندہ مغرادہ میں ۱۴۱ھ سخت خونریزی کی اور قیروان میں عبدالرحمٰن بن رستم کو جانشین بنانے کے بعد ابوالخطاب اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بربری اباضی فوج کے ساتھ اس کا محاصرہ کرلیا یہاں تک کہ عبداللہ بن ابراہیم بن اغلب فوت ہوگیا اور عبداللہ بن اغلب اپنی امارت کے لئے قیروان آیا پس عبدالوہاب نے اس سے اس شرط پر صلح کی کہ صباحیہ ان کے لئے ہوگا اور وہ مقوسہ کی طرف واپس چلا گیا اور عبداللہ قیروان چلا گیا اور عبدالوہاب نے اپنے بیٹے میمون کو حکمران بنایا جو اباضیہ' صفریہ اور واصلیہ کا لیڈر تھا اور وہ مقوسہ' صفریہ اور واصلیہ کی طرف لوٹ آیا اور وہ اسے سلام خلافت کہتے اور واصلیہ میں سے اس کے پیروکاروں کی تعداد تیس ہزار تھی جو سفر کرنے والے اور خیموں میں رہنے والے تھے اور تاہرت میں ہمیشہ رستم کے بیٹوں کی حکومت رہتی اور ان کے مغرادی اور بنی یفرن میں پڑوسیوں نے جب انہوں نے تلمسان پر قبضہ کیا انہیں ادارسہ کی اطاعت میں داخل ہونے پر آمادہ کیا اور ۱۷۳ھ کے قریب وہاں پر زناتہ کو گرفتار کرلیا اور وہ بقیہ ایام میں ان کے لئے رکاوٹ بنے رہے یہاں تک کہ عبداللہ شیعی کا ۱۷۶ھ کا افریقہ اور مغرب پر غلبہ ہوگیا پس وہ تاہرت میں ان پر غالب آ گیا اور ان کے بادشاہ کو گرفتار کرلیا اور عبداللہ کی دعوت مغربین کے اطراف میں پھیل گئی اور اس حکومت کے ظہور سے ان کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا اور عروبہ بن یوسف کتامی نے جس نے شیعوں کے لئے مغرب کو فتح کیا تھا ابوحمید دراس بن صولان البہیسی سے تاہرت پر حاکم مقرر کرنے کا عہد کیا۔ پس وہ ۹۸ھ میں مغرب کی طرف گیا اور لمایہ' ازواجہ' بوایہ' مکناسہ اور مطماطہ کے اباضیہ سے مشوروں میں لگ گیا اور انہیں رافضیوں کے دین پر آمادہ کیا اور وہاں پر دین خارجیہ کا شیخ بن گیا یہاں تک کہ انہیں ان کے عقائد میں مستحکم کردیا پھر اسماعیل منصور بن صلاص بن حبوس کے زمانے میں وہاں کا والی بنا پھر سمندر کے درسے امویوں کی دعوت دینے لگا اور خیر بن محمد بن حرز کے پاس چلا گیا۔ جو زناتہ میں امویوں کا داعی تھا اس کے بعد منصور نے تاہرت پر میسور الحصنی کو عامل مقرر کیا جو احمد بن الرحالی کا پروردہ تھا پس حمید اور خیر نے تاہرت پر چڑھائی کی اور میسور کو شکست ہوئی اور انہوں نے تاہرت میں داخل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جو جزیرہ رسدیس کی طرح ہیں اور انہوں نے ان پر بربریہ قائم کیا تھا اور سالح مندر پر اپنے نام سے ایک رباط تعمیر کیا تھا اور حفصی حکومت کی طرف سے ان کے ساتھ لمبے زمانے تک مقابلہ بازی رہی یہاں تک کہ سلطان ابوبکر کی حکومت میں مخلوف بن الکماد کے ہاتھ پر آٹھویں صدی کے اڑتیسویں سال میں وہ جزیرہ فتح ہو گیا اور اس عہد تک وہاں دعوتِ اسلامی مضبوطی سے قائم ہے لیکن وہاں کے بربری قبائل ہمیشہ ہی خارجی دین کے پیروکار رہے ہیں اور ان کے مذاہب کی تالیفات کا مطالعہ کرتے رہے ہیں اور وہ اپنے اصول عقائد اور فروغ مذاہب کی روایت کرتے اور اس کے پڑھنے پڑھانے میں لگے رہتے ہیں۔ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَ مَا تَعْمَلُوْنَ ؕ

مطماطہ: یہ فارس تمطیت کی اولاد میں سے مصغرہ اور لمایہ کے بھائی ہیں جن کا ذکر پہلے بیان ہو چکا ہے اور یہ بہت سے قبائل ہیں اور سابق مطماطی اور اس کے ساتھی نسابوں نے بیان کیا ہے کہ مطماطہ کا نام مصکاب ہے اور مطماطہ اس کا ہمسر ہیں اور ان کے قبائل لواء میں سے ہیں۔ جو مطماطہ میں سے ہے اور اس کا ایک اور بیٹا بھی تھا جس کا نام ونشیط تھا اور اس کی اولاد کا انہوں نے ذکر نہیں کیا اور لواء کے چار بیٹے تھے ورماس، میلاغر، وریکول اور میلیص اور بلیص کی کوئی اولاد نہ تھی اور باقی تین کی اولاد تھی اور انہی سے مطماطہ کے تمام قبائل نکلے ہیں اور ورماس سے معمود، یونس اور نفرین ہیں اور وریکول کی اولاد کلدام، سیدہ اور قید رہیں اور سیدہ اور قید رکی کوئی اولاد نہیں اور کلدام کی اولاد، عصفر اص، سلیمایاں، سافخان، وریقی وصدی اور قطایان عمر ہیں اور یہ پانچوں اپنی ماں کے نام سے مشہور ہیں اور عصفر اص کے لئے زہاص اور نہر اص ہیں اور عصفر اص سے ورہل اور حامد اور سکوم ہیں جنہیں بنوتلیکشان کہا جاتا ہے اور یہ اپنی ماں کے نام سے مشہور ہیں اور زہاص سے بلست اور بصلاتین ہیں اور بلست سے ورسقلاسن، سکر، محمد، مکریل، دکوال، مریصاسن بان یولی، سمساسن، مسامر، ملوسن بحمد، نافع، عبداللہ اور عردانین ہیں۔

اور یلاعب بن لوانن مطماط کے بیٹے دمیا اور تانیہ ہیں اور تانیہ سے ماحرسکن، وریغ، عجلان، مقام اور قرہ ہیں اور دحیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہاں تک کہ فوت ہوگیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا مظفر اور بھائی عبدالرحمٰن ناصر اس کے مقام کو بلند کرنے اور اس کی حکومت کو چلانے لگے اور یہ محمد بن ہشام بن عبدالجبار کی بغاوت کے وقت اپنے بربری امراء اور نقیبوں سمیت نعمانی عربوں میں ابو عامرہ کے ساتھ غائب تھا اور جب انہوں نے اس کی حکومت کی کمزوری اور اس کی بدتدبیری کو دیکھا تو محمد بن ہشام مہدی کے ساتھ مل گئے اور اندلس میں بربری فتنہ کے پیدا ہونے تک اس کے ساتھ رہے یہاں تک کے یہ وہاں پر فوت ہوگیا۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ یہ کس سال میں فوت ہوا اور اسی طرح ان سے الگ ہونے والے لوگوں میں سے بہلا بہلا جوابی لواہی یصلاص سے تھا اندلس جا کر ناصر کے پاس اترا اور وہ بربری انساب کا عالم تھا۔

اور ان کے مشاہیر میں سے سابق بن سلیمان بن حراث بن مولات بن دویاسر ہے جو ہمارے علم کے مطابق بربریوں کا بڑا انساب ہے اور آخری لوگوں میں عبیداللہ مہدی کا کاتب خراج عبداللہ بن ادریس مشہور آدمی ہے جن کا ذکر طویل ہے یہ باتیں ہم نے مطماطہ کے حالات سے حاصل کی ہیں۔

موطن منداس: ایک بربری مؤرخ کا خیال ہے اور میں اس بارے میں اس کی کتاب سے بھی مطلع ہوا ہوں کہ اس نے منداس بن مغر بن ادریغ بن لہر ربن المساد کا نام لیا ہے اور وہ ہوارہ ہے واللہ اعلم وہ اس اداس بن زحیک کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ہوارہ کا ربیب ہے جیسا کہ ان کے حالات میں بیان ہوگا مگر یہ بات اس پر مختلط ہوگئی ہے اور منداس کے بیٹے بھی تھے شرارہ، کلثوم اور تبکم راوی بیان کرتا ہے کہ جب مطماطہ کی حکومت مضبوط ہوگئی اور اس عہد میں ان کا سردار ارہاص بن عصفر اص تھا پس منداس کو وطن سے نکال دیا گیا اور وہ اس کی حکومت پر غالب آ گیا اور اس کے بیٹوں نے منداس کے موطن کو آباد کیا اور ہمیشہ وہیں رہے۔ انتہیٰ کلامہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یعقوب بن کہیب بن مرین بن یعقوب جو مازونیین سے تھا ان کے ساتھ ہوگیا میں ابوحرہ کے ساتھ مقابلہ کیا اور ان پر غالب آ گیا جیسا کہ ان کے علماء میں سے خالد بن خراش اور خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا ہے اور مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح ان کے رؤسا میں سے موسیٰ بن خلید، ملیح بن علوان اور حسان بن زردال بھی تھا جو عبدالرحمٰن کے داخل ہوا تھا اور اسی طرح ان میں دلول بن حماد بھی تھا۔ جو یعلی بن محمد الیفرانی کی حکومت میں ان کا امیر تھا اور یہ وہی شخص ہے جس نے سمندر سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایکری کی حد بندی کی تھی۔ لیکن اس عہد میں وہ بستی تباہ ہو چکی ہے اور صرف کھنڈرات باقی رہ گئے ہیں اور اس وطن میں مغیلہ کا کوئی قبیلہ اور جمعیت باقی نہیں رہی اور ان کی دوسری اکثریت مغرب اقصیٰ میں رہتی ہے اور وہ لوگ اور یہ اور صدینہ کی پیروی میں ادریس بن عبداللہ کی دعوت کے لئے کھڑے ہو گئے اور بربریوں کو اس کی اطاعت پر آمادہ کرنے لگے اور وہ مسلسل اسی ڈگر پر قائم رہے یہاں تک کہ ادارسہ کی حکومت کمزور ہوگئی اور ان کے بقیہ لوگ اپنے مواطن میں فاس، صفرون اور مکناسہ کے درمیان رہتے ہیں۔ وَاللّٰهُ وَارِثُ الْاَرْضِ وَ مَنْ عَلَيْهَا.

بنو یونہ: جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہ فاس کی اولاد میں سے مغیلہ اور مطماطہ کے بھائیوں میں سے ہیں اور ان کی اکثریت کا وطن اس عہد میں تلمسان کے نواح میں جبل بنی راشد کے درمیان سے اس پہاڑ تک ہے جو ان کے نام سے معروف ہے اور یہ اس کے مضافات اور جہات میں گھومتے پھرتے ہیں اور بنو یلوی اور بنو یغرن ان سے پہلے مشرق کی جانب سے ان کے پڑوسی تھے اور مکناسہ مغرب کی جانب سے پڑوسی تھے اور ساحل کی جانب سے کومیہ اور دلہاسہ پڑوسی تھے۔

اور ان کے قابل ذکر جوانوں میں سے جریر بن مسعود بھی ہے جو ان کا سردار تھا اور ابو حاتم اور قرہ کے ساتھ ان کی جنگ میں شامل تھا اور فتح کے ہراول دستوں کے ساتھ ان میں سے بہت سے آدمی اندلس چلے گئے اور انہیں وہاں پر طاقت حاصل ہوگئی اور ان میں سے ہلال بن ابزبا نے مساسع مکناسی کے خروج میں عبدالرحمٰن الداخل کے خلاف بغاوت کی پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قبائل میں سے تھا اور جس اوقات عبدالمؤمن نے قبیلہ نے اس کی مصاحبت کی اور جانشینی کی ہے اور وہ بنی عابد میں سے ہے اور وہ عبدالمؤمن بن علی بن مخلوف بن یعلی بن مردان بن نصر بن علی بن عامر بن الاسر بن موسیٰ بن عبداللہ بن وریغ بن صطغور ہیں موحدین کی حکومت کے مؤرخین نے اسے اسی طرح صطغور کی طرف منسوب کیا ہے پھر کہتے ہیں کہ صطغور بن یعقور بن مطماط بن ہودج بن قیس میلان بن مضر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ابوعبدالواحد المخلوع بن یوسف بن عبدالمؤمن کی تحریر اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ مصنوع ہے کیونکہ یہ نام بربریوں کے ناموں میں سے نہیں ہیں اور جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ سب عربی نام ہیں اور بربری قوم ان کے درمیان مشہور تھی اور صطغور کو مطماط کی طرف منسوب کرنا تخلیط ہے کیونکہ تمام بربری نسابوں کے نزدیک یہ دونوں بھائی ہیں اور عبدالمؤمن بلاشبہ انہی میں سے ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا سِوٰی ذَالِکَ.

اور یہ عبدالمؤمن ان کے اشراف میں سے ہے اور ان کا وطن تاکرارت میں ہے اور وہ اس پہاڑ میں ہے جو مشرق کی جانب سے ہنین پر جھانکتا ہے اور جب عبدالمؤمن ان میں کامیاب ہوگیا تو وہ حصول علم کے لئے چل پڑا اور تلمسان میں اترا اور وہاں کے بزرگوں جیسے ابن صاحب الصلوٰۃ اور عبدالسّلام البرنسی سے علم حاصل کیا اور یہ اپنے دور میں فقہ اور کلام کا شیخ تھا اور اس کے بعد طالب علم پڑھائی کے پیاسے ہوتے تھے اور ان میں فقیہ محمد بن تومرت المہدی بھی تھا اور وہ بجایہ پہنچا تو اس وقت وہ فقیہ السوسی کے نام سے معروف تھا اور اس کی نسبت سوس کی طرف تھی ابھی اسے مہدی کا لقب نہیں دیا گیا تھا اور اس نے مشرق سے مغرب کی طرف جاتے ہوئے بدی کو مٹانے اور علم کو پھیلانے اور فتویٰ دینے اور فقہ اور کلام پڑھانے میں اپنے آپ کو لگا دیا اور اسے اشعری سلسلے میں امامت اور رُسوخِ قدم حاصل ہے اور اسی نے اشعری طریقے کو مغرب میں داخل کیا تھا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اس نے تلمسان میں طالبانِ علم کو شوق دے دیا کہ وہ اس سے اس طریق کو اخذ کریں اور گفتگو کریں اور کئی لوگوں نے اسے لانے کے لئے سفر کرنے میں سبقت کی کہ انہیں اس کے علوم کے حصول میں تقدم حاصل ہو پس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہو گئے ہیں تو اس نے انہیں کہا عبدالمؤمن نے کیا کیا ہے انہوں نے جواب دیا وہ اپنے سیاہ گھوڑے پر خوب جنگ کر رہا ہے۔ تو اس نے کہا کہ جب تک عبدالمؤمن زندہ ہے کوئی آدمی ہلاک نہیں ہوا اور جب امام ۲۲ھ میں قریب المرگ تھا تو اس نے اپنی خلافت عبدالمؤمن کو دینے کی وصیت کی اور مصامدہ کے درمیان عصبیّت سے غمگین ہوا پس اس نے مہدی کی موت کو پوشیدہ رکھا اور اسکی حکومت کے معاہدہ کو موخرہ کیا یہاں تک کہ شیخ ابوحفص امیر ہنتانہ اور مصامدہ کے سردار نے اس سے مصاہرت کی صراحت کی اور اسکے متعلق امام کی وصیت کو نافذ کیا پس اس نے حکومت سنبھالی اور موحدین کی سرداری اور مسلمانوں کی خلافت کو اپنے ساتھ مختص کیا اور وہ ۴۳ھ میں مغرب کی فتح کیلئے گیا تو غمارہ نے اس کی اطاعت کی پھر وہ وہاں سے ریف کی طرف چلا گیا پھر بطویہ بطامطالہ بھی بنی یرناسین پھر مدیونہ اور پھر کومیہ اور انکے پڑوسیوں ولہاصہ کے پاس گیا۔ پس اسکی قوم کی وجہ سے اس کا بازو مضبوط ہو گیا اور وہ اس کی حکومت میں داخل ہو گئے اور انہوں نے موحدین کے درمیان اس کی حکومت اور خلافت کو مضبوط کرنے کے لئے اس کی مدد کی اور جب وہ مغرب کی طرف لوٹا اور اس کے شہروں کو فتح کیا اور مراکش پر غالب آ گیا تو اس نے اپنی قوم کو مراکش آنے اور وہاں پر اکٹھا ہونے کی دعوت دی کیونکہ ان کی اکثریت کو مغرب سے محبت تھی اور اس تخت خلافت کو اٹھانے اور امر دعوت کے قائم کرنے اور اپنی سرحدوں کا دفاع کرنے کے لئے مراکش کو وطن بنا لیا پس عبدالمؤمن اور اس کے بیٹوں نے بقیہ حکومت سے مدد مانگی اور وہ اپنی جگہ پر ایک کتاب کا آغاز تھے اور قوم اسکے ساتھ آ ملی اور وہ فتوحات اور فوج میں پیش پیش تھے اور فوج کے تیار کرنے اور حکومتوں کے تقسیم کرنے میں علاقوں نے انہیں کھا لیا اور انکا خاتمہ ہو گیا اور ان ابتدائی وطنوں میں ان میں سے بنو عابد باقی رہ گئے اور وہ سردار می والے قبائل میں شمار ہوتے ہیں اور انکا زمانہ بدل گیا اور اس نے انہیں مہلت دی ہے پس انہوں نے تاوان برداشت کئے اور تکالیف اٹھائیں اور رسوائی اور عذاب میں اپنے پڑوسیوں ولہاصہ کے ساتھ رہے۔ واللہ مبدل الامر والملالک الملک سبحانہ.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے بیان کی ہے اور بربری نساب انہیں سمکان کی اولاد میں سے شمار کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے میرے نزدیک ابن حزم کا بیان صحیح ہے جس کی شہادت وطن اور کتامہ کے ساتھ عبداللہ کے شیعہ ہونے سے ملتی ہے اور بربری نسابوں نے ان کے بہت سے بطون کو شمار کیا ہے اور وہ بنو مجسطہ اور بنو ملیکش ہیں جو ضہاجہ میں سے ہیں۔ واللہ اعلم اور اس عہد میں ابن کے مشہور قبائل میں سے بنو بحر' بنو مابکلات' بنو مترات' بنو مانی' بنو بوعردان' بنو توغ' بنو یوسف' بنو عیسیٰ' بنو بوشعیب' بنو صدقہ' بنو غرین اور بنو کشطولہ ہیں اور زواوہ کے ٹھکانے بجایہ کے نواح میں کتامہ اور ضہاجہ کے مواطن کے درمیان ہیں اور انہوں نے بلند اور دشوار گزار پہاڑوں کو اپنا وطن بنایا ہے جن سے نظریں خوف محسوس کرتی ہیں اور رہروان کے اندھیروں میں بھول جاتا ہے جیسے بنی غمرین جبل زیری میں رہتے ہیں اور اس عہد میں وہاں زان کے درخت کی علامتیں لگائی گئیں ہیں جن کے ذریعے آدمی کو راستے کا پتہ چل جاتا ہے یا جیسے بنی فرلوسن اور بنی سرا کا پہاڑ بجایہ اور تدلس کے درمیان ہے اور وہ ان کا سب سے مضبوط قلعہ ہے اور اس کی وجہ سے انہیں حکومت پر غلبہ حاصل ہے اور انہیں خراج کے دینے میں اختیار حاصل ہے اور ضہاجہ کی حکومت صلح و جنگ کے مواقع پر ان کے بہت سے قابل ذکر کارنامے ہیں اس لئے کہ یہ کتامہ کے دوست تھے اور ان کا پہلا آدمی ان کی حکومت کے آغاز میں غالب آ گیا اور بادس بن منصوران کے ساتھ ہو گیا اور ان کے شیخ امری ابن اجانا نے اپنے باپ عامر پر اتہام لگایا اس کے بعد بنو حماد نے بجایہ کی حد بندی کی اور ان سے مقابلہ کیا تو وہ آخری حکومت تک ان کے مطیع رہے اور اس عہد تک ان کی فرمانبرداری اسی طرح چلی آتی ہے۔

بنی یراین: اور ان میں سے بنی یراین کی سرداری' بنی عبدالصمد میں تھی اور مغرب اوسط کے سلطان ابوالحسن سے بنی عبدالصمد کے سردار سے خط و کتابت کی اس کا نام شمسی تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جن کی وجہ سے اس کی شان بڑھ گئی اور وہ ان کی حکومت پر قابض ہو گئے اور جب سلطان ابوالحسن نے اپنے بیٹے یعقوب کو جو ابوعبدالرحمٰن کنیت کرتا تھا اپنی چھاؤنی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایک پہاڑ بھی ہے جو دمر کے نام سے مشہور ہے اور اسی طرح قسطنطنیہ کی جہات میں زواغہ کا ایک قبیلہ پایا جاتا ہے اور اسی طرح جبال شلف میں صراد طیل پائے جاتے ہیں اور دوسرے نواح فاس میں پائے جاتے ہیں۔ وَاللّٰهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْر.

مکناسہ اور بنی ورصطف کے دیگر بطون کے حالات اور مغرب میں مکناسہ کی حکومتوں کا ذکر اور اس کی اوّلیت اور گردش احوال کا بیان

ورصطف بن یحییٰ جانا بن یحییٰ اور سمکان بن یحییٰ کا بھائی ہے اور اس کے تین بطون ہیں جو مکناسہ ورتاجہ اور اوکتہ ہیں اور اسے مکنہ بھی کہا جاتا ہے اور بنو ورتاجہ چار بطون ہیں۔ سدرجہ' مکسہ' مطاسہ اور کرسطہ سابق اور اس کے اصحاب نے ان کے بطون میں صناطہ اور رفولالہ کا بھی اضافہ کیا ہے اور اسی طرح انہوں نے بطون مکنہ میں بنی وطنسن اور بنی فولانین اور بنی مزین اور بنی یرین اور بنی بوعال کو بھی شمار کیا ہے اور اسی طرح ان کے نزدیک مکناسہ کے بہت سے بطون ہیں۔ جن میں سے وصولات' بوحاب' بنو ورفلاس' بنو وردنوس' قیعارہ' بنعہ اور ورقطنہ اور ورصطف کے سب بطون مکناسہ کے بطون میں شامل ہیں اور ان کے مواطن وادی ملویہ پر ولان سے سجلماسہ کی بلندی سے اس کے سمندر میں گرنے کی جگہ تک ہیں اور تازا اور تسول کے نواح کے درمیان بھی ہیں اور ان سب کی سرداری بنی ابا یرون میں ہے اور اس کا نام مجدول بن ناقریس بن فرادیس بن دنیف بن مکناس ہے اور صلح کے وقت ان میں سے کچھ قومیں کنارے کی طرف چلی گئیں اور انہیں اندلس میں کثرت اور سرداری حاصل تھی اور ان میں سے شعیا بن عبدالواحد نے ۵۱ھ میں عبدالرحمٰن الداخل کے خلاف بغاوت کی اور اپنے آپ کو حسن بن علی کی طرف منسوب کر کے اپنی طرف دعوت دینے لگا اور عبیداللہ بن محمد شیعہ لقب کے ساتھ اور مصالہ بن حبوس نے منازل سے عبیداللہ شیعی سے رابطہ کیا اور اس کے عظیم ترین جرنیلوں اور دوستوں میں تھا۔ اس نے اسے مغرب کا حکمران بنایا اور اس سے اس کے لئے مغرب' فاس اور سجلماسہ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بنی واسول کی حکومت اور سجلماسہ اور اس کے مضافات کے ملناسی بادشاہوں کے حالات

سجلماسہ کے مواطن کے رہنے والے مکناسہ میں سے تھے جو اپنے آغاز اسلام سے ہی صفری خوارج کا دین رکھتے تھے جیسے انہوں نے مغرب کے آئمہ اور رؤسا سے اس وقت سیکھا تھا جب وہ مغرب میں آئے تھے اور اسی کے پابند ہو کر رہ گئے اور مغرب کے اطراف میسرہ کے فتنہ سے بھڑک اٹھے پس جب اس مذہب پر تقریباً چالیس آدمی اکٹھے ہو گئے تو انہوں نے خفاء کی اطاعت چھوڑ دی اور ان پر عیسیٰ بن یزید اسود کو حاکم بنایا جو عرب موالی اور خوارج کے رؤسا میں سے تھا اور انہوں نے ۱۴۰ھ میں سجلماسہ شہر کی حد بندی کر لی اور باقی ماندہ مکناسہ بھی جو اس طرف رہتے تھے ان کے دین میں شامل ہو گئے پھر وہ اپنے امیر سے ناراض ہو گئے اور اس کے احوال پر بہت نکتہ چینی کرنے لگے اور انہوں نے اپنے امیر کو باندھ کر پہاڑ کی چوٹی پر رکھ دیا یہاں تک کہ وہ ۱۵۵ھ میں ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد وہ اپنے بڑے سردار ابوالقاسم سمکو بن واسول بن مصلان بن ابی نزول پر متفق ہو گئے۔ اس کا باپ اہل علم لوگوں کی تلاش کرتا تھا اور مدینہ کی طرف چلا گیا اور تابعین سے ملا اور عکرمہ موالی ابن عباس سے علم سیکھا جس کا ذکر عریب بن حمید نے اپنی تاریخ میں کیا ہے اور اس نے مویشی رکھے ہوئے تھے اور اسی نے عیسیٰ بن یزید کے لئے بیعت اور اپنی قوم کو اس کی اطاعت پر آمادہ کیا تو انہوں نے اس کے بعد اس کی بیعت کر لی اور اس کے کام کے ذمہ دار بن گئے یہاں تک کہ وہ اپنی حکومت کے دس سالوں کے آخر میں ۱۶۷ھ میں فوت ہو گیا اور وہ اباضی صفری تھا اور اس نے منصور اور بنی عباس کے مہدی کے لئے اپنی عملداری میں خطبے دیئے اور جب وہ مر گیا تو انہوں نے ان پر اس کے بیٹے الیاس کو حاکم بنا دیا۔ جسے وزیر کہا جاتا ہے۔ پھر وہ ۱۹۴ھ میں اس کے خلاف ہو گئے اور اس کو معزول کر دیا اور اس کی جگہ اس کے بھائی الیسع بن ابی القاسم ادرکسہ بن منصور کو حاکم بنایا اور وہ ان پر اور سجلماسہ کے بنی سور پر مسلسل ۳۴ سال حاکم رہا اور وہ صفری تھا اور اس کے عہد میں سجلماسہ میں اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اسی نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بھی ۶۳ھ میں فوت ہوگیا اور اس کا بیٹا محمد حاکم بنا جو اباضی تھا وہ ۷۰ھ میں فوت ہوگیا پس اس نے الیسع بن المنتصر کو حاکم بنایا اور اس نے اس کے کام کو سنبھالا اور عبیداللہ شیعی اور اس کا بیٹا اور ابوالقاسم اس کے عہد میں سجلماسہ میں آئے اور المعتضد نے اسے ان دونوں کے بارے میں دھمکی دی اور وہ اس کی اطاعت میں تھا پس اس نے ان دونوں کے متعلق شک کیا اور ان کو قید کرلیا۔ یہاں تک کہ شیعی اپنی اغلب پر غالب آ گیا اور رقادہ پر قبضہ کرلیا۔ پس وہ اس مقابلہ میں گیا تا کہ عبیداللہ اور اس کے بیٹے کو اس کے قید خانے سے نکالے اور الیسع اپنی مکناسہ قوم کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا تو ابو عبداللہ شیعی نے اسے شکست دی اور سجلماسہ میں داخل ہوگیا اور اُسے قتل کر کے عبیداللہ اور اس کے بیٹے کو قید خانے سے نکال لیا اور ان دونوں کے لئے بیعت لی اور عبیداللہ مہدی نے سجلماسہ پر ابراہیم غالب المراسی کو بنایا۔ جو کتامہ کے جوانوں میں سے تھا اور خود افریقہ واپس چلا گیا پھر سجلماسہ کے امراء اپنے والی ابراہیم کے مخالف ہو گئے اور اُسے اور اس کے تمام کتامی ساتھیوں کو ۹۸ھ میں قتل کر دیا اور انہوں نے فتح بن میمون امیر ابن مدرار کی بیعت کر لی اور اس کا لقب داسول اور میمون ہے اور یہ اس فاحشہ عورت کا بیٹا نہیں جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یہ اباضی تھا اور اس کی وفات تیسری صدی کے سرے پر ہوئی پس اس کا بھائی احمد حکمران بنا اور اس کی حکومت ٹھیک ٹھاک رہی یہاں تک کہ مصالہ بن جوس نے کتامہ اور مکناسہ کی فوج کے ساتھ مغرب کی طرف جا کر ۳۰۹ھ میں اس پر چڑھائی کی اور مغرب پر قبضہ کرلیا اور اپنے دوست عبیداللہ مہدی کی دعوت پر انہیں پکڑ لیا اور سجلماسہ کو فتح کرلیا اور اس کے حاکم احمد بن میمون بن مدرار کو گرفتار کرلیا اور اپنے عم زاد المعتز بن محمد بن سادر بن مدرار کو وہاں کا حاکم بنایا اور ابھی اس نے حکومت سنبھالی نہ تھی کہ ۳۱۱ھ میں مہدی کی حکومت سے تھوڑا عرصہ قبل وہ فوت ہوگیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ابوالمنتصر محمد بن المعتز حاکم بنا پس وہ دس دن حاکم رہا پھر مر گیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس پر اس کے بھائی ابو محمد نے ۵۳ھ میں حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور خود اس کی جگہ حاکم بن بیٹھا اور المعز باللہ کو یہ خبر پہنچی اور وہ ایک مدت تک اس بات پر قائم رہا اور اس وقت مکناسہ کی پوزیشن کمزور ہوگئی اور زناتہ کی پوزیشن مغرب میں مضبوط ہوگئی یہاں تک کہ حرزون بن فلفول نے جو ملوک مغرادہ میں سے تھا سجلماسہ پر ۶۶ھ میں چڑھائی کی اور محمد نے اس کے مقابلہ میں المعتز کو نکالا تو حرزون نے اُسے شکست دی اور اسے قتل کر دیا اور اس کے شہر اور ذخیرے پر قابض ہو گیا اور فتح کے خط کے ساتھ اس کے سر کو قرطبہ کی طرف بھیجا اور یہ منصور بن ابی عامر کی حجابت کے ابتدا کی بات ہے پس اس نے اسے اس کی طرف منسوب کیا اور ایک گنبد میں اس کی لحد کو کھودا اور حرزون کو سجلماسہ کی سرداری دی پس اس نے ہشام کی دعوت کو سجلماسہ کے کونے کونے میں قائم کر دیا اور یہ پہلی دعوت ہے جو ان کے لئے مغرب اقصیٰ کے شہروں میں قائم کی گئی اور سب بنی مدرار اور مکناسہ کی حکومت مغرب سے ختم ہوگئی اور ان سے مغرادہ اور بنی یفرن نے حکومت حاصل کی جیسا کہ اس کی حکومت میں ان کا ذکر آئے گا۔

مکناسہ میں سے ملوک تسول بنو ابو العافیہ کی حکومت کے حالات' اور انکی اوّلیت اور گردش احوال:

مکناسہ' ملویہ' کرسیف' ملیلہ اور تازا اور تسول کے نواح کے رہنے والے تھے اور یہ سب اپنی سرداری میں بنی ابی باسل بن ابی الضحاک بن ابی نزول کی طرف رجوع کرتے تھے اور انہی لوگوں نے کرسیف اور ریاط تازا کے شہر کو تعمیر کیا تھا اور یہ فتح کے آغاز سے لے کر ہمیشہ اسی حالت میں رہی اور تیسری صدی میں ان کی سرداری مصالہ بن حبوس اور موسیٰ بن ابی العافیہ بن ابی باسل کو حاصل تھی اور اس کے دور میں ان کی قوت اور غلبہ بڑھ گیا اور یہ انہوں نے تازا کی اطراف سے الکای تک کے بربری قبائل پر غلبہ پالیا اور ان کے اور ادارسہ کے درمیان جو اس عہد میں مغرب کے بادشاہ تھے کئی جنگیں ہوئیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فاس میں اس وقت داخل ہو گیا جب وہاں کے لوگ غافل پڑے تھے اور اس نے ریحان کو قتل کر دیا اور لوگوں نے اس کی بیعت پر اتفاق کر لیا۔ پھر وہ ابن العافیہ سے جنگ کرنے کے لئے نکلا پس فحص اذامادمیں تازا اور فاس کے درمیان حفصی ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوئے جو اس عہد میں وادی مطاحن کے نام سے معروف ہے اور ان کے درمیان سخت معرکہ آرائی ہوئی اور منہال بن موسیٰ بن ابی العافیہ مکناسہ سے جنگوں میں ہلاک ہو گیا اور نتیجہ ان کے حق میں رہا اور حسن کی فوج کا خاتمہ ہو گیا اور وہ شکست کھا کر فاس واپس آ گیا۔ تو اس کے عدوۃ القرویین کے عامل حامد بن حمدان ہمدانی نے اس سے خیانت کی اور اس نے اپنی قوتِ فہم سے اُسے قابو کر لیا اور اس نے ابن ابی العافیہ کو آنے پر آمادہ کیا اور اُسے شہر پر قبضہ دلایا اور اس نے اُندلس پر چڑھائی کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے عامل عبداللہ بن ثعلہ بن محارب بن محمود کو قتل کر دیا اور اس کی جگہ اس کے بھائی محمد کو حاکم بنایا اور حامد کو اس کے ساتھی حسن سے طلب کیا۔ تو حامد گھر والوں کو بلائے بغیر علیحدہ ہی خفیہ طور پر بھاگ گیا اور حسن فصیل سے نیچے اُترا۔ تو گر کر اُس کی پنڈلی ٹوٹ گئی اور اندلس میں تین راتیں روپوش رہ کر مر گیا اور حامد ابوالعافیہ کی سطوت سے ڈر گیا اور مہدیہ چلا گیا اور ابن العافیہ سارے فاس اور مغرب پر قابض ہو گیا اور اس نے ادارسہ کو وہاں سے جلاوطن کر دیا اور بصرہ کے نزدیک انہیں اپنے قلعہ مجرالنسر میں جانے پر مجبور کر دیا اور وہاں پر ان کا کئی بار محاصرہ کیا اور پھر فوجیں نکلیں تو اس نے اپنے جرنیل ابوالفتح کو ان میں اپنا قائم مقام بنایا۔ پس اس نے ان کا محاصرہ کر لیا اور ۱۹ھ میں اپنے بیٹے مدین کو مغرب اقصیٰ پر خلیفہ بنانے کے بعد تیزی کے ساتھ تلمسان کی طرف گیا اور اُسے عدوۃ القرویین میں اتارا اور عدوۃ الاندلس پر طول بن ابی یزید کو عامل مقرر کیا اور محمد بن ثعلبہ نے اُسے معزول کر دیا اور تلمسان پر چڑھائی کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور اس پر صاحب الحسن بن ابی العیش بن عیسیٰ بن ادریس بن محمد بن سلیمان غالب آ گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جرنیل میسور خصی نے ۲۳ھ میں مغرب پر چڑھائی کی اور ابن ابی العافیہ اس کے مقابلہ سے لوٹ آیا اور قلعہ الکای میں پناہ لے لی اور میسور نے تیزی کے ساتھ فاس کی طرف جا کر اس محاصرہ کر لیا اور اس کے عامل احمد بن بکر کو برطرف کر کے گرفتار کر لیا اور اسے مہدیہ کی طرف بھجوا دیا اور اہل فاس نے اس سے خیانت کرنے میں جلدی کی تو انہوں نے اپنی حفاظت کی اور حسن بن قاسم لواتی کو اپنا لیڈر بنایا اور میسور نے مدت تک ان کا محاصرہ جاری رکھا یہاں تک کہ وہ صلح کی طرف راغب ہوئے اور انہوں نے اپنے آپ پر اطاعت اور خراج کی شرائط عائد کیں اور میسور نے رضامند ہو کر یہ باتیں قبول کر لیں اور حسن بن قاسم کو فاس کی ولایت پر قائم رکھا اور وہ ابن ابی العافیہ سے جنگ کرنے گیا اور ان دونوں کے درمیان جنگیں ہوئیں یہاں تک کہ میسور اس پر غالب آ گیا اور اس کے بیٹے غوری کو گرفتار کر لیا اور اسے مہدیہ کی طرف جلاوطن کر دیا اور اس نے موسیٰ بن ابی العافیہ کو مغرب عملداری سے ملویہ وطاط اور ان کے ماوراء بلادِ صحرا میں جلاوطن کر دیا اور وہ قیروان کی طرف لوٹ آیا اور جب وہ بارشکول کے پاس سے گزرا۔ تو اس کا حاکم ادریس بن ابراہیم جو سلیمان بن عبداللہ کی اولاد میں سے تھا اور ادریس الاکبر کا بھائی تھا اس کے پاس محبت کا اظہار کرتے ہوئے تحائف لے کر آیا اور اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اس کی دولت چھین لی اور اس کی جگہ ان میں سے ابوالعیش بن عیسیٰ کو حاکم بنایا اور ۲۴ھ میں تیزی کے ساتھ قیروان کی طرف چلا گیا اور موسیٰ بن ابی العافیہ نے صحرا سے اپنی مغرب کی عملداری میں واپس آ کر اس پر قبضہ کر لیا اور اندلس پر ابو یوسف بن محارب ازدی کو حاکم بنا دیا اور اس نے عدوۃ الاندلس کو آباد کیا اس جگہ پر قلعے تھے اور موسیٰ بن ابی العافیہ نے قلعہ ماط کو مضبوط کیا اور ناصر سے گفتگو کی تو اس نے اپنے جنگی بیڑے سے اسے مدد بھیجی اور اس نے تلمسان پر چڑھائی کی پس ابوالعیش وہاں سے فرار ہو گیا اور بارشکول میں پناہ لے لی اور وہ ۲۵ھ میں اس پر غالب آ گیا اور ابوالعیش تکور چلا گیا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اپنے بیٹے کی عملداری کو اپنے اور اپنے دوسرے بیٹے معز کے ساتھ تقسیم کیا پس وہ چوتھے کی مین پائے تھے اور الشوری ۴۴۵ھ میں ناصر کی طرف گیا۔ تو ناصر نے اس کے بیٹے منصور کو اس کی عملداری پر حاکم مقرر کر دیا اور اس کی وفات اس وقت ہوئی جب وہ اپنے بھائی مدین کا فاس میں محاصرہ کئے ہوئے تھا اور اس کے بیٹے ابوالعیش اور منصور ناصر کے پاس گئے تو اس نے ان کی بہت کی۔ جیسے وہ ان کی باپ کی کرتا تھا۔ پھر مدین فوت ہو گیا تو ناصر نے اس کے بھائی منقذ کو اس کی عملداری پر حاکم مقرر کر دیا۔ پھر فاس اور اس کے مضافات پر معراده غالب آ گئے اور مغرب میں پوزیشن مضبوط ہو گئی اور انہیں مکناسہ کو اس کی اطراف اور مضافات سے نکال دیا اور وہ اپنے مواطن میں چلے گئے اور اسماعیل بن الشوری اور محمد بن عبداللہ بن مرین اندلس کی طرف گئے اور وہاں فروکش ہو گئے یہاں تک کہ واضح کے ساتھ منصور کے زمانے میں وہاں سے آگے بڑھ گئے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ۸۶ھ میں ان کے باغی زبیری بن عطیہ نے سر اٹھایا تھا پس واضح، مغرب پر قابض ہو گیا اور ان کو ان کے مضافات میں واپس لے آیا اور مغرب اوسط پر ملکین بن زبیری غالب آ گیا اور اس پر مغرادہ کے ملوکہ بن خزر نے غلبہ پالیا پس مکناسہ کی طاقت مسلسل برقرار رہی اور وہ ہمیشہ ہی بنی مزیدی کی اطاعت اور ان کی مدد میں لگے رہے اور اسماعیل بن ثوری حماد کی ان جنگوں میں جو اس نے بادیس کے ساتھ کیں ۴۰۵ھ میں شلف میں ہلاک ہو گیا اور ان کی حکومت موسیٰ کی اولاد میں وراثت کے طور پر چلتی رہی یہاں تک کہ مرابطین کی حکومت کا ظہور ہوا اور یوسف بن تاشفین مغرب کے مضافات پر غالب آ گیا۔ پس قاسم بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن موسیٰ بن ابی العافیہ نے ان پر چڑھائی کی اور مصنعرہ مغراوی کی وفات کے بعد اہل فاس اور زناتہ کے داد خواہ نے مدد مانگی اور وادی صفر میں مرابطین کی فوجوں سے جنگ کی اور ان کو شکست دی پس یوسف بن تاشفین نے اپنی جگہ سے اس پر چڑھائی کی اور قلعہ فازاز کا محاصرہ کر لیا اور قاسم بن محمد اور مکناسہ اور زناتہ کی فوجوں کو شکست دی اور جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں وہ زبردستی فاس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

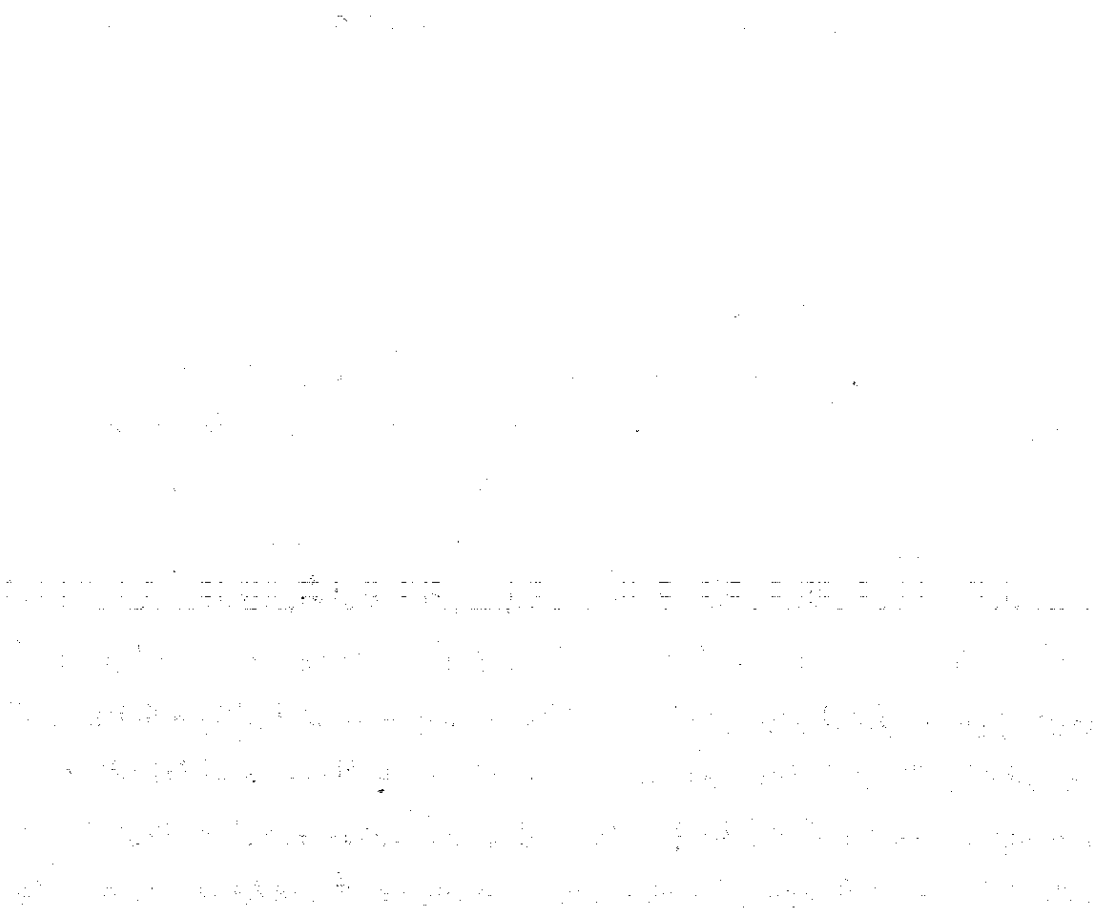

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

احوال اور افریقہ اور مغرب کے مضافات میں ان کے قبائل کے افتراق کا ذکر کریں گے

عرب اور بربری نسابوں کے اتفاق سے ہوارہ البرانس کے بطون سے ہیں۔ ہاں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ یمن کے عربوں میں سے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ عاملہ سے ہیں۔ جو قضاعہ کا ایک بطن ہے اور کبھی کہتے ہیں کہ مسور بن سکاسک بن وابل بن حمیر کی اولاد سے ہیں اور جب وہ درست بات کی جستجو کریں گے تو اسے اس طرح پائیں گے مسور بن سکاسک بن اشرلیس بن کندہ اور وہ اس کا نسب یوں بھی بیان کرتے ہیں ہوارہ بن ادریغ بن جنون بن المثنیٰ بن مسور اور ان کے نزدیک ہوارہ 'ضہاجہ لمطہ' کزولہ اور ہسکورہ سب کے سب بنو نہیل کے نام سے معروف ہیں اور مسور ان سب کا جدّ ہے جو البتر کی طرف گیا اور بنی زحیک بن بادغیس الابتر کے ہاں اترا اور وہ چار بھائی تھے۔ لواء 'ضرا' اداس اور نفوس اور انہوں نے اپنی بہن بصکی العرجار بنت زحیک کو اس سے بیاہ دیا۔ تو اس کے مثنیٰ وسط ہوا جو ہوارہ کا باپ ہے اور مسور بن عائل کے بعد ابن زعزاع نے اس سے شادی کی جو ضہاجہ 'لمطہ' کزولہ اور ہسکورہ کا بھائی ہے جیسا کہ ابھی بیان ہوگا کہ یہ مثنیٰ کے ماں جائے بھائی ہیں اور سب اسی کے نام سے معروف ہیں۔ مؤرخین کہتے ہیں کہ مثنیٰ بن مسور کے ہاں جوز پیدا ہوا اور جوز بن مثنیٰ کے ہاں ریغ پیدا ہوا۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ادریغ بن برنس اور اسی سے ہوارہ کے قبائل پھیلتے جاتے ہیں۔ مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ اس کا نام ہوارہ اس وجہ سے ہے کہ جب مسور' ملکوں میں گھوما اور مغرب میں داخل ہوا تو اس نے کہا لقد تھورا ہ ہم ہلاک ہو گئے بعض بربری نسابوں نے یہی بات بیان کی ہے اور میرے نزدیک واللہ اعلم یہ واقعہ بناؤٹی اور گھڑا ہوا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیا ہے اور ان سب نے ان کو بنولہال بن ملک کہا ہے اور سابق بھی یہی کہتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ورنفین نہانہ میں سے ہے بطون ہوارہ میں بنوکہلان بھی ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ملیلہ بھی ان کے بطون میں سے ہے اور بربری نسابوں کے نسابوں کے نزدیک ان کے بطون میں عریان' ورغہ' زکارہ' مسلاتہ اور مجرلیس ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ورنفین بھی انہی میں سے ہے اور اسی عہد میں مجرلیس ورنیفن کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور سابق اور اس کے اصحاب کے نزدیک بنوکہلان اور ورجین مغر کا ایک بطن ہیں اور بنی کہلان کے بطن سے بنی کسی' ورتاکسط متبورہ اور ہیوار ہیں اور اداس بن زحیک بن بادغیس کے بطون وہ امراء ہیں جو ہوارہ میں داخل اور وہ بہت سے ہیں جن میں ہراعتہ' ترہوتہ' شتاتہ' انداذہ' ہیزونہ' اوطیعہ اور ضمرہ ہیں ان سب کو ابن حزم اور سابق اور اس کے اصحاب نے بالاتفاق بیان کیا ہے۔

ہوارہ کے مواطن: اور ہوارہ کی اکثریت اور ان کے نسب میں داخل ہونے والے ان کے برانسبی اور صمغری بھائیوں کے مواطن فتح کے آغاز سے طرابلس کے نواح اور اس کے آس پاس برقہ میں تھے۔ جیسا کہ مسعودی اور البکری نے بیان کیا ہے یہ الگ مسافر اور مقیم تھے اور ان میں سے کچھ ریگستان کو طے کر کے جنگل کے علاقے میں چلے گئے اور لمطہ سے بھی آگے گزر گئے جو ملثمین کے قبائل میں سے ہے اور سوڈان کے علاقے کوکو کے پاس افریقہ کے سامنے ہے اور وہ اپنے نسب ہسکارہ سے معروف ہیں اور واقعہ ارتداد اور اس کی جنگوں میں ان کے بہت سے کارنامے ہیں۔ پھر خارجیت کے قیام میں بھی انہوں نے کارنامے دکھائے۔ خصوصاً اباضی خارجیوں نے اور ان میں سے عبدالواحد بن یزید نے عکاشہ فزاری کے ساتھ حنظلہ کے خلاف بغاوت کی اور ان کے اور حنظلہ کے درمیان شدید جنگیں ہوئیں پھر اس نے ان دونوں کو ہشام بن عبدالملک کے زمانے میں ۱۲۴ھ شکست دے کر قتل کر دیا اور ۱۲۶ھ میں یحییٰ بن فوناس نے یزید بن حاتم کے خلاف بغاوت کی اور اس کے پاس اس کی قوم کے بہت سے لوگ اور دیگر لوگ بھی اکٹھے ہو گئے اور طرابلس کے قائد نے عبداللہ بن سمط کندل کو سمندر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جو عام حلیف رکھتے تھے۔ پھر انہوں نے ابی یزید الخارلی کے ساتھ مل کر جنگوں میں کارنامے دکھائے اور وہ اپنے مواطن جبل ادراس اور مرجانہ سے اس کے پاس آ گئے اور لوگ اس کی دعوت دینے لگے اور اس کی حکومت میں شامل ہو گئے اور انہوں نے کارنامے دکھائے اور اس جنگ میں سب سے نمایاں بنو کہلان تھے اور جب ابو یزید فوت ہو گیا جیسا کہ ہم ذکر کریں گے تو اسماعیل منصور نے ان کے ساتھ حملہ کیا اور خوب خونریزی کی اور بنی کہلان کے تذکرے ختم ہو گئے پھر حکومتوں نے ان پر اپنے پاؤں پسار دیئے اور وہ ہر جانب سے ٹیکس گزار قبائل میں شامل ہو گئے اور اس عہد میں ان میں سے مصر میں کچھ متفرق قبائل آباد ہیں۔ جنہوں نے اکرہ عبارہ اور سادبہ کو اپنا وطن بنا لیا ہے اور دوسرے برقہ اور اسکندریہ کے درمیان آباد ہیں اور الشانیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ الحرۃ کے ساتھ جو سلیم کے بطون لہث سے ہے افریقہ کی ارضِ تلول سے جو تبسہ سے مزاحصہ اور باجہ تک ہے سفر کرتے ہیں اور زبان الباس اور خیموں میں رہنے اور گھوڑوں کی سواری کرنے اور اونٹ جمع کرنے اور جنگیں کرنے اور اپنے ٹیلوں میں گرمی اور سردی کا سفر کرنے کے لحاظ سے بنی سلیم کے چراگاہ تلاش کرنے والے عربوں میں شمار ہوتے ہیں اور وہ بربریوں کی عجمی زبان فراموش کر چکے ہیں اور اس کے بدلے میں عرب کی فصیح زبان کو اپنا چکے ہیں پس کوئی شخص ان کے درمیان فرق نہیں کر سکتا۔

پس ان میں سب سے پہلے جو تبسہ کے قریب رہتا ہے۔ وہ قبیلہ ورنفین ہے اور اس عہد میں ان کی سرداری یغرن بن حناش کی اولاد ہیں رحمان بن فلان کی اولاد کو حاصل ہے اور ان سے قبل ان کی سرداری ساریہ کے پاس تھی جو بطون ورنیفن میں سے ہے اور ان کے مواطن مزماحہ اور تبسہ اور ان کے اردگرد کے میدان ہیں اور مشرقی جانب میں ان کے درمیان ایک اور قبیلہ آباد ہے جو قیصرون کے نام سے معروف ہے اور ان کی سرداری بنی مرمن کے گھرانے میں ہے جو زعازع اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے۔ جو بادشاہ کی چھاؤنی میں فوج کے جانے کے وقت حاضر ہو اور ان کے رؤساء کی رائے قطعی ہوتی ہے اور انہیں حکومتوں اور صحرائی لوگوں کے درمیان ایک مقام حاصل ہوتا ہے اور وہ ہوارہ کے ساتھ ان کے پہلے مواطن میں جو طرابلس کے نواح میں ہیں۔ سفر کر کے اور مقیم رہ کر رابطہ پیدا کرتے ہیں اور عربوں نے ان کو تقسیم کر دیا ہے اور جب سے وہ حکومت کے سایہ سے باہر آئے ہیں' یہ ان پر غالب آ گئے ہیں اور ٹیکس کے لئے ان کو غلاموں کی طرح قابو کر لیا ہے اور ان سے چراگاہیں تلاش کرنے اور جنگ کرنے برہونہ اور رقلہ کی طرح بہت کام لیتے ہیں اور مجریس' زرنز میں رہتے ہیں جو طرابلس کی ایک بستی ہے اور ہوارہ میں سے ایک قبیلہ طرابلس کی آخری عملداری میں سرت اور برقہ کے قریب رہتا ہے۔ انہیں مسراتہ کہتے ہیں جنہیں کثرت اور عزت حاصل ہے اور عربوں کے ٹیکس ان پر بہت کم ہیں اور وہ انہیں عزت سے دیتے ہیں اور وہ تجارت کے سلسلہ میں مصر' سکندریہ اور افریقہ کے بلاد الجرید اور سوڈان میں بہت زیادہ آتے جاتے ہیں۔

اس بات کو ذہن نشین کر لیجئے کہ قابس اور طرابلس کے سامنے پہاڑ میں جو ایک دوسرے سے متصل ہیں۔ بعض مغرب سے مشرق کی طرف جاتے ہیں اور غربی جانب میں سب سے پہلے دمر یسکنہ کا پہاڑ ہے جس پر لواتہ کی قومیں آباد ہیں اور مغربی جانب سے اس کا پھیلاؤ فاس اور صفاقس تک ہے اور مشرقی جانب نفوسہ کی دوسری قومیں رہتی ہیں جس کی لمبائی سات روز کی مسافت ہے اور مشرق میں اس کے ساتھ جبل نفوسہ مل جاتا ہے۔ جہاں نفوسہ' مغرادہ اور سدراتہ کی بہت بڑی قوم آباد ہے اور وہ کی جانب تین دن کی مسافت پر ہے اور اس کی لمبائی سات روز کی مسافت ہے اور مشرقی جانب سے اس کے ساتھ جبل مسلاتہ مل جاتا ہے اور اسے ہوارہ کے قبائل مسراتہ اور برقہ کے علاقے تک آباد کئے ہوئے ہیں اور یہ جبال طرابلس کا آخری پہاڑ ہے اور یہ پہاڑ ہوارہ' نفوسہ اور لواتہ کے مواطن میں سے ہیں اور ان میں سے بنی خطاب ملوک زویلہ جو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بجاءپر بھاگنا ہے اور وہ ہوارہ کے نام سے مشہور ہے اور ان میں سراغنہ اور ان کے دیگر بطون کی ہیں اور ان کے رؤساء بنی اسحاق سے مشہور ہیں اور یہ پہاڑ ان سے پہلے بنی یلومین کے پاس تھا پس جب وہ ختم ہو گئے تو ہوارہ نے اسے اپنا وطن بنالیا اور ان کی سرداری بنی عبدالعزیز میں تھی۔ پھر ان کے عمزادوں میں سے ایک آدمی اسحاق کے نام سے نمایاں ہوا اور ملوکِ قلعہ نے اُسے عامل بنا دیا اور سرداری بنی اسحاق کی اولاد میں رہی اور ان کے بڑے سردار محمد بن اسحاق نے اس قلعہ کی حفاظت کی جو ان کی طرف منسوب ہے اور اس کی سرداری ان میں سے ان کے بھائی حیول نے وراثت میں حاصل کی اور پھر یہ اس کی اولاد میں منتقل ہوتی رہی اور جب مغرب اوسط پر بنی عبدالواد کی حکومت تھی تو انہوں نے سلطان سے رابطہ پیدا کیا اور وہ ان کے قوانین کی پابندی کرنے لگے اور ابوتاشفین نے اپنے ملوک میں سے یعقوب بن یوسف بن حیون کو بنی وَرجین پر غالب آنے کے بعد ان پر قائد مقرر کیا اور ان پر ٹیکس لگائے۔ تو اس نے ان کا اچھی طرح انتظام کیا اور ان کے شہروں پر قبضہ کیا اور ان کے معزز لوگوں کو ذلیل کیا اور بنی مرین کے مغرب اوسط پر غالب آنے کے بعد بنی عبدالواد کے لئے سلطان ابوالحسن نے عبدالرحمٰن بن یعقوب کو ان لوگوں کے قبیلہ پر عامل مقرر کیا۔ پھر اس کے بعد بیٹے محمد بن عبدالرحمٰن بن یوسف کو عامل مقرر کیا پھر اس کے قبیلے کا حال زبون ہو گیا اور پہاڑ پر رہنے والا بنا کیونکہ بنی عبدالواد کی حکومت نمودار ہو چکی تھی اور یہ اندھیروں میں کھو گئے تھے اور بنی اسحاق کی اولاد کا بھی خاتمہ ہو گیا اور اس عہد تک ان کی یہی پوزیشن ہے۔ واللّٰہ وارث الارض و من علیھا۔

البرانس کے بطون میں سے ازداجہ، مسطاسہ اور عجیسہ کے حالات کا بیان: ازداجہ، جوزداجہ کے نام سے بھی معروف ہیں یہ البرانس کے بطون میں سے ہیں اور بربریوں کے نساب انہیں زناتہ میں سے شمار کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ازداجہ زناتہ میں سے ہے اور وزداجہ ہوارہ میں سے ہے اور یہ دو الگ الگ بطن ہیں اور انہیں بڑی کثرت حاصل ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پر اس کا محاصرہ کر لیا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا۔ جنہیں محمد بن عون حاکم دہران اور ابوالقاسم میسور نے پکڑا تھا۔ پس انہوں نے اُسے مغرب کی طرف بھیج دیا اور وہ دوبارہ اُسے مروانیہ کا اطاعت گزار بنا دیا۔ پھر ابی یزید کا واقعہ ہوا اور دیگر بربریوں نے عبیدیوں کے خلاف بغاوت کر دی اور زناتہ کی پوزیشن مضبوط ہو گئی اور وہ مروانیوں کی دعوت دینے لگا اور ناصر نے لیلیٰ بن ابی محمد نفزی کو مغرب کی حکومت دی' پس اس نے اُسے محمد بن ابی عون اور قبائل ازداجہ کو اطاعت میں لانے کے لئے فریب کاری سے مخاطب کیا کیونکہ دونوں قبیلوں کے درمیان مجاورت کی وجہ سے عداوت پائی جاتی تھی اور ازداجہ کی طرف چڑھائی کر کے جبل کیدرہ میں ان کا محاصرہ کر لیا۔ پھر ان پر غالب آ گیا اور ان کا استقبال کر دیا اور پھر ۳۴۳ھ میں ان کی جماعت کو منتشر کر دیا۔ پھر اس نے دہران پر چڑھائی کی اور اس سے مقابلہ کیا اور اُسے بزور قوت فتح کر لیا اور اس میں آگ بھڑکا دی اور ازداجہ سے جنگ کی اور ان کی سرداری اندلس کے ساتھ جا ملی اور یہ لوگ وہیں رہنے لگے اور ان میں حرزون بن محمد' منصور بن ابی عامر اور اس کے بیٹے مظفر کے کبار اصحاب میں سے تھا اور وہ مغرب کی طرف چلا گیا اور ازداجہ ذلت و رسوائی کی حالت میں باقی رہ گئے اور ٹیکس دینے والے قبائل میں شامل ہو گئے۔

عجیسہ: یہ البرانس کے بطون میں سے عجیسہ کی اولاد میں سے ہیں جو برنس میں سے ہے اور اس اسم کا مدلول بطن ہے اور بربری بطن کو اپنی زبان میں عدس کہتے ہیں اور جب عربوں نے اسے معرب کیا تو اس کی ''دال'' کو جیم محققہ سے بدل دیا اور انہیں بربریوں میں کثرت اور غلبہ حاصل ہے اور یہ اپنے بطون میں ضہاجہ کے پڑوسی ہیں اور ان کے بقایا اس عہد میں تونس کے نواح اور ان پہاڑوں میں رہتے ہیں جو مسیلہ پر جھانکتے ہیں اور ان میں سے کچھ جبل قلعہ میں رہتے ہیں اور ان کا فتنہ ابی یزید میں بڑا حصہ تھا اور جب منصور نے انہیں شکست دی تو وہ ان کی طرف آیا اور ان کے قلعوں میں سے کتامہ کے ایک قلعے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بن بزریات تھا اس نے ان پر ۷۳ سال سرداری کی اور فتح اسلامی کو پایا اور ۷۱ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد کسیلہ بن لزم ادر بی ان کا سردار بنا اور وہ سب برانس کا امیر تھا اور جب ۵۵ھ میں ابن مہاجر تلمسان آیا اس وقت کسیلہ بن لزم مغرب اقصیٰ میں اپنی ادر بی فوج کے ساتھ آیا ہوا تھا پس ابوالمہاجری کو اس پر کامیابی حاصل ہوئی اور اس نے اسے اسلام پیش کیا پس اس نے اسلام قبول کر لیا۔ تو اس نے اسے بچا لیا اور اس کے ساتھ اور اس کے اصحاب کے ساتھ حسن سلوک کیا اور دوسری حکومت میں یزید کے زمانے میں ۶۲ھ میں عقبہ آیا۔ تو ابوالمہاجر کے اصحاب نے اس سے کینہ رکھا اور ابوالمہاجر کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے بڑھا تو اس نے اس بات کو قبول نہ کیا اور مغرب پر چڑھائی کر دی۔ اور اس کے ہراول میں زہیر بن قیس بلوی تھا پس اس نے اسے ذلیل و عاجز کر دیا اور بربریوں کے بادشاہوں اور ان لوگوں نے جو مزنجہ میں سے الزاب اور تاہرت میں اس میں شامل ہو گئے تھے اس سے جنگ کی پس اس نے ان کو شکست دی اور ان کو لوٹ لیا اور غمارہ کے امیر بلیان نے اس کی اطاعت کی اور اس سے حسن سلوک کیا اور اسے تحائف دیئے اور بربریوں کی کمزوریوں سے آگاہ کیا اور ابولیلہ اور مسوس اور ان کے اردگرد کے ملثمین نے ان کی مدد کی پس اس نے مال غنیمت حاصل کیا اور قیدی بنائے اور ساحلِ سمندر تک پہنچ گیا اور کامیاب و کامران واپس آیا اور وہ اپنی جنگوں میں کسیلہ کی توہین اور استخفاف کرتا تھا اور وہ اس کی قید میں تھا اور ایک دن اس نے حکم دیا کہ وہ اس کے سامنے بکری کی کھال اتارے پس اس نے اسے اپنے غلاموں کو دے دیا اور عقبہ نے چاہا کہ وہ خود یہ کام کرے اور اس نے اُسے ڈانٹا تو کسیلہ غضب ناک ہو کر بکری کی طرف گیا اور جب وہ بکری میں ہاتھ گھسیڑتا تو اپنی داڑی پر مل لیتا تو عرب کہتے اے بربری یہ کیا ہے تو وہ کہتا یہ ایک مزدور ہے اور ان کا ایک شیخ انہیں کہتا کہ بربری تم کو دھمکیاں دیتا ہے۔ جب اس بات کی اطلاع ابوالمہاجر کو ملی تو اس نے عقبہ کو اس بات سے روک دیا اور کہنے لگے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے جابروں سے دوستی تلاش کرتے تھے اور تو ایک ایسے آدمی کا قصد کرتا ہے جو اپنی قوم میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مزارات اور برکت کے مقامات میں شمار ہوتی ہے۔ بلکہ وہ زمین کے قبرستانوں سے اشرف زیارت گاہ ہے کیونکہ اس میں شہید صحابہ اور تابعین کی بہت بڑی تعداد دفن ہے۔ جن کی مٹھی بھر دیئے ہوئے جو کے ثواب کو بھی کوئی آدمی نہیں پہنچ سکتا اور اس وقت صحابہ میں سے محمد بن اوس انصاری اور یزید بن خلف العیسیٰ اور ایک جماعت ان کے ساتھ قید ہوگئی جن کو ابن مصادر حاکم قفصہ نے فدیہ دے کر چھڑا لیا اور زہیر بن قیس کے ساتھ مل گئے اور ان کے ساتھ صاحب اولاد اور صاحب مال لوگ بھی شامل ہو گئے پس اس نے اسے امان دی اور قیروان میں داخل کیا اور افریقہ اور وہاں پر رہنے والے باقی ماندہ عربوں کا پانچ سال تک امیر بن گیا اور اس کے ساتھ ہی یزید بن معاویہ کی موت اور ضحاک بن قیس کی مروانیہ کے ساتھ مرج راہط میں جنگ ہوئی اور آلِ زبیر کی جنگیں بھی ہوئیں جس سے خلافت کی پوزیشن کچھ کمزور ہوگئی اور مغرب میں جنگ بھڑک اٹھی اور زناتہ اور البرانس میں ارتداد پھیل گیا پھر اس کے بعد عبدالملک بن مروان نے اس بار کو اٹھایا اور مشرق سے فتنہ کے آثار کو دُور کیا اور زبیر قیس سلطان عقبہ کی وفات کے وقت سے وہاں ٹھہرا ہوا تھا۔ پس اس نے اُسے مدد بھیجی اور اُسے جابرہ کی جنگ اور عقبہ کے خون کا بدلہ لینے کا منتظم بنایا پس اس نے ۶۷ھ میں ہزاروں عربوں کے ساتھ اس پر چڑھائی کی اور کسیلہ نے البرانس اور دیگر بربریوں کو جمع کیا اور فوج لے کر قیروان کے نواح میں اس سے جنگ کی اور فریقین کے درمیان سخت جنگ ہوئی پھر بربری شکست کھا گئے اور کسیلہ اور اس کے بے شمار آدمی قتل ہو گئے اور عربوں نے ان کا مراجنہ اور پھر ملویہ تک تعاقب کیا اور بربریوں نے ذلیل ہو کر قلعوں کی پناہ لی اور اروبہ کو ان کے درمیان شوکت حاصل ہوگئی اور اس کی اکثریت مغرب اقصیٰ کے دیار میں ٹھہر گئی پھر اس کے بعد ان کا کوئی تذکرہ باقی نہ رہا اور انہوں نے مغرب میں دلیلی شہر پر قبضہ کر لیا جو جبل زرہون کی جانب فاس اور مکناسہ کے درمیان واقع ہے اور وہ اسی حالت میں قائم رہے اور قیروانی فوجوں نے کئی بار مغرب پر اقتدار جمایا یہاں تک کہ محمد بن عبداللہ بن حسن بن الحسن نے منصور کے زمانے میں اس کے خلاف بغاوت کی اور وہ مدینہ میں ۱۴۵ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پہلا بادشاہ فریقش بن صیفی ہے جو ملوک تبابعہ میں سے تھا اور اسی نے افریقہ کو فتح کیا تھا اور اسی سے اس کا نام افریقہ رکھا گیا ہے اور اس کا بادشاہ گریگور قتل ہو گیا اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس نے بربریوں کو یہ نام دیا۔ کہا جاتا ہے کہ حمیر میں سے بربریوں میں ضہاجہ اور کتامہ قائم رہے اور وہ آج تک انہی میں ہیں اور مغرب میں اس کے نواح میں پھیل گئے ہیں مگر ان کی اکثرت پہلے مذہب سے فتنہ ارتداد کے اٹھنے اور ان فتنوں کے فرو ہو جانے کے بعد قسطنطنیہ کے ارباف میں بجایہ کی سرحدوں تک اور قبلہ کی جانب سے مغرب میں جبل اور اس تک ڈیرے لگائے ہوئے ہے اور ان مواطن میں قابل ذکر شہر موجود ہیں اور ان میں سب سے بڑا الکجان' سطیف' باغایہ اور فاس کی طرح ہے اور وئیکست' میلہ' قسطنیہ' سیکرہ قل اور جیجل' جبل اور اس سے سمندر کے کنارے تک بجایہ اور بونہ کے درمیان اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور ان کے بہت سے بطون ہیں جن سب کو غرسن اور یسودہ بن کتم بن یوسف جو یسودہ میں سے ہے میں السبد اور دنہاجہ اور متوسہ اور سین سب بنو یسودہ بن کتم ہیں اور اس عہد میں مغرب میں کتامہ کے محلات' دنہاجہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور غرسن میں سے مصالہ' قلان' ماوطن اور معافہ' غرسن بن کتم کے بیٹے ہیں اور لہیفہ' جمیلہ اور مسالتہ' بنادہ بن غرسن کے بیٹے ہیں اور ملوسہ ایان میں سے ہے اور لطایہ' اجانہ' غسمان اور اوباست' تیطاسن بن غرسن کے بیٹے ہیں اور ملوسہ ایان غرسن بن غرسن سے ہے اور ملوسہ سے بنو زیدوی ہیں جو اس عہد میں اس پہاڑ پر رہتے ہیں جو قسطنطنیہ پر جھانکنے والا ہے اور برابرہ کے بعد کتامہ میں سے بنو یستیتن' ہشتیوہ' مصالہ اور بنی قسطنیہ ہیں اور ابن حزم نے زواوہ کو تمام بطون سمیت ان میں سے شمار کیا ہے اور یہ پہلے بیان کے مقابلہ میں درست ہے۔

اور مغرب اقصیٰ کے ان بطون میں سے بہت سے اپنے وطنوں سے باہر نکل گئے ہیں اور آج تک وہیں پر ہیں اور ملت کے ظہور اور مغرب کے حکومتِ اغالبہ کے قبضے میں آ جانے تک ہمیشہ سے وہیں ہیں اور جیسا کہ ابن الرقیق نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ حکومت ان کی اکثریت کی وجہ سے ان کو تکلیف اور اذیت نہیں دیتی تھی۔ مگر جب یہ شیعہ دعوت کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سدویکش کے نام سے معروف ہے اوران کے دیار کتامہ کے مواطن میں قسنطینہ اور بجایہ کے درمیانی میدانوں میں ہیں اوران کے بہت سے بطون ہیں جیسے سیلین' طرسون' طرغیان' مولیت' بنی فتنہ' بنی لمایہ' کایارہ' بنی زغلان' النورہ' بنی مزدان' وارمسکن' سکوال اور بنی عیار اوران میں لماتہ' مکلاتہ اور ریفہ بھی ہیں اوران سب پر ایک بطن کو سرداری حاصل ہے جسے اولاد سواد کہتے ہیں جو بڑے صاحب قوت صاحب تعداد اور تیاری والے ہیں اور یہ سب بطون اوران کے عیال ٹیکس گزار ہیں اور گھوڑوں پر سوار ہوتے اور خیموں میں رہتے اور اُونٹوں اور گایوں پر سفر کرتے ہیں اور انہیں اس وطن میں حکومتوں کے استقامت حاصل ہے اور یہ اس عہد میں عرب قبائل کا حال ہے اور یہ کتامہ کے نسب سے منتفی ہوتے ہیں اوراس سے بھاگتے ہیں کیونکہ چار سو سال سے کتامہ پر رافضی مذاہب اختیار کرنے اور حکومتوں سے عداوت رکھنے کی وجہ سے نکیر کی جاتی ہے پس وہ ان کی طرف منسوب ہونے سے بچتے ہیں اور بسا اوقات یہ مضر کے سلیم کی طرف منسوب ہو جاتے ہیں مگر یہ درست نہیں وہ صرف بطون کتامہ سے ہیں اور ضہاجہ کے مؤرخین نے ان کا اس نسب سے ذکر کیا ہے اوراس کی گواہی اس وطن سے ملتی ہے جسے انہوں نے افریقہ میں وطن بنایا ہے اوران کے نسابین اور مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ اولاد سواق کا وطن ان میں بنی یوخصرہ کے قلعوں میں تھا جو قسنطینہ کے نواح میں ہے اور وہاں سے نکل کر وہ دیگر جہات میں پھیلے ہوئے ہیں اور اولاد سواق ایک بطن ہے اور وہ علاوہ بن سواق کی اولاد ہیں جو یوسف بن حمو بن سواق کی اولاد میں سے ہے اور اولاد علاوہ کو قبائل سدویکش پر سرداری حاصل ہے۔ ہم نے اپنے مشائخ سے اسی طرح سنا ہے اور یہ سرداری موحدین کی حکومت تک قائم تھی اوران میں علی بن علاوہ سردار تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا طلحہ بن علی اوراس کے بعد اس کا بھائی یحییٰ بن علی اوراس کے بعد ان دونوں کا بھائی مندیل بن علی اور عرالت بن زین جو طلحہ کا بھتیجا تھا۔ سردار بنا اور جب اس صدی کے دسویں سال قسنطینہ میں سلطان ابو یحییٰ کی بیعت ہوئی تو تازیر نے اس کی اطاعت سے انحراف اختیار کیا اور بجایہ میں ابن خلوف کی اطاعت اختیار کر لی تو اس کے عوض میں اس کا چچا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اولاد یوسف سے ناراض ہو گیا اور ان پر موحدین کی طرف سے [illegible] دے دی جو تازیر بن طلحہ سے تھا۔ جو اولادِ علاوہ میں سے ہے مگر اس کا یہ کام مکمل نہ ہوا اور اولاد یوسف نے اسے قبول کر لیا اور اولاد علاوہ جبل عیاض میں اپنی جگہ پر لوٹ آئی اور ان زمانوں میں ان کا سردار عدد ان بن عبدالعزیز بن رزّوق بن علی بن علاوہ تھا وہ فوت ہو گیا۔ تو اس کے بعد ان کی سرداری کسی ایک کے لئے متفقہ طور نہ ہوئی اور سدویکشن کے بطون میں سے ایک بطن بعض قبائل پر سرداری کرنے میں اولاد سواق کی مدد کرتا ہے اور وہ بنو سلّکین ہیں اور ان کے مواطن ابو یحییٰ کی سلطنت میں ہیں۔ جسے اپنی قوم پر سرداری حاصل ہے اور اس بطن کو اس کی خدمت میں بڑا مقام حاصل ہے پھر اس کے بعد اس کا بیٹا امیر ابوحفص وفاداری میں مشہور ہوا اور وہ ہمیشہ ہی اس کے ساتھ رہا یہاں تک کہ بنو مرین نے قابس پر حملہ کر دیا اور اس نے اس سے السری الوقیعہ کے ساتھ جنگ کی پس سلطان ابوالحسن نے مخالفت کی وجہ سے اُسے قلع کر دیا اور وہ اس کے بعد فوت ہو گیا اور اس کی سرداری اس کے بیٹے عبداللہ نے سنبھالی اور اسے سرداری اور بجایہ کے سلطان کی خدمت میں بڑا مقام حاصل ہے اور وہ اسی ۸۰ سال کا ہو کر فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمد حکمران بنا۔ وَاللّٰهُ وَارِثُ الْاَرْضِ وَ مَنْ عَلَيْهَا.

کتامہ کے بقایا لوگوں میں سے بنی ثابت کے حالات جو قسطینہ پر جھانکنے والے پہاڑ میں رہتے ہیں: اور بطون کتامہ اور ان کے قبائل میں سے القل پر جھانکنے والے پہاڑ میں رہنے والے لوگ بھی ہیں۔ جو اس کے اور قسطینہ کے درمیان' اولاد ثابت بن حسن بن ابی بکر کی سرداری سے معروف ہیں جو بنی تلیلان میں سے تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابوبکر وہ جدّ ہے جس نے موحدین کے زمانے میں اس پہاڑ کے رہنے والوں پر ٹیکس عائد کیا اور اس سے قبل ان پر کوئی ٹیکس نہ تھا پس جب ضہاجہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور موحدین' افریقہ پر غالب آ گئے تو یہ ابوبکر خلیفہ مراکش کے پاس اس کی حکومت کے آغاز میں بھاگ گیا اور ۶۲۷ھ میں طرابلس کی حکومت ابن عمر کے مفاد میں تھی پس جب سلطان بجایہ پر قابض ہو گیا اور ابنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی طرف منسوب ہوتے تھے۔ وَالْعِزَّةُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ.

بطون کتامہ میں سے زواوہ کا کچھ تذکرہ: یہ بربریوں کے بطون میں سے سب سے بڑا بطن ہے اور ان کے مواطن، کتامہ کے مواطن سے متصل ہیں اور اکثر لوگ ان کے نسب سے واقف نہیں اور بربریوں کے عام نسابوں کے نزدیک یہ بنی سمکان یحییٰ بن ضریس سے ہیں اور وہ زواغہ کے بھائی ہیں اور ابن حزم اور اس جیسے محقق نساب انہیں بطون کتامہ میں شمار کرتے ہیں اور یہی بات زیادہ درست ہے اور مواطن اس پر سب سے واضح دلیل ہے وگرنہ زواغہ کے مواطن مغرب اقصیٰ طرابلس میں ہیں جو کتامہ کے مواطن میں سے ہے اور ان کو کتامہ کی طرف منسوب کرتے ہیں زواوہ کے نام میں تصحیف ہوئی ہے یعنی واؤ کے بعد ''زا'' لائی گئی ہے۔ بلاشبہ یہ زواغہ کے بھائی ہیں اس پڑھنے والے نے ''زا'' کو ''واؤ'' کے ساتھ پڑھنے میں غلطی کی ہے اور زواوہ کو زواغہ کے بھائی شمار کیا ہے پھر یہ تصحیف سمکان کے نسب میں مسلسل چلی آئی۔ واللہ اعلم اور ان کا ذکر زواغہ اور ان کے بطون کے شمار کے ساتھ بیان ہو چکا ہے۔

البرانس کے بطون میں سے ضہاجہ کے حالات اور انہیں بلادِ مغرب اور اندلس میں جو حکومتیں اور غلبہ حاصل تھا اس کا تذکرہ: یہ قبیلہ بربری قبائل میں سے بڑی تعداد والا قبیلہ ہے اور اس عہد میں اہل غرب کی اکثریت انہی لوگوں کی ہے اور اس کے بعد بھی کوئی پہاڑی اور میدانی علاقہ ان کے بطون سے خالی نہ ہوگا۔ حتی کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ابتدائی بربریوں کا تیسرا حصہ ہیں اور انہیں ارتداد کرنے اور امراء کے خلاف خرچ کرنے میں ایک شان حاصل ہے جس کا کچھ تذکرہ بربریوں کے ذکر کے شروع میں بیان کیا جا چکا ہے اور اس جگہ بھی ہم اس کا کچھ ذکر کریں گے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بنووارت اور بنوتیلین۔

انجفہ: اور انجفہ کے بطون سے بنومزوات' بنومثیب' فشالہ اور ملواقہ ہیں۔ بعض بربری نسابوں نے اپنی کتب میں اسے اسی طرح نقل کیا ہے اور دیگر بربری مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ ان کے ستر ۷۰ بطون ہیں اور ابن کلبی اور طبری نے بیان کیا ہے کہ صحرا میں ان کے شہر چھ ماہ کی مسافت پر ہیں اور ضہاجی قبائل میں سب سے بڑا قبیلہ یہ کانہ ہے اور انہی میں پہلا بادشاہ ہوا تھا اور ان کے مواطن مغرب اوسط اور افریقہ کے درمیان واقع ہیں اور وہ شہری لوگ ہیں اور مسوقہ' امتوتہ' کدالہ اور سرطہ کے مواطن صحرا میں ہیں اور وہ دیہاتی لوگ ہیں اور انجفہ کے بطون الگ ہیں اور وہ اکثر ضہاجہ کے بطون ہیں اور ضہاجہ کی حضرت علی بن ابی طالب سے دوستی ہے جیسے مغرادہ کو حضرت عثمان بن عفان سے دوستی ہے مگر ہمیں اس دوستی کے سبب اور اصلیت کا پتہ نہیں اور اسلامی حکومت میں فاق میں ان کے مشاہیر میں ورمون تھا جس نے اموی حکومت کے خاتمہ پر سفاح کے زمانے میں افریقہ پر حملہ کیا اور عبداللہ بن سکرد برلک اور عباد بن صادق جو حماد بن بلکین کے جرنیلوں میں سے تھا اور سلیمان بن مطعمان بن غیلان جو بادیس بن ملکین اور بنی حمدون کا امام تھا اور وہ حمدون بن سلیمان بن محمد بن علی بن علم تھا اور ان میں میمون بن جبل بھی تھا جو حضرت عثمان بن عفان کے غلام طارق فاتح اندلس کی بہن کا بیٹا تھا اور ضہاجہ میں دو طبقوں میں حکومت تھی پہلا طبقہ ملکانہ کا تھا جو افریقہ اور اندلس کے بادشاہ تھے اور دوسرا طبقہ ملثمین کے مسوقہ اور لمتونہ کا تھا جو مغرب کے بادشاہ تھے جنہیں مرابطین کہتے تھے۔ ان سب کا ذکر آئندہ ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ' واللہ اعلم۔

ضہاجہ کا پہلا طبقہ اور ان کی حکومت: اس طبقہ کے لوگ ملکان بن کرت کے بیٹے تھے اور ان کے مواطن مسیلہ سے حمرہ تک اور جزائر ملیویہ اور ملیانہ تک تھے جو زغبہ کے بنی یزید' حصین اور العطاف کے مواطن میں سے ہیں اور اس عہد میں ثعالبہ کے مواطن ہیں اور ان کے ساتھ ضہاجہ کے بہت سے بطون تھے اور وہاں پر متنان' انوغہ' بنومزغنہ' بنوجعد' ملکانہ' بطویہ' بنو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قائم ہوئی اس وقت زیری بن مناد ابو یزید کے اصحاب اور ان کی اور اولاد کو خوارج کے مقابلہ میں لے جا رہا تھا اور شریف عبیدیوں کی مدد کے لئے قیروان میں فوج اکٹھی کئے بیٹھا تھا جیسا کہ آپ کو آئندہ معلوم ہوگا اور اس نے واشین شہر میں جو دامنِ کوہ میں ہے قلعہ بند ہونے کے لئے اس کی حفاظت کی جسے اس عہد میں بنطرا کہتے ہیں جہاں پر حصن کے مواطن ہیں اور منصور کے حکم سے بھی وہاں پر ایک قلعہ بنایا گیا ہے اور وہ مغرب کے بڑے بڑے شہروں میں سے ہے اس کے بعد اس کی حد بندی میں وسعت پیدا ہوگئی اور آبادی زیادہ ہوگئی ہے اور دور دور سے تاجر اور علماء وہاں آ گئے ہیں اور جب اسماعیل منصور نے ابو یزید سے قلعہ کتامہ میں مقابلہ کیا تو زیری اپنی قوم اور اپنے ساتھ مل جانے والی بربری فوج کے ساتھ آیا اور اس نے دشمن پر غالب آ کر اسے بہت قتل یا زخمی کیا اور اسے فتح حاصل ہوگئی اور منصور نے اس سے دوستی کی یہاں تک کہ وہ مغرب سے واپس آ گیا اور اس نے اسے قیمتی تحفے دیئے اور اسے اپنی قوم پر سردار بنایا اور اسے اشیر شہر میں محلات' منازل اور حمام بنانے کی اجازت دی اور اُسے تاہرت اور اس کے مضافات کی حکومت دی پھر اس کے بیٹے بلکین نے اس کی حکومت سنبھالی اور اس کے عہد میں الجزائر شہر جو ساحلِ سمندر بنی مزغد کی طرف منسوب ہے اور شہر ملیانہ جو شلف کے مشرقی کنارے پر ہے اور شہر ملد ونہ بھی اُس کے کنٹرول میں تھے اور وہ ضہاجہ کا وطن ہیں اور اس عہد میں یہ شہر مغرب اوسط کے بڑے بڑے شہروں میں سے ہے اور زیری ہمیشہ ہی عبیدیوں کی دعوت کا ذمہ دار بنا رہا اور مغراوہ سے مقابلہ کرتا رہا اور ان میں مسلسل جنگیں ہوتی رہیں اور جب جوہر الکاتب معد المعز لدین اللہ کے زمانے میں مغرب اقصیٰ پر حملہ کرنے گیا۔ تو اس نے اسے حکم دیا کہ وہ زیری بن مناد کے ساتھ رہے پس وہ اس کے ساتھ مغرب کی طرف گیا اور اس نے اس کو مدد دی اور جب لیلی بن محمد نفزی غالب آ گیا۔ تو زناتہ نے اس پر اس کی طرف مائل ہونے کا اتہام لگایا اور جب جوہر فاس آیا تو وہاں کا حاکم احمد بن بکر جذامی تھا۔ تو اس نے اس کا لمبا عرصہ محاصرہ کیا اور زیری کو اس کے محاصرہ میں بڑی تکلیف ہوئی اور فاس اس کے ہاتھ پر فتح ہوگیا۔ ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جانے کا عزم کئے ہوئے تھا۔ مسیلہ سے افریقہ کی حکومت دینے کے لئے بلایا۔ تو اسے شکایتوں کی بنا پر گھبراہٹ پیدا ہوئی اور معد نے المعز کو اپنے بعض غلاموں کے ساتھ بھیجا اور جعفر کو اپنے متعلق خوف پیدا ہو گیا اور وہ مسیلہ سے بھاگ کر مغرادہ کے ساتھ جا ملا تو انہوں نے اس کی حفاظت کی اور اس کے ہاتھ میں اپنی حکومت کی باگ دوڑ دے دی اور وہ ان میں حکم مستنصر کی دعوت دیتا رہا اور انہوں نے سب سے پہلے اس کی دعوت کو قبول کیا اور زیری نے ان کے مضبوط ہونے سے قبل ان سے گفتگو کی پس وہ انہیں جنگ کے لئے ساتھ لے گیا اور انہوں نے شدید جنگ کی اور زیری اور اس کے گھوڑے کبابہ کو شکست ہوئی اور اس کے اور اس کی حامی فوج کے مر جانے سے یہ شکست بڑی اہمیت اختیار کر گئی پس انہوں نے اس کے سر کو کاٹ کر اپنے امراء کے ایک وفد کے ساتھ حکم مستنصر کے پاس قرطبہ بھیجا یہ امرا اس کے اطاعت گذار اور اس کی بیعت کی تاکید کرنے والے اور اپنی قوم کو اس کی مدد پر اکٹھا کرنے والے تھے اور ان کے وفد کا لیڈر یحییٰ تھا جو جعفر کا بھائی تھا اور زیری نے اپنی حکومت کے چھبیسویں سال ۳۶۰ھ میں فوت ہو گیا اور جب اس کی اطلاع اشیر میں اس کے بیٹے بلکین کو پہنچی تو وہ زناتہ پر حملہ آور ہوا اور ان کے درمیان شدید جنگ ہوئی پس زناتہ کو شکست ہوئی اور بلکین نے اپنے باپ اور اپنی قوم کا بدلہ لے لیا اور اس نے اس کے بعد سلطان محمد سے رابطہ پیدا کر لیا اور اس نے اُسے اس کے باپ کی عملداری اشیر' تیرت اور دیگر مضافات مغرب پر حاکم بنا دیا اور اس کے ساتھ مسیلہ' الزاب اور جعفر کی باقی ماندہ عملداری بھی شامل کر دی پس وہ ناراض ہو گیا اور اس کی حکومت مضبوط اور وسیع ہو گئی اور اہل خصوص نے جو اس کے احزاب ہوارہ اور نفزہ سے تھے۔ بربریوں میں خوب خونریزی کی اور وہ زناتہ کی تلاش میں مغرب میں گھس گیا اور ان کے خون بہانے کے بعد واپس آیا سلطان نے اسے افریقہ کی حکومت پیش کی پس وہ ۳۶۱ھ میں آیا تو سلطان نے اس کی بہت عزت افزائی کی اور کتامہ نے اس سے حسد کیا پھر سلطان قاہرہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے تلوار نہ اٹھائے اور نہ صحرائی لوگوں سے ٹیکس اٹھائے اور اس کے اہل بیت میں سے کسی کو پیٹھ نہ دے اور اس نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس کی بیماری کو ختم کرنے اور امویوں کے تعلقات کو اس سے قطع کرنے کے لئے مغرب سے جنگ کا آغاز کرے گا اور وہ ۶۲ھ میں قاہرہ چلا گیا اور بلکین صفاقس کی نواح سے واپس آ گیا۔ پس قیروان میں نصر اس کے ساتھ اُترا اور اس کی حکومت سے قوت حاصل کی اور اس نے مغرب سے جنگ کا ارادہ کیا پس اس نے ضہاجہ کی فوج کے ساتھ اس سے جنگ کی اور اپنا خط پیچھے چھوڑ گیا اور مغرب کی طرف کوچ کر گیا اور مغرب اوسط کا حکمران ابن خزر اس کے آگے سجلماسہ کی طرف بھاگ گیا اور اسے اہل تاہرت کی بغاوت اور اس کے عامل کے اخراج کی اطلاع ملی تو وہ تاہرت کی طرف گیا اور اسے تباہ و برباد کر دیا پس اسے پتہ چلا کہ زناتہ تلمسان میں جمع ہوئے ہیں۔ تو وہ ان کی طرف گیا تو وہ اس کے آگے بھاگ اٹھے اور اس نے تلمسان میں آ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ یہاں تک کہ وہاں کے رہنے والوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور وہ انہیں اُشیر لے گیا اور اُسے معد کا خط ملا جس میں اُسے مغرب میں آگے بڑھنے سے روک دیا گیا تھا پس وہ واپس آ گیا اور جب ۶۷ھ کا سال آیا تو بلکین نے خلیفہ نزار بن المعز سے خواہش کی کہ وہ طرابلس اور سرت بھی اس کی عملداری میں شامل کر دے اور اس کے پاس گیا تو اس نے اس کی بات مان لی اور ان مقامات کی حکومت اسے دے دی اور عبداللہ بن یخلف کتامی وہاں سے کوچ کر گیا اور اس سے پہلے ہی بلکین کو حکمران بنا دیا۔ پھر بلکین مغرب کی طرف چلا گیا اور زناتہ اس کے آگے بھاگ گئے پس اس نے فاس، سجلماسہ اور سرزمین الہبط پر قبضہ کر لیا اور وہاں سے بنوامیہ کے کارندوں کو نکال باہر کیا۔ پھر سجلماسہ میں زناتہ کی فوجوں نے جنگ کی اور وہ ان پڑا اور اس نے مغرادہ کے امیر بن خزر کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور اس نے ان کے بادشاہوں کو اپنے آگے بنی لیلیٰ بن محمد نغزی اور بنو عطیہ بن عبداللہ بن خزر اور بنی فلفول بن خزر اور یحییٰ بن علی بن حمدون حاکم بصرہ کی طرح بنا دیا اور وہ سب کے سب اپنے باسیوں کے ساتھ جزیرہ خضراء کی طرف گیا اور اس نے اپنے نزدیکی ملوکِ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ذکر کریں گے اور اس نے قیدیوں کو قیروان کی طرف بھیجا اور مغرب کے نواح سے بنو امیہ کی دعوت کا خاتمہ کر دیا اور زناتہ صحرا کی طرف بھاگ گئے یہاں تک کہ وہ ۳۷۳ھ میں اس طویل غارت گری سے واپس آتے ہوئے سجلماسہ اور تلمسان کے درمیان وارکش میں فوت ہو گیا۔

منصور بن بلکین کی حکومت اور جب بلکین فوت ہو گیا تو اس کے غلام ابو ذنبل نے اس کے بیٹے منصور کو اطلاع بھجوائی جو اُشیر کا والی تھا اور اپنے باپ کا ولی عہد تھا پس اس نے اس کے بعد ضہاجہ کی حکومت سنبھالی اور صراہ میں اترا اور اُسے عزیز نزار بن معد نے افریقہ اور مغرب کی حکومت سپرد کی اور وہ اپنے باپ کے طریقوں کا پابند تھا اور اس نے اپنے بھائی ابوالبہار کو تاہرت اور اس کے بھائی یطوفت کو اُشیر کا حکمران بنایا اور ۳۷۴ھ میں اُسے مغرب اقصیٰ کی طرف فوجوں کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے زناتہ کے ہاتھ سے واپس لے اور اُسے یہ خبر ملی کہ انہوں نے سجلماسہ اور فاس پر قبضہ کر لیا ہے پس زیری بن عطیہ مغراوی نے جس کا لقب قرطاس تھا اور وہ فاس کا امیر تھا اس سے جنگ کی پس اس نے اسے شکست دی اور اُشیر کی طرف واپس آ گیا اور اس کے بعد منصور نے اُسے مغرب اور زناتہ کی جنگ سے دُور کر دیا اور ابن عطیہ بن خزرون اور بدر بن لیلی نے اس کا استقبال کیا جیسا کہ ہم ابھی ذکر کریں گے پھر بلکین رقادہ کی طرف گیا اور عبداللہ بن الکاتب کو جو اس کا اور اس کے باپ کا عامل تھا قیروان میں قتل کر دیا۔ کیونکہ اس کے متعلق شکایات تھیں پس وہ ۳۷۵ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ یوسف ابن محمد حاکم بنا اور اس نے متواتر اُسے لکھا تو اس نے اُسے قتل کر دیا اور ان میں خوب خونریزی کی یہاں تک کہ وہ مطیع ہو گئے اور اس نے اپنے کارندوں کو اس کی طرف بھیجا اور اپنے بھائی حماد کو اُشیر کا حکم بنایا اور زناتہ کے ساتھ جنگ لمبی ہو گئی اور ان میں سے سعید بن خزرون اس کے پاس آ گیا اور ہمیشہ ہی اس کا اطاعت گزار رہا یہاں تک کہ ۳۸۱ھ میں فوت ہو گیا اور اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مقابلہ میں مغرب کی طرف واپسی پر کیا۔ پس بادیس نے اپنے بھائی یطوفت کو تاہرت اور اُشیر کا حکمران بنایا اور ان کے پچوں ملکس، زادی، حلال اور معتز اور عزم نے اس کی مخالفت کی اور انہوں نے یطوفت کی فوج کو لوٹ لیا اور ان میں سے کچھ بھاگ گئے اور ابوالبہار ان کے کاموں سے بیزاری کرتے ہوئے پہنچا اور سلطان بادیس فلفول بن سعید کے ساتھ جنگ میں مشغول ہو گیا جیسا کہ ہم بنی خزرون کے حالات میں بیان کریں گے اور اس نے اپنے حماد کو بنی زیری کے ساتھ جنگ کرنے کو بھیجا اور بنو زیری نے فلفول کے ساتھ ہتھ جوڑی کر لی پھر وہ حماد کی طرف واپس آئے۔ تو اس نے انہیں شکست دی اور ان میں سے ماکس کو الحمۃ الکلاب میں گرفتار کر لیا اور حسن اور بادیس کی اولاد کو قتل کر دیا جیسا کہ ابن حزم نے بیان کیا ہے اور انہیں جبل سنوہ میں لے گیا۔ پس حماد نے ان کے ساتھ کئی روز تک جنگ کی اور ان سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ اندلس سے جنگ کرے گا۔ پس وہ ۹۱ھ میں عامر کے پاس چلے گئے اور زیری بن عطیہ مغرادی ماکس کی وفات کے نو دن بعد مر گیا اور بادیس اپنے چچا حماد کے پاس فلفول کی جنگوں میں مدد طلب کرنے کے بعد واپس آیا۔ تو مغرب اس کی واپسی سے مضطرب ہو گیا اور زناتہ نے فساد برپا کیا اور راہ گیروں کو نقصان پہنچایا اور مسیلہ اور اُشیر کا محاصرہ کر لیا پس باویس نے اپنے چچا حماد کو ان کے مقابلہ میں بھیجا اور خود ۹۵ھ میں اس کے پیچھے پیچھے گیا اور حماد نے مغرب پر قبضہ کر لیا اور زناتہ میں خوب خونریزی کی اور قلعہ شہر کی حد بندی کی پھر بادیس نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ تبتس اور قسطیہ کی عملداری میں جائے اور نفاعیہ کے حالات معلوم کرے مگر اس نے انکار کیا اور اس کی مخالفت کی اور اس نے اس کی طرف اس کے بھائی بادیس کو بھیجا پس وہ بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور بادیس نے ان پر چڑھائی کی پھر اس کی تلاش میں شلف کی طرف گیا اور کچھ فوج بھی اس کی طرف بھیجی اور بنو تجین اس کی اطاعت میں داخل ہو گئے اور اس کی فوج میں اکٹھے ہو گئے اور ان کے امیر عطیہ بن داخلین اور بدر بن اغمان بن المعتز نے ان سے حسن سلوک کیا اور حماد نے داخلین کو قبول کر لیا پھر بادیس نہر واصل پر پہنچا اور حماد قلعہ کی طرف واپس آ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لیتے تھے اور یہ کہ بادیس نے فلفول بن مسعود زناتی کو تیس اونٹ کا بوجھ مال اور اسی تخت دیئے اور یہ کہ صفاقس کی جانب بعض ساحلی عملداریوں کا عشر پچاس ہزار قفیز ہوتا تھا وغیرہ وغیرہ اور اس کے اور زناتہ کے درمیان جنگیں برپا ہوتی تھیں اور ان سب میں اسے غلبہ ہوتا تھا۔ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اور المعز رافضہ کے مذہب سے منحرف اور سنی مذہب کا پیروکار تھا۔ پس اس نے اپنی حکومت کے آغاز میں اپنے مذہب کا اعلان کیا اور رافضہ پر لعنت ڈالی۔ پھر ایک روز وہ اپنے گھوڑے کبابہ پر سوار ہو کر گیا۔ کہ جو بھی رافضہ میں سے ملے گا وہ اسے قتل کر دے گا پس اس نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے نام پر مدد مانگی اور عوام نے اس کی آواز کو سنا اور اس وقت انہوں نے شیعوں پر حملہ کر دیا اور انہیں بری طرح قتل کیا اور اس روز رافضہ کے داعی بھی قتل کر دیئے گئے جس کی وجہ سے قاہرہ کے خلفائے شیعہ غضبناک ہو گئے اور ان کے وزیر ابوالقاسم جرجانی نے اس کو انتباہ کرتے ہوئے مخاطب کیا اور وہ اس کے خلفاء پر تعریض کرتے ہوئے اس سے گفتگو کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے اور ان کے درمیان فضا تاریک ہو گئی اور ۴۴۰ھ میں مستنصر کے عہد میں جو ان کے خلفاء میں سے تھا ان کے لئے دُعا کرنا ختم ہو گیا اور اس نے اس کے جھنڈوں کو جلا دیا اور اس کا نام کپڑوں کے نقش و نگار اور سکوں سے مٹا دیا اور قائم بن قادر جو خلفائے بغداد میں سے تھا اس کے لئے دعا کی اور اس کے پاس قائم کا پیغام آیا اور اس کے داعی ابوالفضل بن عبدالواحد تمیمی کے ساتھ اس کا دوستانہ خط بھی آیا پس مستنصر نے اسے پھینک دیا۔ یہ مغرب میں عبیدیوں کا خلیفہ تھا اور ان لوگوں میں تھا جو بلالیوں میں سے قرامطہ کے ساتھ تھے اور وہ ریاح زغبہ اور اثبج تھے اور یہ کام اس کے وزیر ابومحمد الحسن بن علی البازوری کی مشلاکت سے ہوا۔ جیسا کہ ہم نے عربوں کے افریقہ میں داخل ہونے کے حالات میں بیان کیا ہے اور انہوں نے شہروں میں آ کر راستوں اور بستیوں کو خراب کر دیا اور المعز نے ان کی طرف اپنی فوجوں کو بھیجا تو انہوں نے ان کو شکست دی پس وہ ان کے مقابلہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تمیم بن المعز کی حکومت: اور جب المعز فوت ہو گیا تو اس کی حکومت اس کے بیٹے تمیم نے سنبھالی اور عرب افریقہ میں اس پر غالب آ گئے اور اس کے پاس صرف فصیل کے اندر کا علاقہ تھا مگر وہ ان کے درمیان مخالفت پیدا کروا دیتا اور ایک کو دوسرے پر مسلط کروا دیتا تھا اور حمو بن ملیل برغواطی حاکم صفاقس نے اس پر چڑھائی کی تو تمیم اس کے مقابلہ کے لئے نکلا اور عرب منتقم ہو کر اس پر ٹوٹ پڑے اور حمو اور اس کے اصحاب کو شکست ہوئی یہ ۵۰۵ھ کا واقعہ ہے وہ وہاں سے سوسہ چلا گیا اور اُسے فتح کر لیا پھر اس نے اپنی فوجوں کو تونس کی طرف بھیجا تو انہوں نے ابن خراسان کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ وہ تمیم کی اطاعت میں آ گیا پھر اس نے اپنی فوجوں کو قیروان کی طرف بھیجا وہاں پر المعز کی طرف سے قائد بن میمون ضہاجی حاکم مقرر تھا پس اس نے تین دن قیام کیا پھر ہوا دنے اس پر غلبہ حاصل کر لیا اور مہدیہ کی طرف چلا گیا۔ پس تمیم نے اس کی طرف فوجوں کو بھیجا اور وہ ناصر کے ساتھ جا ملا اور قیروان نے اطاعت اختیار کر لی پھر وہ چھ دن کے بعد حمو بن ملیل برغواطی کی طرف صفاقس واپس آیا اور اس کے لئے مہنی بن علی امیر زغبہ سے قیروان خرید لیا اور اس پر اور اس کے قلعے پر اُسے ۵۰۷ھ میں حاکم بنا دیا اور اس دوران میں تمیم اور ناصر حاکم قلعہ کے درمیان جنگیں ہوتی رہیں۔ جنہیں عربوں نے بڑھایا تھا جو ناصر کو اس قلعے میں بلاتے تھے اور بلاد افریقہ میں اس کی فوجوں کو پامال کرتے تھے اور بعض اوقات وہ افریقہ کے کسی شہر پر قبضہ بھی کر لیتا تھا۔ پھر وہ اس کے بعد اس کے گھر چلے جاتے یہاں تک کہ ۵۰۷ھ میں دونوں نے صلح کر لی اور تمیم نے اسے اپنی بیٹی دے کر اس سے رشتہ داری کی اور ۵۱۲ھ میں تمیم نے قابس پر حملہ کیا۔ جہاں پر ماضی بن ضہاجی اپنے بھائی ابراہیم کے بعد والی تھا پس اس نے اس کا محاصرہ کر لیا اور پھر اسے چھوڑ دیا اور عربوں نے ۵۱۶ھ میں مہدیہ میں اس کے ساتھ مقابلہ کیا پھر اُسے چھوڑ دیا اور اس نے انہیں شکست دی اور وہ قیروان جا کر اس میں داخل ہو گئے تو اس نے انہیں وہاں سے نکال دیا اور اس کے زمانے میں اس کا مالک نصری تھا۔ جسے اس نے ۵۱۸ھ میں مہدیہ پر فوج کشی کے لئے بھیجا اور وہ وہاں پر تین سو کشتیوں اور تین ہزار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سروانیہ سے جری کا لقب دیا اور اس بارے میں اس کے کارنامے بہت روشن ہیں اور وہ ۵۰۹ھ میں اچانک اپنے محل میں فوت ہوگیا۔ واللہ اعلم۔

اور جب یحییٰ بن تمیم فوت ہوگیا تو اس کا بیٹا علی حکمران بنا اور ابو بکر ابی جابر فوج اور اپنے ہم پایہ عرب امراء کے ساتھ آیا اور ضہاجی عسکری امراء میں سے محاض بن لقط الاجم سب سے بڑا تھا پس وہ سب اس کے پاس اکٹھے ہوگئے اور اس کی بیعت مکمل ہوگئی اور وہ تونس کے محاصرہ کے لئے گیا یہاں تک کہ احمد بن خرایان نے اطاعت اختیار کرلی اور اس نے جبل اور سلات کو فتح کیا اور وہ اپنی قوم کے گزشتہ امراء کے مقابلہ میں طاقتور تھا پس اس نے میمون بن زیاد صحری معادی کے ساتھ امرائے عرب کی ایک فوج اس کی طرف بھیجی تو انہوں نے اسے فتح کرلیا اور وہاں کے تمام لوگوں کو قتل کردیا اور دستور کے مطابق مصر کے خلیفہ کا ایلچی پیغامات اور ہدایا کے ساتھ پہنچ گیا اور پھر ۵۱۱ھ میں وہ فاس میں رافع بن مکن کے محاصرہ کے لئے گیا اور اس کے لئے قبائل بادع نے جو بنی علی میں سے ہیں اور ریاح کا ایک بطن میں اپنے نام لکھائے جیسا کہ ہم اسے رافع کے حالات میں بیان کریں گے پھر رجار حاکم صقلیہ کے درمیان محلاتِ رجار میں جنگ چھڑ گئی اور رافع بن کامل اپنے بحری بیڑے کے ساتھ اس کی مدد کررہا تھا جو علی بن یحییٰ نے بحری بیڑے سے کام لیا اور جنگ کی تیاری کرنے لگا اور ۵۱۵ھ میں فوت ہوگیا۔ واللہ اعلم۔

حسن بن علی کی حکومت: اور جب علی بن یحییٰ بن تمیم فوت ہوگیا تو اس کے بعد اس کا بارہ سالہ بیٹا نوخیز بچہ حسن بن علی حکمران بنا اور اس کے غلام صندل نے اس کی حکومت کی ذمہ داری سنبھالی پھر صندل فوت ہوگیا۔ تو اس کے غلام موفق نے اس کی ذمہ داری سنبھال لی اور اس کے باپ نے رجار کے ساتھ خوف کے وقت مراسلت کی تھی جس میں اسے مرابطین ملوکِ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے جنگ کو دوبارہ مہدیہ کی طرف لے جانے کا قصد کیا پھر حاکم بجایہ یحییٰ ابن عزیز کا بحری بیڑا مہدیہ کے محاصرہ کے لئے پہنچ گیا اور اس کی فوجیں خشکی میں اپنے سالار مطرف بن علی بن حمدون فقیہ کے ساتھ پہنچ گئیں پس حسن نے حاکم صقلیہ سے صلح کر لی اور یدونہ پہنچ گیا اور اس سے اس کے بحری بیڑے کی مدد طلب کی اور حسن نے رجار کے بحری بیڑے کی بھی مدد مانگی تو اس نے اُسے مدد دی اور مطرف اپنے علاقے کی طرف چلا گیا اور حسن مہدیہ پر قبضہ کئے ٹھہرا رہا اور رجار نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور پھر اس کے ساتھ جنگ کرنے لگا اور وہ مسلسل اس کی طرف غازیوں کو بھیجتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کے بحری بیڑے کا سالار جرجی بن فنا سل ۵۴۳ھ میں مہدیہ پر غالب آ گیا اور اپنے بحری بیڑے کی تین سو کشتیوں میں وہاں پہنچا اور اس نے ان کی مدد کرنا چھوڑ دی۔ کیونکہ وہ اس کی مدد کو آئے تھے اور حسن کی فوج دادخواہی کے لئے محرز بن زیاد فادعی کے پاس گئی جو علی بن خراسان حاکم تونس کا ساتھی تھا۔ مگر اسے کوئی دادخواہ نہ ملا پس اسے مہدیہ سے نکال دیا گیا اور وہ وہاں سے چلتا بنا اور لوگوں نے اس کا پیچھا کیا اور دشمن نے شہر میں آ کر بغیر کسی رکاوٹ کے قبضہ کر لیا اور جرجی نے حمل کو اسی حالت میں پایا۔ جیسا کہ وہ تھا اور حسن نے اس سے ہلکی چیزوں کے سوا کوئی چیز نہ اٹھائی تھی اور شاہی ذخائر کو چھوڑ گیا تھا۔ پس اُس نے لوگوں کو امان دی اور انہیں اپنی حکومت کے ماتحت رکھا اور بھگوڑوں کو ان کی جگہوں پر واپس کیا اور بحری بیڑے کو صفاقس کی طرف بھیجا اور اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور اسی طرح اس نے سوسہ اور طرابلس پر بھی قبضہ کر لیا اور حاکم صقلیہ رجار نے تمام ساحلی علاقوں پر قبضہ اور وہاں کے باشندوں پر جزیہ لگایا اور ان پر حکمران مقرر کیا۔ جیسا کہ ہم بیان کریں گے یہاں تک کہ عبدالمؤمن شیخ الموحدین ان کے ایام مہدی کے خلیفہ نے ان کو کفر کے قبضہ سے چھڑایا اور مہدیہ پر نصاریٰ کے قبضہ کے بعد حسن بن یحییٰ ریاحی عربوں اور ان کے سردار محرز بن زیاد دفاعی حاکم قلعہ سے جا ملا لیکن وہاں اس نے کوئی مددگار نہ پایا اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اضطراب کے وقت تونس میں آلِ بادیس پر حملہ کیا نیز ان کی حکومت کے آغاز اور احوالِ گردش اور انجام

یاد رہے کہ جب عربوں کو قیروان پر غلبہ حاصل ہو گیا اور المعز نے اسلام قبول کر لیا اور مہدیہ کی طرف گیا تو افریقہ میں جنگ کی آگ بھڑک اٹھی اور عربوں نے علاقوں اور عملداریوں کو تقسیم کر لیا اور بہت سے علاقوں مثلاً اہل سوسہ' صفاقس اور قابس نے ملوک آلِ بادیس کی ماتحتی سے انکار کر دیا اور اہل افریقہ کے عوام' ملوک قلعہ بنی حماد کی طرف چلے گئے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا اور تونس المعز کی حکومت سے منقطع ہو گیا اور اس کے سردار ناصر بن علناس کے پاس گئے تو اس نے ان پر عبدالحق بن عبدالعزیز بن خراسان کو حاکم بنا دیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اہل تونس میں سے تھا مگر زیادہ واضح بات یہ ہے کہ وہ قبائل ضبہاجہ میں سے تھا۔ پس اس نے ان کی حکومت کو سنبھالا اور انہیں ان کی حکومت میں شامل کیا اور ان کے پاس گیا اور ان سے حسن سلوک کیا اور مضافات کے عربوں سے ان کی ضرر رسانی کو روکنے کے لئے مقررہ ٹیکس پر صلح کی اور تمیم مہدیہ سے ۵۸ھ میں اپنی فوج کے ساتھ مغرب گیا اور اس کے ساتھ یحییٰ بن علی امیر زغبہ بھی تھا پس اس نے چار ماہ تک تونس کا محاصرہ کئے رکھا یہاں تک کہ ابن خراسان نے اس سے صلح کر لی اور اس کی اطاعت بھی اختیار کر لی تو اس نے اسے چھوڑ دیا اور اور اس کے بیٹے احمد بن عبدالعزیز نے اپنے چچا اسماعیل بن عبدالحق سے بڑھ کر اپنے منصب اور ابوبکر سے قرابت کے لحاظ سے اس کی حکومت کو سنبھالا پس وہ اپنی جان کے خوف کے مارے وہاں ٹھہرا رہا اور احمد سرداروں کی سیرت سے خروج کر کے تحلق کی طرف گیا اور اس نے انہیں خوب دبایا اور وہ بنی خراسان کے مشاہیر رؤساء میں سے تھا پس اس نے چھٹی صدی کے آغاز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور عبیدہ کو اس کے دیکھتے دیکھتے قتل کر دیا اور اس کے خواص کے متعلق اس زیادتی کی پس اس کا بھائی یحییٰ بجایہ سے گیا اور بحری بیڑے میں سوار ہو گیا اور عزیز بن دامال کو جو ضہاجہ کے سرکردہ لوگوں میں سے تھا۔ اپنا نائب بنا کر چھوڑ گیا اور وہ ان کے درمیان قیام پذیر رہا اور وہ اس پر حملے کر رہے اور معلقہ میں ان کے پڑوس میں محرز بن زیاد امیر بن علی تھا جو بطون ریاح میں تھا اور اس نے معلقہ پر قبضہ کر لیا تھا اور اس کے اور اہل تونس کے درمیان جنگ برابر رہتی تھی اور دونوں کے درمیان رن پڑتا تھا اور محرز اہل تونس کے خلاف' حاکم مہدیہ کی فوجوں سے مدد لیتا تھا یہاں تک کہ مہدیہ پر فتح حاصل ہو گئی اور ان کے درمیان بلد میں جنگ چھڑ گئی اور اہل باب سویقہ اور اہل باب جزیرہ کے درمیان رن پڑا اور یہ اپنے اُمور میں قاضی عبدالمنعم بن امام ابوالحسن کی طرف رجوع کرتے تھے اور جب عبدالمؤمن بجایہ اور قسطینہ پر غالب آیا۔ تو وہ عرب تھے پس وہ مراکش کی طرف لوٹ آیا۔ تو عربوں نے جو کچھ افریقیوں سے سلوک روا رکھا تھا اس کی شکایات افریقی رعایا کی طرف سے اس کے پاس پہنچیں تو اس نے موحدین کی فوج کے ساتھ اپنے بیٹے عبداللہ کو بجایہ سے افریقہ کی طرف بھیجا تو اس نے ۵۲ھ میں تونس سے جنگ کی اور وہ محفوظ ہو گئے اور محرز بن زیاد اور اس کی عرب قوم ان کے ساتھ داخل ہو گئے اور ان کی فوج اکٹھی ہو گئی اور وہ موحدین کے مقابلہ میں نکلے اور ان پر ٹوٹ پڑے اور انہیں تونس سے بھگا دیا اور اس دوران میں ان کا امیر عبداللہ بن خراسان ہلاک ہو گیا اور اس کی جگہ علی بن احمد بن عبدالعزیز پانچ ماہ تک امیر بنا اور عبدالمؤمن نے تونس پر چڑھائی کی اور وہ اس کا امیر تھا۔ پس وہ اس کی اطاعت میں آ گئے جیسا کہ ہم موحدین کے حالات میں بیان کریں گے اور علی بن احمد بن خراسان اپنے اہل وعیال کے ساتھ مراکش چلا گیا اور ۵۴ھ میں راستے ہی میں فوت ہو گیا اور محرز بن زیاد معلقہ سے الگ ہو گیا اور اس کی قوم اس کے پاس اکٹھی ہو گئی اور عربوں نے موحدین کی مدافعت کی اور وہ قیروان میں اکٹھے ہو گئے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دُور کیا اور عربوں سے خراج پر صلح کی پس راستے درست ہو گئے اور حالات ٹھیک ہو گئے پھر اس نے اپنی خاص حکومت قائم کر لی اور ۴۵ھ میں حکم کی بجا آوری کو اپنے گلے سے اتار دیا اور مسلسل اسی حالت پر قائم رہا اور توز' قفصہ' سوس' الحامہ' نفزاوہ اور قسطینہ کے بقیہ مضافات نے اس کی بیعت کر لی پس اس کی حکومت اور سلطنت مضبوط ہو گئی اور شعراء اور قصیدہ گوہ اس کے پاس آنے لگے اور وہ اہل دین کی تعظیم کرنے والا تھا یہاں تک کہ ۶۵ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا المعتز حاکم بنا جس کی کنیت ابو عمر تھی اور لوگوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی پس اس نے امور کا کنٹرول کیا اور اموال کو اکٹھا کیا اور لوگوں سے نیک سلوک کیا اور نمودہ' جبل ہوارہ اور دیگر بلاد قطیلہ اور اس کے مضافات پر غالب آ گیا اور نابینا ہونے سے اس کی سیرت اچھی رہی اور اس کی زندگی ہی میں اس کا بیٹا تمیم فوت ہو گیا۔ تو اس نے اپنے بیٹے یحییٰ بن تمیم کے لئے وصیت کی اور اس نے حکومت سنبھالی اور وہ مسلسل اچھے حالات رہے یہاں تک کہ ۵۴ھ میں عبدالمؤمن نے ان سے جنگ کی اور ان کو حکومت کرنے سے روک دیا اور انہیں بجایہ لے گیا۔ پس وہاں پر المعتز نے ۵۷ھ میں ۱۱۴ سال کی عمر میں فوت ہو گیا اور عبدالمؤمن نے قفصہ پر نعمان بن عبدالحق المغانی کو حاکم بنایا۔ پھر اس نے سلان بمیون اجانا الکنسیفی کے ذریعہ اُسے معزول کر دیا پھر اُسے عمران بن موسیٰ ضہاجی کے ذریعے معزول کر دیا۔ پس انہوں نے علی بن عبدالعزیز بن المعتز کو تلاش کرنے کے لئے آدمی بھیجے اور وہ ایک درزی کا کام کرتا تھا۔ وہ ان کے پاس آیا اور انہوں نے موحدین کے عامل عمران بن موسیٰ پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اور انہوں نے علی بن عبدالعزیز کو امیر بنایا پس اس نے اپنی حکومت کا انتظام کیا اور رعیت کی نگرانی کی اور یوسف بن عبدالمؤمن نے ۶۳ھ میں اُسے اس کے بھائی سید ابوزکریا سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے اس کا محاصرہ کر کے اسے تنگ کر دیا اور اُسے پکڑ لیا اور اُسے اس کے اہل وعیال سمیت مراکش بھیج دیا اور اسے سلا شہر میں اشغال کا افسر مقرر کیا۔ یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور بنی الرند کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ والبقاء للّٰہ وحدہ.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

باتوں سے آگاہ ہوگیا اور مہدیہ کو چھوڑ گیا اور قابس کی قبولیت اور اپنی قوم میں دھمان کی امارت میں اسی حال میں رہا۔ یہاں تک کہ فوت ہوگیا اور اس کے بعد اس کی حکومت کو رافع نے سنبھالا اور اس کی حکومت مضبوط ہوگئی اور یہ وہی شخص ہے جس کی حکومت کے کارناموں میں سے بحر عروسین کی حد بندی کرنا بھی ہے اور اس کا نام اس عہد تک اس کی دیواروں پر لکھا ہوا ہے اور جب علی بن یحییٰ نصاریٰ کے بحری بیڑے کا سالار بنا اور پھر ذوی قبائل عرب اور بحری بیڑوں کا سالار بنا اور ۴۱۱ھ میں اس نے قابس پر چڑھائی کی اور ابن ابی العلت نے کہا کہ قبائل عرب میں سے پانچ میں سے تین حکومتیں کرنے والے سعید، محمد اور لحہ ہیں اور پانچ میں سے چوتھے اکابر بنی مقدم ہیں۔ پس اس نے فحص قیروان میں انہیں امان دی اور رافع قیروان کی طرف بھاگ گیا اور اس کے اہل نے اس کا انکار کیا۔ پھر دھمان کے شیوخ نے اس کی بات نہ مانی اور انہوں نے علاقوں کو تقسیم کرلیا اور قیروان کو رافع کے لئے معین کیا اور اسے قوت دی اور علی بن یحییٰ نے اپنی فوجوں اور عرب مدونہ کو قیروان میں رافع کے مقابلہ میں بھیجا اور وہ ان سے جنگ کرنے کو نکلا اور رافع کے پیروکاروں کے ساتھ جنگ کو جاتے ہوئے راستے میں فوت ہوگیا اور پھر میمون بن زیاد صحری نے رافع بن مکن کو سلطان سے صلح کرنے پر آمادہ کیا اور وہ ان کے درمیان اصلاح کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ پس اس نے صلح کرلی اور ان کے درمیان جنگ ختم ہوگئی اور رشید بن کامل نے قابس کو سنبھال لیا۔ ابن الجیلی کہتا ہے کہ اسی نے قصر عروسین کا نقشہ بنایا اور رشیدی سکہ چلایا تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمد بن رشید حاکم بنا اور اس پر اس کے غلام یوسف کا بہت اثر تھا پھر محمد اپنے بعض سرداروں کے ساتھ باہر گیا اور اپنے بیٹے کو یوسف کے پاس چھوڑ گیا۔ پس یوسف نے اسے باہر نکال دیا تو وہ رجار کی اطاعت میں چلا گیا اور اہل قابس نے اس پر حملہ کردیا اور انہوں نے اُسے ان سے دور کردیا پس وہ اپنے بھائی کے پاس چلا گیا اور اس کا بھائی عیسیٰ بن رشید اُسے ملا تو اس نے اُسے سب حالات بتائے تو رجار نے اس وجہ سے ان کا کئی ایام تک محاصرہ کئے رکھا اور بنی جامع میں سے آخری بادشاہ اس کا بھائی مدافع بن رشید بن کامل تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں غالب آ گیا اور اس نے مسلمانوں کو وہاں باقی رہنے دیا اور ان پر حاکم مقرر کیا اور وہ نصاریٰ کی حکومت میں کچھ عرصہ رہے پھر ابو یحییٰ بن مطروح جو شہر کے رؤساء میں سے تھا شہر کے سرداروں اور رؤساء کے ساتھ گیا اور ان کو نصاریٰ پر حملہ کرنے میں شامل کر دیا پس وہ بھی اکٹھے ہو گئے اور ان پر حملہ کر دیا اور انہیں آگ سے جلا دیا اور جب عبدالمؤمن مہدیہ پہنچا اور اسے ۵۵ھ میں فتح کیا تو ابو یحییٰ بن مطروح اور اہل طرابلس کے سرگردہ لوگ اس کے پاس گئے تو اس نے ان کی بہت عزت افزائی کی اور اس نے ابن مطروح مذکور کو امیر بنایا اور انہیں ان کے شہر کو واپس کر دیا پس یہ بڑھاپے تک ان کا امیر رہا اور یوسف بن عبدالمؤمن کے بعد عاجز ہو گیا اور حج کرنے کا تقاضا کیا تو سید ابوزیری بن ابی حفص محمد بن عبدالمؤمن عامل تونس نے اُسے حج کو بھجوا دیا پس اس نے ۸۶ھ میں سمندر میں سفر کیا اور سکندریہ میں ٹھہر گیا اور صفاقس کے والی بنی بادیس کے ایام میں ضہاجہ میں سے تھے۔ یہاں تک کہ المعز بن بادیس نے اس پر اپنے پروردہ' منصور برغواطی کو حاکم بنایا اور وہ بڑا دلیر شہسوار تھا پس اُسے افریقہ پر عربوں کے غلبہ کے ایام میں بغاوت کرنے اور المعز کے مہدیہ کی طرف خروج کی سوجھی تو اس کے عمزاد حمو بن ملیل برغواطی نے اس پر حملہ کر دیا اور اُسے دھوکے سے حمام میں قتل کر دیا تو اس کے عرب حلیف غضبناک ہو گئے اور انہوں نے حمو کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ اس نے ان کے لئے اتنا مال خرچ کیا کہ وہ اس سے راضی ہو گئے اور حمو بن ملیل صفاقس کا مخصوص حکمران بن گیا اور جب المعز فوت ہو گیا۔ تو اُسے مہدیہ پر غلبہ حاصل کرنے کی سوجھی تو اس نے اپنی عرب فوج کے ساتھ اس پر چڑھائی کی اور تمیم نے اس کا مقابلہ کیا تو حمو اور اس کے اصحاب ۵۵ھ میں شکست کھا گئے پھر اس نے اپنے بیٹے یحییٰ کو صفاقس کے محاصرہ کے لئے بھیجا تو اس نے مدت تک اس کا محاصرہ کئے رکھا پھر وہاں سے چلا گیا اور تمیم بن المعز نے ۹۳ھ میں اس پر چڑھائی کی اور اس پر غالب آ گیا اور حمو مکن بن کامل امیر قابس کے پاس گیا تو اس نے اُسے پناہ دی اور صفاقس تمیم کی ملکیت میں آ گیا اور اس کا بیٹا اس کا والی بنا اور جب نصاریٰ مہدیہ پر غالب آئے اور رجار کے سالار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

افریقہ میں عربوں کی جنگ کے اضطراب کے وقت ضہاجہ پر حملہ کے حالات اور موحدین کا ان کے اثرات کو ختم کرنا:

جب ابو رجارلخمی نے عربوں کی جنگ کو بھڑکایا اور المعز کو قیروان سے مہدیہ کی طرف لے گیا اور ان پر غالب آ گیا تو اس کے ساتھ بدکاروں کی ایک جماعت آ ملی اور وہ جبل شعیب میں قلعہ قرسینہ میں ٹھہرا ہوا تھا اور بنزرت کی جہت میں دو فریق رہتے تھے۔ جن میں سے ایک لخمی تھا اور وہ الورد کی قوم تھی اور وہ پراگندہ طور پر باقی رہے اور ان میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ تو انہوں نے الورد کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ ان کے معاملے کو سنبھالے پس وہ ان کے شہر میں پہنچا تو وہ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اسے قلعہ بنزرت میں داخل کر دیا اور اسے اپنا امیر بنالیا تو اس نے عربوں سے ان کی نگہداشت کی اور انہیں ان کے نواح سے دور کر دیا اور بنو مقدم اثبج میں سے تھے اور دھمان' ریاح کے ایک بطن سے تھا اور یہ لوگ ان کے مضافات پر غالب تھے۔ پس اس نے ان سے خراج پر صلح کی اور ان کے ضرر کو ان سے دور کیا اور ان کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے اپنا نام امیر رکھا اور کارخانوں اور عمارات کو مضبوط کیا اور سدون کی آبادی زیادہ ہو گئی یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور اس کی حکومت کو اس کے بیٹے طراد نے سنبھالا اور وہ بڑا بہادر تھا اور عرب اس سے خوف کھاتے تھے۔ وہ فوت ہوا تو اس کے بعد اس کا بیٹا محمد بن طراد حاکم بنا اور اس کے بھائی مقرن نے ایک ماہ حکمرانی کرنے کے بعد اسے مسابرہ میں قتل کر دیا اور بنزرت کی حکومت سنبھال لی اور اپنا نام امیر رکھا اور عربوں سے اپنے دارالخلافہ کو بچایا اور جوانوں سے حسن سلوک کیا اور اس کی حکومت بہت بڑی ہو گئی اور شعراء نے اس کا قصد کیا اور اس کی مدح کی تو اس نے انہیں انعامات دیئے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے عبدالعزیز نے دس سال حکومت کی اور اپنے باپ دادا کے طریقوں پر چلا پھر اس کے بعد اس کا بھائی موسیٰ ان کے طریقوں کے مطابق چار سال چلا پھر اس کے بعد ان دونوں کا بھائی عیسیٰ حکمران بنا اور ان کے نقش قدم پر چلا اور جب اس نے عبداللہ بن عبدالمؤمن سے تونس میں مقابلہ کیا۔ تو وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا اور راستے میں اس کے پاس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لوگوں نے اس کا قصد کیا یہاں تک کہ ان کے پاس پانچ سو گھوڑ سوار جمع ہو گئے اور اس نے ان کے لواح میں خونریزی کی اور بنزرت میں بنی الورد سے اور بن علال سے طبریہ میں جنگ کی اور محمد بن سباع امیر بنی سعید کو قتل کر دیا اور قلعہ لوگوں سے بھر دیا تو اس نے اس کے لئے شہر پناہ بنائی اور عزیز نے بجائی سے اپنی فوج کو اس کی طرف بھجوایا پس اس نے فوج کے سالار سے مقابلہ کیا اور اُسے قتل کر دیا اور اس کا نام غیلاس تھا اور ایک مدت کے بعد یہ فوت ہو گیا اور اس کی حکومت کو اس کے بیٹے منیع نے سنبھالا اور بنو سباع اور سعید نے اپنے بھائی محمد کا بدلہ لینے کے لئے اس کا مقابلہ کیا اور محاصرہ کو لمبا کیا اور اس کے حالات خراب ہو گئے تو انہوں نے قلعہ میں اس پر حملہ کر دیا وہ اور اس کے اہل وعیال لڑائی میں قتل وقید ہو گئے۔

اور اسی طرح طبریہ میں مدافع بن علال قیسی ان کا ایک سردار تھا پس جب عربوں کے دخول کے وقت افریقہ میں اضطراب پیدا ہوا تو وہ طبریہ میں محفوظ ہو گیا اور اس کے قلعے کو مضبوط کیا اور اپنے بیٹوں اور عمزادوں اور اپنی جماعت کے ساتھ وہاں پر مخصوص حاکم بن بیٹھا۔ یہاں تک کہ بحرین میں وادی حروہ میں الریاحین کے مقابل ابن بیزون لخمی نے اس پر حملہ کر دیا اور ان کے درمیان طویل عرصہ جنگ رہی اور قہرون بن مخوس نے منزل وحمون میں ایک قلعہ بنایا اور اُسے مضبوط کیا اور مختلف قبائل سے فوج اکٹھی کی یہ اس وقت کی بات ہے جب اہل تونس نے اُسے نکال دیا اور عوام نے اسے اپنا حاکم بنا لیا پھر انہوں نے اس کی بدکرداری کی وجہ سے اُسے اپنی ولایت سے ہٹا دیا۔ پس وہ ملک سے نکل گیا اور وحمون میں اترا اور خود قلعہ کو محراب دار بنایا اور بار بار تونس پر غارت گری کی اور اس کی جہات میں فساد برپا کیا۔ تو انہوں نے محرز بن زیاد سے کہا کہ وہ اس کے خلاف ان کی مدد کرے تو اس نے ایسا ہی کیا اور اس کی اطلاع طبریہ کے حاکم ابن علال کو پہنچی تو اس نے اپنا ہاتھ اس کے داماد سے ملایا اور اُسے قلعہ غنوش میں لے آیا اور انہیں نے فساد برپا کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کی اور ان کے بعد ان دونوں کے بیٹوں نے ان کی جانشینی کی یہاں تک کہ عبدالمومن ۵۴ھ میں افریقہ پہنچا اور اس نے افریقہ کی جانب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بھی اس کے طریقوں پر چلا یہاں تک کہ وہ ۵۵۴ھ میں عبدالمؤمن کی اطاعت میں داخل ہو گیا۔ واللہ مالک الملک لا رب غیرہ سبحانہ.

قلعہ میں آلِ حماد کی حکومت کے حالات جو ضہاجی بادشاہوں میں سے عبیدیوں کی خلافت کے داعی تھے اور موحدین کی حکومت کے خاتمہ کے وقت افریقہ اور مغربِ اوسط میں انہیں جو حکومت وسلطنت حاصل تھی اس کا بیان

یہ حکومت آل زیری کی حکومت کی ایک شاخ ہے اور منصور بلکین نے اپنے بھائی حماد کو اُشیر اور مسیلہ کا حاکم مقرر کیا تھا اور وہ اپنے بھائی یطوفت اور چچا ابوالبہار کے ساتھ اس کی حکومت کو باری باری لیتا تھا۔ پھر اس نے ۴۸۷ھ میں بادیس کے زمانے میں اپنے بھائی منصور سے الگ حکومت قائم کر لی اور اسے ۴۹۵ھ میں مغرب اوسط میں زناتہ کے ساتھ جو مغرادہ اور بنی یفرن میں سے تھے جنگ کرنے کے لئے بھیج دیا اور اس کے ساتھ یہ شرط کی کہ وہ اُسے اُشیر، مغرب اوسط اور ہر وہ شہر جسے وہ فتح کرے گا۔ اس کی ولایت میں دے گا اور یہ کہ وہ اس سے مقدم نہیں ہوگا۔ پس اس جنگ میں اس کی تکلیف بڑھ گئی اور اس نے زناتہ میں خوب خونریزی کی اور اسے ان پر کامیابی حاصل ہوئی اور اس نے ۴۹۸ھ میں جبلِ کتامہ میں قلعہ شہر کا نقشہ بنایا اور وہ جبل عجیسہ ہے اور اس عہد میں وہاں پر ہلالی عربوں میں عیاض کے قبائل رہتے ہیں اور وہ اہل مسیلہ اور اہل حمزہ کو بھی یہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

باجہ پر چڑھائی کی اور بزور شمشیر اس میں داخل ہوگیا اور اہل تونس کے ساتھ مشارقہ اور رلقصہ کے خلاف سازش کی پس انہوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ پس بادیس نے اس سے اعلان جنگ کر دیا اور اس نے قیروان سے اپنی فوجوں کو منظم کیا اور حماد کے اکثر اصحاب جیسے بنی ابی دالیل اور زناتہ میں سے اصحاب معرہ اور بنی حسن جو ضہاجہ کے بڑے آدمی ہیں اور زناتہ سے بنی یطوفت اور بنی عمر اس سے الگ ہو گئے اور حماد بھاگ گیا اور بادیس نے اُشیر پر قبضہ کر لیا اور حماد شلف میں بنی وائیل سے جا ملا اور بادیس اس کے تعاقب میں تھا یہاں تک کہ اس نے مواطین اتر کر السرسو کا محاصرہ کر لیا جو زناتہ کے بلاد میں سے ہے اور عطیہ بن دتعلتن اپنی قوم کے ساتھ جو بنی توجین میں سے ہے۔ اس کے پاس آیا کیونکہ حماد نے اس کے باپ کو قتل کیا ہوا تھا اور اس کے پیچھے پیچھے اس کا عم زاد بدر بن لقمان بھی آیا جو المعز میں سے تھا پس بادیس نے ان دونوں سے رابطہ کیا اور حماد کے خلاف ان دونوں سے مدد طلب کی پھر بادیس وادی شلف میں اس کی طرف گیا اور اس سے جنگ کی اور اس کے پڑاؤ کے عام آدمی اس کے پاس آ گئے۔ پس اس نے شکست کھائی اور جلدی سے قلعہ کی طرف چل دیا اور بادیس اس کے پیچھے تھا یہاں تک کہ اس نے اتر کر مسیلہ کا محاصرہ کر لیا اور حماد قلعہ میں داخل ہوگیا اور بادیس نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ وہ اچانک دیکھتے دیکھتے اپنے اصحاب کے درمیان سونے کی حالت میں اس محاصرے میں اپنے پڑاؤ میں ۴۰۶ھ کے آخر میں فوت ہوگیا اور ضہاجہ نے اس کے آٹھ سالہ بچے المعز کی بیعت کر لی اور انہوں نے اُشیر سے جنگ کی اور کرامت بن منصور کو انہیں روکنے کے لئے بھیجا مگر وہ انہیں روک نہ سکے اور حماد نے اس پر حملہ کر دیا اور وہ بادیس کو اُس کی لکڑیوں پر اٹھا کر قیروان میں اس کے مدفن میں لے آئے اور المعز کی مکمل بیعت کر لی اور اس نے قفصہ کی جانب حماد پر چڑھائی کی اور حماد ڈر گیا۔ تو اس نے اپنے بیٹے قائد کو اس کے اور المعز کے درمیان صلح کو پختہ کرنے کے لئے بھیجا پس وہ ۴۰۸ھ میں جلیل القدر تحائف کے ساتھ قیروان گیا اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بنادی اور سب نے ان کا معاہدہ کرلیا اور وہ ان سے پوشیدہ ہو گیا اور قلعہ کی طرف بھاگ گیا اور انہوں نے اسے پکڑ لیا تو بلکین نے اسے اس کی ولایت کے نویں مہینے میں قتل کر دیا اور ۳۷ھ میں اُس نے حکومت سنبھال لی اور وہ بڑا شجاع' سردار' دانا اور خونریز تھا اور محسن کا وزیر جس نے اس کے قتل کی ذمہ داری لی تھی قتل ہو گیا اور اس دور حکومت میں جعفر بن ابی رماز مقدم بسکرہ میں قتل ہو گیا کیونکہ اسے اس کی عہد شکنی کا پتہ چل گیا تھا پس اس کے بعد اس نے اہل بسکرہ سے معاہدہ کرلیا۔ جیسا کہ ہم بیان کریں گے پھر اس کا بھائی مقاتل بن محمد فوت ہو گیا اور اس پر اس کی بیوی ناسیرت بنت علناس بن حماد نے اتہام لگایا۔ تو اس نے اسے قتل کر دیا اور اس بات نے اس کے بھائی ناصر کو غضبناک کر دیا اور اس نے شب خون مارنے کی ٹھان لی اور بلکین بکثرت مغرب کی طرف جنگوں کے لئے جایا کرتا تھا اور خبر ملی کہ یوسف بن تاشفین اور مرابطین نے المصامدہ پر غلبہ حاصل کرلیا ہے پس وہ ۵۴ھ میں ان پر حملہ کرنے گیا۔ تو مرابطین صحرا کی طرف بھاگ گئے اور بلکین دیارِ مغرب میں گھس گیا اور فاس میں اترا اور وہاں کے اکابر اور اشراف کو اطاعت کی شرط پر اٹھا لایا اور واپسی پر قلعہ کی طرف لوٹ آیا تو اس کے عم زاد ناصر نے اپنی بہن کا بدلہ لینے کے لئے اس موقع کو غنیمت جانا اور اس کی ضنہاجی قوم نے بھی اس کی مدد کی کیونکہ انہیں دور دور جا کر جنگیں کرنے اور دشمن کے علاقے میں جانے کی وجہ سے مشقت برداشت کرنی پڑتی تھی۔ پس اس نے اُسے ۵۴ھ میں تسالہ میں قتل کر دیا اور اس کے بعد خود حکومت سنبھال لی اور ابو بکر بن ابی الفتوح کو وزیر بنایا اور مغرب کی امارت اپنے بھائی کو دی اور اسے ملیسا میں اتارا اور حمزہ کی امارت اپنے بھائی ورمان کو دی اور مقارس کی امارت اپنے بھائی خزر کو دی اور المعز نے اس کی فصیل کو گرا دیا تھا پس ناصر نے اس کو درست کروا دیا اور قسطینہ کی امارت اپنے بھائی ملیاز کو اور الجزائر اور سوس الاحاج کی امارت اپنے بیٹے عبداللہ کو اور اُشیر کی امارت اپنے بیٹے یوسف کو دی اور حمو بن ملیل برغواطی نے صفاقس سے اُسے اپنی اطاعت کے متعلق لکھا اور اس کی طرف تحائف بھیجے اور اہل قسطینہ بھی یحییٰ بن واطاس کی سرکردگی میں اس کے پاس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور زناتی فوجوں کے ساتھ ان کی مدد کو گیا یہاں تک ارلیس اترا اور اس کے باعث ایک دوسرے سے لڑ پڑے زناتہ نے ابن المعز بن زیری بن علیہ کی دسیسہ کاری اور تمیم ابن المعز کی انگیخت پر اسے اور اس کی قوم کو شکست دی پس ناصر نے شکست کھائی اور انہوں نے اس کے ہتھیار لوٹ لئے اور اس کا بھائی قاسم اور اس کا کاتب قتل ہو گئے اور وہ اپنے پیروکاروں کے ساتھ قسطینہ کی طرف بھاگ آیا۔ شکست خوردہ قوم کے ساتھ قلعہ چلا گیا اور اس کی فوج ابھی کاس بھی نہ پہنچی تھی اور اس نے اپنے وزیر ابن ابی الفتوح کو اصلاح احوال کے لئے بھیجا۔ پس ان کے اور اس کے درمیان صلح ہو گئی اور ناصر نے اس کی تکمیل کر دی پھر اس کے پاس تمیم کا ایلچی پہنچا اور اس کے پاس وزیر ابن ابی الفتوح کی شکایت کی کہ وہ تمیم کی طرف مائل ہے۔ پس اس نے اُسے اوندھا کر کے قتل کر دیا اور مستنصر بن خزرون زناتی' مغار بہ اور ترکوں کی جنگ کے ایام میں مصر گیا اور طرابلس پہنچا تو اس نے وہاں دیکھا کہ بنی عدی کو ابج اور زغبہ نے افریقہ سے نکال دیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اس کا ذکر کیا ہے پس اس نے انہیں بلاد مغرب میں رغبت دلائی اور ان کو ساتھ لے گیا۔ یہاں تک کہ مسیلہ اترا اور یہ لوگ اشیر میں داخل ہو گئے اور ناصر اس سے مقابلہ میں نکلا تو وہ صحرا کی طرف بھاگ گیا۔ پھر واپس آ گیا اور خرابی اور فساد کرنے کی جانب واپس آ گیا پس ناصر نے اس سے صلح کے متعلق مراسلت کی تو اس نے اس کی حاجت پوری کر دی اور اسے الزاب اور ریفہ کے نواح میں جاگیر دی اور عروس بن ہندی رئیس بسکرہ کو اس کے عہد کی طرف اشارہ کیا اور اس کی حکومت کے سپرد یہ کام کیا کہ وہ اس سے فریب کرے پس مستنصر بسکرہ گیا اور عروس بن ہندی اور احمد اس کی مہمان نوازی کو اس کے پاس آئے اور اس نے مستنصر کی محویت اور کھانے کی حاجت پوری کرنے کے وقت اپنے نوکروں کو اشارہ کیا۔ تو انہوں نے اسے نیزہ مارنے میں جلدی کی اور اس کے پیروکار بھاگ گئے اور انہوں نے اس کا سر کاٹ لیا اور اسے ناصر کے پاس بھیج دیا۔ جسے اس نے بجایہ میں نصیب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی وجہ سے قتل کر دیا اور ۶۰ھ میں اس نے جبل بجایہ کو فتح کیا اور وہاں پر بربریوں کے کچھ قبیلے تھے جو اس نام سے موسوم تھے۔ مگران کی زبان میں کاف' کو کاف نہیں بولتے بلکہ یہ جیم اور کاف کے درمیان درمیان ہوتا ہے اور اس عہد میں ضہاجہ کے کچھ قبیلے متفرق ہو کر آتے تھے پس جب اس نے اس جبل کو فتح کیا تو اس میں ایک شہر کا نقشہ بنایا اور اس کا نام ناصریہ رکھا اور لوگ اسے بجایہ کہتے ہیں اور وہاں پر اس نے قصرہ اللولوۃ بنایا جو دنیا کے عجیب وغریب محلات میں سے تھا اور وہ وہاں پر لوگوں کو لایا اور وہاں کے باشندوں کا ٹیکس ساقط کر دیا اور ۶۱ھ میں خود وہاں منتقل ہو گیا اور ناصر کے ایام میں ان کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اسے بنی بادیس کی حکومت پر برتری حاصل ہو گئی اور مہدیہ میں ان کے بھائی تھے اور جب زمانے نے انہیں ہلالی عربوں کے فتنہ سے دوچار کیا تو ان کی حکومت کمزور ہو گئی اور ان پر بکثرت حملے ہونے لگے اور ارباب حکومت میں سے لوگ ان سے جھگڑا کرنے لگے تو ناصر کے ایام میں آل حماد کو عزت مل گئی اور ان کی حکومت کی شان بڑھ گئی پس اس نے خوبصورت اور عجیب وغریب عمارات بنوائیں اور بڑے بڑے شہروں کو مضبوط کیا اور مغرب کی طرف جنگ کے لئے گیا اور ان کے علاقے میں دور تک چلا گیا پھر ۸۱ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے منصور بن ناصر نے اس کی حکومت سنبھالی اور ۸۳ھ میں بجایہ آیا اور وہاں پر فوج کے ساتھ ٹھہر گیا خصوصاً غرب کی دشوار منازل میں اور وہ اس کے نواح میں فساد کرنے اور اس کے پاس سے لوگوں کے اچکنے کی وجہ سے انہیں قلعہ میں تکلیف نہیں دیتے تھے کیونکہ ان کے اونٹوں کے لئے بجایہ جانے کے لئے راستوں کی سہولت تھی پس اس نے بجایہ کو ایک قلعہ اور اپنی حکومت کا دارالخلافہ بنا دیا اور اس کے محلات کی تجدید کی اور اس کی جامع مسجد کو مضبوط کیا اور یہ منصور عورتوں کا بہت شوقین تھا اسی نے بنی حماد کی حکومت کو مہذب بنایا اور عمارات کے نقشے بنانے کے پیچھے پڑ گیا اور کارخانے اور محلات بنائے اور باغات میں پانی جاری کئے اور اس نے قلعہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سرداری بنی ماخی کے پاس تھی اور اس کے زمانے میں ان کا سردار ماخوخ تھا اور ان کے اور آل حماد کے درمیان رشتہ داری تھی اور ان کی ایک بیٹی ناصر کی بیوی تھی اور دوسری منصور کے پاس تھی اور جب اس کے اور ان دونوں کی قوم کے درمیان نئے سرے سے فتنہ اٹھا تو منصور نے بنفسِ نفیس ضہاجہ کی فوجوں کے ساتھ ان سے جنگ کی اور ماخوخ نے بھی اس کے مقابلہ میں فوج جمع کی اور زناتہ کے ساتھ اس سے جنگ کی پس منصور شکست کھا کر بجایہ کی طرف گیا اور ماخوخ کی بہن جو اس کی بیوی تھی قتل ہوگئی، پس ماخوخ اور اس کے درمیان نفرت مستحکم ہوگئی اور وہ لتونہ میں سے تلمسان کے امراء کی ولایت کی طرف گیا اور انہیں بلادِ ضہاجہ کے خلاف برانگیختہ کیا پس اس کی وجہ سے منصور کو تلمسان جانا پڑا اور یہ اس طرح ہوا کہ جب مغرب پر یوسف بن تاشفین نے قبضہ کیا اور اس کی حکومت وہاں مضبوط ہوگئی تو وہ تلمسان کی حکومت کی طرف گیا اور لیلی کی اولاد ۴۷۰ھ میں اس پر غالب آ گئی جیسا کہ آئندہ بیان ہوگا۔ پس منصور نے اس پر چڑھائی کی اور اس کی سرحدوں اور ماخوخ کے قلعوں کو تباہ کر دیا اور اس کا قافیہ تنگ کر دیا۔ تو اس نے اس کی طرف یوسف بن تاشفین کو بھیجا اور اس سے صلح کی اور بلاد ضہاجہ سے مرابطین کو اپنے ملک میں پناہ دینے لگا پس اس نے اپنے بیٹے امیر عبداللہ کو بھیجا تو مرابطین اس کے متعلق سن کر اس کے ملک کو چھوڑنے لگے اور مراکش چلے گئے اور وہ مغرب اوسط پر قابض ہوگیا اور اس نے الجعبات کا محاصرہ کر لیا اور اسے فتح کر لیا پھر اس نے قراب کو بھی اسی طرح فتح کر لیا اور اس کے باشندوں کو معاف کر دیا اور اپنے باپ کے پاس واپس آ گیا پھر اس کے اور ماخوخ کے درمیان جنگ ہوئی اور اس کا بھائی قتل ہوگیا اور ابن ماخوخ تلمسان چلا گیا اور ابن سمعر نے اس کی حکومت کے بارے میں اس کی مدد کی اور انہوں نے الجزائر میں آ کر دو روز ان سے جنگ کی اور حاکم تلمسان محمد بن سمعر کو حاکم بنایا۔ پس وہ تیزی کے ساتھ اُشیر گیا اور اسے فتح کر لیا پس منصور اپنے سواروں میں کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ تمام ضہاجہ اور عربوں میں سے اثبج، زغبہ اور ربیعہ کے قبائل بھی تھے اور زناتہ میں سے عقل نے بہت سی قوموں کا ارادہ کیا اور وہ ۴۷۶ھ میں بیس ہزار فوج

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایک سال کل کرنے سے بل ہی وفات پا گیا اور اس نے بعد اس کا بھائی عزیز حاکم بنا۔ اس نے اسے برابر کے سرکوں کر دیا تھا اور حتمل کی طرف جلا وطن کر دیا تھا پس قائد علی بن حمدون اس سے الگ ہو گیا اور اس نے انعام و اکرام دیئے اور لوگوں نے اس کی بیعت کی اور اس نے زناتہ سے صلح کر لی اور ماخوخ سے رشتہ داری کر کے اس سے اپنی بیٹی بیاہ دی اور اس کی حکومت لمبا عرصہ رہی اور اس زمانہ امن و آشتی کا زمانہ تھا اور علماء اس کی مجلس میں مناظرے کرتے تھے اور اس کے بحری بیڑوں نے جربہ سے جنگ کی اور وہاں کے لوگوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے تونس سے جنگ کی اور اس کے حاکم احمد بن عبدالعزیز نے اس سے صلح کر لی اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس کے زمانے میں عربوں نے قلعہ پر حملہ کیا اور وہ غارت گر تھے۔ پس انہیں قلعہ کے باہر جو کچھ ملا اسے لے گئے اور ان کا فساد بہت بڑھ گیا اور الحامیہ نے ان سے جنگ کی تو یہ ان پر غالب آ گئے اور انہیں ملک سے نکال دیا۔ پھر عرب چلے گئے تو عزیز کو اطلاع ملی تو اس نے اپنے بیٹے یحییٰ اور اپنے قائد علی بن حمدون کو ایک منظم فوج کے ساتھ بھیجا۔ پس وہ قلعہ میں آیا اور حالات کو پرسکون بنایا اور عربوں کو امان دی اور انہیں راضی کیا اور ان کی ناراضگی کو دور کیا اور عزیز کے عہد میں یحییٰ اپنی فوج کے ساتھ بجایہ واپس آ گیا اور اسی طرح موحدین کا مہدی مشرق سے واپس آتے ہوئے ۵۱۲ھ میں بجایہ پہنچا اور اس نے وہاں سے بری باتوں کا قلع قمع کیا اور عزیز کے پاس اس کی شکایت کی گئی اور اس نے اس کے متعلق سازش کی تو وہ ضہاجہ کے بنی وریاکل کی طرف چلا گیا۔ جو وادی بجایہ میں رہتے تھے۔ پس انہوں نے اسے پناہ دی اور وہ ان کے ہاں طول ہو کر مہمان بنا اور وہاں رہ کر علم پڑھانے لگا اور عزیز نے اسے طلب کیا تو انہوں نے اُسے روک لیا اور اس کی حفاظت میں جنگ کی یہاں تک کہ وہ ان سے مغرب کی طرف چلا گیا اور عزیز ۵۱۵ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا یحییٰ حکمران بنا اور کمزوری کی حالت میں اس کا زمانہ لمبا ہو گیا اور وہ عورتوں کا مغلوب تھا اور حکومت کے جاتے رہنے کے وقت بھی قبائل ضہاجہ میں شکار کھیلنے کا شوقین تھا اور اس نے نیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

امان دی' اور یحییٰ بن عزیز نے اپنے بھائی سبع کو' موحدین سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے شکست کھائی اور موحدین نے بجایہ پر قبضہ کرلیا اور یحییٰ سمندر پر سوار ہوکر صقلیہ چلا گیا جہاں سے وہ بغداد جانا چاہتا تھا۔ پھر وہ بونہ لوٹ آیا اور اپنے بھائی حارث کا مہمان بنا تو اس نے اس پر اس کے برے سلوک اور اسے مُلک سے نکالنے کا عیب لگایا تو وہ قسطینہ چلا گیا اور اپنے بھائی حسن کے ہاں مہمان اترا پس اس نے اس کے لئے حکومت سے علیحدگی اختیار کرلی اور اس اثناء میں موحدین قلعہ میں زبردستی داخل ہوگئے اور ابج میں سے حوش بن عزیز اور ابن الدحامس اس کے ساتھ تھے اور قلعہ کو برباد کردیا گیا۔ پھر یحییٰ نے ۶۴۷ھ میں عبدالمؤمن کی بیعت کرلی اور قسطینہ کو چھوڑ دیا اور اس نے اپنی جان کی امان کی شرط لگائی جو اس نے پوری کردی اور اسے مراکش لاکر وہاں آباد کردیا پھر وہ ۶۵۸ھ میں سلا منتقل ہوگیا اور قصر بنی عشیرہ میں سکونت اختیار کرلی اور اسی سال فوت ہوگیا اور بونہ کا حاکم حارث صقلیہ کی طرف بھاگ گیا اور اس کے حاکم سے مدد طلب کی تو اس نے اس کی حکومت کے متعلق اس کی مدد کی اور یہ بونہ واپس آکر اسیر قابض ہوگیا پھر اس پر موحدین نے غلبہ پالیا اور باندھ کر قتل کردیا اور بنی حماد کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا اور ماکسن کے قبائل میں سے داودی بجایہ میں سوائے اوزاغ کے اور کوئی قبیلہ باقی نہ رہا اور یہ انہی کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور اس عہد میں وہ فوج میں شمار ہوتے ہیں اور انہیں بلاد کے نواح میں سلطنت کے جملہ آدمیوں میں اس کے جرنیلوں کے ساتھ جاگیریں حاصل ہیں۔

وَاللّٰهُ وَارِثُ الْاَرْضِ وَ مَنْ عَلَيْهَا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بن سعید بن خزرون حاکم طنبسہ اس کا مخالف ہو گیا۔ پھر زیری بن عطیہ اس کے آگے بھاگ گیا اور مغرب کی طرف واپس آ گیا اور بادلیس بھی واپس آ گیا اور اپنے چچوں اولاد زیری کو اُشیر میں حماد اور اس کے بھائی یطوفت کے ساتھ چھوڑ دیا اور وہ زاوی، حلال، عرم اور معنین تھے اور انہوں نے ۸۷ھ میں بادلیس کی مخالفت کرنے اور ان کے خلاف خروج کرنے پر اتفاق کر لیا۔ پس انہوں نے حماد کو رمہ میں چھوڑ دیا اور جو کچھ اس کے پاس تھا اس پر قبضہ کر لیا اور یہ اطلاع ابوالبہار بن زیری کو ملی، یہ لوگ بادلیس کے ساتھ تھے پس اُسے اپنی جان کا خوف پیدا ہوا تو ان کے ساتھ مل گیا اور وہ مخالفت میں اکٹھے ہو گئے اور بادلیس، فلفول بن یانس کی جنگ میں مشغول تھا پس ان کے فساد اور خرابی کا میدان وسیع ہو گیا اور ان کے ہاتھ فلفول تک پہنچ گئے اور انہوں نے اس سے معاہدہ کر لیا پھر ابوالبہار ان سے بادلیس کی طرف واپس آیا۔ تو اس نے اسے قبول کیا اور اس کے لئے صلح کی۔ پھر ۹۱ھ میں حماد کی طرف واپس چلے گئے اور اس نے ان سے جنگ کر کے ان کو شکست دی اور ماکسن اور اس کا بیٹا قتل ہو گئے اور زاوی ساحل ملیانہ میں جبل شنوق میں چلا گیا اور سمندر پار کر کے اندلس میں اپنے بیٹوں، بھتیجوں اور خواص کے پاس چلا گیا اور منصور بن ابی عامر کے ہاں مہمان اترا جو صاحب حکومت وخلافت تھا تو اس نے ان کی بہت اچھی طرح مہمان نوازی اور عزت افزائی کی اور ان کو اپنے لئے منتخب کر لیا اور خلافت پر تسلط قائم کرنے کے لئے انہیں حکومت کے خواص اور دوستوں میں شامل کر لیا اور انہیں زناتہ کے طبقات اور دوسرے بربریوں میں شامل کر دیا۔ جنہوں نے اپنی جمعیت کے ساتھ جو سلطانی اور اموی فوجوں اور قبائل عرب سے تھی۔ فتح حاصل کی تھی پس اندلس میں ضہاجہ کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس کی امارت بوسیدہ ہو گئی اور اس کے بعد انہوں نے منصور بن ابی عامر اور اس کے بیٹوں مظفر اور ناصر کی حکومت کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور جب ان کی امارت کا خاتمہ ہو گیا اور ان کی حکومت کمزور ہو گئی اور اندلس میں بربریوں اور وہاں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پناہ لی اور اس نے المعز بن بادیس کو جو اس کے بھائی بلکین کا پوتا تھا۔ افریقہ سے بھی بڑی وسیع مالدار اور زیادہ تعداد والی حکومت دی پس المعز نے بھی اس سے خوب حسن سلوک کیا اور اسے حکومت کا سب سے بڑا رتبہ دیا اور اسے چچوں اور قرابت داروں سے بھی مقدم کیا نیز اسے اپنے محل میں اتارا اور بیویوں کو اس کی ملاقات کے لئے باہر نکالا کہا جاتا ہے کہ وہ اس کی ایک ہزار بیوی کو ملا جن میں سے کوئی بھی اس کے لئے حلال نہ تھی اور ابراہیم کو اس کی قبر میں دفن کر دیا اور اس نے اپنے بیٹے کو اپنی عملداری میں اپنا جانشین بنایا اور اہل غرناطہ نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور انہوں نے حیوس کی جانب سے اس کے عمزاد ماکسن بن زیری کو اس کی عملداری کے ایک قلعے میں اس کی جگہ بھیجا پس وہ جلدی سے ان کے پاس گیا اور غرناطہ میں اترا۔ تو وہ اس کے مخالف ہو گئے اور اس کی بیعت کر لی اور یہ وہاں پر بادشاہ ہو گیا۔ جو اندلس میں جماعتوں کے بڑے بادشاہوں میں سے تھا یہاں تک کہ ۴۲۹ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا بادیس بن حیوس حکمران بنا جس کا لقب مظفر تھا۔ اور وہ ہمیشہ ہی آل حمود امرائے مالقہ کے قرطبہ سے تخلف کے بعد ان کی دعوت کو قائم کرتا رہا اور حاکم مریہ عامری نے ۴۲۹ھ میں اس پر چڑھائی کی تو بادیس نے غرناطہ کے باہر اس سے جنگ کی اور اسے شکست دی اور اسے قتل کر دیا اور اس کا دورِ حکومت لمبا ہو گیا اور سب جماعتوں کے بادشاہوں نے اس کی مدد کو اپنے ہاتھ بڑھائے اور جن لوگوں نے اس سے مدد طلب کی ان میں محمد بن عبداللہ البرزالی بھی تھا جس نے اس سے اس وقت مدد طلب کی جب اسماعیل بن قاضی بن عباد نے اپنے باپ کی فوجوں کے ساتھ اس کا محاصرہ کر لیا تھا۔ پس بادیس نے خود بھی اور اس کی قوم نے بھی اس کی مدد کی اور ۴۳۱ھ میں اس کے دادخواہ کی طرف ابن بقیہ کے ساتھ ادریس بن حمود کا جرنیل' جو مالقہ کا حکمران تھا گیا اور یہ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے اور اسماعیل بن قاضی بن عباد نے جو اپنے دادخواہ کے ساتھ ان کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا پس اس نے ان کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کسی کے غلبہ سے وحشت محسوس کرتے تھے۔ پس وہ حبشہ کے سبزہ زار کے پڑوس میں اترے اور بلادِ سوڈان اور بلاد بربر کے درمیان روک بن گئے اور انہوں نے لثام (ٹھاٹھہ) کو قوموں کے درمیان اپنا امتیازی شعار بنایا اور ان علاقوں میں چلے گئے اور بکثرت ہو گئے اور کذالہ سے ان کے متعدد قبائل بن گئے پس لمتونہ مسوقہ' وتریکہ' ناوکا' زغادہ اور پھر ضہاجہ کے بھائی لمطہ' یہ سب قبائل مغرب میں بحر محیط کے درمیان سے طرابلس اور برقہ کی طرف غدامس تک آباد ہیں۔

اور لمتونہ کے بھی بہت بطون ہیں۔ جیسے بنو ورتنطق' بنو زمال' بنو صولان اور بنو ناسجہ اور صحرا میں ان کا وطن کارم کے نام سے مشہور ہے اور یہ سب مغرب کے بربریوں کی طرح مجوسی دین کے حامل ہیں اور یہ ہمیشہ سے ہی ان میدانوں میں رہ رہے ہیں۔ حتی کہ فتح اندلس کے بعد یہ اسلام لائے ہیں اور لمتونہ کو ان میں سرداری حاصل تھی اور انہیں عبدالرحمٰن بن معاویہ الداخل کے زمانے سے بڑی سلطنت حاصل ہوئی جسے وراثت میں ان کے بادشاہوں نے حاصل کیا۔ جن میں تلاکاکین' ورتکا اور اکن بن ورتنطق جو ابوبکر بن عمر کا دادا اور ان کی حکومت کے آغاز میں ملثونہ کا امیر تھا شامل ہیں اور ان کی عمریں اسی سال تک طویل ہوئی ہیں اور انہوں نے ان صحرائی علاقوں پر قبضہ کیا اور وہاں پر رہنے والی سوڈانی اقوام سے جہاد کیا اور انہیں لانے پر آمادہ کیا۔ پس ان میں سے بہت سے لوگوں نے دین کو اختیار کر لیا اور دوسروں نے جزیہ دے کر ان سے بچاؤ اختیار کیا۔ پس انہوں نے ان سے جزیہ کو قبول کر لیا اور تلاکاکین کے بعد ان پر ثبولوثان بادشاہ بنا۔

ابن ابی زرع کا بیان ہے کہ ''لمتونہ میں سب سے پہلے ثبولوثان نے صحرا پر قبضہ کیا اور صحرائی علاقوں کی واقفیت حاصل کی اور سوڈانیوں سے ٹیکسوں کا تقاضا کیا اور وہ ایک لاکھ شرفاء میں سواری کیا کرتا تھا اور اس کی وفات ۲۲۲ھ میں ہوئی اور اس کے بعد اس کے بیٹے تمیم نے ۳۰۶ھ تک ان کی حکومت سنبھالی اور ضہاجہ نے اسے قتل کر دیا اور ان کی حکومت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لمتونہ میں سے مرابطین کی حکومت کے حالات اور دونوں لنارون میں جو سلطنت انہیں حاصل تھی اس کا تذکرہ اور اس کے آغاز وانجام کا بیان: جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ملثمین اپنے صحراؤں میں رہتے تھے اور مجوسی دین کے پیروکار تھے یہاں تک کہ تیسری صدی میں ان میں اسلام کا ظہور ہوا اور انہوں نے اپنے پڑوسی سوڈانیوں سے دین کے معاملے میں جہاد کیا اور انہیں اپنا مطیع بنالیا اور حکومت ان کے لئے مجتمع ہوگئی پھر یہ لوگ پراگندہ ہو گئے اور ان میں سے ہر بطن کی سرداری ایک مخصوص گھرانے میں تھی اور لمتونہ کی سرداری بنی ورتانطق بن منصور بن مصالحہ بن منصور بن مزالت بن امیت بن رتمال بن ثلمیت میں تھی جو لمتونی تھا اور جب سرداری یحییٰ بن ابراہیم کندالی کو ملی تو اس کی بنی ورتانطق میں رشتہ داری تھی اور انہوں نے اپنی حکومت کے بارے میں ایک دوسرے کی مدد کی اور یحییٰ بن ابراہیم اپنی چھٹی گزارنے کے لئے اپنی قوم کے رؤسا میں ۴۴۰ھ میں باہر گیا اور واپسی پر یہ لوگ قیروان میں مالکی مذہب کے شیخ ابوعمران فاسی سے ملے اور اس کے عہد میں جو فائدہ انہوں نے اس سے حاصل کیا اور جو انہیں زبانی فتوے دیئے اور جو کچھ امیر یحییٰ کی سرداری کے بارے میں کہا انہوں نے اسے غنیمت جانا اور ان کے ساتھ اس کا ایک شاگرد رہتا تھا۔ جس سے وہ اپنے قضایا اور مصائب میں رجوع کرتے تھے۔ پس اس نے ان کی رغبت کو دیکھتے ہوئے اپنے شاگرد کو ایصالِ خیر کی اُمید پر ان کے ساتھ کر دیا پس انہوں نے اپنے علاقے کے قحط کو سخت چیز خیال کیا اور ابوعمران فقیہ نے ان کے لئے فقیہ محمد وکاک ابن رلوا للمطی کو سجلماسہ میں لکھا اور اسے وصیت کی کہ وہ ان کے لئے ایسا آدمی تلاش کرے جس کے دین رقفہ پر انہیں اعتماد ہو اور وہ اپنی معاش کے بارے میں اپنے آپ کو اس علاقے کی بھوک کے مطابق ڈھال لے تو اس نے ان کے ساتھ عبداللہ بن یاسین بن لک الجزولی کو بھیجا اور وہ انہیں قرآن کی تعلیم دینے لگا اور ان کے لئے دین کو قائم کرنے لگا پھر یحییٰ بن ابراہیم فوت ہو گیا اور ان کی حکومت پراگندہ ہوگئی اور انہوں نے عبداللہ بن یاسین کو نکال دیا اور اس کے علم کو مشکل خیال کیا اور اس سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اونٹوں پر سوار ہو کر صحرا سے نکلے اور درعہ کی طرف گئے وہاں پر ایک چراگاہ تھی اور ان کو اس چراگاہ اور اپنے ملک سے ہٹانے کے لئے مقابلہ میں آئے پس دونوں کے درمیان جنگ ہوئی اور ابن وانودین کو شکست ہوئی اور وہ قتل ہو گیا اور اس نے اس کی فوج کا اس کے اموال سمیت پیچھا کیا اور اس نے ان کو اور ان کے چوپاؤں اور چراگاہ کے اونٹوں کو قابو کر لیا جو درعہ میں تھے اور پھر وہ سجلماسہ میں گئے اور وہاں پر رہنے والے سب مفرادہ کو قتل کر دیا اور ان کے اموال کی اصلاح کی اور برائیوں کو دور کیا اور ٹیکسوں کو معاف کر دیا اور صدقات دیئے اور انہی میں سے ایک آدمی کو ان کا عامل مقرر کیا اور اپنے صحرا کی طرف واپس آ گئے پس یحییٰ ابن عمر ۴۷ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ اس کا بھائی ابوبکر آ گیا اور اس نے مرابطین کو مغرب کے فتح کرنے کی طرف متوجہ کیا پس اس نے ۴۸ھ میں بلادسوس کے ساتھ جنگ کی اور ۴۸ھ میں ماسہ اور تارودانت کو فتح کر لیا اور ان کا امیر لقوطہ بن یوسف بن علی مغرادی تادلا کی طرف بھاگ گیا اور بنو یفرن کی پناہ لی اور لقوط بن یوسف مغرادی حاکم غمات ان کے ساتھ قتل ہو گیا اور اس کی بیوی زینب بنت اسحاق نفرادیہ نے شادی کر لی یہ عورت حسن و جمال اور سرداری میں شہرۂ آفاق تھی اور یہ لقوط سے قبل یوسف بن علی بن عبدالرحمن بن وطاس کے پاس تھی جو دریکہ کا شیخ تھا اور یہ بلادِ مصامدہ میں مغارن کی حکومت میں ہیلانہ کی بیوی تھی اور بنو یفرن دریکہ پر غالب آ گئے اور غمات پر قبضہ کر لیا پس لقوط نے اس زینب سے شادی کر لی پھر اس کے بعد ابوبکر بن عمر نے اس سے شادی کر لی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پھر اس نے ۵۰ھ میں مرابطین کو برغواطہ کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے بلایا اور اس کے بعد سلیمان بن حرو امرابطین کا امام بنا تا کہ وہ اپنے دینی قضایا میں اس کی طرف رجوع کریں اور ابوبکر بن عمر اپنی قوم کی امارت کے دوران مسلسل ان کے ساتھ جہاد کرتا رہا پھر اس نے ان کی جڑیں اکھیڑ دیں اور مغرب سے ان کی دعوت کا اثر مٹ گیا اور ان کے جہاد میں سلیمان بن عبداللہ ۵۱ھ میں عبداللہ بن یاسین

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وہاں پر خیموں میں اترا اور مسجد کے ارد گرد فصیل بنائی اور اموال اور اسلحہ کے ذخائر کے لئے ایک کنواں بنایا اور اس کے بعد ۵۲۶ھ میں اس کے بیٹے علی نے اس کی فصیلوں کی مضبوطی کو مکمل کیا اور یوسف نے مراکش کو اپنی فوج کے اترنے اور مصامدی قبائل سے ان کے مواطن جبل درن میں لڑنے کے لئے تیار کیا اور قبائل مغرب میں ان سے زیادہ سخت اور زیادہ تعداد والا اور کوئی قبیلہ نہ تھا پھر اس نے مغرب میں مغرادہ' بنی یفرن اور قبائل زناتہ سے مطالبہ کرنے کی طرف اپنے عزم کو پھیرا اور گھوڑوں کو ان کے ہاتھوں سے کھینچ لیا اور رعایا پر جو انہوں نے ظلم کئے تھے انہیں دُور کیا اور وہ ان سے بہت نالاں تھے (مؤرخین نے فاس شہر اور اس کی حکومت کے حالات میں ایسے بہت سے واقعات بیان کئے ہیں۔) پس سب سے پہلے اس نے قلعہ فازاز میں جنگ کی جہاں پر بنی یفشش کا مہدی بن تو الی تھا' صاحب نظم الجواہر کا بیان ہے کہ یہ زناتہ کا ایک بطن ہیں اور ابو تولی اس قلعہ کا حاکم تھا۔ پس یوسف بن تاشفین نے اس سے جنگ کی پھر مہدی بن یوسف کرنالی حاکم مکناسہ نے اس سے فوج مانگی کیونکہ وہ حاکم فاس معتصر مغرادی کا دشمن تھا۔ پس اس نے مرابطین کی فوج کے ساتھ فاس پر چڑھائی کی اور معتصر مغرادی بھی فوج لے کر اس کے مقابلہ میں آیا پس اس نے اس کی فوج کو منتشر کر دیا اور یوسف فاس کی طرف چلا گیا اور اس نے ان تمام قلعوں کو فتح کیا جو اس کا احاطہ کئے ہوئے تھے اور چند دن وہاں قیام کیا اور اس کے عامل بکار بن ابراہیم پر کامیابی حاصل کر کے اُسے قتل کر دیا پھر وہ تیزی کے ساتھ مغرادہ کی طرف گیا اور اُسے فتح کیا اور وانودین مغرادی کی اولاد میں سے جو بھی وہاں تھا اسے قتل کر دیا اور فاس واپس آ گیا اور ۵۵ھ میں اسے صلح کے ذریعے فتح کر لیا پھر غمارہ کی طرف لوٹا اور ان سے جنگ کی اور ان کے بہت سے شہروں کو فتح کر لیا پھر غمارہ کی طرف لوٹا اور ان سے جنگ کی اور ان کے بہت سے شہروں کو فتح کر لیا اور طنجہ کے قریب جا پہنچا۔ وہاں پر سکوت برغواطی حاجب حاکم سبتہ اور حمودیہ کے موالی میں سے بقیہ امراء اور ان کی دعوت دینے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کا محاصرہ کئے رکھا پھر اسے بزور فتح کر لیا اور اس کے جنگلات میں تین ہزار مغرادہ بنی یفرن' مکناسہ اور قبائل زناتہ کو قتل کیا۔ یہاں تک کہ ان کے لئے فرداً فرداً قبریں بنانا مشکل ہو گیا۔ پس ان کے لئے گڑھے کھودے گئے اور انہیں باجماعت قبر میں ڈال دیا گیا اور جو ان میں سے قتل ہونے سے بچ گئے۔ وہ بھاگ کر بلادِ تلمسان میں چلے گئے اور اس نے ان فصیلوں کو گرانے کا حکم دے دیا۔ جو قرویین اور اندلسیین کے درمیان حد فاصل تھیں اور اس نے ان کو ایک شہر بنا دیا اور اس کے گرد فصیل بنا دی اور وہاں کے لوگوں کو بکثرت مسجدیں بنانے پر آمادہ کیا اور ان کی تعمیر کے نقشے بنائے اور ۶۳ھ میں وادی ملویہ کی طرف کوچ کر گیا اور اس کے شہروں اور وطاط کے قلعوں کو اس کے نواح سے فتح کیا پھر ۶۵ھ میں دمنہ شہر کی طرف گیا اور اُسے بزور فتح کر لیا پھر غمارہ کے قلعوں میں سے قلعہ علودان کو فتح کر لیا۔ پھر ۶۷ھ میں وہ جبال غیاثہ اور بنی مکوو کی طرف گیا جو تازا کی سرحدوں کے وسط میں ہیں اور انہیں فتح کیا اور ان پر قبضہ کر لیا پھر مغرب کی عملداریاں اس کے بیٹوں اور اس کی قوم کے امراء میں تقسیم ہو گئیں پھر معتمد بن عباد نے اُسے جہاد کی دعوت دی تو اس نے حاجب سکوت برغواطی اور اس کی قوم کے مقام کی وجہ سے اس سے معذرت کی کیونکہ وہ سبتہ کی حمودی حکومت کے دوست تھے پھر ابن عباد نے دوبارہ اس کی طرف ایلچی بھیجے تو اس نے ان کی طرف اپنے جرنیل صالح بن عمران کو لتونہ کی فوجوں کے ساتھ بھیجا تو سکوت حاجب نے طنجہ کے باہر اپنی قوم اور اپنے بیٹے ضیاء الدولہ کے ساتھ اس سے جنگ کی اور شکست کھائی اور حاجب سکوت قتل ہو گیا اور اس نے اس کے بیٹے ضیاء الدولہ کو پکڑ لیا اور صالح بن عمران نے یوسف بن تاشفین کو فتح کے متعلق لکھا پھر امیر یوسف بن تاشفین نے ۷۰ھ میں اپنے جرنیل مزدلی بن تلکان بن محمد بن ورکورت عشری کو لتونہ کی فوجوں کے ساتھ مغرب اوسط میں تلمسان کے ملوک مغرادہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا۔ ان دنوں وہاں امیر عباس بن بختی رہتا تھا جو یلیلی بن محمد بن خیر بن محمد بن خزر کی اولاد میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیا۔ یہاں تک کہ طریف کے قلعہ الجزیرہ خضراء اور اس کی حکومت کے اہل الدن کو درماندہ کر دیا اور ان سے جزیہ کا تقاضا کیا تو انہوں نے اُسے جزیہ ادا کیا۔ پھر اس نے سرقسطہ سے جنگ کی اور وہاں پر ابن ہود کو تنگی میں ڈالا اور اس کا قیام وہاں لمبا ہو گیا اور اس پر قبضہ کرنے کے متعلق اس کی امید بڑھ گئی پس محمد بن عباد نے امیر المسلمین یوسف بن تاشفین کو مخاطب کیا کہ وہ اندلس میں اسلام کی مدد کرنے اور طاغیہ سے جہاد کرنے کا اپنا وعدہ پورا کرے اور اہل اندلس کے سب علماء اور خواص نے بھی اس سے خط و کتابت کی تو وہ جہاد کے لئے تیار ہو گیا اور اس نے مرابطین کی فوج کے ساتھ اپنے بیٹے المعز کو سبتہ فرضۃ المجاز کی طرف بھیجا۔ پس اس نے وہاں جنگ کی اور ابن عباد کے بحری بیڑوں نے اسے گھیر لیا اور وہ ربیع الآخر ۴۷۶ھ میں بزور قوت اس میں داخل ہو گئے اور اس نے ضیاء الدولہ کو گرفتار کر لیا اور قید کر کے مغرب کی طرف لے آیا اور اُسے باندھ کر قتل کر دیا اور اپنے باپ کو فتح کا خط لکھا پھر ابن عباد نے اپنی جماعت اور مرابطین کے سمندر کو پار کیا اور جہاد کے لئے نکلتے ہوئے فاس میں اس سے جنگ کی اور اس کے بیٹے الراضی نے اس کے لئے جزیرہ خضراء کو چھوڑ دیا تا کہ وہ اس کے جہاد کی چھاؤنی بن سکے پس اس نے مرابطین کی فوجوں اور قبائل مغرب کے ساتھ سمندر کو پار کیا اور ۴۸۹ھ میں جزیرہ میں جا اترا اور معتمد بن عباد اور ابن افطس حاکم بطلیوس نے اس سے جنگ کی اور جلالقہ کے بادشاہ ابن اوفونس نے اس سے جنگ کرنے کے لئے نصرانی اقوام کو اکٹھا کیا اور بطلیوس کے نواح میں زلاقہ مقام پر مرابطین سے جنگ کی اور مسلمانوں کو ۴۸۱ھ میں اس پر مشہور فتح حاصل ہوئی پھر وہ مراکش لوٹ آیا اور اشبیلیہ میں محمد و مجون بن سیمون بن محمد بن درکورت کی نگرانی کے لئے ایک فوج پیچھے چھوڑ آیا جس کا باپ الحاج کے نام سے معروف تھا اور محمد اس کے خواص اور مشرق اندلس میں طاغیہ کو زچ کرنے والے عظیم جرنیلوں میں سے تھا اور اس بارے میں امراء طوائف کچھ کام نہ آئے پس ابن الحاج نے جو یوسف بن تاشفین کا جرنیل تھا۔ مرابطین کی فوجوں کے ساتھ اس پر چڑھائی کی پس انہوں نے سب نصاریٰ کو نہایت بری شکست دی اور مرسیہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اندلس کے فقہا اور اہل شوریٰ کے اُسے ان کو شروں کرنے اور ان سے حکومت چھین لینے کا فتویٰ دیا اور اہل شرق میں سے اس کی طرف یہ فتوے لے کر جانے والے غزالی اور طرطوشی جیسے علماء تھے پس وہ غرناطہ کی طرف گیا اور وہاں کے حاکم عبید اللہ بن بلکین بن باویس اور اس کے بھائی تمیم کو مالقہ سے معزول کر دیا کیونکہ وہ دونوں یوسف بن تاشفین کی عداوت میں طاغیہ کے ساتھ شامل تھے اور ان دونوں کو مغرب کی طرف بھیج دیا پس اس موقع پر ابن عباد اس سے خوف زدہ ہو گیا اور اس کی ملاقات سے منقبض ہوا اور ان دونوں کے درمیان شکایات پھیل گئیں اور یوسف بن تاشفین سبتہ کی طرف گیا اور وہاں پر ٹھہر گیا اور امیر سیر بن ابی بکر بن محمد ورکوت کو اندلس کی امارت دے کر بھیج دیا پس وہ وہاں سے چلا گیا اور ابن عباد اس کے استقبال کو نہ آیا تو اس بات نے اسے ناراض کر دیا اور اس نے اس سے امیر یوسف کی اطاعت اور امارت چھوڑنے کا مطالبہ کیا تو ان کے درمیان فساد پیدا ہو گیا اور وہ اس کی تمام عملداری پر غالب آ گیا اور اولاد مامون کو قرطبہ سے اور یزید الراضی کو رندہ اور قرمونہ سے برطرف کر دیا اور ان سب علاقوں پر قابض ہو گیا اور انہیں قتل کر دیا اور اس نے اشبیلیہ جا کر معتمد کا محاصرہ کر لیا اور اس کا ناطقہ بند کر دیا اس نے طاغیہ سے مدد طلب کی اور اُس نے اس محاصرہ سے اسے چھڑانے کا ارادہ کیا مگر اسے کچھ فائدہ نہ ہوا اور لتونہ کے دفاع نے اس کی قوت کو کمزور کر دیا تھا اور مرابطین ۸۴ھ میں اشبیلیہ میں زبردستی داخل ہو گئے اور اس نے معتمد کو گرفتار کر لیا اور اُسے قیدی بنا کر مراکش لے آیا اور وہ ۹۰ھ میں اغمات میں اپنے مرنے تک یوسف بن تاشفین کی قید میں رہا پھر وہ بطلیوس کی طرف چلا گیا۔ تو اس کے حاکم عمر بن افطس کو گرفتار کر لیا اور ۸۹ھ میں عید الاضحیٰ کے روز اُسے اور اس کے دو بیٹوں کو قتل کر دیا۔ کیونکہ اُسے صحیح طور پر معلوم ہو چکا تھا کہ یہ طاغیہ کے ساتھ شامل ہیں اور یہ کہ وہ اُسے بطلیوس کا بادشاہ بنا دیں گے پھر ۹۰ھ میں یوسف بن تاشفین تیسری بار گیا اور طاغیہ نے اس پر چڑھائی کی پس اس نے محمد بن الحاج کی نگرانی کے لئے مرابطین کی فوجیں بھیجیں اور نصاریٰ اس کے سامنے شکست کھا گئے اور مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا پھر امیر یحییٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہ منصور بن ناصر نے ۹۷ھ میں تلمسان پر اس فتنہ کی وجہ سے چڑھائی کی جو اس کے اور تاشفین بن تیفمر کے درمیان پیدا ہوا تھا اور اس نے ان کے اکثر بلاد کو فتح کر لیا تھا۔ پس یوسف بن تاشفین نے اس سے صلح کی ۹۷ھ میں تاشفین کو تلمسان سے ہٹا کر اسے راضی کیا اور ان دونوں کی طرف بلنیسہ سے مزدلی کو بھیجا اور اس کے بدلہ میں ابو محمد بن فاطمہ کو بلنیسہ کی امارت دی اور بلادِ نصرانیہ میں اس نے بہت جنگیں کیں اور پانچویں صدی کے سر پر یوسف فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کی حکومت کو اس کے بیٹے علی بن یوسف نے سنبھالا جو بہترین بادشاہ تھا اور اس کا دور امن وامان کا دور تھا اور اس کی حکومت کفر پر غالب تھی اور وہ اندلس گیا اور اس نے دشمن کے علاقوں میں خوب خونریزی کی اور انہیں قتل کیا اور قیدی بنایا اور اندلس پر امیر تمیم کو حاکم بنایا اور طاغیہ نے امیر تمیم کے لئے اکٹھ کیا تو تمیم نے اُسے شکست دی پھر علی بن یوسف ۳۰۳ھ میں اندلس گیا اور طلیطلہ سے جنگ کی اور بلادِ نصاریٰ میں خون ریزی کی اور واپس آ گیا اور اس کے بعد ابن ردمیر نے سرقسطہ کا ارادہ کیا اور ابن ہود اس کے مقابلہ میں نکلا پس مسلمانوں نے شکست کھائی اور ابن ہود شہید ہو گیا اور ابن ردمیر نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔ یہاں تک کہ اہل شہر نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا۔ پھر ۹ھ میں برقہ کا واقعہ پیش آیا اور اہل جنوہ نے اس پر غلبہ پا لیا اور اسے خالی کروا دیا۔ پھر اس کی دوبارہ آبادی مرابطین کے جرنیل مرتا تا قرطست کے ہاتھوں ہوئی جیسا کہ طوائف کے ذکر میں اس کے متعلق بیان ہو چکا ہے پھر علی بن یوسف کی حکومت مستحکم ہو گئی اور اس کی شان بڑھ گئی اور اس نے اپنے بیٹے تاشفین کو ۲۰۶ھ میں غرب اندلس کی امارت دے دی اور اسے قرطبہ اور اشبیلیہ میں اتارا اور اس کے ساتھ زبیر بن عمر کو بھیجا اور اس کی قوم کو جمع کیا اور ابو بکر بن ابراہیم مسوتی کو شرق اندلس کی امارت دی اور اسے بلنیسہ میں اتارا اور وہ ابن خفاجہ کا ممدوح اور ابو بکر بن ماجہ کا جو حکیم بن الضائع کا نام سے مشہور ہے مخدوم تھا اور اس نے ابن غانیہ مسوتی کو شرقی جزائر دانیہ اور میورقہ کی امارت دی اور اس کا دور ٹھیک ٹھاک رہا اور اس کی حکومت کے چودھویں سال امام مہدی کا ظہور ہوا جو موحدین کی دعوت کا منتظم تھا اور صاحب علم و

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یں لیا۔ یہاں تک کہ تلمسان میں اثر اور عبدالمومن اور موحدین نے تلہف اسحاق میں اس کا مقابلہ کیا جو بنی میغرن کی دو چٹانوں کے درمیان ہے اور وہاں اسے یحییٰ بن عبدالعزیز حاکم بجایہ نے اپنے جرنیل طاہر بن کباب کے ساتھ ضہاجہ کی مدد بھیجی اور انہوں نے بڑے شوق کے ساتھ موحدین کی مدافعت کی اور ان پر غالب آ گئے اور طاہر ہلاک ہو گیا اور ضہاجیوں نے جنگ کی اور تاشفین لب بن میمون کی مصالحت کی اور ان پر غالب آ گئے اور طاہر ہلاک ہو گیا اور ضہاجیوں نے جنگ کی اور تاشفین لب بن میمون کی مصالحت سے جو بحری بیڑے کا سالار تھا دہران کی طرف بھاگ گیا اور موحدین نے اس کا تعاقب کیا اور ملک کی ناکہ بندی کر دی کہا جاتا ہے کہ وہ ۴۱ھ میں فوت ہو گیا اور مغرب اوسط پر موحدین غالب آ گئے اور انہوں نے لمتونہ سے جنگ کی پھر مراکش میں اس کے بیٹے ابراہیم کی بیعت ہوئی تو لوگوں نے اسے کمزور اور عاجز پایا تو وہ دستبردار ہو گیا اور اس کے چچا اسحاق بن علی بن یوسف بن تاشفین کی بیعت کی گئی۔ اس طرح موحدین مغرب پہنچے اور تمام بلاد مغرب پر قبضہ کر لیا پس وہ اپنے خواص کے ساتھ ان کے مقابلہ میں نکلا تو موحدین نے انہیں قتل کر دیا اور عبدالمومن اور موحدین ۵۱ھ میں اندلس گئے اور اس پر قبضہ کر لیا اور امرائے لمتونہ اور ان کے دیگر لوگوں سے جنگ کی اور وہ ہر طرف بھاگ گئے اور جزائر شرقیہ میورقہ منورقہ اور یابسہ میں شکست ہوئی۔ یہاں تک کہ اس کے بعد انہوں نے افریقہ کی جانب نئے سرے سے حکومت بنائی۔ واللہ غالب علی امرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طرابلس کی طرف جواسے ملک وسلطنت حاصل ہوئی اس کا بیان اور موحدین پر ان کی چڑھائی اور قراقش الغزی کا اس کی مدد کرنا اور اس کا آغاز وانجام

اور مرابطین کی حکومت کا آغاز کذالہ سے ہوا۔ جو ہلشمین کے قبائل میں سے ہے یہاں تک کہ یحییٰ بن ابراہیم فوت ہوگیا تو ان کا اپنے امام عبداللہ بن یاسین پر اختلاف ہوگیا اور وہ ان کو چھوڑ کر لمتونہ کی طرف آ گیا اور اسے نے اپنی دعوت کو چھوڑ دیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نے زہد وعبادت کو اختیار کر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے یحییٰ بن عمر اور ابو بکر بن عمر کے داعی کو جو بنی ورتانطو لمتونہ کے سردار گھرانے میں سے تھا جواب دے دیا اور ان کی قوم کے بہت سے لوگوں نے ان کی اتباع کی اور اس کے ساتھ دیگر ہلشمین کے قبائل نے بھی کوشش کی اور مسوفہ میں سے بہت سے آدمی' مرابطین کی دعوت میں شامل ہو چکے تھے اور انہیں اس وجہ سے اس حکومت میں ریاست اور غلبے سے حاصل تھا اور یحییٰ مسوفی ان کے جوانوں اور بہادروں میں شامل تھا اور اپنی قوم میں اپنے مرتبہ کی وجہ سے یوسف بن تاشفین کے ہاں بھی اُسے تقدم حاصل تھا اتفاق سے اس نے ایک لڑائی میں لمتونہ کے کچھ آدمیوں کو قتل کر دیا۔ پس دونوں قبیلوں نے ایک دوسرے پر حملہ کر دیا اور وہ صحرا کی طرف بھاگ گیا اور یوسف بن تاشفین نے مقتول کا فدیہ اور دیت دی اور علی کو کئی سال غائب رہنے کے بعد اس کی فرارگاہ سے واپس بلا لیا اور اس کا نکاح اپنے گھرانے کی ایک عورت غانیہ سے کر دیا کیونکہ غانیہ سے باپ نے اسے یہی وصیت کی تھی پس غانیہ نے یوسف بن تاشفین کی کفالت میں اس سے محمد اور یحییٰ کو جنم دیا اور علی بن یوسف نے ان اُمور میں اِن دونوں کے حق کا پاس کیا اور یحییٰ کو غربی اندلس کی امارت دی اور اسے قرطبہ میں اُتارا اور محمد کو ۵۲۰ھ میں جزائر شرقیہ میورقہ' منورقہ اور یابسہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے بھیجنے والے کی طرف واپس کرنے میں دیر کرنے لگے اور جب انہیں یہ خبر ملی کہ خلیفہ یوسف قسری بارکش کے جہاد میں شہید ہو گیا ہے تو وہ اس کے اور بحری بیڑے کے درمیان حائل ہو گئے اور اس کے بیٹے یعقوب نے حکومت سنبھالی اور انہوں نے الربرتیر کو قید کر لیا اور وہ ان کے بحری بیڑے میں ۳۲ ٹکڑیوں میں بٹ کر سمندر میں سوار ہو گئے اور اس کے ساتھ اس کے بھائی یحییٰ عبداللہ اور غانی بھی سوار ہو گئے اور اس نے میورقہ پر اپنے چچا ابن الربرتیر کو حاکم مقرر کیا اور بجایہ کی طرف چل پڑے اور رات کو اہل بجایہ کی غفلت میں ان کے پاس آ گئے۔ اس وقت بجایہ کا حاکم ابوالربیع بن عبداللہ بن عبدالمؤمن تھا اور بامیلول اس کے باہر کے راستے میں تھا۔ پس اہل شہر نے اسے نہ روکا اور انہوں نے صفر ۸۱ھ میں اس پر قبضہ کر لیا اور سید ابوموسیٰ بن عبدالمؤمن کو وہیں قید کر دیا۔ جو افریقہ سے واپسی پر مغرب جانے کا قصد کیے ہوئے تھا اور انہوں کے دارالامراء اور موحدین کے پاس جو کچھ تھا اکٹھا کر لیا اور اس نے مراکش کے قاصد کو قلعہ کا منتظم بنایا جو بجایہ کی خبریں حاصل کرتا تھا پس وہ واپس آ گیا اور سید ابوالربیع کی مدد کی اور علی بن غانیہ نے ان دونوں پر چڑھائی کر کے ان کو شکست دی اور ان کے اموال پر قبضہ کر لیا اور ان کو قیدی بنا لیا اور انہیں تلمسان لے گیا پس یہ دونوں وہاں سید ابوالحسن بن ابی حفص بن عبدالمؤمن کے ہاں اُترے اور وہ تلمسان کے مضبوط کرنے اور اس کی فصیلوں کی مرمت کروانے میں مصروف ہو گیا اور یہ دونوں حاکم تلمسان کی طرف سے سید یرومان اسکرہ کے ہاں ٹھہرے اور علی بن محمد بن غانیہ نے اموال میں خیانت کی اور انہیں ذوبان العرب اور ان کے ساتھ مل جانے والے لوگوں میں تقسیم کر دیا اور جزیرہ کی طرف کوچ کر گیا اور اُسے فتح کر لیا اور وہاں پر یحییٰ ابن ابوطلحہ کو حاکم بنایا پھر اس نے مازونہ کو فتح کیا اور ملیانہ تک پہنچ گیا اور اسے بھی فتح کر لیا اور اس پر بدر بن عائشہ کو حکمران بنایا پھر قلعہ کی طرف گیا اور تین دن اس کا محاصرہ کیا اور اس میں بزور قوت داخل ہو گیا اور مغرب میں اس کا ایک مشہور خطہ تھا پھر اس نے قسنطیطہ کا قصد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے سید ابوزید سے مدد مانگی اور علی بن غانیہ نے قفصہ کا قصد کیا اور اس پر قبضہ کرلیا اور بورق اور قصطیلیہ سے جنگ کی مگر وہ اسے فتح نہ کرسکا اور طرابلس کی طرف چلا گیا جہاں پر قراقش العزی المطغری موجود تھا اور اس کے جو حالات ابومحمد التیجانی نے اپنے سفرنامے میں لکھے ہیں۔ ان میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ صلاح الدین حاکم مصر نے اپنے بھتیجے تقی الدین کو مغرب میں بھیجا کہ اس کے لئے جتنے شہروں کو فتح کرنا ممکن ہوسکتا ہے انہیں فتح کرے تاکہ وہ نورالدین محمود زنگی حاکم شام کے مطالبہ سے بچنے کے لئے ان میں پناہ لے سکے اور نورالدین کے وزراء میں اس کا چچا صلاح الدین بھی تھا اور انہیں فتح کرنے میں جلدی کی پس وہ اس کے جنگجو دستوں سے ڈر گئے پھر تقی الدین راستے ہی سے قراقش ارمنی کے بعد اپنی فوج کے ایک دستے کے ساتھ ایک کام کی وجہ سے واپس آ گیا اور ابراہیم بن فراتسکین دارالمعظم کے ہتھیاروں کو اپنے آقا ملک معظم بن ایوب برادر صلاح الدین کے لئے چھوڑ کر بھاگ گیا اور قراقش شستر یہ چلا گیا اور اُس نے اسے ۸۶ھ میں فتح کرلیا اور اس میں صلاح الدین اور اپنے استاذ تقی الدین کا خطبہ دیا اور ان دونوں کو زدیلہ کی فتح کے متعلق لکھا اور ذی خطاب ہواری اس پر غالب آ گیا اور اس نے فزار پر قبضہ کرلیا اور یہ اس کے چچا محمد بن خطاب بن یصلتن بن صنعل بن عبداللہ بن خطاب کی بادشاہی تھی اور وہ ان کا آخری بادشاہ تھا اس کا دارالخلافہ زدیلہ تھا جو زدیلہ ابن خطاب کے نام سے مشہور تھا پس اُس نے اسے گرفتار کرلیا اور اس کے مال پر قبضہ کرلیا۔ یہاں تک کہ وہ فوت ہوگیا اور وہ مسلسل شہروں کو فتح کرتا ہوا طرابلس پہنچا اور ذباب بن سُلیم کے عرب اس کے پاس اکٹھے ہوگئے اور اس نے ان کے ساتھ جبل نفوسہ پر حملہ کیا اور اس پر قبضہ کرلیا اور عربوں کے اموال کو چھڑا لیا اور ریاح میں سے زواودہ کے شیخ مسعود بن زمام نے مغرب سے فرار کے وقت اس سے رابطہ پیدا کیا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں اور اس نے ان کے عطیے مقرر کئے اور خود طرابلس اور اس کے ماوراء کا بادشاہ بن گیا اور قراقش ارمن میں سے تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قائم ہوئی اور ان علاقے میں کئے سرکے سے اس کی قوم کا غلبہ ہو گیا اور اس نے از سر نو ملک کے قوانین بنائے اور آلات تیار کئے اور الجرید کے بہت سے شہروں کو فتح کیا اور ان میں دعوت عباسیہ کو قائم کیا پھر اس نے اپنے بیٹے اور کاتب عبدالمؤمن کو فرسان الاندلس سے خلیفہ ناصر بن المستضی کے پاس بغداد بھیجا تا کہ اس کی قوم نے جو مرابطین میں سے تھی پہلے جو بیعت و اطاعت کی تھی اس کی تجدید کرے اور اس سے مدد و اعانت بھی طلب کی تو اس نے پہلے کی طرح اسے قوم کی امارت دے دی اور خلیفہ کے دفتر سے مصر اور شام کی طرف چھٹی لکھی کہ وہاں پر خلیفہ کا نائب صلاح الدین یوسف بن ایوب ہو گا پس وہ مصر آیا تو صلاح نے اُسے قراقش کی طرف چھٹی لکھ دی اور دعوت عباسیہ کے قیام پر دونوں متفق ہو گئے اور ابن غانیہ نے واشر کے محاصرہ میں اس کی مدد کی اور قراقش نے اُسے سعید بن ابوالحسن کے ہاتھ سے لے کر فتح کر لیا اور اس پر اپنے غلام کو حاکم بنایا اور اس میں اپنے ذخائر رکھے پھر وہ وہاں سے قفصہ پہنچا انہوں نے ابن غانیہ کی اطاعت چھوڑ دی تو قراقش نے اس کی مدد کی اور اسے زبردستی فتح کر لیا پھر وہ توزر کی طرف گیا تو قراقش اس کی مدد میں تھا۔ اس نے اسے بھی اسی طرح فتح کر لیا اور جب منصور کو افریقہ میں ابن غانیہ اور بلاد جرید میں قراقش کی کارروائیوں کی اطلاع ملی تو وہ ۸۸ھ میں مراکش سے اس بیماری کے قلع قمع کے لئے اور جن مقامات پر انہوں نے غلبہ حاصل کیا تھا انہیں بچانے کے لئے اٹھا اور تونس پہنچا اور اسے ان کے غلبہ سے راحت دی اور اپنے ہراول میں سید ابو یوسف یعقوب بن ابوحفص عمر بن عبدالمؤمن کو بھیجا اور اس کے ساتھ عمر بن ابی زید بھی تھا جو موحدین کے بڑے لوگوں میں سے تھا۔ پس ابن غانیہ نے اپنی فوج کے ساتھ ان سے جنگ کی اور موحدین شکست کھا گئے اور ابن ابی زید کی ایک جماعت قتل ہو گئی اور علی بن الربر تیر دوسرے لوگوں کے ساتھ قید ہو گیا اور دشمن کی املاک ان کے کپڑوں اور سامان سے بھر گئیں اور لوگ جلدی سے تونس پہنچے اور منصور ان کی طرف گیا اور شعبان میں الحامہ کے باہر ان پر حملہ آور ہو گیا اور ابن غانیہ اور قراقش حومۃ الوقر میں بھاگ گئے اور وہ جلدی سے اہل قابس کے پاس گیا اور قابس ابن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قراش کی مدد اور دوستی کے لئے گیا اور پھر ۸۶ھ میں قراش نے موحدین کی اطاعت اختیار کر لی تو یہ ان کی طرف تونس میں ہجرت کر گیا اور سید ابو زید بن ابی حفص بن عبدالمؤمن نے اسے قبول کر لیا اور یہ اس کے ساتھ کئی روز تک مقیم رہا پھر بھاگ کر قابس آ گیا اور فریب کاری سے اس میں داخل ہو کر ایک جماعت کو قتل کر دیا اور ذباب اور کعوب کے اشیاخ پر جو بنی سُلیم سے تھے حملہ کر کے ان میں سے ستر آدمیوں کو قصر العروسین میں قتل کر دیا۔ جن میں محمود بن طرق ابوالحامید اور حمید بن جاریہ ابوالجواری بھی شامل تھے اور پھر اس نے طرابلس پر حملہ کر کے اُسے فتح کر لیا۔ اور بلاد الجرید کی طرف واپس آ گیا اور اس کے اکثر شہروں پر قبضہ کر لیا۔ پھر اس کے اور یحییٰ بن غانیہ کے درمیان فساد پیدا ہو گیا اور یحییٰ اس کی طرف گیا تو قراقش نے جلدی کی اور جبال چلا گیا اور ان میں گھس گیا پھر صحرا کی طرف بھاگ گیا اور دوان میں اترا اور ہمیشہ وہیں رہا یہاں تک کہ ابن غانیہ سے اس کے بعد کچھ مدت تک اس کا محاصرہ کیا اور ذباب کے بدلہ لینے والوں نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کے بیٹے کو موحدین کے عوض میں قتل کر دیا اور یہ مستنصر کی حکومت تک حضرۃ میں رہا۔ پھر دوان کی طرف بھاگ گیا اور فتنہ برپا کرنے لگا۔ تو کام کے بادشاہ نے ۵۵۶ھ میں اسے قتل کرنے کے لئے آدمی بھیجا اب ہم پھر ابن غانیہ کے حالات کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ابن غانیہ الجرید پر غالب آ گیا اور یاقوت دستبردار ہو گیا۔ پس قراقش نے اس کو نکال باہر کرنے کے لئے آدمی مقرر کیا۔ التیجانی نے اپنے سفرنامے میں اسی طرح بیان کیا ہے اور یاقوت طرابلس چلا گیا اور وہاں پر ابن غانیہ نے اس کا مقابلہ کیا اور اس کا محاصرہ طویل ہو گیا اور یاقوت نے مدافعت میں بہت زور لگایا اور یحییٰ نے میورقہ کے بحری بیڑے کو بھیجا تو اُسے اس کے بھائی عبداللہ نے بحری بیڑے کے دو دستوں سے مدد دی پس وہ طرابلس پر غالب آ گیا اور اس نے یاقوت کو میورقہ کی طرف بھیج دیا اور وہاں اسے قید کر دیا یہاں تک کہ موحدین نے اسے پکڑ لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پاس بھیجا تھا پس وہاں کے باشندوں نے اس سے استدعا کی کیونکہ قراقس کا نائب ان کے پاس سے بھاگ گیا تھا کہ ابن غانیہ کو طرابلس میں گرفتار کیا جائے پس اس نے قابس سے جنگ کی اور اس کا ناطقہ بند کر دیا یہاں تک کہ انہوں نے اس شرط پر اس سے امان طلب کی کہ وہ ابن یافراس کا راستہ چھوڑ دے تو اس نے اس بات پر ان سے صلح کر لی اور انہوں نے اُسے شہر پر قبضہ کروا دیا۔ پس اس نے ۹۱ھ میں قابس پر قبضہ کر لیا اور انہیں ساٹھ ہزار دینار تاوان ڈالا اور اس نے ۹۷ھ میں مہدیہ کا قصد کیا اور اس پر غالب آ گیا اور وہاں پر باغی محمد بن عبدالکریم الکرابی کو قتل کر دیا گیا۔

محمد بن عبدالکریم کے حالات: یہ مہدیہ میں پروان چڑھا اور وہاں کی مرتد فوج میں شامل ہو گیا۔ یہ کوفی الاصل تھا اور بہت دلیر تھا پس اس نے اپنے لئے پیادوں اور سواروں کو جمع کیا اور اطراف کے مفسد اعراب پر غارت گری کرنے لگا پس اس نے ان کے دلوں میں ہیبت ڈال دی اور اس کے بعد یہ اس کام سے اکتا گیا اور لوگ اسے دعائیں دینے لگے اور ابوسعید بن ابی حفص منصور منصور کی حکومت کے آغاز میں افریقہ آیا اور اس نے مہدیہ پر اس کے بھائی یونس کو حاکم بنایا اور محمد بن عبدالکریم نے غنائم میں سے دو حصے طلب کئے تو اس نے انکار کیا۔ تو اس نے اسے اذیت دی اور قید کی سزا دی پس انہوں نے خفیہ طور پر عبدالکریم کے خلاف بغاوت کی سکیم بنائی اور اس میں اس کے خواص بھی شامل تھے اور اس نے خالص سونے کے پانچ سو دینار فدیہ دے کر اسے چھڑایا اور مہدیہ عبدالکریم کے بیٹے کو حاکم بنا دیا اور اس نے اپنی دعوت دینی شروع کر دی اور یہ دعوت متوکل علی اللہ تک پہنچی پھر سید ابوزید بن ابی حفص عمر بن عبدالمؤمن والی بن کر افریقہ پہنچا اور اس نے ابن عبدالکریم سے ۹۶ھ میں تونس میں جنگ کی اور حلق الوادی میں اس کی فوج مضطرب ہو گئی اور اس کے مقابلے میں موحدین کی فوجیں آ گئیں پس انہوں نے ان کو شکست دی اور اس نے ان کا لمبا عرصہ محاصرہ کیا پھر انہوں نے اس محاصرہ کو چھوڑنے کی استدعا کی تو اس نے اس کی بات مان لی اور وہاں سے آ کر فاس میں یحییٰ بن غانیہ کا محاصرہ کر لیا اور اس سے مدت تک مقابلہ کیا پھر قفصہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہوگئی اور اس نے تونس کے محاصرے کا ارادہ کرلیا اور ۹۹ھ میں اس کی طرف محاصرہ کے لئے گیا اور مہدیہ پر علی بن غانی کو عامل مقرر کیا۔ جو کافی بن عبداللہ بن محمد بن علی بن غانیہ کے نام سے معروف ہے اور تونس کے باہر جبل احمر کے پاس اترا اور اس کا بھائی حلق الوادی میں اترا۔ پھر انہوں نے اپنی فوج سے اُسے تنگی میں ڈال دیا اور اس کی خندق کو پاٹ دیا اور آلات ومنجانیق کو نصب کر دیا اور چھٹی صدی کے آخر میں چار ماہ کے حصار کے بعد اس میں داخل ہو گئے اور سید ابوزید اور اس کے ساتھی موحدین کو پکڑ لیا اور اس نے اہل تونس سے ایک لاکھ دینار تاوان لیا اور اس تاوان کی وصولی کے لئے اس نے ان میں سے اپنے کاتب ابن عصفور اور ابوبکر بن عبدالعزیز بن اسکالک کو ذمہ دار بنایا۔ پس انہوں نے تقاضا کر کے لوگوں کو خوفزدہ کر دیا۔ یہاں تک کہ بہت سے لوگوں نے موت کی پناہ لی اور انہوں نے قتلام بھی کیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اسماعیل بن عبدالرفیع تونس کا ایک بخیل تھا اس نے اپنے آپ کو کنویں میں گرا کر خودکشی کی اور ہلاک ہوگیا۔ پس اس نے ان سے دوبارہ تقاضا کیا۔ کہ اگر تاوان نہ ادا کیا گیا۔ تو انہیں جلاوطن کر دیا جائے گا اور وہ نفوسہ کی طرف چلا گیا اور سید ابوزید اس کی چھاؤنی میں قید تھا تو اس نے ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا اور انہیں دو دو کروڑ دینار تاوان ڈالا اور اس نے رعیت کو بہت تنگ کیا اور اس کی سرکشی بہت بڑھ گئی اور اہل افریقہ کو اس سے اور اس سے قبل ابن عبدالکریم سے جو تکالیف دینی تھیں اور اس نے اس سلسلہ میں ناصر کے ساتھ مراکش میں رابطہ کیا۔ پس اس وجہ سے یہ غضبناک ہوگیا اور ۶۰۰ھ میں اس کی طرف کوچ کر گیا اور یحییٰ بن غانیہ کو بھی اطلاع ملی کہ وہ اس کی طرف آرہا ہے تو وہ تونس سے قیروان اور پھر قفصہ چلا گیا اور عرب اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے اسے مدد اور دفاع کے لئے رہن دیئے اور اس نے مغرادہ کے سب قلعوں سے مقابلہ کیا اور ان کو جھکا دیا اور مطماطہ کی طرف منتقل ہو گیا اور ناصر، تونس، قفصہ اور پھر قابس آیا اور ابن غانیہ جبل دمر میں اس سے بچنے کے لئے قلعہ بند ہو گیا پس وہ اس کو چھوڑ کر مہدیہ میں آ گیا اور پڑاؤ ڈال دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شکست کھا گئیں اور وہ طرابلس کی طرف چلا گیا۔ پھر اس نے عربوں اور ملثمین کی فوجوں کے ساتھ مغرب کی طرف مارچ کیا اور سجلماسہ جا پہنچا اور اس کے پیروکاروں کے ہاتھ لوٹ کے مال سے بھر گئے اور انہوں نے فساد اور خرابی سے زمین کو پھاڑا اور وہ مغرب اوسط تک پہنچ گیا اور زناتہ کے مفسدوں نے اس سے ساز باز کی اور اُسے بتایا گیا کہ تلمسان کا حاکم سید ابو عمران موسیٰ بن یوسف بن عبدالمؤمن ہے پس تاہرت میں ان کی جنگ ہوئی تو ابن غانیہ نے اُسے شکست دی اور اسے قتل کر دیا اور اس کے پیشرو کو قید کر دیا اور افریقہ کی طرف واپس آ گیا اور حاکم افریقہ شیخ ابو محمد نے موحدین کی فوج کے ساتھ اس کا راستہ روکا اور ان کے ہاتھوں سے غنائم چھین لیں اور ابن غانیہ جبال طرابلس کی طرف گیا اور اس کا بھائی سیر بن اسحاق مراکش کی طرف ہجرت کر گیا۔ پس ناصر نے اُسے قبول کر لیا اور اس کی عزت کی پھر عرب قبائل میں سے ریاح، عوف، ہیث اور ان کے ساتھی بربری قبائل ابن غانیہ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس نے افریقہ میں داخل ہونے کا عزم کر لیا پس شیخ ابو محمد ۶ھ میں ان پر حملہ کرنے گیا اور ان کے ساتھ جبل نفوسہ میں جنگ کی اور اس کی فوج کو شکست ہوئی اور اس نے ان کے اونٹوں، گھوڑوں اور اسلحہ کو غنیمت میں حاصل کر لیا اور محمد بن غانی اور جوارین اور یفرن قتل ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی اس کا عزاد بھی قتل ہو گیا۔ جو ابن ابی شیخ بن عساکر بن سلطان کے کاتبوں میں سے تھا اور اس روز ہلالی عربوں میں سے امیر قرۃ سماد بن نخیل بھی قتل ہو گیا۔

ابن نخیل کی حکایت: ابن نخیل بیان کرتا ہے کہ اس روز موحدین نے ملثمین سے جو غنائم حاصل کیں وہ اٹھارہ ہزار اونٹ تھے۔ اس واقعہ نے اس کی شدت و قوت کو کمزور کر دیا اور قبائل نفوسہ ابن عصفور کو ذلیل کرنے کے لئے جوش میں آ گئے پس اس نے ان کے دونوں بیٹوں کو قتل کر دیا اور ابن غانیہ اسے تاوان لینے کے لئے ان کے پاس بھیجا کرتا تھا اور ابو محمد افریقہ کے نواح میں گیا اور اس نے ان کے کپڑوں کو واپس کیا اور ان کے شیوخ کو وہاں کے باشندوں سے پوشیدہ کیا اور ان کے فساد کو ختم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اپنے بھائی ابو محمد عبد کے ہی حکومت کے ہی اور یہ امیر ابوزکریا کے ہاں
حکومت پُرسکون نہیں ہوئی مگر انہوں نے ابن غانیہ کا بہت اچھا دفاع کیا اور اُسے افریقہ کے اطراف میں بھگا دیا اور آہستہ
آہستہ اس نے اپنا ہاتھ اہل افریقہ کو تکالیف دینے سے اٹھالیا اور وہ ہمیشہ ہی عربوں کے ساتھ جنگلوں میں بھاگا بھاگا پھرتا رہا
اور مغرب اقصیٰ میں سجلماسہ اور عقبہ کبریٰ میں جا پہنچا جو دیار مصر کی سرحدوں کے ساتھ ہے اور علی بن مذکور حاکم سریقہ اس پر
غالب آ گیا۔ جو برقہ کی سرحدوں کے ساتھ ہے اور ماہوجہ اور ملیانہ کے مغرادہ پر ٹوٹ پڑا اور ان کا امیر مندیل بن عبدالرحمٰن
قتل ہو گیا اور اس کے اعضاء کو الجزائر کی فصیل پر صلیب دیا گیا اور وہ فوج سے خدمت لیتا تھا اور جب وہ خدمت سے اکتا
جاتی تو اسے چھوڑ دیتا یہاں تک کہ ۵۰ سال امارات کر کے ۳۱ھ یا ۳۲ھ میں فوت ہو گیا اور دفن کرنے کے بعد اس کی قبر کو
مٹا دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وادی الرجوان میں ادریس نے اسے قتل کیا تھا اور اُسے ملیانہ کی طرف وادی شلف میں لے گیا تھا اور
یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسے صحرائے بادلیس اور مدید میں لے جایا گیا تھا جو بلاد الزاب میں ہے اور اس کے مرنے سے ملثمین کی
حکومت لمتونہ، مسوفہ اور تمام بلاد افریقہ اور مغرب اور اندلس سے ختم ہو گئی اور اس کی حکومت کے خاتمہ سے ضہاجہ کی حکومت
بھی جاتی رہی اور اس نے اپنے پیچھے بیٹیاں چھوڑیں جنہیں اس نے امیر ابوزکریا کے پاس اس کے عہد کی وجہ سے بھجوا دیا۔
امیر ابوزکریا نے ان سے نہایت اچھا سلوک کیا اور ان کی حفاظت کے لئے ایک محل بنایا جو اس عہد میں بھی قصر بنات کے نام
سے مشہور ہے اور وہ اس کی نگرانی میں اپنے باپ کی وصایا کے مطابق آسودہ حال ہو کر رہیں کہا جاتا ہے کہ ان کے ایک عمزاد
نے ان میں سے ایک کو پیغام نکاح دیا تو امیر زکریا نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور اسے کہا کہ یہ تیرا عمزاد ہے اور تیرا زیادہ حق
دار ہے۔ اس نے جواب دیا اگر کوئی ہمارا عمزاد ہوتا تو اجنبی لوگ ہماری کفالت نہ کرتے اور وہ سب کی سب بغیر شادی کے ہی
رہیں حالانکہ انہوں نے عمر سے کافی حصہ پایا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الزاب' بجایہ اور قسطینہ کے عرب ہیں اور تاد کا سُلیمہ کے مقابلہ میں ہیں۔ جو افریقہ کے عرب ہیں اور ان کے اکثر مویشی اونٹ ہیں جو ان کی معاش اور بوجھ اٹھانے اور سواری کے کام آتے ہیں اور گھوڑے ان کے پاس کم ہوتے ہیں یا بالکل ہی نہیں ہوتے اور وہ سبک رفتار اونٹوں پر سوار ہوتے ہیں اور ان کا نام نجیب رکھتے ہیں اور انہیں پر سوار ہو کر جنگ کرتے ہیں اور ان کی چال تیز ہوتی ہے جو دوڑ کے قریب ہوتی ہے اور بعض اوقات عربوں میں سے اہل قیض ان سے جنگ کرتے ہیں۔ خصوصاً بنو سعید جو ریاح کے جنگل میں رہتے ہیں۔ پس زیادہ یہی عرب ان کے علاقوں میں جنگ کرتے ہیں اور جو ان کے ساتھ جو اس کو لوٹ لیتے ہیں اور انہیں مغاربہ کی واویوں میں تیر مارتے ہیں اور جب سیاح ان کے قبیلوں میں آتے ہیں اور یہ ان کے تعاقب میں سوار ہو جاتے ہیں تو ان کے شہروں سے جدا ہونے سے قبل ہی انہیں پانیوں پر روک لیتے ہیں اور وہ ان سے بچ نہیں سکتے اور ان کے درمیان سخت جنگ ہوئی ہے پس عرب ان کے حملوں سے کوشش کے بعد ہی بچ سکتے ہیں اور ان میں سے بعض ہلاک ہو جاتے ہیں اور جب ہمارے سامنے ملوک سوڈان کی بات ہوگئی تو ہم ان کے اس عہد کے بادشاہوں کا ذکر کریں گے جو ملوک مغرب کے پڑوس میں رہتے ہیں۔ **وتعز من تشاء.**

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

درج کیا جاتا ہے

یہ سوڈانی قومیں' دوسرے براعظم کی رہنے والی ہیں۔ جو پہلے براعظم کے پیچھے آخر تک رہتی ہیں بلکہ معمورہ کے آخر تک مغرب اور مشرق کے درمیان متصل ہیں اور مغرب اور افریقہ میں بلادِ بربر کے پڑوس میں اور وسط میں بلادِ یمن وحجاز اور بصرہ اور اس کے پیچھے مشرق میں بلادِ ہند میں رہتی ہیں اور ان کی کئی اقسام اور کئی قبیلے ہیں اور زنگ' حبشہ اور نوبہ ہیں اور ان میں سے اہل مغرب کا ذکر ہم ان کا نسب بیان کرنے کے بعد کرنے والے ہیں۔

پس بنو حام بن نوح جو حبش میں رہتے ہیں۔ حبش بن کوش بن حام کی اولاد میں سے ہیں اور نوبہ بن کوش بن کنعان بن حام کی اولاد میں سے ہیں جیسا کہ مسعودی نے بیان کیا ہے اور ابن عبدالبر کہتا ہے کہ وہ نوب بن قوط بن مصر بن حام کی اولاد میں سے ہیں اور زنگ زنجی بن کوش کی اولاد میں سے ہیں اور باقی ماندہ سوڈانی' قوط بن حام ہے اور ابن سعید نے ان کے سترہ قبائل دائم کو شمار کیا ہے اور ان میں سے زنگی مشرق میں بحر ہند کے کنارے پر رہتے ہیں جن کا شہر فقیہ ہے اور وہ مجوسی ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا غلام معتمد کی خلافت میں زنگی لے پالک کے ساتھ اپنے سادات پر غالب آ گیا تھا اور سعید کہتا ہے کہ ان کے پاس بربری رہتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا ذکر امراء القیس نے اپنے اشعار میں کیا ہے اور اس عہد میں اسلام پھیلا ہوا ہے اور ان کے مغرب اور اردگرد مادم میں جو ننگے بدن اور ننگے پاؤں رہتے ہیں اور وہ بلاد حبشہ کی طرف نکل گئے ہیں اور وہ سوڈانی قوموں میں سے سب سے بڑی قوم ہیں اور سمندر کے مغربی کنارے پر یمن کے پڑوس میں رہتے ہیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی اطاعت کرتے اور کبھی نہ کرتے ابن سعید بیان کرتا ہے کہ ان کے ساتھ بجادہ رہتے تھے۔ جو نصاریٰ اور مسلمان تھے اور بحر سوس کے جزیرہ بسواکن میں رہتے تھے اور ان کے ساتھ نوبہ رہتے تھے۔ جو زنگیوں اور حبشیوں کے بھائی تھے اور نیل کے مغرب میں ان کا جزیرہ ونقلہ تھا اور ان کی اکثریت دیارِ مصریہ کی پڑوسی تھی اور ان میں سے رقیق بھی تھا اور ان کے ساتھ زغادہ رہتے تھے جو مسلمان تھے اور ان کے کچھ قبائل تاجر پیشہ تھے اور ان کے ساتھ کانم تھے جن کی بہت مملوق تھی اور اسلام ان پر غالب تھا اور ان کا شہر جمیمی تھا اور انہیں بلادِ صحرا میں فزان تک غلبہ حاصل تھا اور حفصی حکومت کے ساتھ ان کی ابتداء ہی سے صلح تھی اور ان کے مغرب میں ان کے ساتھ کوکو تھے اور ان کے بعد نفالہ' تکرور' لمی' تمیم' جای' کوری اور افلزار تھے اور وہ بحر محیط سے مغرب میں غانیہ تک متصل ہیں (ابن سعید کا کلام یہاں ختم ہوجاتا ہے)

اور جب مغربی افریقہ فتح ہوا تو تاجر بلادِ مغرب میں داخل ہو گئے تو انہوں نے ان میں ملوکِ غانیہ سے کسی کو بڑا نہ پایا اور وہ غربی جانب سے بحر محیط کے پڑوسی تھے اور سب سے بڑی قوم تھے اور ان کی بہت بڑی بادشاہی تھی اور ان کا دارالسلطنت غانیہ تھا اور دونوں شہر نیل کے دونوں کناروں پر دنیا کے بڑے بڑے شہروں میں سے ہیں اور ان میں بہت لوگ آتے جاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ کتاب رجارہ کے مؤلف اور المسالک والممالک کے مؤلف نے بھی کیا ہے اور مشرق کی جانب سے ان کے پڑوس میں ایک اور قوم رہتی ہے ناقلین کے خیال کے مطابق وہ صُوصُو یا سُوسُو کے نام سے معروف ہے پھر اس کے بعد ایک اور قوم ہے جو کوکو کے نام سے معروف ہے اور اسے ثاغو بھی کہا جاتا ہے پھر اس کے بعد ایک اور قوم ہے جو تکرور کے نام سے معروف ہے۔

اور مجھے شیخ عثمان نے جو غانیہ کا فقیہ اور علم ودین میں بڑی شہرت کا مالک ہے بتایا ہے کہ وہ ۹۹ھ میں اپنے اہل و

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سلطان کی آل سے ہوا اور جاطہ غیر قوم ہے اور پوتے کا نام ان کے ہاں کرتے ہے کہ اس بادشاہ کا نسب نام تک میں پہنچا اور بیٹا کہ بیان کیا جاتا ہے اس بادشاہ نے ان پر ۲۵ سال بادشاہی کی اور جب یہ فوت ہوا۔ تو ان کے موالی میں سے ایک غلام نے حکومت پر غلبہ حاصل کر کے حکمران بن گیا اس کا نام ساکورہ تھا اور شیخ عثمان بیان کرتا ہے کہ اہل غانیہ نے اس کو اپنی زبان میں سیکرہ لکھا ہے اور اس نے ناصر کے ایام میں حج کیا اور واپسی پر تاجورا میں قتل ہو گیا اور اس کی حکومت بہت وسیع تھی اور انہوں نے پڑوسی قوموں پر غلبہ پا لیا اور بلادِ کوکو کو فتح کیا اور انہیں اہل مالی کی حکومت میں شامل کر لیا اور ان کی سلطنت بحر محیط سے مغرب میں غانہ تک اور مشرق میں تکرور تک تھی اور ان کی بادشاہت مضبوط ہو گئی اور سوڈانی قومیں ان سے ڈرنے لگیں اور افریقہ اور بلادِ مغرب سے تاجران کے شہروں کی طرف آنے لگے اور الحاج یونس اور یمال تکروری کہتے ہیں کہ جس شخص نے کوکو کو فتح کیا اس کا نام سقمنجہ تھا جو منسا موسیٰ کے جرنیلوں میں تھا اور اس کے بعد ساکورہ اور ہدانو ابن السلطان ماری جاطہ حاکم بنا پھر اس کے بعد اس کا بیٹا محمد بن قو حکمران بنا۔ پھر ان کی حکومت سلطان ماری جاطہ کے بیٹوں سے اس کے بھائی ابوبکر کے بیٹوں میں منتقل ہو گئی اور منسا موسیٰ بن ابوبکر ان کا حکمران بنا اور یہ بڑا صالح اور عظیم بادشاہ تھا اور اس کے عدل و انصاف کی باتیں بیان کی جاتی ہیں اس نے ۷۲۴ھ میں حج کیا اور حج کے اجتماع میں اُسے اندلس کا شاعر ابواسحاق ابراہیم ساحلی ملا۔ جو الطّوئجن کے نام سے معروف ہے اور وہ اس کے ساتھ اس کے ملک میں آیا اور اسے بڑا تحفظ اور اختصاص حاصل تھا۔ جو اس کے بعد آج تک اُسے حاصل ہے اور انہوں نے مغرب میں اپنے ملک کی سرحدوں میں سے اثر کو اپنا وطن بنایا اور واپسی پر اسے ہمارا حاکم معمر ابوعبداللہ بن خدیجہ کوی بھی ملا جو عبدالمؤمن کی اولاد میں سے ہے۔ جو الزاب میں فاطمی منظر کا داعی تھا اور ان پر عربوں کے جتھوں کو چڑھا لایا۔ پس وارکلا نے اس سے چال چلی اور اسے گرفتار کر لیا اور پھر کچھ عرصے بعد اسے رہا کر دیا اور وہ سلطان منسا موسیٰ کے پاس ان کے خلاف کمک مانگتا ہوا چلا گیا اور اسے اطلاع مل چکی تھی کہ وہ حج کو جا رہا ہے پس وہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس پر کلس لگائے اور اس پر خوب رنگ ڈالے پس یہ ایک مضبوط عمارت بن گئی اور بادشاہ کو بھی ایک نادر تعمیر معلوم ہوئی تو اس نے اسے قیمتی تحائف کے علاوہ جو اسے ملتے رہتے تھے۔ بارہ ہزار مثقال سونا معاوضہ میں دیا اور اس سلطان منسا موسیٰ اور مغرب کے بادشاہ کے درمیان بنی مرین کے بادشاہ ابوالحسن کے زمانے سے تعلقات اور مصالحت تھی اور دونوں حکومتوں کے بڑے بڑے آدمی اس مصالحت کے دوران آتے جاتے رہتے تھے اور حاکمِ مغرب نے اپنے وطن کی اس متاع کو اچھا سمجھا اور لوگوں نے اس کے متعلق باتیں کیں جیسا کہ ہم اس کے مقام پر اس کا تذکرہ کریں گے اور یہ تعلقات ان کے بعد ان کی اولاد کے درمیان بھی رہے اور منسا موسیٰ کی حکومت ۲۵ سال رہی اور جب وہ فوت ہوا تو اس کے بعد مالی کی حکومت اس کے بیٹے منسا مفا نے سنبھالی اور مفا ان کے نزدیک محمد ہوتا ہے اور یہ چار سال حکومت کر کے فوت ہو گیا اور اس کے بعد ان کی حکومت کو منسا سلیمان بن ابوبکر نے سنبھال جو موسیٰ کا بھائی تھا اور اس کا دورِ حکومت ۲۴ سال تک رہا۔ پھر وہ فوت ہوا تو اس کے بعد اس کا بیٹا منسا بن سلیمان حکمران بنا اور وہ اپنی حکومت کے نویں سال فوت ہو گیا اور اس نے ۱۴ سال حکومت کی اور یہ ان کا سب سے برا حاکم تھا۔ جس نے انہیں تکالیف اور عذاب دیئے اور حرم میں خرابی پیدا کی اور مغرب کے بادشاہ نے اپنے عہد میں سلطان ابوسالم بن سلطان ابوالحسن کو ۷۶۲ھ میں ایک قابل ذکر تحفہ دیا جس میں ارضِ مغرب کا ایک عظیم الجثہ جانور تھا جسے زرافہ کہتے ہیں اور لوگ مدتوں تک اس کے مختلف قسم کے زیورات اور اس کے جثے کے متعلق باتیں کرتے رہے۔

اور قاضی ثقہ ابوعبداللہ محمد بن وانسوال سجلماسی نے جو اُن کے ملک میں 'کوکو' میں آباد ہو گیا تھا اور انہوں نے اُسے ۷۶۰ھ میں قاضی بنا دیا تھا۔ مجھے ان کے بادشاہوں کے متعلق بہت کچھ بتایا' جسے میں نے لکھا ہے اور اس نے مجھ سے سلطان جاطہ کا بھی ذکر کیا ہے کہ اس نے ان کی حکومت کو خراب کر دیا اور ان کے ذخائر کو تلف کر دیا اور قریب تھا کہ ان کی بادشاہی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جاطہ غالب ہے اور ان کے ہاں ماری کے [illegible] اپنے بیان [illegible]
سلطان کو تصرفات سے روک دیا ہے اور فوج کی تیاری پر غور و فکر کیا ہے اور ان کے ملک کے مشرقی علاقوں پر اس نے قبضہ کر لیا ہے اور 'کوکو' کی سرحدوں سے آگے گزر گیا ہے اور تکرت اور اس کے ماوراء ملثمین کے علاقوں میں اس نے لڑنے کے لئے فوج بھیجی ہے۔ جس نے وہاں حکومت کے آغاز ہی میں جنگ کی ہے اور ان کا ناطقہ بند کر دیا ہے پھر فوج وہاں سے چلی گئی اور اب انہوں نے تکرت اور بدنہ کا محاصرہ کر لیا ہے جو وارکلا شہر سے غربی جانب ستر دن کے فاصلہ پر ہے اور اس میں ملثمین کا ایک آدمی سلطان کے نام سے معروف ہے اور وہ سوڈانیوں کے الحاج کے طریق پر چل رہے ہیں اور اس کے اور امیر الزاب اور وارکلا کے درمیان مصالحت و مراسلت ہے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اہل مالی کی حکومت کا دار الخلافہ ایک وسیع اور زرعی اور آباد علاقہ ہے۔ جس کی منڈیاں آباد ہیں اور اس وقت وہ مغرب' افریقہ اور مصر کی سمندری سواریوں کا اسٹیشن ہے اور ہر علاقے سے وہاں پر سامان لایا جاتا ہے اور منسا موسیٰ کی وفات ۸۹ھ میں ہوئی اور اس کے بعد اس کا بھائی منسا مغا حکمران بنا۔ پھر وہ ایک بعد قتل ہو گیا اور اس کے بعد صندکی حکمران بنا اور صندکی وزیر نے ام موسیٰ سے شادی کر لی اور چند ماہ بعد ماری جاطہ کے گھر سے اس پر حملہ ہوا۔ پھر وہ ان کے پیچھے کافروں کے ملک سے نکل گیا اور ان کے پاس محمود نامی ایک شخص آیا جو منسا قو بن منسا ولی بن ماری جاطہ اکبر کی طرف منسوب ہوتا تھا۔ پس اس نے ۹۲ھ میں حکومت پر قبضہ کر لیا اور اس کا لقب منسا مغا تھا۔

بنی بصکی کے لمطہ' کزولہ اور ہسکورہ کے حالات جو ہوارہ اور ضہاجہ کے بھائی ہیں: ان میں قبائل کے متعلق ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ یہ ضہاجہ کے بھائی ہیں اور ان تینوں کی ماں بصکی العرجاء بنت زحیک بن مادغیس ہے اور ضہاجہ' عامیل بن زعزاع کی اولاد سے ہیں اور ہوارہ' ادریغ کی اولاد سے ہیں اور اس کا بیٹا ابن برنس ہے اور دوسروں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بطن ہیں اوران کے مواطن ان کے پہاڑوں میں مشرقی جانب سے دان سے تادلہ تک اورقبلہ سے درعہ تک متصل ہیں اور فتح مراکش سے قبل ان میں کچھ لوگ مہدی کی دعوت میں شامل تھے۔مگر مکمل طور پر یہ دعوت میں بعد میں شامل ہوئے اسی لئے بہت سے لوگ ان کو موحدین میں شمار نہیں کرتے اوراگر شمار کریں تو آغاز کار میں امام کی مخالفت کرنے اوراس کے اوراس کے پیروکاروں اور مددگاروں کے ساتھ جنگیں کرنے کی وجہ سے انہیں سابقین میں شمار نہیں کرتے اور یہ ان کی مخالفت و عداوت کی دعوت دیتے ہیں اوراعلانیہ ان پرلعنت کرتے ہیں اوران کے خطباء جمعہ کی نمازوں میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہنستانہ' تینملل' ہرنہ اور ہرزجہ پرلعنت کرے پس فتح مراکش کے بعد یہ دعوت پر قائم ہوئے اور ہسکورہ کے متعدد بطون ہیں جن میں مصطادہ' عجر امہ' زمرادہ' انیف' بنونفال اور بندرسکونت اور دیگر بطون ہیں جن کے نام مجھے مستحضر نہیں اور موحدین کی حکومت کے آخر میں ان کی سرداری عمر بن قاریط المنغسب کو حاصل تھی جس کا ذکر مامون اور رشید کے حالات میں ہے یہ بنی عبدالمؤمن میں سے مراکش میں موحدین کے خلاف تھا۔ پھراس کے بعد مسعود بن کلدا ہن تھا جو دبوس کے نام کا منتظم اوراس کا مددگار تھا اور میں اسے بنی مسعود کا جد خیال کرتا ہوں جن کے رؤسا اس عہد میں فطوا کہ میں سے ہیں۔ جو اس گھرانے میں سرداری کے اتصال کی وجہ سے بنی خطاب کے نام سے معروف ہیں اور جب موحدین کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔تو انہوں نے مدت تک بنی مرین کی نافرمانی کی اوراستقامت اور جنگ میں ان کا سلوک بھی ان سے مختلف ہوگیا اور وہ جشم کے عربوں کی اطاعت سے دستکش ہونے والوں اور باغیوں کی پناہ گاہ تھے۔ پھر وہ درست ہوگئے اور ٹیکسوں کی ادائیگی کرنے لگے اور بلانے پر شاہی فوجوں میں جانے لگے۔ جیسے کہ دوسرے مصامدہ کا حال تھا۔

انتیسف: ان کی سرداری اولاد ہنوا میں تھی اوران میں سے یوسف بن کنون نے اپنے لئے تاقیوت کا قلعہ بنایا اوراس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں اور بنو خطاب' موحدین کی حکومت کو چھوڑ کر بنی عبدالحق کی طرف مائل ہو گئے ہیں اور انہیں اپنی مہار دے دی ہے اور انہوں نے اپنے پر سرداری کرنے کے لئے اپنے شیوخ کو مختص کیا ہے اور سلطان یوسف بن یعقوب کے عہد میں ان کا سردار' محمد بن مسعود اور اس کے بعد اس کا بیٹا عمر تھا اور عمر اپنے محل میں ۷۰۴ھ کو فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا چچا موسیٰ بن مسعود نے حکومت سنبھالی اور جب بنی مرین کی حکومت مضبوط ہو گئی اور مصامدہ سے حکومت جاتی رہی تو ان کے عہد کے بعد بنو مرین کی حکومت مضبوط ہو گئی اور یہ مصادہ سے حکومت جاتی رہی تو ان کے عہد کے بعد بنو مرین اپنے رؤساء کو ان کا ٹیکس اکٹھا کرنے کے لئے مقرر کرنے لگے کیونکہ وہ ان کے خاندان میں سے تھے اور ان میں ہنتانہ میں اولادِ یونس سے بڑا سردار کوئی نہ تھا اور بنی خطاب ہسکورہ میں تھے۔ پس انہوں نے آپس میں مراکش کی عملداریوں کو محمد بن عمر اور اس کے بعد موسیٰ بن علی اور اس کے بھائی محمد کو دے دیا جو ہنتانہ کے شیوخ تھے اور وہ ہمیشہ وہاں کا والی رہا۔ یہاں تک کہ سلطان ابوالحسن کی مصیبت سے تھوڑا عرصہ قبل قیروان میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا سلطان ابوالحسن کی طرف جاتے ہوئے تلمسان چلا گیا۔ پس جب ابو عنان نے اپنی طرف دعوت دی تو یہ اپنی جگہ پر واپس آ گیا اور اپنے باپ کی طرح اطاعت کرنے لگا اور ابوعنان نے اس کے چچا عبدالحق کی وجہ سے اس کی رعایت کی اور اسے مراکش کی عملداریوں کا کام سونپ دیا مگر یہ اس کے جھگڑوں میں کچھ کام نہ آیا۔ یہاں تک کہ مراکش میں سلطان ابوالحسن کے ساتھ جا ملا اور یہ اس کے بڑے داعیوں میں سے تھا اور اس نے اس کی مدد میں بڑی بہادری دکھائی۔ پس جب سلطان ابوالحسن فوت ہو گیا۔ تو ابوعنان نے اسے قید کر کے قید خانے میں ڈال دیا اور پھر ۷۵۳ھ میں تلمسان پر حملہ کے دوران اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد اس کے بھائی منصور بن محمد نے حکومت سنبھالی یہاں تک کہ امیر عبدالرحمٰن بن ابی ابقلس نے ۷۶۰ھ میں مراکش پر قبضہ کر لیا۔ پس اس نے اسے مقدم کیا اور اسے گرفتار کر کے اس کے عمزاد کے گھر میں ایک سال تک قید کر دیا اور ابن مسعود بن الخطاب بھی اس کے حامیوں میں سے تھا اور وہ اس کا باپ محمد بن عمر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی سرداری عمران ضہا کی کی اولاد میں ہے اور انہیں حکومت کا اعزاز اور المعزی کی اطاعت سے بچاؤ حاصل ہے اور ان کے ساتھ خباتہ کے قبائل متصل ہیں جن میں سے کچھ سفر کرنے والے ہیں۔ جو الخط میں رہتے ہیں اور ان کے بلاد کے نواح تیغانیمین میں جو قبیلہ مکناسہ میں سے ہے' وادی اتم ربیع تک جو تامسنا سے شمالی جانب' جبل درن کے دونوں طرف ہے۔ بارش کے مقامات تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ان کی سرداری ہیدی کی اولاد میں ہیں جو ان کے مشاہیر میں سے ہے۔ عدوۃ ام ربیع سے مراکش تک ان کے ساتھ دکالہ کے قبائل متصل ہیں اور مغرب کی جہت میں بحر محیط کے ساحل پر آزمور کی طرف ایک قبیلہ ان سے اتصال رکھتا ہے اور دوسرا قبیلہ جو بہت بڑی تعداد میں ہے وہ وطن' مذہب' ٹیکس اور پیشہ کے لحاظ سے مصامدہ کے ذیل میں آتا ہے اور اس عہد میں ان کی سرداری عزیز بن یبروک کی حکومت میں ہے جو زناتہ کی حکومت کے آغاز سے ان کا رئیس ہے اس کا ذکر آئندہ آئے گا اور بطویہ' بخاصہ اور بنی وارتین جبال تازا سے جبل لدای تک رہتے ہیں جو جبال مغرب میں سے ہے اور بنی بکک کے نام سے معروف ہے یہ ان کا ایک قبیلہ ہے جو وعدہ کے مطابق ٹیکس دیتا ہے اور بطویہ کے تین بطون ہیں ایک بطویہ' جو تازا پر رہتا ہے اور بنی وریاغل' ولد المزمہ اور اولاد علی تافرسیت میں رہتی ہے اور اولاد علی کا بنی عبدالحق کے ساتھ معاہدہ ہے جو بنی مرین کے ملوک ہیں اور ام یعقوب بن عبدالحق ان میں سے تھی۔ پس اس نے ان کو وزیر بنایا اور ان میں سے طلحہ بن علی اور اس کا بھائی عمر بن علی بھی تھا۔ اس کا ذکر ان کی حکومت میں آئے گا اور وہ بحر روم کے ساحل سے جبال درن اور جبال ریف کے درمیان مغرب کے میدان سے متصل ہے جہاں حماد کے مساکن ہیں ان کا ذکر ضہاجہ کے دیگر قبائل میں آئے گا۔ جو پہاڑوں' وادیوں اور میدانوں میں فشتالہ' سطہ' بنوورياكل' بنوحمید' بنومزہ جلدہ' بنوعمران' بنورکول' ورتزر' ملواتہ اور نہی وامر کی طرح پتھروں اور مٹی کے گھروں میں رہتے ہیں اور ان سب کے مواطن' ورغہ اور امر کو میں ہیں اور یہ کاشتکاری اور کپڑا بُننے کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور اسی وجہ سے ضہاجہ البز کے نام سے معروف ہیں اور یہ ٹیکس گزار قبائل کی ذیل میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مصامدہ، مصمود بن یونس بربر کی اولاد میں سے ہیں اور وہ بربری قبائل میں سے زیادہ تعداد والے ہیں اور ان کے بطون میں سے برغواطہ، غمارہ اور اہل جبل درن ہیں اور طویل صدیوں سے ان کے مواطن مغرب اقصیٰ میں ہیں اور اسلام سے تھوڑا عرصہ قبل اور اس کے آغاز میں ان میں برغواطہ کو سب سے تقدم حاصل تھا۔ پھر اس کے بعد جبال درن کے مصامدہ کو اس عہد تک تقدم حاصل ہو گیا اور برغواطہ کو اپنے زمانے میں حکومت حاصل تھی اور ان میں سے اہل درن کو ایک دوسری حکومت حاصل تھی اور کچھ دوسری حکومتیں بھی تھیں جیسا کہ ہم ذکر کریں گے پس ہم ان قبائل کا ذکر کرتے ہیں اور جس طرح ہمیں معلوم ہوا ہے ان کی حکومتوں کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

مصامدہ میں سے برغواطہ اور ان کی حکومت کے حالات اور ان کی حکومت کا آغاز اور گردش احوال:

یہ ان میں سے پہلی قوم ہے۔ جسے آغاز اسلام میں تقدم اور کثرت حاصل تھی اور یہ بڑے اور پراگندہ گروہ تھے اور ان کے مواطن خصوصاً مصامدہ کے درمیان تامسنا کے میدانوں اور بحر محیط کے سبزہ زار میں سے سلا سے ازمور، انفی اور اسفی تک تھے اور ہجرت کی دوسری صدی کے آغاز میں ان کا بڑا سردار طریف ابو صبیح تھا اور یہ میسرۃ الخفیر کے جرنیلوں میں سے طریف المضفری بھی تھا جو دعوتِ صفری کا منتظم تھا اور اس کے ساتھ معزوز بن طالوت بھی تھا پھر میسرہ اور صغریہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور طریف تامسنا میں ان کی حکومت کا منتظم باقی رہ گیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا اور ان کے لئے قوانین بنائے پھر وہ فوت ہو گیا تو اس نے اپنی جگہ اپنے بیٹے صالح کو حکمران بنایا اور وہ اپنے باپ کے ساتھ میسرہ کی جنگوں میں شامل ہوا تھا اور وہ اہل علم اور اصحاب خیر میں سے تھا پھر وہ آیاتِ الٰہیہ سے ایک طرف ہو گیا اور دعویٰ نبوت کر دیا اور اس نے ان کے لئے ایک دین بنایا۔ جس پر وہ اس کے بعد چلتے رہے اور وہ دین مؤرخین کی کتب میں مشہور و معروف ہے اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی حکومت میں واپس آ جائے گا اور اس نے اپنے بیٹے الیاس کو اپنے دین کی وصیت کی اور اُسے تاکید کی کہ وہ حاکم اندلس سے دوستی کرے۔ جو بنی امیہ میں سے ہے اور جب ان کی پوزیشن مضبوط ہو جائے تو وہ اس کے دین کا اظہار کرے اور اس کے بعد اس کے بیٹے الیاس نے اس کام کو سنبھالا اور وہ ہمیشہ ہی پوشیدگی سے اظہار اسلام کرتا رہا۔ کیونکہ اس کے باپ نے اسے اپنے کلمۂ کفر سے یہی وصیت کی تھی اور وہ پاکباز' پاکدامن اور زاہد تھا اور وہ اپنی حکومت کے پچاسویں سال میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد ان کے کام کو اس کے بیٹے یونس نے سنبھالا پس اس نے ان کے دین کو واضح کیا اور ان کے کفر کی طرف دعوت دی اور جو اس کے دین میں داخل نہ ہوتا وہ اسے قتل کر دیتا یہاں تک کہ اس نے تامسنا اور اس کے گرد کے شہروں کو جلا دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے ۳۸۰ شہروں کو جلا دیا اور وہاں کے باشندوں سے مخالفت کرنے کی وجہ سے تلوار سے جنگ کی اور ان میں سے تاطوکاف مقام پر لوگوں کو قتل کیا اور یہ ایک بلند پتھر ہے جو راستے کے درمیان اگا ہوا ہے پس اس نے سات ہزار سات سو ستر آدمیوں کو قتل کیا۔

اور وسون کہتا ہے یونس مشرق کی طرف گیا اور اس نے حج کیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد اس کے اہل بیت میں سے کسی نے حج نہیں کیا تھا اور اپنی حکومت کے چوالیسویں سال میں فوت ہو گیا اور حکومت اس کے بیٹوں سے منتقل ہو گئی اور ان کی حکومت ابوغفیر محمد بن معاد بن الیسع بن صالح بن طریف نے سنبھالی اور اس نے برغواطہ کی حکومت پر قبضہ کر لیا اور اپنے آباء کے دین پر چلا اور اس کی شوکت وعظمت بڑھ گئی اور اس نے بربریوں کے ساتھ قابل ذکر اور مشہور جنگیں کیں جن کی طرف سعید بن ہشام مصمودی نے اپنے اشعار میں اشارہ کیا ہے۔

''اے محبوبہ جدائی سے قبل ہمیں پختہ اور یقینی اطلاع دے کہ یہ امت ہلاک اور گمراہ ہو چکی ہے اور سو گئی ہے اور اسے پینے کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رمون بیان کرتا ہے کہ اس کی فوج تقریباً تین ہزار برغواطہ پر مشتمل تھی اور دس ہزار فوج ان کے علاوہ جراوہ' زداغہ' برانس' مجاصہ' مضغرہ' مردمطماطہ' بنووازتکیت' بنو یفری' آحدہ' رکامہ' ایزلن' رصافہ' اور رنمفرادہ پر مشتمل تھی اور ان کے بادشاہوں نے جب سے بھی وہ تھے کبھی خدا کو سجدہ نہیں کیا۔

اور ملوک عدوتین نے برغواطہ سے جنگ و جہاد کرنے میں اس کے بعد ادارسہ' اموییہ اور شیعہ نے بڑے کارنامے سر انجام دیئے ہیں اور جب جعفر بن علی اندلس سے مغرب کی طرف گیا اور منصور بن ابی عامر نے ۳۶۷ھ میں اُسے اپنا کام سپرد کیا تو وہ بصرہ میں اترا پھر اس کے اور اس کے بھائی یحییٰ کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور ہند کے سردار اس پر ٹوٹ پڑے اور اس نے حکم دیا کہ وہ اس کام کو بجالائے جو اسے جعفر نے کہا ہے اور معتدہ نے اپنے صالح عمل سے اس کی توجہ برغواطہ کے جہاد کی طرف پھیر دی اور اس نے اہل مغرب اور اندلسی فوجوں کے ساتھ ان پر چڑھائی کی۔ پس انہوں نے اپنے ملک کے میدان میں اس سے جنگ کی اور اسے شکست ہوئی اور خود اپنی فوج کے ایک دستے کے ساتھ بچ نکلا اور بصرہ میں اپنے بھائی کے ساتھ جا ملا پھر اس کے بعد منصور کے بلانے پر اس کے پاس چلا گیا اور اپنے بھائی یحییٰ کو مغرب کی عملداری میں چھوڑ گیا پھر ضہاجہ نے ان کے ساتھ اس وقت جنگ کی جب اس کے بعد بلکین بن زیری نے ۶۸ھ میں مغرب سے جنگ کی اور زناتہ اس کے آگے بھاگ گئے اور سبتہ کے ایک باغ میں کود گئے اور اس کی لکڑیوں میں محفوظ ہو گئے پس وہ ان سے برغواطہ کے جہاد کی طرف لوٹ آیا اور ان پر چڑھائی کر دی۔ تو ابو منصور عیسیٰ بن ابی الانصار اپنی قوم کے ساتھ اُسے ملا اور انہیں شکست ہوئی اور منصور قتل ہو گیا اور بلکین نے ان میں قتلام کر کے خوب خونریزی کی اور ان کے قیدیوں کو قیروان بھیج دیا۔ لیکن مجھے معلوم نہیں کہ منصور کے بعد ان کی حکومت کس نے سنبھالی پھر ان کے ساتھ منصور بن ابی عامر کی فوج نے اس وقت جنگ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طریف کی اولاد میں سے تھا اور وہ ان کی جنگوں میں ہلاک ہو گیا اور انہی پر ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور اس کی جڑ کٹ گئی اور بعض لوگوں نے برغواطہ کے نسب کے بارے میں بیان کیا ہے کہ بعض ان کو زناتہ کے قبائل میں شمار کرتے ہیں دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ وہ یہودی تھا جو شمعون بن یعقوب کی اولاد میں سے تھا اور اس نے برباط میں پرورش پائی اور مشرق کی طرف چلا گیا اور عبداللہ مغربی سے پڑھا اور سحر میں مشغول ہو گیا اور کئی فنون کو جمع کیا اور مغرب میں آیا اور تامسنا میں اترا۔ تو وہاں پر اس نے بربریوں کے جاہل قبیلوں کو پایا پس اس نے ان کے سامنے زُہد کا اظہار کیا اور اپنی زبان سے انہیں مسحور کر دیا اور انہیں جھوٹ موٹ باتیں بتائیں تو انہوں نے اس کی اتباع کی پس اس نے دعویٰ نبوت کر دیا اور برباط میں پرورش پانے کی وجہ سے اُسے برباطی بھی کہتے ہیں برباط حصن شریش کی ایک وادی ہے جو بلاد اندلس میں ہے اور عربوں نے اس نام کو معرب کر کے برغواطہ بنالیا۔ یہ سب باتیں کتاب الجواہر کے مصنف نے بیان کی ہیں اور البر کے بساتین کا بھی کچھ ذکر کیا ہے مگر یہ ایک واضح غلطی ہے اور یہ لوگ زناتہ میں سے نہیں اور اس کی گواہی ان کے موطن اور ان کے اپنے مصامدی بھائیوں کے پڑوس میں رہنے سے ملتی ہے۔

اور صالح بن طریف ان میں مشہور آدمی ہے اور وہ ان کے غیروں میں سے نہیں ہے اور قبائل اور نواح پر غلبہ اس کی جڑ کاٹ دینے سے مکمل نہیں ہوتا۔ وہ اپنے نسب اپنے آپ کو غیر قوم کی طرف منسوب کرنے والا ہے۔ اس آدمی کا نسب برغواطہ ہے اور مصامدہ کے قبائل میں ان کا قبیلہ ایک معروف قبیلہ ہے جیسا کہ ہم سے بیان کیا ہے۔

مصامدہ کے بطون میں سے غمارہ کے حالات اور ان کی حکومتوں اور گردش احوال کا بیان: مصامدہ کے بطون میں سے یہ قبیلہ غمار بن مصمود کی اولاد میں سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ غمار بن اصیاد کی اولاد میں سے ہے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں جو آرغرادہ اور اصیلا کے قریب ہے۔ ہاں وہاں پر انفی ان کو برغواطہ اور دوکالہ کے مواطن سے قبائل درن اور اس کے ماوراء بلاد قبلہ تک ملا دیتا ہے۔ پس مصامدہ تھوڑے سے قبائل کو چھوڑ کر پہاڑوں میں رہتے ہیں اور دوسرے لوگ میدانوں میں رہتے ہیں اور فتح کے وقت سے ہی غمارہ ہمیشہ سے ان مواطن میں رہ رہے ہیں اور اس سے پہلے کا حال معلوم نہیں ہو سکا اور فتح کے زمانے سے مسلمانوں کی ان کے ساتھ جنگیں ہوئیں اور ان میں سے سب سے بڑی جنگ موسیٰ بن نصیر کی تھی جس نے ان کو اسلام پر آمادہ کیا اور ان کے بیٹوں کو قیدی بنایا اور ان کی ایک فوج کو خلوف کے ساتھ طنجہ میں اتارا اور اس عہد میں ان کا امیر بلیان تھا جس کے پاس موسیٰ بن نصیر گیا تھا اور اس نے جنگ اندلس میں اس کی مدد کی تھی اور اس کا پڑاؤ سبتہ میں تھا۔ جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے اور یہ تاتکور پر قبضہ کرنے سے پہلے کی بات ہے اور اسلام کے بعد غمارہ نے دوسروں کے لئے حکومتیں قائم کیں اور ان میں جھوٹے مدعیان نبوت بھی ہوئے اور خوارج بھی ہمیشہ محفوظ ہونے کے لئے ان کے پہاڑوں کا قصد کرتے رہے جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خارجی دعوت کا فتنہ اٹھا اور اس نے غمارہ کے بہت سے بربریوں اور دوسرے لوگوں کو قابو کر لیا۔ پس اس نے طنجہ کی امارت سے سبتہ پر حملہ کیا اور عربوں کو وہاں سے نکال دیا اور قید کر لیا اور اُسے برباد کر دیا اور وہ خالی ہو گیا پھر ان کے جوانوں اور قبائل کے سرداروں میں سے ماحکس وہاں اترا۔ اسی وجہ سے ان کو محکسہ کہتے ہیں۔ پس اس نے اسے تعمیر کیا اور لوگ اس کی طرف واپس آ گئے اور وہ مسلمان ہو گیا۔ یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے عصام نے اس کی حکومت کو سنبھالا اور ایک مدت تک حکمران رہا اور اس کا بھائی الراضی حکمران بنا کہا جاتا ہے کہ وہ اس کا بیٹا تھا اور جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ وہ بنی ادریس کی بہت اطاعت کرتے تھے اور جب ناصر کو سربلندی حاصل ہوئی تو اس نے مغرب کی حکومت میں دلچسپی لی اور بلاد ہبط وغمارہ کے مالکوں بنی ادریس سے اس وقت چھین لیا۔ جب کتامہ اور زناتہ نے انہیں ان کے ملک فاس سے نکال دیا تھا اور وہ ناصر کی دعوت کا منتظم بن گیا اور ان کے بیٹے اپنی اپنی عملداریوں میں ناصر کے لئے سبتہ سے الگ ہو گئے اور اسے اشارہ کیا کہ وہ اسے بنو عاصم سے حاصل کرے تو اُس نے اپنی فوجوں اور بحری بیروں کو اپنے جرنیل نجاح بن غفیر کے ساتھ سبتہ کی طرف بھیجا اور اس نے اُسے ۳۱۹ھ میں فتح کر لیا اور الرضی بن عصام نے اُسے اس کے لئے چھوڑ دیا اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور بنی عصام کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور سبتہ ناصر کے قبضہ میں آ گیا اور کچھ عرصہ کے بعد بنو حماد نے اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے میدانوں نے ایک اور حکومت بنا دی جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے اور جب فتح کے زمانے میں مسلمانوں نے بلاد مغرب اور اس کی عملداریوں پر قبضہ کیا تو انہوں نے انہیں آپس میں تقسیم کر لیا اور خلفاء انہیں بربریوں کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے فوجی مدد دی اور ان میں سب عرب قبائل کے لوگ تھے اور صالح بن منصور حمیدی' پہلی فوج میں یمنی عربوں میں سے تھا اور عبد صالح کے نام سے معروف تھا۔ پس اس نے نکور کو اپنے لئے چن لیا اور ولید بن عبدالملک نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے کنارے میں شہر نکور کی حد بندی کی اور ابھی اس نے اسے مکمل نہیں کیا تھا کہ ۱۴۳ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا سعید حکمران بنا اور اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور وہ شہر تکسامان میں آیا کرتا تھا۔ پھر اس نے اپنی حکومت کے آغاز میں نکور کی حد بندی کی اور وہاں اترا اور اسے اس عہد میں المدہ کہتے ہیں۔ جو دریاؤں کے درمیان ہے ان میں سے ایک نکور ہے جس کا منبع کز نازیہ ہے اور اس کا منبع وادیٔ درغہ کے مخرج سے ایک ہی ہے اور دوسرا غیس ہے جس کا منبع بنی وریا غیل کے علاقے میں ہے اور دونوں دریا آکال میں اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر الگ ہو کر سمندر میں آپڑتے ہیں کہا جاتا ہے کہ نکور عروۂ اندلس کے بزلیانہ میں سے ہے اور نکور کے مجوسیوں نے اپنے بحری بیڑوں میں ۱۴۴ھ میں جنگ کی اور اس پر غالب آ گئے اور اسے دوسری بار لوٹا پھر وہ سعید البرانس کے پاس اکٹھے ہوئے اور انہیں وہاں سے نکال دیا اور اس کے بعد غمارہ نے سعید کے خلاف بغاوت کر دی اور اُسے معزول کر دیا اور اپنے میں سے مسکن کو حکمران بنایا اور اپنی اپنی جگہ واپس آ گئے پس اللہ تعالیٰ نے اسے ان پر غالب کیا اور ان کی جماعت کو منتشر کر دیا اور ان کا سردار قتل ہو گیا اور اس کی حکومت منظم ہو گئی۔ یہاں تک کہ وہ ۱۸۸ھ میں ۳۷ سال کی عمر میں فوت ہو گیا اور اس کی حکومت اس کے بیٹے صالح بن سعید نے سنبھالی۔ تو اس نے سلف کے مذہب کو اختیار کیا اور اس پر استقامت اختیار کی اور اس کی اقتدار کی اس کی بربریوں کے ساتھ جنگیں ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ وہ ۲۵۰ھ میں اپنی حکومت کے بتیسویں سال میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا سعید بن صالح کھڑا ہوا اور وہ اس کا سب سے چھوٹا لڑکا تھا پس اس کا بھائی عبداللہ اور اس کا چچا الرضی اس کے مقابلہ میں نکلے تو وہ بہت سے جنگوں کے بعد ان دونوں پر غالب آ گیا۔ پس اس نے اپنے بھائی کو مشرق کی طرف جلاوطن کر دیا اور وہ اس کی حکومت میں ہی مر گیا اور اس نے اپنے چچا الرضی پر باہمی رشتہ داری کی وجہ سے رحم کیا اور دیگر چچوں اور قرابتداروں کو جن پر اس نے غلبہ پایا قتل کر دیا اور ان میں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سکھایا ہے اور تو ایک جاہل اور منافق ہے جو جاہلوں کے لئے ایک مثال ہے اور ہماری ہمتیں دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بلند ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تیری ہمت کو پست بنایا ہے۔"

پس عبداللہ نے مصالہ بن حیوس حاکم تاہرت کو لکھا اور اُسے اس کی طرف جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا تو اس نے ۳۰۴ھ میں اپنی حکومت کے چوتویں سال میں اس سے جنگ کی پس سعید اور اس کی قوم کئی روز تک ان پر غالب رہی پھر مصالہ نے ان پر غلبہ پالیا اور انہیں قتل کر دیا اور ان کے سروں کو رتادہ کی طرف بھیج دیا اور انہیں وہاں پر گھمایا پھرایا گیا اور ان کے باقی ماندہ لوگ سمندر پر سوار ہو کر مالتہ چلے گئے پس ناصر نے ان کی خوب مہمان نوازی کی اور انہیں عطیات دیئے اور ان کی بہت تکریم کی اور مصالہ نے نکور میں چھ ماہ قیام کیا اور پھر تاہرت کی طرف واپس آ گیا اور دلول کتامی کو اس کا حکمران بنایا۔ پس فوج اس کے اردگرد سے متفرق ہو گئی اور مالتہ میں بنی سعید اور اس کی قوم کو یہ اطلاع ملی اور وہ ادریس معتصم اور صالح تھے۔ پس وہ کشتیوں میں سوار ہو کر نکور کی طرف آئے اور ان میں سے صالح سب سے پہلے وہاں پہنچ گیا اور بربریوں نے مرسی تکسامان میں اکٹھے ہو کر ۳۰۵ھ میں اس کی بیعت کر لی اور صغرسنی کی وجہ سے اسے قیم کا لقب دیا اور انہوں نے دلول پر چڑھائی کر کے اُس پر اور اس کے ساتھیوں پر فتح حاصل کر لی اور انہیں قتل کر دیا اور صالح نے ناصر کو فتح کی چٹھی لکھی اور اس کے مضافات میں اس کی دعوت کو قائم کیا اور ناصر نے اس کی طرف ہدایا' تحائف اور ہتھیار بھیجے اور اس کے بھائیوں اور اس کی باقی ماندہ قوم نے اس کے پاس پہنچ کر اس کی اطاعت اختیار کر لی اور وہ ہمیشہ اپنے سے پہلے لوگوں کے راستے پر گامزن رہا یہاں تک کہ ۳۱۵ھ میں فوت ہو گیا۔ پس اس نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اس پر غالب آ کر اسے قتل کر دیا اور شہر کو لوٹ لیا اور ۳۱۷ھ میں اُسے برباد کر دیا پھر اس کی طرف واپس آیا اور ان کی حکومت کو' ابونور اسماعیل بن عبدالملک بن عبدالرحمٰن بن سعید بن ادریس بن صالح بن منصور نے سنبھالا اور صالح بن منصور نے جو شہر بنایا تھا۔ اسے دوبارہ آباد کیا اور وہاں پر تین دن ٹھہرا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صالح بن منصور کو بلایا اور وہ جلدی سے ان کے پاس آ گیا اور انہوں نے ۳۴۶ھ میں اس کی بیعت کر لی اور اس کے کام درست ہو گئے اور وہ اپنے سلف کے مذہب کا مقتدی اور حضرت امام مالکؒ کے مذہب کے مطابق عمل کرنے والا تھا۔ یہاں تک کہ ۳۶۰ھ کے آخر میں اپنی حکومت کے پچیسویں سال میں فوت ہو گیا اور یہ حکومت اس کے بیٹوں میں مسلسل چلتی رہی یہاں تک کہ ان پر ازدا جہ غالب آ گئے جنہوں نے دہران پر غلبہ حاصل کیا تھا اور ان کے امیر لیلیٰ بن ابی الفتوح ازداجی نے ۴۰۶ھ میں حملہ کیا اور ۴۱۰ھ میں قتل ہو گیا پس اس نے نکور میں ان پر غلبہ پالیا اور اسے برباد کر دیا اور تین سو چودہ سال بعد' صالح کی ولایت کی موجودگی میں ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور لیلیٰ بن ابی الفتوح کے بیٹوں اور ازداجہ میں ۴۶۰ھ تک حکومت باقی رہی۔

واللہ مالک الامور لا الہ ھوؕ

غمارہ کے حامیم بنی کے حالات: غمارہ کے لوگ جاہلیت میں صاحب اصل ہیں بلکہ صحرا میں رہنے کی وجہ سے انہیں شرائع سے بعد اور جہالت اور بھلائی کے مقام سے دوری حاصل ہے اور ان میں محکسہ میں سے حامیم بن من اللہ بن جریر عمر بن زھوا بن آزدال بن محکسہ نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اس کی کنیت ابو محمد تھی اور اس کا باپ ابو خلف تھا اس نے ۳۱۳ھ میں جبل حامیم میں جو اس کی وجہ سے مشہور ہے تطوان کے قریب دعویٰ نبوت کیا اور ان میں سے بہت سے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس کی نبوت کا اقرار کر لیا اور اس نے اُن کے لئے قوانین اور عبادات کے طریق اور احکام تیار کئے اور ان کے لئے ایک قرآن بھی بنایا جسے وہ اپنی زبان سے انہیں پڑھ کر سناتا تھا اور اس کے کلام میں سے یہ عبارت بھی ہے یا من یخلی البصر ینظر فی الدنیا خلنی من الدنیا یا من اخرج موسی بن البحر امتن بحامیم وبابیہ ابی خلف من اللہ دامن راسی و

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ادریس نے سور کے سے مغرب کے مضافات کو محمد بن ادریس اور اس کے بھائیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور اس نے ان میں سے تکیاس، ترغہ، بلاد ضہاجہ اور غمارہ کو اپنے لئے مخصوص کر لیا اور قاسم نے طنجہ، سبتہ اور بصرہ اور اس کے قرب و جوار کے بلاد غمارہ کو اپنے لئے مخصوص کر لیا۔ پھر جب عمر کے ساتھ اس کے بھائی محمد کا بگاڑ ہو گیا۔ تو عمر نے ان شہروں پر غلبہ حاصل کر لیا اور انہیں اپنی عملداری میں شامل کر لیا۔ جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں پھر اس کے بعد بنو محمد بن القاسم نے اپنی پہلی عملداری میں واپس آ کر اس پر قبضہ کر لیا اور ان میں سے محمد بن ابراہیم بن محمد بن القاسم نے اپنی پہلی عملداری میں واپس آ کر اس پر قبضہ کر لیا اور ان میں سے محمد بن ابراہیم بن محمد بن القاسم نے الدانیہ کے قلعہ حجر النسر اور سبتہ کو اپنے لئے بطور پناہ گاہ اور کارروائیوں کے لئے بطور سرحد کے مخصوص کر لیا اور فاس اور مضافاتِ مغرب کی امارت محمد بن ادریس کی اولاد میں باقی رہ گئی پھر ان میں سے عمر بن ادریس کی اولاد کو فتح نصیب فرمائی اور ان کا آخری امیر یحییٰ بن ادریس بن عمر تھا۔ جس نے مصالہ بن حبوس کے ہاتھ پر عبید اللہ شیعی کی بیعت کی تھی اور اس نے اُسے فاس کا امیر بنا دیا پھر اسے ۳۰۹ھ میں ہٹا دیا اور ۳۱۳ھ میں بنی قاسم میں سے حسن بن محمد بن قاسم بن ادریس نے جس نے پچھنے لگوانے کے مقامات پر نیزہ مارنے کی وجہ سے حجام کا لقب اختیار کیا تھا اس کے خلاف بغاوت کی اور وہ بڑا دلیر اور شجاع تھا اور اہل فاس نے ریحان پر حملہ کر دیا اور حسن کو قابو کر لیا اور موسیٰ نے اس پر چڑھائی کی اور اسے قتل کر دیا اور وہ خود بھی فوت ہو گیا اور ابن ابی العافیہ نے فاس اور مضافاتِ مغرب پر قبضہ کر لیا اور ادارسہ کو جلاوطن کر دیا اور انہیں ان کے قلعہ حجر النسر میں کاٹ کر رکھ دیا اور جبال غمارہ اور بلادِ ریف کی طرف مائل ہو گیا اور غمارہ کو اپنی دعوت کے ساتھ تمسک میں بڑا مقام حاصل تھا اور انہوں نے اس طرف ایک نئی حکومت قائم کی جسے انہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے تقسیم کر لیا اور ان میں سے سب سے بڑی حکومت بنی محمد اور بنی عمر کو تیکسان تکور اور بلاد ریف میں حاصل تھی۔ پھر عبد الرحمٰن ناصر اندلس کی حکومت پر قبضہ کرنے اور شیعوں کو ہٹانے کے لئے آگے بڑھا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چھوڑ دیا اور ان کے ساتھ مطالبات کرنے لگے وہ ان کے لئے بنی محمد کے ساتھ ان کی گرفت پختہ ہو گئی اور ان میں سے عیسیٰ بن احمد بن محمد اور حسن بن قاسم بن ابراہیم بن محمد وفد بن کر گئے اور جب سے حسن بن محمد جو حجام کے لقب سے ملقب تھا ابن ابی العافیہ کے خلاف بغاوت کی تھی اس وقت بنو ادریس اپنی سرداری کے معاملہ میں بنی محمد کی طرف رجوع کرتے تھے پس انہوں نے موسیٰ بن ابی العافیہ کے فرار کے بعد قاسم بن محمد کو اپنا امیر بنایا۔ جس کا لقب کنون تھا اور اس نے فاس کے سوا دیگر بلاد مغرب پر قبضہ کر لیا اور شیعہ کی دعوت کو قائم کرنے لگا یہاں تک کہ ۳۳۷ھ میں قلعہ حجر النسر میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد ان کی حکومت ابو العیش احمد بن قاسم کنون نے سنبھالی جو جنگوں اور تاریخ کا عالم اور ایک شجاع آدمی تھا اور احمد الفاصل کے نام سے معروف تھا اور مروانیہ کی طرف میلان رکھتا تھا پس اس نے ناصر کے لئے دعا کی اور اپنی عملداری میں اس کے لئے منابر پر خطبات دیئے اور شیعہ کی اطاعت چھوڑ دی اور سب اہل مغرب نے سجلماسہ تک اس کی بیعت کی اور جب اہل فاس نے اس کی بیعت کی تو اس نے محمد بن حسن کو ان پر عامل مقرر کیا اور محمد بن ابی العیش بن ادریس بن عمر بن شالہ اپنے باپ کی جانب سے ۳۳۸ھ میں ناصر کے وفد بن کر گیا۔ پس اسے الحضرۃ میں اپنے باپ کی وفات کی خبر ملی تو ناصر نے اسے اس کی عملداری کا امیر مقرر کر کے بھجوا دیا اور محمد کی غیر موجودگی میں عیسیٰ نے جو ابو العیش احمد بن قاسم کنون کا عم زاد تھا۔ تیکسان میں اس کی عملداری پر حملہ کر دیا اور اس میں داخل ہو گیا اور ابن شالہ کے مال کو قبضہ میں کر لیا اور جب محمد الحضرۃ سے واپس آیا تو غمارہ کے بربریوں نے عیسیٰ مذکور ابن کنون پر چڑھائی کی اور اس سے برا سلوک کیا اور اسے زخمی کر کے اس کا خون بہایا اور بلاد غمارہ میں اس کے اصحاب کو قتل کیا اور ناصر نے اپنے جرنیلوں کو مغرب کی طرف بھیجا اور یہ پہلا شخص تھا۔ جس نے ۳۳۸ھ میں احمد بن لیلیٰ کو جو جرنیلوں کے طبقہ سے تعلق رکھتا تھا۔ فوج کے ساتھ بنی محمد کی طرف بھیجا اور انہیں تطوان کے گرانے لگے اور وہ ان کے پاس سے واپس آ گیا تو وہ باغی ہو گئے پس اس نے ان کی حمید بن یصل مکناسی کو ۳۳۹ھ میں فوج دے کر بھیجا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پسپا کر پائی جاتی تھی۔ پھر ۳۶۲ھ میں بلکین بن زیری نے اس کے ساتھ مل کر مغرب میں بڑی جنگ کی اور زناتہ میں سخت خونریزی کی اور دیار مغرب میں دور تک گھس گیا اور حسن بن کنون شیعوں کی دعوت دینے لگا اور اس نے مروانیہ کی اطاعت چھوڑ دی پس جب بلکین واپس آیا۔ تو اپنے وزیر محمد بن قاسم بن طلمس کے ساتھ اندلس کی طرف گیا اور اپنی بہت سے فوج اور دوستوں کو پیچھے چھوڑ گیا اور ان کا ایک فوجی دستہ سبتہ میں داخل ہو گیا اور انہوں نے حکم سے مدد طلب کی تو اس نے اپنے غلام غالب کو جو بہادری میں دُور دور تک شہرت رکھتا تھا بھیجا اور اسے اعانت کے لئے اموال اور فوجیں بھی دیں اور اسے حکم دیا کہ وہ ادارسہ کو ان کے مقام سے اتار دے او جاؤ۔ جسے زندہ منصور ہونے یا مردہ معذور ہونے کے سوا واپس آنے کی اجازت نہیں ہوتی'' اور حسن بن کنون کو بھی اس امر کی اطلاع مل گئی تو وہ بصرہ شہر کو چھوڑ گیا اور سبتہ کے قریب اپنے قلعہ حجر النسر میں اپنے ذخائر و اموال اور قابل حفاظت چیزوں کو اٹھا کر لے گیا اور غالب نے بعض مصمودیوں کے ساتھ اس سے جنگ کی اور کئی روز تک ان کے درمیان مسلسل جنگ جاری رہی۔ پھر غالب نے غمارہ کے بربری سرداروں اور اس کی ساتھی فوجوں میں اموال کو تقسیم کیا۔ تو وہ بھاگ گئے اور اسے اور جبلِ نسر کے قلعہ کو چھوڑ گئے اور غالب نے اس سے جنگ کی اور حکم نے اسے حکومت کے عربوں اور سرحدوں کے جوانوں سے مدد دی اور انہیں اپنے وزیر یحییٰ بن محمد بن ابراہیم الجنّینی کے ساتھ ۳۶۳ھ میں اس کے اہل بیت اور خادموں کے ساتھ بھیجا پس وہ غالب کے ساتھ قلعہ میں اکٹھے ہو گئے اور حسن کے خلاف محاصرہ سخت ہو گیا اور اس نے غالب سے امان طلب کی تو اس نے اسے امان دے دی اور قلعہ اس کے ہاتھ سے لے لیا پھر اس نے بلاد ریف کے باقی ماندہ ادارسہ پر احسان کیا اور انہیں بھگا کر تتر بتر کر دیا اور تمام ادارسہ کو ان کے قلعوں سے نیچے اتار لیا اور فاس جا کر اس پر قبضہ کر لیا اور محمد بن علی بن قشوش کو عدوۃ القرویین میں اور عبدالکریم بن ثعلبہ جذامی کو عدوۃ اندلس میں عامل مقرر کیا اور غالب، حسن بن کنون اور دیگر ملوک ادارسہ کے ساتھ قرطبہ واپس آ گیا اور اس نے مغرب کے حالات کو درست کیا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پورے ساز وسامان سے آراستہ تھا۔ اس نے ان کی بہت عزت کی اور ان سے نصرت کا وعدہ لیا پھر اس نے حسن بن گنون کو مغرب کی طرف بھیجا اور آل زیری بن مناد کی طرف قیروان میں اس کی مدد کے لئے لکھا پس اس نے مغرب میں جا کر اپنی طرف دعوت دی اور منصور بن ابی عامر نے اس کی مدافعت کے لئے فوج بھیجی پس یہ اس پر غالب آ گئے اور اسے گرفتار کر لیا اور اسے اندلس کی طرف بھیج دیا اور راستے ہی میں قتل کر دیا گیا۔ جیسا کہ ہم نے ان کے حالات میں بیان کیا ہے اور تمام مغرب سے ادارسہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ بلاد غمارہ سبتہ اور طنجہ میں بنی حمود کو دوبارہ حکومت مل گئی جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جب حکم نے ادارسہ کو عدوہ سے مشرق کی طرف جلاوطن کر دیا اور مغرب کے دیگر بلاد سے بھی ان کے آثار مٹا دیئے اور غمارہ مروانیہ کی اطاعت پر قائم ہو گئے اور انہوں نے اندلسیوں کی فوج کو مطیع بنا لیا اور حسن بن کنون ان کی حکومت کی طلب میں واپس آ گیا اور منصور بن ابی عامر کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا اور ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ادارسہ قبائل میں بکھر گئے اور روپوش ہو گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس نسب کے اشارہ سے بھی علیحدگی اختیار کر لی اور ان کی نوع بادیہ نشینی میں بدل گئی اور وہ عمر بن ادریس کے جملہ بربریوں میں سے دو آدمیوں میں سے جو اندلس چلا گیا اور وہ دو آدمی علی اور قاسم نے جو حمود بن میمون بن احمد بن علی بن عبداللہ بن عمر بن ادریس کے بیٹے تھے۔ جن کا دلیری اور شجاعت میں بڑا شہرہ تھا اور جب عامری حکومت کے خاتمہ کے بعد اندلس میں بربریوں کا فتنہ اٹھا اور بربریوں نے سلیمان بن حکم کو امیر مقرر کر کے المستعین کا لقب دیا۔ تو اس نے حمودہ ان دونوں بیٹوں کو مخصوص کر لیا اور انہوں نے بھی اس کی حکومت کی طرف بہت اچھی طرح توجہ دی۔ یہاں تک کہ جب وہ قرطبہ میں اس کی حکومت پر قابض ہو گیا اور اس نے مغاربہ کو حکومتیں دیں۔ تو اس نے اس علی بن حمود کو بھی طنجہ کی حکومت اور اس کے باپ کی دیگر عملداریوں کا حاکم مقرر کیا اور یہ وہاں فروکش ہو گیا اور ان کے ساتھ اپنے عہد کو دہرایا پھر اس نے بغاوت کر کے اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی اور اندلس کی طرف چلا گیا اور جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس نے قرطبہ کی حکومت سنبھال لی اور طنجہ کی امارت اپنے بیٹے یحییٰ کو دی پھر یحییٰ اپنے باپ کی فوتیدگی کے بعد اپنے چچا قاسم سے جھگڑا کرتے ہوئے اندلس چلا گیا۔ اور اس کے بعد اس کے بھائی ادریس نے طنجہ اور اس کے دیگر مضافات بلکہ عدوہ پر جو غمارہ کے مواطن میں سے ہے خود مختار حکومت قائم کر لی۔ پھر وہ اپنے بھائی یحییٰ کی وفات کے بعد مالقہ چلا گیا۔ پس اس نے ان کی حکومت کے آدمیوں کو طلب کیا اور اپنے بھتیجے حسن بن یحییٰ کو سبتہ اور طنجہ میں حاکم مقرر کیا اور نجا خادم کو اس کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اس کی نگرانی میں رہے اور جب ادریس فوت ہو گیا اور ابن بقیہ نے مالقہ پر اپنی مخصوص حکومت قائم کرنے کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے فارغ ہوا تو ان پر ٹوٹ پڑا۔ اس کے غمارہ کے قلعوں میں سے قلعہ شودان فوج کر لیا اور مغرب کے اس حصے کے سامنے اطاعت اختیار کر لی۔ تو اس نے اپنی توجہ سکوت کی طرف کر لی اور صالح بن عمران کی قیادت میں جو ملتونہ کے جوانوں میں سے تھا۔ فوج کو اس کے مقابلہ میں بھیجا۔ پس رعایا نے ان کے آنے سے خوشی منائی اور وہ ان پر ٹوٹ پڑے اور حاجب سکوت کو بھی اطلاع مل گئی۔ تو اس نے قسم کھائی کہ اس کی رعیت کا کوئی آدمی ان کے ڈھولوں کی آواز نہ سنے اور وہ طنجہ شہر میں چلا گیا۔ جو اس کی عملداری کی سرحد پر واقع ہے اور اس کی جانب اس کا بیٹا ضیاء الدولہ المعز وہاں پر حکمران تھا وہ ان کے مقابلہ کے لئے باہر نکلا اور طنجہ کے باہر دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ ہوئی اور سکوت کی فوجیں تتر بتر ہو گئیں اور مرابطین کی چکی آواز دینے لگی اور اس کی جان ان کی تلواروں کی دھاروں پر نکل گئی اور وہ طنجہ میں داخل ہو گئے اور اس پر قبضہ کر لیا اور ضیاء الدولہ سبتہ چلا گیا اور جب طاغیہ نے بلاد اندلس پر حملہ کیا اور ابن عباد نے اپنے فریادرس کو امیر المؤمنین یوسف بن تاشفین کی طرف بھیجا کہ وہ طاغیہ کے ساتھ جہاد کرنے اور مسلمانوں کے دفاع کے وعدے کو پورا کریں اور تمام اہل اندلس نے اسے جہاد پر آمادگی کے خطوط لکھے اور اس نے ۴۷۶ھ میں اپنے بیٹے المعز کو مرابطین کی تفرح میں سبتہ قرضہ المجاز کی طرف بھیجا پس اس نے ان سے خشکی میں جنگ کی اور ابن عباد کے بحری بیڑوں نے اُسے سمندر کی جانب سے گھیر لیا اور سبتہ میں زبردستی داخل ہو گئے اور ضیاء الدولہ کو گرفتار کر لیا اور اسے المعزہ کے پاس پہنچایا گیا۔ پس اس نے ان کے فاس کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے اس سے مال کا مطالبہ کیا اور اسے مقررہ وقت پر قتل کر دیا اور اس کے ذخائر پر اطلاع پا لی اور ان ذخائر میں یحییٰ بن علی بن حمود کی انگوٹھی بھی تھی اور اس نے اپنے باپ کو فتح کی چٹھی لکھی اور بنی حمود کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور بنی غمارہ سے ان کے آثار اور سلطنت مٹ گئی اور وہ باقی ماندہ ایام میں ملتونہ کی اطاعت گزاری کرنے لگے۔

اور جب مغرب میں مہدی کا ظہور ہوا اور اس کی وفات کے بعد موحدین کی پوزیشن مضبوط ہو گئی۔ تو اس کا خلیفہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حکومت پر قابض ہو گئے اور قبائل غمارہ نے ان کی اطاعت سے انکار کیا اور بیعت سے اختلاف کی وجہ سے اطاعت کرنے سے علیحدہ رہے اور ان کی اطاعت نہ کرنے کی وجہ سے ستبہ نے بھی بنی مرین کے ملوک کی اطاعت اختیار نہ کی اور ان کی بات شوریٰ تک پہنچی جسے فقیہ ابوالقاسم العزفی نے جو ان کے مشائخ میں سے تھا۔ ترجیح دی جیسا کہ ہم عنقریب تمام حالات کو بیان کریں گے۔ پھر قبائل غمارہ اور ان کے رؤساء کے درمیان جنگیں ہوئیں اور بنی مرین میں سے ایک گروہ مغرب میں طاغیہ السلطان کے پاس چلا گیا۔ یہ لوگ اپنی رضامندی سے آئے تھے اور دوسروں کو ان کے سرداروں نے طوعاً و کرہاً اطاعت میں شامل کیا۔ پس بنو مرین نے ان کی حکومت پر قبضہ کر لیا اور ان پر عادل مقرر کیا اور ان کے پیچھے پیچھے سبتہ چلے گئے اور ۷۳۲ھ میں العزفیین کی حکومت پر قبضہ کر لیا۔ اس کا تذکرہ ہم ان کی حکومت میں بیان کریں گے اور اس وقت انہیں بڑی کثرت اور عزت حاصل ہے اور ان کے حالات نہایت اچھے ہیں اور وہ حکومت کے خود مختار ہونے کے وقت سے اس کے اطاعت گزار اور ٹیکس گزار نہیں اور جب وہ بزدلی دکھاتے ہیں اور حکومت کے ساتھ جنگ کرنے میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ الحضرۃ سے ان کی طرف فوج بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اطاعت پر قائم ہو جاتے ہیں اور انہیں پہاڑوں کی دشواری کی وجہ سے غلبہ اور تحفظ حاصل ہے اور حکومت کا اعیاص میں سے جو شخص ان کے پاس جاتا ہے۔ وہ اسے پناہ دیتے ہیں اور اس پہاڑ کا حکمران یوسف بن عمر اور اس کے بیٹے ہیں۔ جنہیں اس میں عزت و ثروت حاصل ہے اور انہوں نے وہاں پر کارخانے اور پودے لگائے ہوئے ہیں اور سلطان نے ستبہ کے رجسٹر میں ان کے لئے عطیات مقرر کئے ہیں اور انہیں طنجہ کے میدان میں دوستی پیدا کرنے کیلئے جاگیریں دی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قاصیۃ المغرب میں یہ پہاڑ دنیا کے عظیم ترین پہاڑوں میں سے ہیں۔ کیونکہ ان کی جڑیں پاتال میں اور شاخیں آسمان میں ہیں اور ان کے اجسام فضا میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان کی قطاریں مغرب کے سبزہ زار پر تکونی دیوار کی طرح ہیں۔ جو اسفی کے قریب سے بحر محیط کے ساحل سے شروع ہوتے ہیں اور مشرق میں بے حد وحساب چلے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان کی انتہا برنیق کے سامنے ہوتی ہے۔ جو برقہ کے علاقے میں ہے اور یہ جگہ مراکش کے قریب ہے اور یہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے صحرا کی طرح اقل تک چلے جاتے ہیں اور اس میں سوار' سامنا اور سواحل مراکش سے ایک جانب ہو کر بلاد سوس ملک چلا جاتا ہے اور درعہ' قبلہ سے آٹھ روز یا اس سے زیادہ مسافت پر واقع ہے جس میں دریا بہتے ہیں اور زمین عام سرخ اور درختوں والی ہے اور اس کے درمیان درختوں کے سائے اور اس میں بہت کھیتیاں اور دودھ ہے۔

اور حیوانات اور شکار کی چراگاہیں بہت وسیع ہیں اور درختوں کے اُگنے کی جگہیں بہت اچھی ہیں اور ٹیکس بہت زیادہ جمع ہوتا ہے اور اسے مصامدہ کی ان قوموں نے آباد کیا ہے۔ جنہیں ان کے خالق کے سوا کوئی شمار نہیں کر سکتا اور انہوں نے وہاں پر قلعے' محلات اور عمارات بنائی ہیں اور دنیا کے دیگر علاقوں سے بے نیاز ہیں۔ پس آفاق کے تاجر اور نواح وامصار کے لوگ ان کے پاس آتے ہیں اور وہ آغاز اسلام سے لے کر اس سے پہلے کے ان پہاڑوں میں آنے والے ہیں اور انہوں نے ان میں سے کئی صوبوں کو وطن بنا لیا ہے۔ جن میں متعدد شعوب وقبائل کی وجہ سے متعدد ممالک اور عملداریاں پائی جاتی ہیں اور ان کی الگ الگ اقوام کی وجہ سے ان کے نام بھی الگ الگ ہیں اور ان کے دیار کی انتہا بنی فازان کی مشہور عمارت پر ہوتی ہے جہاں سے صیاد کے مواطن کا آغاز ہوتا ہے اور ان مواطن میں مصامدہ کے بہت سے قبائل آباد ہیں۔ جن میں مصرعہ' ہستانیہ' تمیل کیداویہ کنفیسہ' درپکر' معزوغیرہ' دکالہ' صاعہ' امادین' وازکیت' بنو ماکر' اپلنہ جسے ہپلانہ بھی کہا جاتا ہے۔ شامل ہیں۔ اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اپلان بن برنے معاہدہ سے رشتہ داری کی اور وہ ان کے حلیف تھے اور بطون

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہ یہ بات مشہور ہے اور اب ہم اس کا ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہ یہ بات مشہور و معروف ہے۔ یہاں تک کہ ملتونہ کی حکومت ان پر سایہ فگن ہوئی اور اس حکومت میں ان کی پوزیشن مضبوط ہوگئی اور اہل سلطنت اور حکومت میں انہیں بڑا مقام حاصل ہوا۔ یہاں تک کہ جب انہوں نے مراکش شہر کی حد بندی کی تو انہوں نے ان کو اپنے درن کے مواطن کے پڑوس میں اتارا تا کہ وہ دوسرے لوگوں سے ممتاز رہیں۔ آسانی سے اطاعت نہ کرنے والوں کو مطیع بنا کر رکھیں اور اس حکومت کے آغاز اور علی بن یوسف کے عہد میں ان کے مشہور امام محمد بن تومرت کا ظہور ہوا جو موحدین کی حکومت کا حکمران اور مہدی کے نام سے مشہور تھا۔ جو اصل میں معرغہ میں سے تھا۔ جو مصامدہ کے بطون میں سے ہے۔ جنہیں ہم نے شمار کیا ہے۔ اس کے باپ نے اس کا نام عبداللہ اور تومرت رکھا اور صغرسنی میں اسے امغارہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور وہ محمد بن عبداللہ بن وجیلہ ابن یامصال بن حمزہ بن عیسیٰ تھا جیسا کہ ابن رشتف سے بیان کیا ہے اور وہ ابن القطان نے اس کی تصدیق کی ہے اور مغرب کے بعض مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ وہ محمد بن تومرت بن نیطاؤس بن ساولا بن سفسون بن انکلدلیس بن خالد ہے اور بہت سے مورخین کا خیال ہے کہ اس کا نسب اہل بیت سے متعلق ہے اور وہ محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ہود بن خالد بن تمام بن عدنان بن سفیان بن عفوان بن جابر بن عطا بن رباح بن محمد ہے۔ جو سلیمان بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کی اولاد سے ہے۔ جو ادریس اکبر کا بھائی ہے اور اس کے بہت سے گھر والوں نے اس کے نسب کو مصامدہ اور اہل سوس میں بیان کیا ہے اور اس سلیمان کے متعلق ابن نخیل نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور وہ مغرب میں اپنے بھتیجے ادریس کے پاس چلا گیا اور تلمسان میں اترا اور اس کی اولاد مغرب میں پھیل گئی راوی بیان کرتا ہے کہ وہ سوس کا ہر طالبی اس کی اولاد میں سے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ادریس کے ان قرابتداروں میں سے ہے۔ جو اُسے مغرب میں آ ملے تھے اور رباح جو اس نسب کا ستون ہے۔ وہ ابن یسار بن عباس بن محمد بن حسن ہے۔ دونوں صورتوں میں طالبی کی نسبت صرغہ میں واقع ہوتی ہے۔ جو مصامدہ کے قبائل میں سے ہے اور اس کی جڑیں ان میں پیوست ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عقائد سلفیہ میں کامیابی حاصل کرنے اور ان عقلی دلائل سے جو اہل بدعت کے سینے میں گھس جاتے ہیں عقائد کے دفاع میں ان کے طریقے کو مستحسن خیال کیا اور متشابہ آیات اور احادیث کی تاویل میں ان کی رائے کو اختیار کیا۔ حالانکہ اہل مغرب تاویل میں ان کی اتباع کرنے سے علیحدگی اختیار کیے ہوئے تھے اور سلف کی اقتداء میں تاویل کے ترک کرنے اور متشابہات کے اقرار کرنے میں ان کی رائے کو اختیار کیے ہوئے تھے۔ پس اس نے اہل مغرب کو اس بارے میں سمجھایا اور انہیں تاویل کے قول اور شام عقائد میں اشعری مذاہب کو اختیار کرنے پر آمادہ کیا اور ان کی امامت اور ان کی تقلید کے وجوب کا اعلان کیا اور ان کی رائے کے مطابق عقائد میں المرشدۃ فی التوحید جیسی کتاب تالیف کی اور وہ امامیہ شیعہ کی طرح امام کی عصمت کا بھی قائل تھا اور اس نے اس بارے میں اپنی کتاب الامامیہ تالیف کی جس کا آغاز اس نے اپنے قول اعزما یطلب سے کیا اور یہ ابتدائیہ ہی اس کتاب کا لقب بن گیا اور وہ بلاد مغرب کے پہلے شہر طرابلس میں اپنے اس مذہب کا اہتمام کرتے ہوئے اترا اور علماء مغرب نے اس سے جو انحراف اختیار کیا تھا۔ اس پر نکیر کی اور مقدور بھر اوامر و نہی کرنے اور تدریس علم و امر میں لگ گیا۔ یہاں تک کہ اُسے اس کے باعث تکالیف پہنچیں جنہیں اس نے اپنے اعمال صالحہ میں سے خیال کیا اور جب وہ بجایہ میں داخل ہوا تو ان دنوں وہاں پر عزیز بن منصور بن ناصر بن علناس بن حماد صنہاجہ کے امراء میں سے تھا اور وہ عیب دار لوگوں میں سے تھا۔ پس اس نے اسے اور اس کے اتباع کو سختی سے منع کیا اور ایک روز انہیں بڑے کاموں کو راستوں میں روکنے کے درپے ہو گیا۔ جس کے باعث گھبراہٹ میں ڈالنے والی آواز پیدا ہوئی۔ جسے سلطان اور خواص نے ناپسند کیا اور انہوں نے اس کے متعلق مشورہ کیا۔ تو وہ وہاں سے خوفزدہ ہو کر نکلا اور ملالہ چلا گیا۔ جہاں ان دنوں قبائل ضہاجہ میں سے بنو ورپاعل تھے۔ جنہیں اعتزاز اور قوت و شوکت حاصل تھی۔ پس انہوں نے اسے پناہ دی اور بجایہ کے سلطان نے ان سے مطالبہ کیا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

روتی ہوئی اپنے بھائی کے پاس آئی تو اس نے فقہا کے ساتھ اس کی شہرت کے متعلق گفتگو کی اور وہ اس کے متعلق غصے اور حسد سے بھرے ہوئے تھے کیونکہ وہ متشابہ کی تاویل میں اشعری مذہب کو اختیار کئے ہوئے تھے اور سلف کے مذہب پر ان کے جمود اختیار کرنے کی وجہ سے ان پر نکیر کرتا تھا اور اس کے خیال میں جمہور نے اسے تجسیم کی تلقین کی اور وہ اشعریہ کے ایک قول کے مطابق ان کی تکفیر کرتا تھا۔ پس وہ اس رائے کی طرف مائل ہو گیا۔ پس انہوں نے امیر کو اس کے خلاف بھڑکایا۔ تو اس نے اسے ان کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لئے بلایا اور یہ ان پر غالب آ گیا اور اپنی جگہ سے باہر چلا گیا اور ان کو لڑتا چھوڑ گیا پس وہ اس دن اغمات چلا گیا اور اپنی عادت کے مطابق بُری باتوں سے روکنے لگا اور وہاں کے لوگوں نے علی بن یوسف نے اس کے خلاف بھڑکایا اور اس کے حالات سے برا شگون لیا۔ پس وہ اس کے شاگرد جو اس کے ساتھیوں میں سے تھے۔ وہاں سے نکل گئے اور اس نے اپنے اصحاب میں سے اسماعیل بن ابکیک کو بلایا اور وہ اس کی قوم کے بہادروں میں سے ہے اور سب سے پہلے وہ مسیفوہ اور پھر ہستانہ گیا اور ان کے اشیاخ میں سے عمر بن یحییٰ بن محمد دانودین بن علی سے ملا جو ابو حفص کہلاتا تھا اور ابن فعستانہ اس کے گھر کو بنی خاصکات میں جانتا تھا اور ان کو نصاب کہتے ہیں۔ کہ فصکات' دانودین کا جد ہے اور حفستانہ کو ان کی زبان میں حفسی کہا جاتا ہے۔ اس لئے عمر حفسی کے نام سے معروف تھا اور ان کے نسب کی تحقیق کا بیان ان کی حکومت کے بیان میں آئے گا پھر مہدی انہیں چھوڑ کر ایکپلین کی طرف کوچ کر گیا۔ جو بلاد معرغہ میں سے ہے اور وہ اپنی قوم کے ہاں مہمان اترا۔ ۵۱۵ھ کا واقعہ ہے اور اس نے عبادت کے لئے رابطہ پیدا کیا اور طلبہ اور قبائل اس کے پاس اکٹھے ہو کر آئے اور وہ انہیں بربری زبان میں المرشدۃ فی التوحید کی تعلیم دیتا تھا اور اس کے راستے میں اس کی بڑی شہرت ہو گئی اور فقیہ العلمیہ نے امیر علی بن یوسف کی مجلس کے ذریعے اُسے پکڑنے کا ارادہ کیا اور وہ مالک بن وہیب تھا۔ جس نے اسے اکسایا تھا اور وہ قیافہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پھران کے ساتھ کیدموبہ اور کبقیسہ بھی شامل ہو گئے اور جب اس کی بیعت مکمل ہو گئی تو انہوں نے اسے مہدی کا لقب دیا اور اس کے قبل اس کا لقب امام تھا اور وہ اپنے اصحاب کو طلبہ اور اہل دعوت کو موحدین کہتا تھا اور جب اس کے پچاس اصحاب تو اس نے ان کا نام ایت الخمسین رکھا اور سوس کے عامل ابوبکر بن محمد ملتونی نے ہرغہ میں ان کے مکان پر چڑھائی کی۔ تو انہوں نے اپنے خشتانہ بھائیوں سے کمک مانگی پس وہ اس کے پاس اکٹھے ہو کر آئے اور ملتونی فوج پر ٹوٹ پڑے اور انہیں فتح کی آواز آئی اور امام نے ان سے اس بات کا وعدہ کیا تھا۔ پس انہوں نے اس کے متعلق غور وفکر کیا اور سب کے سب اس کی دعوت میں شامل ہو گئے اور ملتونی فوجیں یکے بعد دیگر کئی بار ان کے مقابلہ میں آئیں۔ مگر انہوں نے انہیں منتشر کر دیا اور وہ اپنی بیعت کے تین سالوں میں جبل تنمیلل میں منتقل ہو گیا اور اسے اپنا وطن بنا لیا اور اس نے ان کے درمیان اور وادیٔ نفیس کے قریب اپنا گھر اور مسجد بھی بنائی اور مصامدہ میں سے جس شخص نے اس کی بیعت کرنے میں تخلف کیا اس نے اس سے جنگ کی یہاں تک کہ وہ سیدھے ہو گئے۔ پس اس نے اولاد حضرجہ کے ساتھ جنگ کی اور کئی بار ان پر حملہ آور ہوا اور انہوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی۔ پھر اس نے ہسکورہ کے ساتھ جنگ کی اور ان کے ساتھ ابودونہ ملتونی بھی تھا۔ پس یہ ان پر غالب آ گیا اور واپس لوٹ آیا اور بنو واسکیت نے اس کا پیچھا کیا تو موحدین نے ان پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا اور قیدی بنا لیا۔ پھر اس نے بلد غجرامہ سے جنگ کی اور اس نے اسے فتح کر لیا تھا اور اس نے اپنے احجاب میں سے شیخ ابومحمد عطیہ کو چھوڑا تھا۔ پس اس نے اس سے خیانت کی اور اسے قتل کر دیا پس اس نے ان سے جنگ کی اور ان کو لوٹا اور تنمیلل کی طرف واپس آ گیا اور وہاں پر اقامت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ بشیر کا معاملہ پیش آیا اور اس نے موحد کو منافق سے جدا کیا اور وہ ملتونہ کو حشم کہتے تھے۔ پس اس نے ان سے جنگ کرنے کا عزم کیا اور معاہدہ میں سے تمام اہل دعوت کو جمع کیا اور ان پر چڑھائی کر دی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

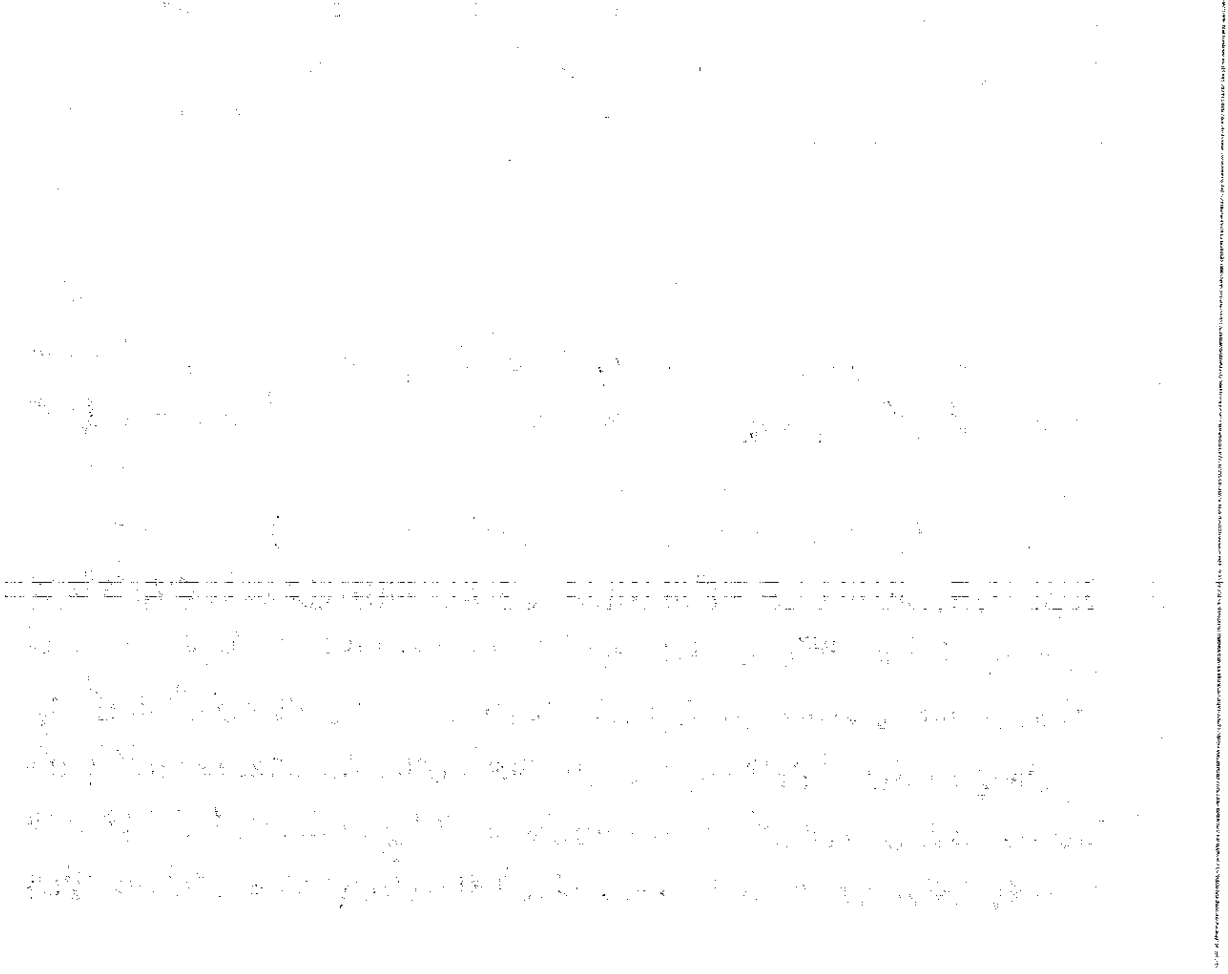

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں جب ۲۲ھ میں مہدی فوت ہو گیا تو اس نے اپنے بعد اپنے سب سے بڑے صحابی عبدالمؤمن بن علی کومی کے متعلق وصیّت کی کہ وہ اس کی حکومت کو سنبھالے۔ ہم قبل ازیں اس کے اور اس کے نسب کے متعلق اس کی قوم کے حالات میں بیان کر چکے ہیں۔ پس اس نے تیملل میں اس کے گھر کے پاس اس کی مسجد میں اسے دفن کر دیا اور اس کے اصحاب پھوٹ پڑنے سے ڈر گئے اور انہیں توقع تھی کہ مصامدہ عبدالمؤمن بن علی کی حکومت سے ناراض ہوں گے۔ کیونکہ وہ ان کے قبیلے میں نہیں ہے۔ پس انہوں نے حکومت کے معاملہ کو مؤخر کر دیا یہاں تک کہ لوگوں کے دلوں میں دعوت کی شادمانی رچ بس جائے اور انہوں نے اس کی موت کو پوشیدہ رکھا اور تین سال تک اس کی بیماری کے متعلق خلاف واقعہ جھوٹ بولتے رہے اور نماز میں سنت کو قائم کرتے رہے اور تنخواہ دار گوہ اس کے اصحاب کو اس کے گھر لاتا رہا گویا اس نے انہیں اپنی عبادت کے لئے مختص کیا ہے پس وہ اس کی قبر کے اردگرد بیٹھ جاتے اور اپنے حالات کے متعلق گفتگو کرتے اور پھر وہ اپنے ارادوں کو پورا کرنے کے لئے باہر نکلتے اور عبدالمؤمن انہیں تلقین کرتا حتیٰ کہ جب ان کی حکومت مستحکم ہو گئی اور سب کے دلوں میں دعوت جاگزیں ہو گئی۔ تو انہوں نے اپنے حالات سے پردہ اٹھایا اور عشرہ میں سے جو آدمی باقی رہ گئے تھے۔ انہوں نے عبدالمؤمن کو مقدم کرنے میں مدد دی اور اس میں سب سے زیادہ کردار شیخ ابوحفص نے ادا کیا اور ہنستانہ اور باقی ماندہ مصامدہ نے اس پر غلبہ حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے لوگوں کو مہدی کی موت کے متعلق اطلاع دے دی اور اس نے اپنے ساتھی کے متعلق بھی بتا دیا اور یحییٰ بن یعمور نے روایت کی ہے کہ وہ اپنی نمازوں کے بعد دعا کیا کرتا تھا کہ اے اللہ افضل ساتھی کے متعلق برکت دے پس سب لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے ۲۴ھ میں تیملل شہر میں اس کی بیعت پر اتفاق کر کے اطاعت اختیار کر لی۔ پس اس نے موحدین کی حکومت سنبھال لی اور دور دور تک جنگیں کیں اور اس نے تادلہ پر حملہ کیا اور وہاں قیام کیا اور ان میں سے کچھ آدمیوں کو قتل کر دیا پھر اس نے درعہ سے جنگ کی اور ۲۶ھ میں اس پر قبضہ کر لیا پھر اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حکومت کو سنبھال لیا اور وہ اپنی انہی جنگوں میں مصروف تھا کہ اس کا گھیراؤ کر لیا گیا اور وہ اپنے باپ کے بعد بنی ملتونہ اور مسوقہ کے فتنہ سے افسردہ ہو گیا پس مسوفہ کے امراء جیسے بدران بن محمد اور یحییٰ بن ناکفتن اور یحییٰ بن اسحاق جو انکارہ نام سے مصروف تھا اور تلمسان کا والی تھا۔ دہشت زدہ ہو کر عبدالمؤمن کے ساتھ جا ملے اور اس کی دعوت میں شامل ہو گئے اور ملتونہ نے ان کے اور باقی ماندہ مسوفہ کے عہد کو توڑ دیا اور عبدالمؤمن اپنے حال پر قائم رہا۔ پس اس نے سبتہ سے جنگ کی مگر اسے سر نہ کر سکا اور اس کے دفاع میں قاضی عیاض نے بڑا کردار ادا کیا۔ جو اپنے دین ابوت اور منصب کی وجہ سے ایک مشہور آدمی تھا اور ان دنوں سبتہ کا رئیس تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آخری ایام میں حکومت اس سے ناراض ہو گئی اور وہ سبتہ سے جلاوطن ہو کر تادلہ میں فوت ہو گیا جہاں وہ صحرا میں قضا کا کام کرتا تھا اور عبدالمؤمن اپنی جنگوں میں دیر تک مصروف رہا اور جبال غیاثہ اور بطویہ تک پہنچ گیا اور اُسے فتح کر لیا۔ پھر وہ ملویہ آیا اور اس کے قلعوں کو فتح کر لیا۔ پھر اس نے بلاد زناتہ کو روند ڈالا اور قبائل مدیونہ نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے یوسف بن دانودین اور ابن مومو کی نگرانی کے لئے ان کی طرف موحدین کی فوج بھیجی پس محمد بن یحییٰ بن فانول عامل تلمسان اپنی ملتونی اور زناتی فوجوں کے ساتھ نکلا تو موحدین نے اسے شکست دی اور ابن فانو قتل ہو گیا اور زناتہ کی فوج منتشر ہو گئی اور اپنے ملک کی طرف واپس آ گئی اور ابن تاشفین نے تلمسان پر ابوبکر بن مزدلی کو حاکم مقرر کیا اور ابوبکر بن ماخوخ اور یوسف بن بدر جو بنی مانوہ امراء تھے۔ ریف میں عبدالمؤمن کے مکان پر پہنچے تو اس نے ابن یغمور اور ابن دانودین کو موحدین کی فوج میں ان کے ساتھ بھیجا۔ پس انہوں نے بلاد عبدالواد اور بنی ماجدی میں خوب خونریزی کی اور انہیں قیدی بنایا اور ملتونی فوجوں نے ان کی مدد کی اور رومی سالار برتیز بھی ان کے ساتھ تھا۔ پس یہ لوگ منداماس میں اترے اور زناتہ یعنی یلومی اور عبدالواد میں ان کے خلاف اکٹھے ہو گئے اور ان کا سردار حمامہ بن مطہر تھا۔ نیز بنی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور غنائم لے کر واپس آیا اور عبدالمؤمن کی فوج سے موحدین نے ان کا راستہ روکا۔ تو اس نے انہیں قتل کر دیا اور رو بر تیر بھی قتل ہو گیا۔ پھر اس نے بلاد بنی نوما کی طرف ایک اور دستہ بھیجا جس سے تاشفین بن ماخوخ اور اس کے ساتھی موحدین نے جنگ کی اور واپسی پر بجایہ کی فوج کی راہ میں حائل ہو گئے اور اس سے بہت کچھ حاصل کیا اور تاشفین کو یہ جنگیں پے در پے پیش آئیں۔ پس اس نے دھران کی طرف کوچ کا ارادہ کر لیا اور اپنے ولی عہد بیٹے کو ملتونہ کی ایک جماعت کے ساتھ مراکش کی طرف بھیجا اور اس کے احمد بن عطیہ کاتب کو بھی بھیجا اور خود ۵۳۹ھ میں دھران کیطرف چلا گیا اور وہاں ایک ماہ قیام کر کے اپنے بحری بیڑے کے سالار محمد بن میمون کا انتظار کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے مریہ سے دس ایرانی بحری بیڑے اس کے پڑاؤ کے قریب بھیج دیئے اور عبدالمؤمن بھی تلمسان سے چل پڑا اور اس نے اپنی ہراول فوج میں شیخ ابوحفص عمر بن یحیٰی اور زناتہ میں سے بنی مانو کو بھیجا۔ پس انہوں نے بلاد بنی پلومی، بنی عبدالواد، بنی ورسیفین اور بنی توجین ہیں۔ آ کر خوب خونریزی کی یہاں تک کہ وہ ان کی دعوت میں شامل ہو گئے اور عبدالمؤمن کے پاس ان کے رؤساء کا ایک وفد آیا۔ جس میں سید الناس بن امیر الناس شیخ بنی پلومی بھی تھا۔ پس وہ انہیں اچھی طرح ملا اور انہیں دھران کی طرف موحدین کی فوج میں لے گیا۔ پس انہوں نے ملتونہ کو ان کے پڑاؤ میں فتح کر لیا اور انہیں منتشر کر دیا اور تاشفین نے ایک ٹیلے پر پناہ لی۔ تو انہوں نے اس کا گھیراؤ کر لیا اور اس کے اردگرد آگ جلا دی یہاں تک کہ ان کو رات نے آ لیا اور تاشفین قلعے سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر نکلا اور پہاڑ کے ایک کنارے پر گر کر ۲۷ رمضان ۵۳۹ھ کو فوت ہو گیا اور اس نے اس کے سر کو تمیلیل کی طرف بھیج دیا اور فوج کا دستہ دھران کی طرف چلا گیا۔ پس وہ اہل دھران کے ساتھ محصور ہو گئے۔ یہاں تک کہ پیاس نے ان کو مصیبت میں ڈال دیا اور ان سب نے اس سال عید الفطر کے دن عبدالمؤمن کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور ملتونہ کی شکست کے ساتھ تاشفین کے قتل کی خبر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طرف بھاگ گیا اور وہاں ابن غانیہ کے پاس اندلس چلا گیا اور عبدالمؤمن کو فاس کے متعلق اطلاع ملی جبکہ وہ ملنا سہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ تو وہ فاس کی طرف واپس آ گیا اور ابراہیم بن جامع کو اس کا حاکم مقرر کیا۔ کیونکہ اس نے جب تلمسان کو فتح کیا تو عبدالمؤمن کی طرف چلا گیا اور اس وقت وہ فاس کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ پس راستے میں اسے امیر بنی مرین مخصب بن عسر ملا اور انہوں نے اس سے اور اس کے ساتھیوں سے تکلیف اٹھائی پس عبدالمؤمن نے یوسف وانودین عامل تلمسان کی طرف لکھا کہ وہ ان کی طرف فوج بھیجے پس اس نے بنی عبدالواد کے شیخ عبدالحق بن منقاد کے ساتھیوں کو بھیجا۔ جنہوں نے بنی مرین پر حملہ کر دیا اور مخصب نے ان کے امیر کو قتل کر دیا اور جب عبدالمؤمن نے فاس سے مراکش کی طرف کوچ کیا تو اُسے راستے میں اہل سبتہ کی بیعت کی خبر پہنچی تو اس نے ہنستانہ کے مشائخ میں سے یوسف بن مخلوف کو ان کا حاکم مقرر کر دیا اور وہ سلا کے پاس سے گزرا اور تھوڑی سی جنگ کے بعد اسے فتح کر لیا اور وہاں ابن عشرہ کے گھر میں اترا پھر مراکش کی طرف گیا اور شیخ ابوحفص کو برغواطہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا۔ پس اس نے ان میں خوب خونریزی کی اور واپس آ گیا اور وہ اسے اس کے راستے میں ملا اور سب کے سب مراکش پہنچ گئے اور عطہ کی فوج بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئی۔ پس موحدین نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں بھی خوب قتلام کیا اور ان کے اموال اور عورتوں کو لوٹ کر لے گئے اور مراکش میں نو ماہ تک رہے اور ان کا امیر اسحاق بن علی بن یوسف تھا۔ جب انہیں اس کے باپ کی وفات کی خبر پہنچی تو انہوں نے چھوٹا بچہ ہونے کی حالت ہی میں اس کی بیعت کر لی اور جب ان کا محاصرہ طول پکڑ گیا اور بھوک نے ان کو تکلیف میں ڈالا تو وہ موحدین کے مقابلہ میں نکلے اور شکست کھائی اور موحدین نے ان کا تعاقب کر کے انہیں قتل کیا اور ۴۱ھ کے شوال کے آخر میں شہر میں داخل ہو گئے اور عام مسلمین قتل ہو گئے اور اسحاق اپنی قوم کے سرداروں کے ساتھ قصبہ کی طرف بھاگ گیا۔ پھر انہوں نے موحدین کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور اسحاق کو عبدالمؤمن کے سامنے حاضر کیا گیا تو موحدین نے اُسے اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیا اور اس کام میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے قبضہ میں آ گیا۔تو عبدالمؤمن نے اسے معاف کر دیا اور جب وہ فاس آیا تو اس ابوحفص نے بھاگ جانے کا ارادہ کر لیا۔ تو اس نے اسے راستے میں ہی گرفتار کر لیا اور اس نے عذر کیا تو اس نے اس کے عذر کو قبول نہ کیا اور قتل کر دیا اور اس کا بیٹا احمد مراکش میں اسحاق بن علی کا کاتب تھا۔ پس سلطان کے عفو نے اسے ان لوگوں میں شامل کر دیا جنہیں اس نے اس خباثت میں شامل کیا تھا اور وہ شیخ ابوحفص کے ذی وجاہت لوگوں میں شامل ہو گیا اور اس نے اسے تحریرات لکھنے کے لئے طلب کیا۔تو اس نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور عبدالمؤمن نے اس کی تحریر پر اطلاع پا کر اس کی تحسین کی پس اس نے پہلے اس سے تحریرات لکھوائیں پھر اس کا مرتبہ اس کے ہاں بلند ہو گیا اور اس نے اسے وزیر بنا لیا اور حکومت میں اس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور اس نے فوجوں کی کمان کی اور اموال کو جمع اور خرچ کیا اور سلطان کے ہاں وہ رتبہ حاصل کیا جو اس کی حکومت میں کسی کو حاصل نہ تھا۔ یہاں تک کہ اس کے متعلق شکایت ہوئی کہ وہ جہاد میں بہت نرمی کرتا ہے اور اسی میں اس کی موت واقع ہوئی اور ۵۳ھ میں خلیفہ نے اسے الگ کر دیا اور جیسا کہ مشہور ہے اسے اس کے قید خانے میں قتل کر دیا اور جب شیخ ابوحفص ماسہ کی جنگ سے واپس آیا تو اس نے مراکش میں چند روز آرام کیا پھر جبال درن میں ماسہ کے داعی کی دعوت کے علمبرداروں سے جنگ کرنے کے لئے چلا گیا۔پس اس نے اہل نفیس اور ہپلانہ پر حملہ کر دیا اور ان میں خوب قتل عام کیا اور قیدی بنائے یہاں تک کہ انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور یہ واپس لوٹ آیا۔ پھر یہ ہسکورہ کی طرف گیا اور ان پر حملہ کر کے ان کے قلعوں کو فتح کر لیا پھر اس نے سجلماسہ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور مراکش کی طرف واپس آ گیا۔ پھر ثالثہ برغواطہ کی طرف گیا۔تو انہوں نے ایک بار اس سے جنگ کی پھر اسے شکست دے دی اور مغرب میں جنگ کی آگ بھڑک اٹھی اور اہل سبقہ نے بغاوت کر دی اور یوسف بن مخلوف تیملی کو باہر نکال کر اسے اور اسکے موحد ساتھیوں کو قتل کر دیا اور قاضی عیاض سمندر کو عبور کر کے یحییٰ بن علی غانیہ المسوفی کے پاس اندلس چلا گیا اور اس نے ملاقات کر کے اس سے سبقہ کے والی کا مطالبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہ اس نے تاشفین بن علی کے قتل اور فاس میں موحدین کے ساتھ جنگ کرنے کے بارے میں لمتونین سے رابطہ کیا اور ان کے بحری بیڑے کا سالار علی بن عیسیٰ بن میمون تھا۔ اس نے ملتونہ کی اطاعت چھوڑ دی اور جزیرہ قادس میں چلا گیا اور عبدالمؤمن کو فاس کے محاصرہ میں اس کی جگہ پر جا کر ملا اور اس کی دعوت میں داخل ہو گیا اور فاس کی جامع مسجد میں اس کے لئے خطبہ دیا۔ یہ پہلا خطبہ تھا۔ جو اندلس میں ۵۴۰ھ میں ان کے لئے دیا گیا اور حاکم مرتلہ اندلس میں دعوت کے قائم کرنے والے احمد بن قیسی نے ابوبکر بن جبس کو عبدالمؤمن کی طرف ایلچی بنا کر بھیجا۔ اس نے تلمسان میں اس سے ملاقات کی اور اپنے صاحب کا خط اسے دیا۔ خط میں مہدی کی جو تعریف لکھی تھی۔ اس پر اس نے برا منایا اور کوئی جواب نہ دیا اور سدراتی بن وزیر جو بطلیوس، باجہ اور غرب الاندلس کا حاکم تھا۔ اسے احمد بن قیسی پر بڑا غلبہ حاصل تھا اور اس نے اسے مرتلہ پر غالب کیا۔ پس احمد بن قیسی علی بن عیسیٰ بن میمون کی مداخلت کی وجہ سے مراکش کی فتح کے بعد سمندر عبور کر کے عبدالمؤمن کے پاس چلا گیا اور سبتہ میں اترا پس یوسف بن مخلوف نے اُسے بڑا صاحب عظمت خیال کیا اور اس نے عبدالمؤمن سے مل کر اسے اندلس کی حکومت کے متعلق رغبت دلائی اور ملثمین کے خلاف برانگیختہ کیا پس اس نے اس کے ساتھ برار بن محمد المسوفی کی نگرانی کے لئے موحدین کی فوج بھیج دی۔ جو عبدالمؤمن کو تاشفین کے جملہ ساتھیوں میں سے دیکھتا تھا اور اسے وہاں پر رہنے والوں ملتونہ کے ساتھ جنگ اور بغاوت کا افسر مقرر کر دیا اور اسے موسیٰ بن سعید کی نگرانی کے لئے ایک اور فوج سے مدد دی اور اس کے بعد عمر بن صالح ضہاجی کی نگرانی کے لئے ایک اور فوج دی اور جب یہ اندلس پہنچے تو عمر بن عزرون کے پاس اترے جو بشر بس کے باغیوں میں سے تھا۔ پھر انہوں نے بلہ کا قصد کیا۔ وہاں پر یوسف بن احمد بن بطروجی باغی تھا۔ پس اس نے ان کی اطاعت اختیار کر لی۔ پھر انہوں نے مرتلہ کا قصد کیا۔ یہ احمد بن قیسی کا اطاعت گزار تھا۔ پھر انہوں نے شلب کا قصد کیا اور اسے فتح کر لیا اور وہاں سے ابن قیسی کو پکڑ لیا پھر انہوں نے باجہ اور بطلیوس پر حملہ کیا۔ تو حاکم باجہ سدراتی بن وزیر نے ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دعوت میں شامل تھے اور ابن یسیٰ سلف میں اور علی بن یسیٰ بن میمون جزیرہ قادس میں اور محمد بن انجام بطلیوس شہر میں واپس پلٹ آئے اور ابوالغمر بن عزرون، بشریش اور رندہ اور ان کی جہات میں موحدین کی اطاعت پر ثابت قدم رہا اور ابن غانیہ جزیرہ خضراء پر غالب آ گیا اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ اہل ستیہ نے بغاوت کر دی اور اشبیلیہ میں موحدین کا تنگ حال ہو گئے۔ پس عیسیٰ اور مہدی کا بھائی عبدالعزیز اور ان دونوں کا عم زاد بعلتین اپنے ساتھیوں کے ساتھ اشبیلیہ سے نکل کر جبال بستر میں چلے گئے اور ابوالغمر بن عزرون ان کے پاس آیا اور جزیرہ کے محاصرہ پر ان کا اتفاق ہو گیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اسے فتح کر لیا اور وہاں جو ملتونی موجود تھے۔ انہوں نے ان کو قتل کر دیا اور مہدی کا بھائی مراکش چلا گیا اور عبدالمؤمن نے یوسف بن سلیمان کو موحدین کی ایک فوج کے ساتھ اشبیلیہ روانہ کیا اور بران بن محمد کو خراج کے لئے باقی رکھا پس یوسف فوج لے کر نکلا اور اس نے بطروجی کی عملداری بلبلہ اور طلیطلہ پر قبضہ کر لیا اور ابن قیسی نے شلب میں یہی کام کیا اور پھر جبرہ پر غارت گری کی اور حاکم شتمریہ عیسیٰ بن میمون نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور ان کے ساتھ مل کر جنگ کی اور حاکم بطلیوس محمد بن علی بن الحاج نے اسے اپنے تحائف بھیجے پس وہ قبول ہو گئے اور ان کا خیال رکھا گیا اور یوسف اشبیلیہ کی طرف واپس لوٹ آیا۔ اس اثناء میں طاغیہ نے قرطبہ میں یحییٰ بن علی بن غانیہ پر سختی کی اور اس کی جہات پر زیادتی کی۔ یہاں تک کہ وہ ماسہ اور رندہ سے دستبردار ہو گیا اور وہ اشبونہ، طرشوشہ، لاردہ، افرانہ اور شتمریہ وغیرہ اندلسی قلعوں پر غالب آ گیا اور اس نے ابن غانیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے اپنے گھر میں اور آگے بڑھنے دے۔ یا اس کے لئے قرطبہ کو خالی کر دے اور ابن غانیہ نے بران بن محمد کو اس کے پاس بھیجا اور ماتجیہ میں دونوں کی ملاقات ہوئی اور بران نے اسے ضمانت دی کہ اگر وہ قرطبہ اور قرمونہ کو چھوڑ دے۔ تو وہ خلیفہ کی مدد کرے گا۔ پس باقماطہ نے خیانت کی اور انہیں قلعہ ابن سعید سے الگ کرے گا پس باقماطہ نے خیانت کی اور انہیں قلعہ ابن سعید سے الگ کر دیا۔ اور طاغیہ، جہان سے چلا گیا اور وہ خود غرناطہ چلا گیا جہاں پر میمون بن بدر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتح افریقہ کے حالات: پھر عبدالمؤمن کو اطلاع ملی کہ امراء کے اختلاف اور عربوں کی چیرہ دستیوں اور خرابی وفساد نے افریقہ کو اس کے خلاف برانگیختہ کر دیا ہے اور یہ کہ انہوں نے قیروان کا محاصرہ کر لیا ہے اور موسیٰ بن یحییٰ ریاحی مرداسی نے باجہ شہر میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ پس اس نے شیخ ابوحفص اور ابوابراہیم وغیرہ مشائخ سے مشورہ کرنے کے بعد افریقہ سے جنگ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ پس انہوں نے اس سے موافقت کی اور وہ ۴۶ھ کے آخر میں مراکش سے جہاد کی بات کو پوشیدہ رکھ کر چلا۔ یہاں تک کہ سبتہ پہنچ گیا اور اہل اندلس کے احوال کی وضاحت طلب کی پھر سبتہ سے پوشیدہ طور پر مراکش کی طرف کوچ کر گیا اور جلدی سے باجہ گیا اور غفلت کے وقت جزائر میں داخل ہو گیا اور حسن بن علی حاکم مہدیہ اس کے پاس آیا تو اس نے اُسے اپنے ساتھ رکھ لیا اور ام العلو میں ضبہاجہ کی فوجوں نے اسے روکا۔ تو اس نے انہیں شکست دی اور دوسرے دن بجایہ پر حملہ کر کے اس میں داخل ہو گیا اور یحییٰ بن عزیز دو بحری بیڑوں میں سوار ہو کر آ گیا۔ جنہیں اس نے اس کام کے لئے تیار کیا تھا اور اس کے ذخائر واموال کو ان میں اٹھا کر قسطینہ چلا گیا۔ یہاں تک کہ اس کے بعد عبدالمؤمن کے امان دینے پر وہاں سے آ گیا اور مراکش میں فوجی وظیفہ اور حفاظت کے تحت رہا۔ یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔ پھر عبدالمؤمن نے اپنے بیٹے عبداللہ کی سرکردگی میں موحدین کی فوجوں کو قلعہ کی طرف بھیجا۔ جہاں پر جوش بن عبدالعزیز ضبہاجہ کی فوجوں کے ساتھ مقیم تھا پس یہ قلعہ میں گھس گیا اور ان میں سے جو آدمی وہاں موجود تھے انہیں قتل کر دیا اور ان کے گھروں کو جلا دیا اور جوش قتل ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ وہاں پر قتل ہونے والوں کی تعداد اٹھارہ ہزار تھی اور موحدین کے ہاتھ غنائم اور قیدیوں سے بھر گئے اور افریقہ میں رہنے والوں اشجع، رغبی، ریاحی اور مسری عربوں کو یہ اطلاع ملی تو انہوں نے باجہ کے باہر پڑاؤ ڈال لیا اور اپنے بادشاہ یحییٰ بن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بقیہ اندلس کی فتح: اور ۴۹ھ میں اسے مراکش میں اطلاع ملی کہ یحییٰ بن یغمور حاکم اشبیلیہ نے اہل لبلہ کو ذہنی کی خیانت کی وجہ سے قتل کر دیا ہے اور اس نے اس بارے میں ان کی معذرت کو قبول کر لیا اور یحییٰ بن یغمور پر ناراض ہو کر اسے اشبیلیہ کی حاکمیت سے معزول کر کے ابو محمد عبداللہ بن ابی حفص بن علی تمیلیلی کو وہاں حاکم مقرر کر دیا اور قرطبہ میں ابوزید بن بکیث کو مقرر کیا اور اس نے عبداللہ بن یعمان کو بھیجا۔ جو ابن یغمور کو گرفتار کر کے الحضرۃ لے آیا اور اس نے اسے اس کے گھر میں نظر بند کر دیا۔ یہاں تک کہ اس نے اُسے اپنے بیٹے سید ابوحفص کے ساتھ تلمسان بھیجا اور اندلس کی پوزیشن درست ہو گئی اور میمون بن بدر ملتونی' موحدین کے لئے غرناطہ سے نکل گیا۔ تو انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور اس نے سید ابوسعید حاکم سبتہ کو عبدالمؤمن کے بیٹے کے عہد کے ساتھ اس کی طرف بھیجا اور ملثمین مراکش چلے گئے اور سید ابوسعید نے مریہ شہر سے جنگ کی۔ یہاں تک کہ اس نے وہاں کے تمام نصاریٰ کو امان دے دی۔ اور جب ابن مودھشی نے جو شرق اندلس کا باغی تھا۔ انہیں مدد دی اور طاغیہ بھی ان کا ساتھ دیا تھا۔ تو اس کے بعد وزیر ابوحفص بن عطیہ اس کام کے لئے وہاں آیا اور سب کے سب مدافعت سے عاجز آ گئے۔ پھر ۵۱ھ میں اشبیلیہ کے شیوخ عبدالمؤمن کے پاس گئے اور اُسے رغبت دلائی کہ وہ اپنے کسی بیٹے کو ان پر حکمران بنا دے۔ تو اس نے اپنے بیٹے سید ابویعقوب کو اشبیلیہ کا حاکم مقرر کر دیا اور اس کی حکومت کا آغاز علی الوسپنی کے مقابلہ کے ساتھ ہوا جو طلبیرہ کا باغی تھا اور اس کے ساتھ اس کا وزیر ابوحفص بن عطیہ بھی تھا۔ یہاں تک کہ اس نے اطاعت اختیار کر لی۔ پھر وہ عمل بن وزیر اور ابن قیسی پر غالب آ گیا اور اس نے ۵۲ھ میں تاشفین ملتونی کو تلہ سے برطرف کر دیا اور ملثمین کو وہاں قابو رہنے میں ابن قیسی بھی تھا اور فتح کی تکمیل ہو گئی اور سید ابویعقوب اشبیلیہ کی طرف واپس آ گیا اور ابوحفص بن عطیہ مراکش کی طرف لوٹ آیا اور وہیں اس پر مصیبت آئی اور قتل ہوا اور اس کے بعد عبدالمؤمن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی طرف اُسے ایک فوج لے کر ان کی طرف چلتا۔ پس وہ جلدی سے تیر وان کی طرف سے اور کر بن پر حملہ کر دیا اور ان کا
سردار عزر بن زیاد الفارغی جو بنی علی میں سے تھا قتل ہو گیا اور بنی علی' ریاح کا ایک بطن ہیں۔ واللہ اعلم۔

شرف اندلس کے باغی ابن مردنیش کے حالات عبدالمؤمن کو افریقہ میں اطلاع ملی کہ شرفِ اندلس کا باغی محمد بن مردنیش' مرسیہ سے نکل کر جہاں میں اترا ہے اور وہاں کے والی محمد بن علی کو لی نے اس کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ پھر اس کے بعد اس نے قرطبہ سے جنگ کی اور وہاں سے کوچ کر گیا اور فرمونہ سے خیانت کی اور اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر قرطبہ کی طرف واپس آیا تو ابن بکیت اس سے جنگ کرنے کے لئے نکلا۔ پس اس نے اُسے شکست دی اور قتل کر دیا اور اپنے اندلس میں اپنے عمال کو افریقہ کی فتح کے متعلق لکھا اور ان سے مسلسل تعلق رکھا اور جبل فتح کی طرف چلا گیا اور اہل اندلس اور وہاں پر جو موحدین تھے۔ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ پھر وہ واپس آ گیا اور حاکم اشبیلیہ سید ابو یعقوب اور حاکم غرناطہ ابوسعید' خلیفہ کی ملاقات کے لئے مراکش چلے گئے اور ابن ہمشک نے غرناطہ کا قصد کیا اور اس نے وہاں کے بعض رہنے والوں کی مداخلت سے رات کو حملہ کر دیا اور اس پر غالب آ گیا اور موحدین اس کے بڑے شہروں میں محصور ہو گئے اور عبدالمؤمن ان کو بچانے کے لئے مراکش سے نکلا اور سلا پہنچ گیا اور سید ابوسعید آیا اور اس نے سمندر کو پار کیا اور اشبیلیہ کے عامل عبداللہ بن ابوحفص اُسے ملا اور ان سب نے غرناطہ پر حملہ کیا اور ابن ہمشک نے ان پر حملہ کر کے انہیں شکست دے دی اور سید ابوسعید مالقہ کی طرف لوٹ آیا اور عبدالمؤمن نے اپنے بھائی سید ابو یعقوب کے ذریعے موحدین کی فوج کے ساتھ اس کی مدد کی اور انہوں نے غرناطہ پر حملہ کیا اور ابن مردنیش نصاری کی فوج کے ساتھ ابن ہمشک کی مدد کے لئے وہاں پہنچ گیا اور موحدین نے محض غرناطہ میں جنگ کر کے انہیں شکست دی اور ابن مردنیش مشرف میں اپنی جگہ کی طرف بھاگ گیا اور ابن ہمشک جیان چلا گیا۔ پس موحدین نے اس سے جنگ کی اور دونوں سید قرطبہ آئے اور وہاں قیام پذیر ہو گئے۔ یہاں تک کہ سید ابو یعقوب کو ۵۸ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے احاج بن مردنیش کے قرطبہ پر غلبہ پا لیا ہے۔ تو اس نے ابوسعید کے ساتھ اپنے بھائی ابو حفص کو موحدین کی فوج کے ساتھ اندلس کی طرف بھیجا۔ پس اس نے سمندر کو پار کیا اور ابن مردنیش کا قصد کیا اور اس نے بھی اپنی فوج اور اپنے عیسائی مددگاروں کو اکٹھا کر لیا اور موحدین کی فوج نے محض دسیہ میں ان سے جنگ کی اور ابن مردنیش اور اس کے اصحاب شکست کھا گئے اور وہ ستبہ سے مرسیہ کی طرف بھاگ گیا اور موحدین نے وہاں پر اس سے جنگ کی اور اس کے نواح پر قبضہ کر لیا اور سید ابوحفص اور اس کا بھائی ابوسعید ۶۱ھ میں مراکش کی طرف لوٹ آئے اور ابن مردنیشؒ کے فتنہ کی آگ ٹھنڈی ہوگئی اور خلیفہ نے بجایہ پر اپنے بھائی سید ابوزکریا اور اشبیلیہ پر شیخ ابوعبداللہ بن ابراہیم کو حاکم مقرر کیا پھر اس سے حکومت لے کر اپنے بھائی سید ابوابراہیم کو دے دی اور شیخ ابوعبداللہ کو اس کی وزارت پر مقرر کیا اور قرطبہ پر اپنے بھائی سید ابواسحاق کو اور غرناطہ پر سید ابوسعید کو حاکم مقرر کیا۔ پھر موحدین نے مکتوبات میں علامات کے مقام پر خلیفہ کی تحریر دیکھی تو انہوں نے امام مہدی کی تحریر کو اختیار کر لیا اور ان کی حکومت کے آخر تک ان یہ کی علامت رہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

غمارہ کا فتنہ: جب ۶۲ھ میں جبال غمارہ میں فتنہ برپا ہوا۔ جس میں سبع بن منقعاد نے بڑا کردار ادا کیا۔ تو امیر یعقوب نے جبال غمارہ کی طرف مارچ کیا اور اس فتنہ میں ان کے پڑوسی ضہاد نے ان سے کشاکش کی۔ پس امیر ابویعقوب نے موحدین کی فوجوں کو شیخ ابوحفص کی نگرانی کے لئے بھیجا پھر غمارہ اور ضہاجہ کا فتنہ بڑھ گیا۔ تو وہ بہ نفس نفیس ان کے مقابلہ میں نکلا اور ان پر حملہ کر دیا اور اس کی بیخ کنی کر دی اور سبع بن منفعاد قتل ہو گیا اور ان کی بیماری کا قلع قمع ہو گیا اور اس نے اپنے بھائی سید ابوالحسن کو ستبہ باقی ماندہ علاقوں پر حاکم مقرر کیا اور ۶۳ھ میں موحدین نے تجدید بیعت اور امیر المومنین کے لقب پر اجتماع کیا اور اس نے افریقی عربوں کو جنگ کی دعوت اور ترغیب دی اور اس کے متعلق انہیں ایک قصیدہ اور خط لکھا۔ جو لوگوں کے درمیان مشہور و معروف ہے اور جب خلیفہ ابویعقوب کے لئے عدوہ کی حکومت منظم ہو گئی اور اس نے اپنی نظر کو اندلس اور جہاد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سید ابو حفص نے مرسیہ پر قبضہ کر لیا۔ پھر بسطہ شہر کو بھی فتح کر لیا اور اس کے عمزاد محمد بن مردنیش نے جو مرسیہ کا حاکم تھا۔ اطاعت کر لی۔ جس سے اس کا ایک بازو ٹوٹ گیا اور مراکش میں خلیفہ کو اطلاع پہنچی۔ تو اس کے پاس افریقہ سے ابوزکریا حاکم بجایہ اور سید ابو عمران حاکم تلمسان کی صحبت میں عربوں کی جماعتیں آنے لگیں اور اس کے پاس ان کے آنے کا دن جمعہ کا دن تھا۔ پس وہ ان کو اور ان کی باقی ماندہ فوجوں کو ملا اور اندلس کی طرف گیا اور مراکش پر اپنے بھائی سید ابو عمران کو اپنا جانشین بنایا۔ پس وہ ۶۷ھ میں قرطبہ میں اترا۔ پھر اس کے بعد اشبیلیہ چلا گیا جہاں اُسے سید ابو حفص اپنی جنگ سے واپس آئے ہوئے ملا اور جب ابن مردنیش کا محاصرہ طویل ہو گیا۔ تو اُسے شک پڑ گیا۔ تو اس نے ان پر حملہ کر دیا اور اس کے بھائی ابوالحجاج نے سبقت کی اور وہ اس سال کے رجب میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا ہلال اطاعت میں داخل ہو گیا اور سید ابو حفص نے مرسیہ کی طرف جلدی کی اور اس میں داخل ہو گیا اور ہلال اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکلا اور اس نے اسے خلیفہ کی طرف اشبیلیہ بھیج دیا۔ پھر خلیفہ جنگ کرتا ہوا دشمن کی طرف چلا گیا اور رندہ میں کئی دن جنگ کرتا رہا۔ اور وہاں سے مرسیہ چلا گیا پھر ۶۸ھ میں اشبیلیہ واپس لوٹ آیا۔ اور ہلال بن مردنیش کو اپنے ساتھ رکھا اور اس کی بیٹی سے رشتہ کیا اور اپنے چچا یوسف کو بلنیہ کا حاکم بنایا اور اپنے بھائی سید ابو سعید کو غرناطہ کا حاکم مقرر کیا پھر اسے اطلاع ملی کہ وہ فونس احدب کے ساتھ دشمن مسلمانوں کے علاقے کی طرف نکلا ہے۔ پس وہ ان سے جنگ کرنے کے لئے نکلا اور قلعہ ریاح کی جانب میں ان پر حملہ کر دیا اور ان میں خوب خونریزی کی اور اشبیلیہ کی طرف لوٹ آیا اور حصن القلعہ کی تعمیر کا حکم دیا تا کہ اس کی حیات کو محفوظ کر دے۔ یہ قلعہ ابوحجاج کی جنگ کے وقت جو کریت ابن خلدون کے ساتھ ہوئی تھی۔ فندر بن محمد اور اس کے بھائی عبداللہ کے زمانے سے بے آباد تھا۔ یہ دونوں بنی امیہ کے امراء میں سے تھے۔ پھر ابن ادفونیش نے بغاوت کر کے بلاد مسلمین پر غارت گری کی۔ پس خلیفہ نے فوج کو اکٹھا کیا اور سید ابو حفص کو اس کی طرف بھیجا۔ تو اس نے اس کے گھر کے صحن میں اس سے جنگ کی اور قنصرہ کو تلوار سے فتح

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کردی اور خلیفہ کو اس کی اطلاع پہنچی۔ تو وہ مراکش سے تیزی کے ساتھ اس پر حملہ کرنے کو آیا اور بجایہ کی طرف چلا گیا اور اس کے پاس یعلی بن المنتصر باقی رہ گیا۔ جسے عبدالمؤمن نے قفوصہ سے برطرف کر دیا تھا اور وہ مسلسل اپنے باغی رشتہ داروں سے رابطہ کئے رہا اور عربوں کو جو وہاں پر موجود تھا مخاطب کرتا رہا۔ پس اس نے اُسے گرفتار کر لیا اور اس کے پاس اس چغلی کے گواہ اس کی تقاریر تھیں۔ پس جو کچھ اس کے قبضہ میں تھا۔ اس نے اس سے چھین لیا اور قفصہ کی طرف کوچ کر گیا اور وہاں مردنیش ہو گیا اور اس کے پاس ریاحی عربوں کے سردار اطاعت کے لئے آئے تو اس نے انہیں قتل کر دیا اور وہ مسلسل قفصہ کا محاصرہ کئے رہا۔ یہاں تک کہ علی بن المعز دستبردار ہو گیا اور تونس واپس لوٹ آیا اور اس نے عربوں کی فوج کو بھیجا اور افریقہ اور الزاب پر اپنے بھائی سید ابوعلی کو اور بجایہ پر سید ابوموسیٰ کو حاکم مقرر کیا اور الحضرۃ کی طرف واپس لوٹ آیا۔

بار بار جہاد کرنا: اور جب وہ ۵۷۶ھ میں قفصہ کی فتح سے واپس آیا تو اس کا بھائی ابو اسحاق اشبیلیہ سے اور سید ابو عبدالرحمٰن یعقوب مرسیہ سے اور تمام موحدین اور اندلس کے رؤساء اس پر واپسی کی تہمت لگاتے ہوئے اس کے پاس گئے۔ پس اس نے ان سے حسن سلوک کیا اور وہ اپنے اپنے شہروں کو واپس لوٹ گئے اور اُسے یہ اطلاع ملی کہ محمد بن یوسف بروانووین اشبیلیہ سے موحدین کے ساتھ دشمن کے علاقے میں گیا ہے۔ پس اس نے بابورہ شہر سے جنگ کی اور اس کے اردگرد کو غنیمت میں حاصل کیا اور اس کے بعض قلعوں کو فتح کیا اور اشبیلیہ کی طرف لوٹ آیا اور سمندر میں اہل اشبونہ کے بحری بیڑے سے ان کی جنگ ہوئی اور انہوں نے ان کو شکست دی اور غنیمت اور قیدیوں کے ساتھ ان کی جاگیروں پر بھی قبضہ کر لیا۔ پھر اسے اطلاع ملی کہ ادفونش ابن شانجہ نے قرطبہ سے جنگ کی ہے اور مالقہ رندہ اور غرناطہ کے اطراف میں غارت گری کی ہے۔ پھر وہ استجہ میں اترا اور شعیلہ کے قلعے پر قبضہ کر لیا اور وہاں پر نصاریٰ کو آباد کر دیا اور واپس لوٹ آیا۔ پس سید ابو اسحاق باقی ماندہ لوگوں کے ساتھ جنگ کے لئے نکلا اور قلعے سے چالیس روز تک کی اور پھر اسے اطلاع ملی کہ ادفونش نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فوت ہوگیا۔ تو اس کے بیٹے یعقوب کی بیعت ہوئی اور وہ لوگوں کے ساتھ اشبیلیہ واپس آیا اور بیعت کی تکمیل کی اور شیخ ابو محمد عبدالواحد برابی حفص کو وزیر بنایا اور لوگ اس کے بھائی سید بچی کے ساتھ جنگ کے لئے نکلے پس اس نے بعض قلعوں پر قبضہ کرلیا اور کفار کے شہروں میں خوب خونریزی کی پھر سمندر پار کر کے الحضرۃ چلا گیا اور قصر معمود میں اسے سید ابوزکریا بن سید ابوحفص زغبہ کے مشائخ کے ساتھ تلمسان سے آتے ہوئے ملا اور مراکش چلا گیا اور وہاں پر اس نے بری باتوں کو دور کیا اور عدل وانصاف پھیلایا اور احکام کی نشر واشاعت کی اور یہ شان بن غانیہ کی حکومت میں پہلی نئی بات تھی۔

شان ابن غانیہ کے حالات: جب دشمن نے جزیرہ میورخہ پر غلبہ پالیا اور اس کا والی ہلاک ہوگیا۔ تو یوسف بن تاشفین مبشر مجاہد کے ساتھیوں میں سے تھا اور میورخہ کے باشندے بغیر سردار کے باقی رہ گئے تھے اور مبشر نے اس کی طرف واوخواہ کو بھیجا۔ حالانکہ دشمن اس کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ پس جب دشمن نے میورخہ پر قبضہ کرلیا اور اُسے لوٹا اور جلایا اور تباہ و برباد کردیا تو اس نے علی بن یوسف کو اس کا والی بنا کر بھیجا اور انور بن ابوبکر جو ملثونہ کے جوانوں میں سے تھا اس کے ساتھ اپنی فوج میں سے پانچ سو سواروں کو بھیجا۔ پس اس کی غضبناکی نے انہیں خوفزدہ کردیا اور اس نے انہیں سمندر سے دور ایک اور شہر تعمیر کرنے کی رغبت دلائی تو انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کردیا۔ تو اس نے ان کے لیڈر کو قتل کردیا تو انہوں نے اس پر حملہ کر کے قید کرلیا اور اُسے علی بن یوسف کے پاس لے گئے۔ تو اس نے ان کو اس سے نجات دی اور محمد بن علی بن یحییٰ کو ان کا حاکم بنایا۔ مسوقی جو ابن غانیہ کے نام سے مشہور تھا اور اس کا بھائی یحییٰ غرب اندلس کا حکمران تھا اور اشبیلیہ میں آیا ہوا تھا۔ اس نے اس کے بھائی کو قرطبہ کا عامل مقرر کیا۔ پس علی بن یوسف نے اسے حکم دیتے ہوئے لکھا کہ وہ اپنے بھائی محمد کو میورخہ کی حکومت دے دے پس وہ قرطبہ سے میورخہ کی طرف کوچ کر گیا اور اس کے ساتھ اس کے بیٹے عبداللہ، اسحاق، علی، زبیر، ابراہیم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اپنے پیچھے پانچ بیٹے چھوڑے محمد علی یحییٰ عبداللہ تمیز تاشفین طلحہ عمر یوسف اور حسن پس اس نے اپنے بیٹے محمد کو حاکم مقرر کیا اور خلیفہ ابو یعقوب کی طرف اس کی اطاعت کے لئے بھیجا اور اس نے علی بن الروبر تیر کو اس کی آزمائش کے لئے بھیجا اور اس نے اس کی وعدہ خلافی کو محسوس کر لیا پس انہوں نے اسے تبدیل کر دیا اور گرفتار کر لیا اور ان میں سے علی کو ان کا امیر بنا دیا اور انہیں خلیفہ کی وفات اور اس کے بیٹے منصور کی حکومت کی خبر پہنچی تو انہوں نے ابن الروبر تیر کو گرفتار کر لیا اور ان کے بحری بیڑے میں سوار ہو کر بجایہ کی طرف چلے گئے اور اس نے اپنے بھائی طلحہ کو میورخہ کا حاکم مقرر کیا اور اپنے بحری بیڑے میں رات کو غفلت کے وقت بجایہ آیا۔ جہاں سید ابو ربیلے بن عبداللہ بن عبدالمؤمن حکمران تھا۔ پس انہوں نے ۸۱ھ میں اس پر قبضہ کر لیا اور سید ابو ربیع اور سید ابو موسیٰ عمران بن عبدالمؤمن حاکم افریقہ کو گرفتار کر لیا اور اس نے اپنے بھائی یحییٰ کو بجایہ کا حاکم مقرر کیا اور خود الجزائر کی طرف چلا گیا اور اسے فتح کر لیا اور یحییٰ نے اس پر اپنے بھائی طلحہ کے بیٹے کو حاکم مقرر کیا پھر وہ ملیانہ کی طرف گیا اور اس پر بدر بن عائشہ کو حاکم مقرر کیا۔ پھر قلعہ کی طرف گیا پھر قسطنطنیہ کی طرف گیا اور اس سے جنگ کی اور منصور کو جنگ سے واپسی پر ستبہ میں آ کر خبر ملی تو اس نے اپنے چچا ابو حفص کے بیٹے ابو زید کو بھیجا اور ابن غانیہ سے جنگ کرنے پر افسر مقرر کیا اور محمد بن ابو اسحاق بن جامع کو بحری بیڑوں کا افسر مقرر کیا اور سید ابو زید تلمسان پہنچا اور اس کا بھائی سید ابوالحسن ان دنوں وہاں والی تھا اور اس نے اس کی مضبوطی میں بڑی ژرف نگاہی سے کام لیا۔ پھر اپنی فوج کے ساتھ تلمسان سے کوچ کر گیا اور رعیت کو معافی دینے کا اعلان کر دیا۔ پس اہل ملیانہ نے ابن عائشہ پر حملہ کر کے اسے نکال دیا اور بحری بیڑوں نے الجزائر کی طرف سبقت کر کے اس پر قبضہ کر کے اور یحییٰ بن طلحہ کو گرفتار کر لیا اور بدر بن عائشہ کو ام العلو سے لایا گیا اور ان سب کو شلف میں قتل کر دیا گیا اور احمد العقلی اپنے بحری بیڑے کے ساتھ بجایہ کی طرف بڑھا اور اس پر قبضہ کر لیا اور یحییٰ بن غانیہ اپنے بھائی علی کو قسطنطنیہ کا محاصرہ میں اس کی جگہ پر جا ملا۔ پس اس نے محاصرہ کو چھوڑ دیا اور سید ابو زید ہکلات لایا۔ ا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دیا اور اکٹھے ہو کر اسے گرفتار کر لیا اور علی بن الرد بر تیر اپنے معاملے میں الجھا ہوا تھا اور ان کے بنی علامون نے اسے اس کی قید سے رہائی دلانے کے لئے مداخلت کی کہ وہ ان کے اہل وعیال سمیت ان کے علاقے تک ان کا راستہ چھوڑ دے۔ تو اس نے ان کی مراد کو پورا کر دیا اور وہ قبصہ چلا گیا اور محمد بن ابی اسحاق کو اس کی قید کی جگہ سے چھڑایا اور سب کے سب الحضرۃ چلے گئے اور علی بن غانیہ کو طرابلس میں اطلاع ملی۔ تو اس نے اپنے بھائی عبداللہ کو مغلیہ کی طرف بھیجا اور وہاں سے سوار ہو کر میورخہ گیا اور اس کی کسی بستی میں اترا اور حیلہ بازی سے کام لے کر اس پر قابض ہو گیا اور اس نے افریقہ میں فتنہ کی آگ جلا دی اور علی بن غانیہ بلاد الجرید میں آیا اور اس نے وہاں کے بہت سے شہروں پر قبضہ کر لیا اور اس کے قبضہ کی خبر قفصہ پہنچی تو منصور ۸۲ھ میں مراکش سے اس کے پاس گیا اور فاس پہنچ گیا اور وہاں آرام کیا اور رباط تازہ کی طرف چلا گیا۔ پھر تیاری کی طرف تونس گیا اور ابن غانیہ کے پاس جو اعراب اور ملثمین تھے ان کو اس نے جمع کیا اور اس کے ساتھ حاکم طرابلس قرقش الغزی بھی آیا۔ پس منصور ان کی طرف سید ابو یوسف بن سید ابو حفص کی نگرانی کے لئے اپنی فوج بھیجی اور اس نے ان کے ساتھ غمرہ میں جنگ کی اور موحدین کی فوج منتشر ہو گئی اور علی بن الرو بر تیر اور ابو علی بن یغمور کے قتل ہونے سے جنگ ختم ہو گئی اور وزیر عمر بن ابو زید گم ہو گیا اور ان کا ایک دستہ قفصہ پہنچ گیا اور اس نے وہاں پر خوب خونریزی کی اور باقیوں نے تونس کی طرف بھاگ کر جان بچائی اور منصور اس حال میں اس خبر کی تلافی کے لئے نکلا اور قیروان میں اترا اور جلدی سے الحامہ کی طرف گیا۔ پس فریقین نے آپس میں مشورہ کیا اور آگے بڑھے اور ابن غانیہ اور اس کی فوجوں کو شکست ہوئی اور وہ جان بچا کر جنگ سے بھاگا اور اس کے ساتھ اس کا دوست قرقش بھی تھا اور اس نے ان میں سے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا پس منصور نے قابس پر حملہ کیا اور اسے فتح کر لیا اور ابن غانیہ اور دوبیہ کی جو بیویاں وہاں پر موجود تھیں۔ انہیں سمندر کے ذریعے تونس کی طرف سے گیا اور پھر اس نے توفس کی طرف رخ کیا اور اسے بھی فتح کر لیا اور جو لوگ وہاں موجود تھے۔ انہیں قتل کر دیا۔ پھر قفصہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خرابی اور فساد پیدا کیا اور اس کے واقعات کو ان شاء اللہ بیان کیا جائے گا۔

اس جہاد کے واقعات: جب ناصر کو یہ اطلاع ملی کہ دشمن بلنسیہ کے بہت سے قلعوں پر غالب آ گیا ہے تو اس بات نے اسے قلق واضطراب میں ڈال دیا اور اس نے شیخ ابومحمد بن ابی حفص کو خط لکھ کر اس سے جنگ کے متعلق مشورہ طلب کیا۔ تو اس نے مشورہ نہ دیا۔ بس یہ اس کے خلاف ہو گیا اور ۹ھ میں مراکش سے نکل کر اشبیلیہ پہنچ گیا اور وہاں ٹھہر کر جنگ کے لئے تیار ہو گیا۔ پھر اشبیلیہ سے واپس آ کر اس نے بلاد ابن ادفونش کا قصد کیا اور راستے میں قلعہ شبطرہ اور الخ کو فتح کر لیا اور قلعہ ریاح میں طاغیہ سے جنگ کی۔ جہاں یوسف بن قادس مقیم تھا اور یہ اس کا گلا گھونٹنے لگے۔ پس اس نے اس سے دست برداری پر مصالحت کی اور اس نے ناصر کے پاس پہنچ کر اسے قتل کر دیا اور عقاب مقام پر جانے کی تیاری کرنے لگا اور طاغیہ نے بھی اس کے لئے تیاری کر لی اور طاغیہ برشلونہ بھی اس کی مدد کے لئے اس کے پاس آ گیا اور مسلمانوں کی پسپائی ہوئی اور یہ صفر ۶۰۹ھ کے آخر میں یوم بلا اور تحیص میں منتشر ہو گئے اور یہ مراکش سے واپس پلٹ آیا اور ایک سال بعد شعبان میں فوت ہو گیا اور ابن ادفونش نے اپنے عمزاد الیحوج سے جو لون کا حاکم تھا مناظرہ کیا کہ وہ ناصر کی مدد کرے اور مسلمانوں کو شکست سے دوچار کرے تو اس نے ایسا ہی کیا پھر وہ مسلمانوں کے علاقوں پر غارت گری کی کارروائی کے بعد اندلس واپس آ گئے۔ تو سید ابوزکریا بن ابی حفص بن عبدالمؤمن نے اشبیلیہ کے قریب ان سے جنگ کی اور انہیں شکست دی اور مسلمان وہاں سربلند ہوئے اور مسلسل ان کی یہی حالت رہی۔ واللہ اعلم۔

ابن الفرس کی بغاوت: عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن بن الفرس اندلس میں علماوہ طبقے سے تعلق رکھتا تھا اور الحصر کے نام سے معروف تھا۔ ایک روز وہ منصور کی مجلس میں آیا اور ایسی گفتگو کی جس سے وہ اپنی حکومت کے انجام کے متعلق ڈر گیا اور یہ مجلس سے باہر نکل کر مدت تک روپوش رہا اور منصور کی وفات کے بعد بلاد کزدلہ میں ظاہر ہوا اور امامت کا مدعی بن بیٹھا اور قحطانی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سادات کو حاکم مقرر کیا۔ پس اس نے منصور کے بھائی سید ابوابراہیم کو فاس کا حاکم مقرر کیا او جس نے الظاہر کا لقب اختیار کیا اور وہ ابوالمرتضیٰ تھا اور اشبیلیہ پر اپنے چچا سید ابواسحاق احول کو حاکم مقرر کیا اور النفش نے ان قلعوں پر قبضہ کر لیا جنہیں موحدین نے چھین لیا تھا اور اس نے اندلس کے محافظوں کو شکست دی اور اس کا ایلچی فجار کی طرف بھاگ گیا۔ پس ابن جامع نے اس سے صلح کرنے کی تدبیر کی۔ تو اس نے اس سے صلح کر لی۔ پھر اس نے ابن زید بن یوجان کی وفات کے بعد ابن جامع کو وزارت سے ہٹا دیا اور ابو یحییٰ الحضر وجی کو وزیر بنایا اور ابوعلی بن اشرف کو اشغال کا حاکم مقرر کیا پھر وہ ابن جامع سے راضی ہو گیا اور اسے دوبارہ وزیر بنالیا اور ابوزید بن یوجان کو تلمسان کی حکومت سے معزول کر کے ابوسعید بن منصور کو وہاں کا حاکم مقرر کیا اور اس نے اسے مریسہ کی طرف بھیج دیا۔ جسے وہاں قید کر لیا گیا اور منصور کا زمانہ صلح و آشتی سے گزر رہا تھا یہاں تک کہ ۱۳ھ میں فاس کی جہات میں بنومرین غالب آ گئے۔ پس سید ابوابراہیم والی فاس موحدین کی فوج کے ساتھ ان کے مقابلہ میں گیا تو انہوں نے اُسے شکست دی اور قید کر لیا۔ پھر انہوں نے اسے پہچان کر آزاد کر دیا۔ پھر حاکم افریقہ ابومحمد بن ابی حفص کی وفات کی خبر پہنچ گئی تو اس نے منصورہ بھائی ابوعلی کو افریقہ کا حاکم مقرر کیا جو اشبیلیہ کا والی تھا۔ پس اس نے اسے معزول کر دیا اور افریقہ پر سعایہ بن ثنیٰ کو حاکم مقرر کیا۔ جو اشبیلیہ کا والی تھا۔ پس اس نے اسے معزول کر دیا۔ اور افریقہ پر سعایہ بن ثنیٰ کو حاکم مقرر کیا۔ جو سلطان کا خاص آدمی تھا اور جیسا کہ بنوحفص کے حالات میں بیان کیا گیا ہے اور وہ افریقہ کی طرف گیا اور فاس کی جانب سے عبیدیوں کا ایک آدمی نکلا جو عاضد کی طرف منسوب ہوتا تھا اور مہدی نام رکھتا تھا۔ پس منصور کے بھائی سید ابوابراہیم نے فاس کی طرف اپنے پیروکاروں کی طرف پیغام بھیجا اور ان کے لئے مال کو خرچ کیا۔ پس وہ اس کے خلاف ہو گئے اور اسے کھینچ کر اس کے پاس لے آئے اور وہ قتل ہو گیا اور ۱۹ھ میں مستنصر نے اپنے چچا ابومحمد کو جو عادل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابن جامع کو پسند نہیں کرتے تھے اور اندلس کے تمام والی منصور کے بیٹے تھے۔ پس اس نے اس بات کو غور سے سنا اور وہ اپنے چچا کی بیعت میں متردد تھا پس اس نے اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی اور اپنا نام عادل رکھا اور اس کے بھائیوں ابوالعلی حاکم قرطبہ ابوالحسن حاکم غرناطہ اور ابوموسیٰ حاکم مالقہ نے خفیہ طور پر اس کی بیعت کر لی اور ابومحمد بن ابی حفص بن عبدالمؤمن جو الیاسی کے نام سے معروف تھا اور جیان کا حاکم تھا۔ اسے مخلوع نے' اپنے چچا ابوربیع بن ابی حفص کے بدلہ میں معزول کر دیا تو اس نے باغی ہو کر عادل کی بیعت کر لی اور حاکم قرطبہ ابوعلی کے ساتھ جو عادل کا بھائی تھا اشبیلیہ کی طرف چلا گیا۔ جہاں منصور کا بھائی عبدالعزیز اور مخلوع مقیم تھے۔ پس وہ ان کی دعوت میں شامل ہو گیا اور البیاسی کے بھائی سید ابوزید بن ابوعبداللہ نے عادل کی بیعت نہ کی اور فملوع کی اطاعت سے وابستہ ہو گیا اور عادل مرسیہ سے نکل کر اشبیلیہ گیا اور زید بن یوجان کے ساتھ اشبیلیہ میں داخل ہوا اور مراکش میں یہ اطلاع پہنچی تو موحدین نے مخلوع کے بارے میں اختلاف کیا اور ابن جامع کے معزول کرنے اور اسے ہسکورہ کی طرف جلاوطن کرنے میں جلدی کرنے لگے اور ہنسانہ کی حکومت ابوزکریا یحییٰ بن ابویحییٰ سید ابن ابی حفص نے اور تمیلل کی حکومت یوسف بن علی نے سنبھال لی اور اس نے بحری بیڑے میر ابواسحاق بن جامع کو حور کیا اور اُسے جبرالٹر سے گزرنے سے روکنے کے لئے بھیجا اور اس نے ہسکورہ سے نکلتے وقت ابن جامع سے سرگوشی کی کہ وہ اس کے متعلق وہاں سے کوئی حیلہ کرے اور ابھی اس کا کام مکمل نہ ہوا تھا۔ کہ وہ ربیع ۲۱ھ میں ایک خفیہ مکان میں قتل ہو گیا اور موحدین نے عادل کی بیعت کر لی۔ واللہ اعلم۔

عادل بن منصور کی حکومت کے حالات: جب عادل کو موحدین کی بیعت اور زکریا بن شعید کا خط فملوع کے قصہ کے متعلق پہنچا۔ تو اس نے البیاسی کی تبدیلی کے ساتھ اس کا موازنہ کیا۔ تو اس نے اس کی بغاوت کر کے اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی اور ظافر کا لقب اختیار کر لیا اور اپنے کام میں لگ گیا اور اس نے اپنے بھائی ابوالعلی کو اس کے محاصرہ کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خلط بھی مخالف ہو گئے اور انہوں نے مراکش کے نواح میں فساد برپا کر دیا اور ابن یوجان ان کے مقابلہ میں نکلا مگر اس سے کچھ نہ بنا اور انہوں نے بلاد وکالہ کو برباد کر دیا۔ پس عادل نے ان کی طرف ابراہیم بن اسماعیل بن الشیخ ابی حفص کی نگرانی کے لئے موحدین کی ایک فوج بھیجی اور ابراہیم وہ شخص ہے جس نے شیخ ابو محمد کی اولاد سے افریقہ میں جھگڑا کیا تھا۔ جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے۔ پس اس نے شکست کھائی اور قتل ہو گیا اور ابن السید اور یوسف بن علی فوج اکٹھی کرنے اور ہسکورہ کی مدافعت کرنے کے لئے اپنے قبائل کی طرف چلے گئے۔ پس ان دونوں نے عادل کو علیحدہ کرنے اور یحییٰ بن ناصر کی بیعت کرنے پر اتفاق کر لیا اور انہوں نے مراکش جا کر محل میں گھس کر اس پر حملہ کر دیا اور اُسے لوٹ لیا اور عادل ۶۴۱ھ میں عید الفطر کے ایام میں گلا گھٹنے سے قتل ہو گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حکومت زبوں حال ہوئی ہے تو اس کی بیعت ہوئی اور اندلس کی اکثریت نے اسے قبول کر لیا اور بلنسیہ اور شرقی اندلس کے حاکم سید ابو زید نے بھی بیعت کر لی اور اس سے قبل ہم بیان کر چکے ہیں کہ موحدین نے عادل کے خلاف بغاوت کر کے اسے محل میں قتل کر دیا اور اس کے بھائی ناصر بن یوجان کے بیٹے یحییٰ کی خفیہ طور پر بیعت کر لی اور اس نے حکومت کو بگاڑنے کے لئے کارروائیاں کیں اور انہیں ہسکورہ میں داخل کر دیا' اس وقت عرب' مراکش پر غارت گری میں مشغول تھے اور اس نے موحدین کی فوجوں کو شکست دی اور شعید کو ابن یوجان کے متعلق ایک تدبیر سمجھ آئی تو اس نے اسے اس کے گھر میں قتل کر دیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ یحییٰ بن ناصر اپنی پناہ گاہ کی طرف چلا گیا پس موحدین نے عادل کو معزول کر دیا اور اپنی بیعت مامون کو بھیج دی اور اس میں حسن ابو عبداللہ العریفی اور سید ابو حفص بن ابی حفص نے بڑا کردار ادا کیا۔ پس یحییٰ بن ناصر اور ابن الشہید کو ان کے متعلق اطلاع ملی تو انہوں نے ۶۲۶ھ میں مراکش آ کر انہیں قتل کر دیا اور فاس اور تلمسان کے حکمران محمد بن ابی زید بن یوجان اور حاکم سبتہ ابو موسیٰ بن منصور اور اس کے بھانجے حاکم بجایہ ابن الاطالی نے مامون کی بیعت کر لی اور حاکم افریقہ بیعت کرنے سے باز رہا اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اس بات کا سبب امیر کا خود کو ترجیح دینا تھا اور یحییٰ بن ناصر کی دعوت پر افریقہ سجلماسہ کے سوا اور کوئی قائم نہ رہا اور البیاسی نے قرطبہ پر چڑھائی کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر اس نے اشبیلیہ پر چڑھائی کی اور وہاں پر مامون اور طاغیہ سے جنگ کی۔ اس کے بعد وہ فحاط اور مسلمانوں کے دیگر قلعوں سے اس کے لئے دست بردار ہو گیا۔ پس مامون نے اشبیلیہ کے نواح میں انہیں شکست دی۔ پھر محمد بن یوسف بن ہود نے حملہ کر کے مرسیہ پر قبضہ کر لیا اور جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کر چکے ہیں۔ اس نے مشرقی اندلس کے بہت سے حصے پر قبضہ کر لیا اور مامون نے اس پر چڑھائی کر کے اس کا محاصرہ کر لیا مگر اس پر فتح حاصل نہ کر سکا۔ اس لئے اشبیلیہ واپس آ گیا۔ پھر ۶۹۶ھ میں اہل مغرب کی استدعا پر مراکش کی طرف گیا اور انہوں نے اس کی طرف اپنی بیعتیں بھی بھیج دیں اور ہلال بن حمید نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بن ناصر نے اس پر چڑھائی کی اور شکست کھائی اور پھر دوبارہ شکست کھائی اور اس نے اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور ان کے سروں کو الحضرۃ کے بازاروں میں نصب کر دیا اور یحییٰ بن ناصر بلادِ درعہ اور سجلماسہ میں چلا گیا۔ پھر اس کے بھائی موسیٰ نے مامون کے خلاف بغاوت کر دی اور سبتہ میں اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی اور الموحد کا نام اختیار کیا۔ پس مامون، مراکش سے چلا تو اسے راستے میں اطلاع ملی کہ بنی فازان اور مکناسہ کے قبائل نے مکناسہ کا محاصرہ کر لیا ہے اور اس کے نواح میں فساد و خرابی کی ہے۔ پس وہ اس کی طرف چل پڑے اور اس کے عامل کو ہٹا دیا اور وہ سبتہ کی طرف گیا اور تین ماہ تک اس کا محاصرہ کئے رکھا اور اس کے بھائی ابوموسیٰ نے ابن ہود کے لئے حاکم اندلس سے مدد مانگی تو اس نے اُسے اپنے بحری بیڑوں سے مدد دی اور یحییٰ بن ناصر نے مامون کے برخلاف الحضرۃ کا قصد کیا اور سفیانی عربوں اور اس کے سردار جرمون بن عیسیٰ کے ساتھ اس میں داخل ہو گیا اور ان کے ساتھ جغشاتہ کا شیخ ابوسعید بن دانو دین بھی تھا اور انہوں نے وہاں پر فساد پیدا کر دیا پس مامون سبتہ کو چھوڑ کر الحضرۃ کی طرف گیا اور راستے ہی میں ۶۳۰ھ کے آغاز میں وادیٔ ام الربیع میں فوت ہو گیا اور اس کے جاتے ہی اس کا بھائی سید ابوموسیٰ بن ہود کی اطاعت میں داخل ہو گیا اور اسے سبتہ پر قبضہ کرا دیا اور فتح دلا دی واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید بن مامون کی حکومت کے حالات: مامون کی وفات کے بعد اسے کے بیٹے عبدالواحد کی بیعت کی گئی اور اسے رشید کا لقب دیا گیا اور انہوں نے اس کے باپ کی وفات کو چھپائے رکھا اور وہ تیزی کے ساتھ مراکش کی طرف گئے اور یحییٰ بن ناصر، ابوسعید بن دانو دین کو خلیفہ بنانے کے بعد انہیں راستے میں ملا پس انہوں نے اسے شکست دی اور اس کے اکثر ساتھی مارے گئے اور رشید نے مراکش پر حملہ کیا تو انہوں نے اپنے پیروکاروں کے ساتھ رکاوٹ کی پھر وہ اس کے پاس آئے اور اس کی بیعت پر قائم ہو گئے اور اس کے پاس اس کا چچا ابومحمد سعد بھی آ گیا اور اسے حکومت میں ایک مقام دے دیا گیا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ساتھ یہ شرط طے کرنے کے بعد کہ وہ دوبارہ مہدی کے ان قوانین کو جاری کردے جو مامون نے زائل کردیئے ہیں۔ اس کے پیچھے آ گئے۔ پس وہ قوانین دوبارہ نافذ کردیئے گئے اور ان لوگوں میں ابوبکر بن یعزی، تمیلل کے شیخ یوسف بن علی بن یوسف کی طرف سے اور محمد بن بوزیکن ہنستانی، ابوعلی بن عزوز کی طرف سے ایلچی بن کر آئے اور اپنے بھیجنے والوں کی طرف قبولیت حاصل کر کے لوٹے۔ پس یہ دونوں الحضرۃ آئے اور ان کے ساتھ یحییٰ کا بھائی موسیٰ بن ناصر بھی آیا اور ان کے پیچھے ابومحمد بن ابی زکریا بھی آ گیا اور انہوں نے دعوتِ مہدی کے قوانین کے اعادہ کا فراموش کرا دیا اور مسعود بن حمدان خلطی کو عمر بن وقاربط نے ان ساتھیوں کے خلاف بھڑکا دیا جو دونوں سے تعلق رکھتے تھے اور یہ یہ باطیہ میں غلام تھا اور اس کی جمعیت بہت بڑھ گئی۔ کہتے ہیں کہ ان دنوں میں اتباع اور جماعتوں کو چھوڑ کر خلط کی تعداد بارہ ہزار سے زیادہ تھی۔ پس وہ اطاعت کرنے اور آنے میں سستی کرنے لگا۔ پس رشید نے اسے بلانے کے لئے یہ کارروائی کی کہ اپنی فوج کو باجہ کی طرف اپنے وزیر ابومحمد کی نگرانی کے لئے بھیج دیا۔ یہاں تک کہ ابن حمدان کے لئے فضا خالی ہوگئی اور اس کے شکوک وشبہات زائل ہوگئے اور اس کے پاس آیا اور اس نے الحضرۃ جانے میں جلدی کی اور اس کے ساتھ عمر بن وقاربط کا چچا معاویہ بھی آیا پس اس نے اسے گرفتار کر کے اسی وقت قتل کر دیا اور اس نے مسعود بن حمدان کو اختلافی مجلس میں گفتگو کے لئے بلایا اور اسے اور اس کے اصحاب کو گرفتار کر کے اسی وقت حملہ کرنے کے بعد قتل کر دیا اور رشید نے ان کے متعلق اپنی دلی خواہش کو پورا کرلیا اور اس نے اپنے وزیر اور فوج کو باجہ سے بلایا اور وہ آ گئے اور جب ان کی قوم کو ان کے قتل ہو جانے کی خبر پہنچی۔ تو انہوں نے یحییٰ بن ہلال بن حمدان کو اپنا لیڈر بنایا اور دیگر جہات پر چڑھ دوڑے اور یحییٰ کی دعوت دینے لگے اور انہوں نے اسے اس کی جگہ قاصیۃ الصحرا سے بلالیا اور عمر بن وقاربط نے اس بارے میں ان میں مداخلت کی اور وہ الحضرۃ کے محاصرہ کے لئے چل پڑے اور فوج ان کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

معقلی عربوں کے پاس چلا گیا۔ تو انہوں نے اُسے پناہ دی اور اسے مدد کا وعدہ دیا اور مطالبات کرنے میں اس پر ظلم کیا اور تازی کی جہت میں اسے فریب کاری سے قتل کر دیا اور فاس میں رشید کے پاس اس کے سر کو لایا گیا۔ تو اس نے اسے مراکش بھیج دیا اور وہاں پر اپنے نائب ابوعلی بن عبدالعزیز کو اشارہ کیا کہ وہ ان عربوں کو قتل کر دے جو اس کی قید میں ہیں اور وہ عاصم کا شیخ حسن بن زید اور ان کے شیخ ابو جابر کی طرف سے قابل اتباع قائد تھا۔ پس اس نے انہیں قتل کر دیا اور رشید ۳۴ھ میں الحضرۃ واپس آ گیا اور اُسے اطلاع ملی کہ حاکم درعہ ابومحمد بن دانو دین نے سجلماسہ پر قبضہ کر لیا ہے اور یہ اس طرح ہوا کہ جب رشید سجلماسہ سے چلا تو اس نے یوسف بن علی تمیلی کو وہاں پر اپنا نائب مقرر کیا اور اس نے اپنی خالہ کے بیٹے یحییٰ بن ارقم بن محمد بن مردنیش کو عامل مقرر کر دیا۔ تو ضہاجہ کے ایک باغی نے اس پر حملہ کر دیا اور اُسے اپنے پھندے میں لا کر قتل کر دیا اور اس کا بیٹا ارقم بدلے کا مطالبہ کرتا ہوا آیا اور اس نے جو ارادہ کیا تھا۔ اسے پورا کر لیا۔ پھر اس خوف سے کہ رشید اسے معزول نہ کر دے۔ بغاوت کر دی اور ۳۲ھ میں رشید بڑی سرعت کے ساتھ اس پر حملہ کرنے کو گیا اور ابومحمد بن دانو دین ہمیشہ ہی اُسے بچانے کے لئے تدبیریں کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اس پر قابو پا لیا اور ارقم کو معاف کر دیا اور جب ابن وقار بط ۳۴ھ میں ابن ہود کی طرف گیا۔ تو ابن ہود کے بحری بیڑے میں سوار ہوا اور سلا جانے کا ارادہ کیا جہاں پر رشید کا داماد سید ابوعلی حکمران تھا اور اس نے اس پر غالب آنے کی تدبیر کی اور ۳۵ھ میں اشبیلیہ کے باشندے نے رشید کی بیعت کر لی اور ابن ہود کی بیعت توڑ دی اور عمر بن الجد نے اس میں بڑا کردار ادا کیا اور بنو حجاج ستبہ کی طرف چلے گئے اور ان کا وفد الحضرۃ پہنچا اور وہ اپنے راستے میں ستبہ کے پاس گزرے تو وہاں کے باشندوں نے رشید کی بیعت کرنے میں ان کی اقتدار کی اور اپنے امیر الیانشتی کو معزول کر دیا جو ابن ہود کا باغی تھا اور وہ الحضرۃ آئے اور رشید نے ان میں سے ابوعلی بن خلاص ان کا حاکم مقرر کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیا۔ ہے ہیں کہ اسے پانی سے نکالا گیا اور اسے اس وقت بخار ہو گیا جس کی وجہ سے اس کی وفات ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سعید بن مامون کی حکومت کے حالات: جب رشید فوت ہو گیا تو ابو محمد بن دانو دین کی تعیین سے اس کے بھائی ابوالحسن السعید کی بیعت لی گئی اور اس نے المقتدر باللہ کا لقب اختیار کیا اور ابو اسحاق بن سید ابو ابراہیم اور یحییٰ بن عطوش کو اپنا وزیر بنایا اور اس نے موحدین کے جملہ سرداروں کو گرفتار کر لیا اور ان کے اموال کا صفایا کر دیا اور جشم کے عرب رؤسا کو اپنا جانشین بنایا اور ان سب کو اپنی حکومت پر غالب کر دیا اور سفیان کا سردار کانون بن جرمون محکسہ کا نمبر اسردار تھا اور اس کی بیعت کے آغاز ہی میں حاکم سبتہ ابو علی بن الخلاص البلسی نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور اسی طرح اہل اشبیلیہ نے بھی کیا اور سب نے حاکم افریقہ امیر ابو زکریا کی بیعت کر لی۔ پھر سجلماسہ میں عبداللہ بن زکریا الحضر وجی حاکم افریقہ نے اس کے خلافت بغاوت کر دی۔ پس اس وجہ سے حاکم افریقہ امیر ابو زکریا نے تلمسان پر جلدی سے حملہ کر دیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور پھر جیسا کہ اس کے حالات میں بیان کیا گیا ہے اس نے تعمیر اس کو تلمسان کا امیر مقرر کیا اور سعید مراکش سے ۶۴۲ھ میں بلاد مغرب کو ہموار کرنے کے لئے نکلا اور سعید بن زکرا الکدمیوی پر بدل گیا اور اُسے ثانسفت میں اس کے پڑاؤ سے جا پکڑا اور اس کا بھائی ابو زید بھاگ گیا اور اس کے ساتھ ابو سعید العود الرطب بھی تھا اور وہ سجلماسہ چلے گئے پس مراکش میں ان کے اموال کا صفایا ہو گیا اور وہ سجلماسہ جانے کے ارادے سے کوچ کر گیا اور اس کے والی عبداللہ الحضر وجی کو اسباب امتناع میں پکڑ لیا پس ابو زید بن زکریا الکدمیوی نے اس سے خیانت کی اور اہل سجلماسہ کو اس کے خلاف بغاوت کرنے میں شامل کر لیا اور شہر پر قبضہ کر لیا اور سید سے اس کے لئے مدد طلب کی پس وہ پہنچا تو اس نے الحضر وجی کو قتل کر دیا اور ابو سعید العود الرطب تونس کی طرف بھاگ گیا۔ پھر سعید مغرب کی طرف لوٹ آیا اور سعید بن زکریا قتل ہو گیا اور وہ العفر قدہ میں اترا جو فاس کے وسطی علاقوں میں سے ہے اور اس نے بنی مرین کے ساتھ صلح کر لی اور مراکش کی طرف واپس آ کر ابو محمد بن دانو دین کو گرفتار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایک دستے میں چلا گیا اور سعید اسکرہ کی طرف روانہ ہوا اور ۶۴۵ھ میں [illegible] سعید نے [illegible] اور اسے قتل کر دیا اور اس نے ان کے سرداروں کو اس کی سطوت سے ڈرایا تو انہوں نے حاکم افریقہ امیر ابوزکریا بن ابی حفص کو حکومت دے دی اور اپنی بیعتیں بھی اسے بھیج دیں اور یہ سب کچھ امیر بنی مرین ابو یحییٰ بن عبدالحق کی مداخلت اور ان کے ساتھ اتفاق کرنے سے ہوا اور انہوں نے ابو یحییٰ بن عبدالحق کو مال دینے کی شرط کی جو انہوں نے بچاؤ کی صورت میں اسے دیا پھر انہوں نے اپنے معاملے کے متعلق گفتگو کی اور اپنے صلحا کو ان کی بیعت کے لئے بھیجا تو سعید ان سے اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس سال اہل اشبیلیہ اور اہل سبتہ نے حاکم افریقہ امیر ابوزکریا کو اپنی اطاعت کی اطلاع بھیجی اور ابن خلاص نے اپنے بحری بیڑے میں کے ساتھ اپنا ہدیہ بھیجا جو بندرگاہ سے چلتے ہی غرق ہو گیا اور ۲۷ رمضان ۶۴۶ھ میں طاغیہ نے اشبیلیہ پر قبضہ کر لیا اور جب تلمسان پر غالب آنے کے وقت سید کو پتہ چلا کہ اہل اشبیلیہ اور اہل سبتہ نے ابوزکریا کی بیعت کر لی ہے۔ تو اس نے نعمیر اسن کو اس کی دعوت دینے کا حکم دیا۔ پھر اہل مکناسہ اور اہل سجلماسہ کے بیعت کر لینے سے اس نے تلمسان اور پھر افریقہ تک اپنی نظر دوڑائی اور ذوالحجہ ۶۴۵ھ میں مراکش کی طرف چلا گیا۔ تو اسے کانون بن جرمون ملا تو اس نے اس کی دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور سفیان کا قبیلہ اکٹھا ہو کر دیگر قبائل جشم کے ساتھ سعید کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور جب سعید تازی میں اترا تو اسے بنی مرین کے امیر ابو یحییٰ بن عبدالحق کی طرف سے ایک وفد ملا جنہوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس کی مدد کے لئے اپنی قوم کی ایک فوج بھی اس کے ساتھ بھیجی۔ پھر سعید نے تلمسان پر حملہ کر دیا اور اس کی وفات تامزروکت میں بنی عبدالواد کے ہاتھوں صفر ۶۴۶ھ میں ہوئی۔ جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا گیا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ خلط کی مداخلت سے ہوا تھا پس انہوں نے محلّہ پر قبضہ کر لیا اور اپنے دشمن کانون کو قتل کر دیا اور فوج' مغرب کی طرف چل پڑی اور عبداللہ بن سعید کے پاس اکٹھی ہو گئی اور تازی کی جہات میں بنو مرین نے ان کو روکا اور عبداللہ بن سعید کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی قرابت سے نکال دیا اور جیسا کہ قصصی حکومت اور بنی العزفی کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس نے دعوت کو المرتضیٰ کی جانب پھیر دیا اور ۴۷ھ میں مرتضیٰ کے پاس موسیٰ بن زیان الونکاسی اور اس کا بھائی علی بن مرین کے قبائل سے وفد بن کر آئے اور انہوں نے اسے عبدالحق کے ساتھ جنگ کرنے پر اکسایا۔ بس یہ ان کے مقابلہ کے لئے نکلا اور جب یہ امان ایملولی تک پہنچا۔ تو یعقوب بن جرمون نے آپس میں صلح کے فضیہ کی بات مشہور کر دی۔ بس یہ کوچ کرنے لگے اور ان کے دلوں پر گھبراہٹ غالب آ گئی اور یہ منتشر ہو گئے اور بغیر جنگ کئے شکست ہوگئی اور المرتضیٰ نے الحضرۃ پہنچ کر کسی بات کی وجہ سے جو اسے معلوم ہوئی تھی۔ ابومحمد بن یونس کو معزول کر دیا اور اسے اپنے خواص کے ساتھ راویوں میں ٹھہرایا اور اس کے راویوں میں سے علی بن بدر ۵۱ھ میں سوس کی طرف بھاگ گیا اور اعلانیہ طور پر عناد کا اظہار کرنے لگا اور سلطان نے اس کی طرف فوج بھیجی۔ تو وہ واپس آ گئی اور اس پر کامیابی نہ حاصل کر سکی اور ۵۲ھ میں اس کی حکومت کا معاملہ دگرگوں ہو گیا اور اس نے ابشانات کے لہراب اور بنی حسان کو اکٹھا کیا اور تاردانت سے جنگ کی اور جو آدمی بھی وہاں موجود تھے۔ ان کا محاصرہ کر لیا اور مرتضیٰ نے اس کی طرف موحدین کی ایک فوج بھیجی تو وہ وہاں سے چلا گیا اور پھر ان کی واپسی کے بعد اسی حال پر واپس آ گیا اور مرتضیٰ کو ابن یونس کے قریب ہونے کی وجہ سے اس کی تحریر سے اطلاع مل گئی۔ جو اس نے اسے مخاطب کرتے ہوئے بھیجی تھی۔ پس اسے اور اس کی اولاد کو گرفتار کر لیا گیا۔ پھر اسی سال میں اُسے قتل کر دیا گیا اور اس سال خلط کے مشائخ نے الحضرۃ سے استدعا کی اور جو لوگ ان میں سے سعید کے قتل میں شامل تھے انہیں قتل کر دیا اور اسی سال ابوالحسن بن لیلوٰ موحدین کی ایک فوج کے ساتھ تامسنا کی طرف آیا تا کہ عربوں کے احوال کو واضح کرے اور اس کے ساتھ یعقوب بن جرمون بھی تھا اور المرتضیٰ نے اسے حکم دیا کہ وہ بنی ہاجر کے شیخ یعقوب بن محمد بن قسطون کو گرفتار کرے۔ تو اس نے اُسے اور اس کے وزیر مسلم کو گرفتار کر لیا اور انہیں پابجولاں الحضرۃ کی طرف بھجوا دیا اور ۵۳ھ میں المرتضیٰ فاس اور اس کے نواح کو بنی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابن حاج کے اشتراک سے ان کے مدبیری اور تدبر کے بریں کے اس کی ذمہ داری کی اور سید کے امر کی دعوت سے سجلماسہ کی حکومت اپنے لئے خاص کر لی اور اس اثناء میں بنی مرین کی دعوت مضبوط ہوگئی اور یعقوب بن عبدالحق تامسنا کے میدانوں میں اترا پس مرتضٰی نے ان کی طرف موحدین کی فوجوں کو یحیٰی بن دانو دین کی نگرانی کے لئے بھیجا۔ پس وہ وادی ام ربیع کی طرف بھاگ گئے اور موحدین نے ان کا تعاقب کیا تو وہ ان کی طرف واپس آ گئے اور بنو جابر نے ان سے خیانت کی اور موحدین نے دو آدمیوں کے حکم سے شکست کھائی اور خلط کا سردار عیسٰی بن علی بنی مرین کے ساتھ جا ملا اور وہ اپنے وطنوں کو واپس کوچ کر گئے اور مرتضٰی نے یعقوب بن جرمون کو قبائل سفیان سے مقدم کیا اور اس کے بھائی کانون کا بیٹا محمدؐ اپنی قوم کی سرداری میں اس کا مقابلہ کرتا تھا اور اس سے تنگی محسوس کرتا تھا۔ پس اس نے اسے قتل کر دیا اور اس کے بھائیوں مسعود اور علی نے ایک بیابان میں اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور مرتضٰی نے اس کی جگہ اس کے بیٹے عبدالرحمٰن کو حاکم مقرر کیا۔ پس اس نے یوسف بن وزارک اور یعقوب بن علوان کو وزیر بنایا اور خود لذات میں منہمک ہو گیا اور رہزنی کرنے لگا۔ پھر اطاعت توڑ کر بنی مرین سے جا ملا پس اس نے اس کی جگہ عبداللہ بن جرمون کو حاکم مقرر کیا۔ پھر مرتضٰی نے ابوزمام کو حاکم بنایا پھر اس کے عجز کو دیکھ کر اس کے بھائی مسعود کو حکومت دے دی اور امرائے خلط میں سے عواج بن ہلال بنی مرین کو چھوڑ کر مرتضٰی کی اطاعت میں آ گیا۔ پس اس نے اس کے اصحاب کو بھی مراکش میں اس کے ساتھ اتارا اور اس کے پیچھے پیچھے عبدالرحمٰن بن یعقوب بن جرمون آ کر عواج کو گرفتار کر لیا اور اسے علی بن ابی علی کے پاس بھجوا دیا۔ تو اس نے اُسے قتل کر دیا اور اس نے اس کے ساتھ عبدالرحمٰن بن یعقوب اور اس کے وزیر کو بھی گرفتار کر لیا اور سب کے سب قتل ہو گئے اور سفیان کی سرداری مسعود بن کانون نے اور بنی جابر کی سرداری اسماعیل بن یعقوب بن قسطون نے اپنے لئے خاص کر لی اور ۶۰ھ میں واقعہ ام الرجلین سے یحیٰی بن دانو دین کی واپسی کے وقت موحدین کی ایک فوج محمد بن علی الزلماط کی نگرانی کے لئے سوس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

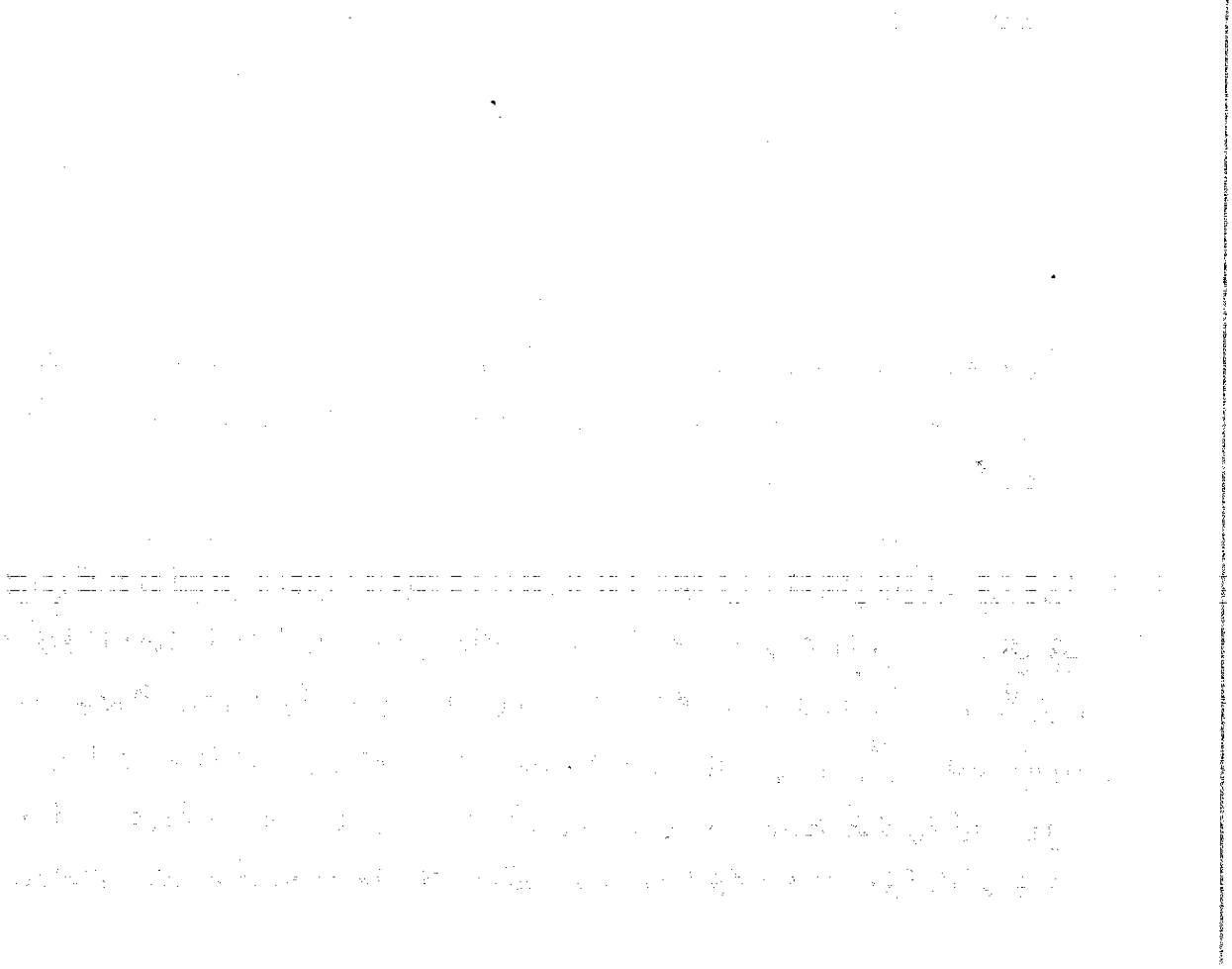

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بڑا مقام حاصل کرلیا تھا۔ فرار اختیار کرلیا اور اس کے چچا سید ابی موسیٰ عمران عبداللہ بن خلیفہ کے بیٹے نے اس کی مصاحبت کی پس یہ دونوں ہسکورہ کے عظیم سردار مسعود بن کلداسن کے پاس چلے گئے اور اس نے اسے پناہ دی۔ پھر وہ فاس میں یعقوب بن عبدالحق کا دادخواہ بن کر اس کے پاس چلا گیا اور اس کے ساتھ کمیشن اور ذخیرہ میں تقسیم کی شرط کرلی۔ تو اس نے اسے مالی امداد دی' کہا جاتا ہے کہ وہ پانچ ہزار عشری دینار تھے اور اس نے ابن علی خلطی کو مدد کرنے اور ہتھیار دینے کا اشارہ کیا اور علی بن ابی علی خلطی کی طرف لوٹ آیا پس اس نے اُسے اپنی قوم سے مدد دی' پھر یہ ہسکورہ کی طرف گیا اور اپنے ساتھی مسعود بن کلداسن کے ہاں اترا پس قبائل ہسکورہ اور ہزوجہ نے اس کی اطاعت کی اور انہوں نے اس کی طرف ضہاجہ کے عظیم سردار عزوز بن بیورک کو ازمور کی جانب بھیجا اور وہ یعقوب بن عبدالحق کے حملہ تک مرتضیٰ کی اطاعت سے منحرف تھا اور اس کے پاس سرداروں' موحدین اور نصاریٰ کی ایک جماعت گئی اور مرتضیٰ کو سفیان کے سردار مسعود بن کانون اور بنی جابر کے سردار اسماعیل بن قسطون کے متعلق شبہ پڑ گیا۔ پس اس نے دونوں کو گرفتار کر کے قید کر دیا اور ان دونوں کی قوم کے بہت سے آدمی ابی دبوس کے پاس گئے اور اسماعیل اپنے قید خانے میں قتل کر دیا گیا۔ پس اس کے بھائی نے بغاوت کر دی اور ان کے ساتھ جا ملا اور علوش بن کانون بھی اپنے بھائی کے متعلق اسی قسم کے سلوک سے ڈر گیا۔ پس اس نے ان کا پیچھا کیا اور ابوالعلی نے مراکش پر چڑھائی کی اور جب وہ اغمات پہنچا تو وہاں اس نے وزیر ابو یزید بن بکست اس کی حفاظتی فوجوں میں دیکھا پس اس نے اس سے جنگ کی' اور ابن بکیت کو شکست ہوئی اور اس کے عام ساتھی مارے گئے اور ابو دبوس مراکش کی طرف چلا گیا اور علوش بن کانون نے باب اسریعت پر غارت گری کی۔ حالانکہ لوگ نماز جمعہ ادا کر رہے تھے اور اس نے اپنا نیزہ اس کے کواڑوں میں گاڑ دیا اور ۶۵ھ کا سال آ گیا اور مرتضیٰ ابو دبوس کے کاموں سے غافل ہو کر مراکش میں بیٹھا تھا اور فصیلیں محافظوں اور پہرے داروں سے خالی ہو چکی تھیں اور ابو دبوس نے باب اغمات کا قصد کیا اور وہاں سے دیوار پھاند کر شہر میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حلف اٹھایا اور رحم کی درخواست کی۔ تو ابو دبوس نے اس پر مہربانی کی اور یہ اہل کی طرف مائل ہو گیا اور اس نے اپنے وزیر ابو موسیٰ اور مسعود بن کانون کو بھیجا کہ وہ اسے اس کے پاس لے آئیں۔ پھر انہی سرداروں کے بتانے سے اُسے معلوم ہوا کہ وہ اس کے پاس نہیں آئے گا۔ تو اس نے سید ابو موسیٰ کو اس کے قتل کرنے کے لئے خط لکھا۔ تو اس نے اسے قتل کر دیا اور ابو دبوس نے مستقل حکومت قائم کر لی اور واثق باللہ اور معتد علی اللہ کا لقب اختیار کر لئے اور سید ابو موسیٰ اور اس کے بھائی سید ابو زید کو اپنا وزیر بنایا اور خوب بخشش کی اور ریاستوں کے متعلق غور و فکر کیا اور رعیت سے ٹیکس اٹھا دیئے اور اس کے اور مسعود بن کلد اسن کے درمیان وحشت پیدا ہو گئی۔ پس وہ اس کے ازالہ کے لئے اس کے پاس گیا اور عبدالعزیز بن عطوش سفیر بن کر اس کے پاس آیا اور اسے پتہ چلا کہ یعقوب بن عبدالحق تامسنا میں اترا ہے۔ پس اس نے حمید بن مخلوف ہسکوری کو ہدیہ دے کر اس کے پاس بھیجا تو اس نے ہدیہ کو قبول کر لیا اور ان کے درمیان پختہ معاہدہ ہو گیا اور وہ اپنے وطن کی طرف لوٹ آیا اور حمید واثق کی طرف واپس آ گیا اور اس نے مسعود بن کلد اسن کی اطاعت میں عبدالعزیز بن عطوش کے پہنچنے پر اتفاق کیا۔ پس ابو دبوس بلا دحاجہ پر ابو موسیٰ بن عزوز کو امیر مقرر کرنے کے بعد مراکش کی طرف لوٹ آیا اور اسے راستے میں عبدالعزیز بن السعید کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ اپنے آپ کو بادشاہ کہتا ہے اور ابن مکیت اور ابن کلد اسن نے اسے ملک میں داخل کیا ہے پس انہوں نے اس کی بیماری پر صبر کیا اور حملہ میں ان کی حالت کو بدل دیا۔ واللہ وارث الارض ومن علیھا.

ہسکورہ: قبائل معاہدہ میں سے یہ سب سے زیادہ اکثریت والے ہیں اور ان کے بہت سے بطون ہیں۔ جن میں سب سے بڑا بطن ہسکورہ ہے اور ان کے سوا جو بطون نفیسہ کی طرح ہیں انہیں حکومت نے اپنی موافقت اور اپنی مشکلات کے حل کرنے میں ختم کر دیا ہے۔ پس ان کے جوان اپنے سے پہلی قوم کے طریق پر چلتے ہوئے ہلاک ہو گئے۔ ہسکورہ کو موحدین کے درمیان اپنی کثرت اور غلبہ کے باعث ایک مقام اور عزت حاصل تھی۔ اس کے علاوہ وہ صاحب قوت بھی تھے اور وہ ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کا بطن ہیں اور معقل جو الشبانات کا بطن میں سے بہت سے آدمیوں کو جمع کر لینا اور عبدالمؤمن بن یوسف کے خاتمے کے بعد ہمارے بیان کے عبدالواحد ان کا سردار تھا اور انہوں نے عجمیوں کی زبان کو درست کر دیا اور اسے تخصیص اور بہادری میں بڑی شہرت حاصل تھی۔ اس کی وفات ۶۸۰ھ میں ہوئی اور یہ بڑا صاحب علم تھا اور ایک جماعت اس کی کتب کو یاد کرنے والی تھی اور یہ فروع فقہ کا حافظ تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ فلسفہ کا دلدادہ اور علم کیمیا' سیمیا' بحر اور شعبدہ بازی کے نتائج کا حریص اور قدیم شرائع اور نازل شدہ کتب سے واقفیت رکھتا تھا اور یہود کے علماء حتی کہ ان کے لیڈروں کے ساتھ مجالست کرتا تھا۔ اس پر دین سے بے رغبتی کا اتہام لگایا گیا۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا عبداللہ حکمران بنا جو اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے والا تھا۔ خصوصاً سحر اور صنعت کیمیا کے حصول کا اسے بہت شوق تھا اور جب سلطان ابوالحسن اپنے بھائی عمر کے معاملہ سے فارغ ہوا اور مغرب کے فتنہ کو فرو کر دیا اور اس کے اطراف پر قبضہ کر لیا اور اس کے قلعے میں فوجوں کے ساتھ اتر پڑا اور اس کے میدانوں کو بغیر اس کے کہ پیچھے سے اعراب سوس ان کی مدد کریں۔ فوجوں نے روند ڈالا۔ کیونکہ اسے ان کے علاقے پر غلبہ حاصل ہو چکا تھا اور یہ ان کی اطاعت کا اقتضاء تھا اور اس نے اپنے اعمال کو فوجوں کے ساتھ ان کے درمیان اتار دیا۔ پس عبداللہ نے معروف اطاعت کے ذریعہ اس سے خلاصی حاصل کی اور اس میں اپنے بیٹے کو رہن لکھا اور سلطان کے ساتھ تحائف اور مہمانی کی شرط کی جو اس نے قبول کر لی اور اسے اپنی رضامندی دے دی اور جب قیروان میں سلطان کو مصیبت نے آ لیا اور مغرب جنگ سے مضطرب ہو گیا اور مراکشی بلاد کی فضا مشائخ سے خالی ہو گئی۔ تو مصامدی سرداروں نے مراکش جانے اور اسے برباد کرنے پر اتفاق کیا۔ کیونکہ وہ دارالامارت اور فوجوں کے اجتماع کا مقام تھا اور عبداللہ سیکسوئی نے اس فیصلے کے نفاذ کا ارادہ کیا اور اس نے تخریب مساجد کا کام اپنے ذمے لیا کیونکہ وہ مساجد سے دور رہنا چاہتے تھے اور جیسا کہ بعد میں بیان کیا جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عامل تھا۔ پس اس نے اس سے فوج مانگی اور عامر نے اس بارے میں اس سے مدد کا وعدہ کیا اور اسے ڈیڑھ دو سال مہلت دی یہاں تک کہ وہ سلطان کے پاس گیا اور اس بارے میں اس سے مدد طلب کی پھر اس نے اس کے دشمن کے مقابلہ پر اس کی مدد کرنے کا ارادہ کر لیا۔ پس لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس نے اپنی حکومت کے اہلکاروں سے کہا کہ وہ اس کی مدد کریں اور عبداللہ چل کر قاہرہ آیا اور اپنے باپ اور اس کے مددگاروں کا گلا گھونٹنے لگا۔ پھر اس کے بعض رازداروں نے اسے اندر داخل کیا اور اُسے بعض پوشیدہ مقامات کی اطلاع دی جن سے وہ پہاڑ میں داخل ہو گیا اور انہوں نے اس کے بیٹے ایزم پر حملہ کر دیا اور عبداللہ نے اپنی قوم کو آواز دی اور محمد ان کے آگے بھاگ اٹھا اور جبل کے نواح میں تلاسف مقام پر اسے پکڑ کر قتل کر دیا گیا اور عبداللہ نے اپنی حکومت واپس لے لی اور اس کے پاؤں جم گئے۔ یہاں تک کہ اس کے عمزاد یحییٰ بن سلیمان نے جب اسے پتہ چلا کہ وزیر عمر بن عبداللہ نے سلطان مغرب کو اور عامر بن محمد نے مراکش کی حکومت کو اپنے لئے خاص کر لیا ہے۔ اس کے متعلق تدبیر کی اور اس بات سے یحییٰ اپنے باپ پر غضبناک ہو گیا۔ جو عبداللہ کا چچا تھا اور جسے اس نے اپنی عمارت کے ابتدائی ایام میں قتل کر دیا تھا اور ۷۵ھ تک سیکسوہ پر قابض رہا۔ پس ابوبکر بن عمر بن خرد نے اس پر حملہ کر کے اسے اپنے بھائی عبداللہ کے بدلہ میں قتل کر دیا اور سیکسوہ کی حکومت پر خود مختار حاکم بن بیٹھا۔ پھر کچھ سالوں کے بعد اس کے عمزاد نے جو اس کے اہل بیت میں سے تھا۔ اس کے خلاف خروج کیا۔ مجھے اس کے متعلق صرف اتنا ہی پتہ چلا چکا ہے کہ اس کا نام عبدالرحمٰن تھا اور اس کی بغاوت مغرب سے دوسرے کوچ کے بعد ۷۶ھ میں ہوئی تھی اور مجھے اس کی حکومت کے ثقہ آدمیوں نے بتایا ہے کہ اس نے ابوبکر بن عمر پر کامیابی حاصل کر کے اُسے قتل کر دیا تھا اور اس عہد یعنی ۷۹ھ تک وہ جبل کا مخصوص حاکم بنا رہا اور پھر مجھے ۸۸ھ میں اطلاع ملی کہ یہ عبدالرحمٰن ابوزید بن مخلوف بن عمر آجلید کے نام سے معروف ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

درن سے ہٹ کر قبلہ کی طرف تادلست کا شہر ہے جہاں پر ان چوٹیوں کا بہت بڑا سلسلہ پایا جاتا ہے اور وہاں سے
اترتے ہیں اور ان کی سرداری ایک بطن میں ہے۔ جو مغرادہ کے نام سے مشہور ہے اور سلطان ابوحنان کے زمانے میں ان کا
سردار ابراہیم بن حسین بن حماد بن حسین اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمد بن ابراہیم بن حسین اور اس کے بعد ان کا عم زاد خالد بن
عیسیٰ بن حماد تھا اور اس کی ریاست سلطان عبدالرحمٰن بن بطوسن کے مراکش پر غالب آنے کے زمانے تک ان پر قائم رہی۔
پس اُسے بنی مرین کے شیخ علی بن عمر الورتاجی نے جو بنی دیغلان میں سے تھا قتل کر دیا اور مجھے معلوم نہیں کہ اس کے بعد ان کی
ریاست کے ملی اور ہمارے علم کے مطابق وہ اور دکالہ سب کے سب بہت ٹیکس لینے والے تھے۔ واللّٰہ الخلق والامر وھو
خیر الوارثین.

اور ہلال بن بدر نے اس میں فیصلہ کیا اور یحییٰ بن دانودین کو کزولہ' ملطہ ' نفیسہ' اور ضاکہ وغیرہ سے قبائل سوس کو
جنگ کے لئے اکٹھا کرنے کے لئے آگے کہا اور وہ قبائل کو اکٹھا کرتا اور منازل سے گزرتا ہوا تادورنت پہنچا تو اس نے اُسے
سوریٰ چند بیرونی گھرانوں کو خالی پایا اور وہ حمیدین کے ہاں محمد علی بن بدر کا داماد اور قریبی تھا۔ وادی سوس میں قلعہ قیسخت میں
اترا جو ضہاجہ کا قلعہ تھا۔ پس ابن بدر نے ان کو اس پر غالب کر دیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ پس ابودبوس نے اس سے جنگ کی اور
کئی روز تک اس کا محاصرہ کئے رکھا اور اس میں اس کی فوجوں نے شکست دی اور محمد بن علی بن ذکوان نے ستر ہزار دینار پر ابو
دبوس کو نکالنے کے لئے مداخلت کی جو وہ اسے ادا کیا کرے گا پس اس نے فتح کرنے میں جلدی کی اور وہ جان بچا کر اپنے گھر
چلا گیا اور اس سے مال کا مطالبہ کیا گیا اور وہ ابنِ ذکوان کے پاس قیدی بن کر رہا اور ابنِ بدر قلعے میں اس پر قابو نہ پا سکا۔ پھر
اس نے اطاعت اختیار کر لی اور اس کے ایلچی اس کی اطاعت کی اطلاع لے کر پہنچے۔ پس واثق الحضرۃ کی طرف لوٹ گیا اور
۶۵ھ میں اس میں داخل ہو گیا اور اسے یعقوب بن عبدالحق کی بغاوت کی خبر ملی تو اس نے مرتبہ کو ابوالحسن بن قطران کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

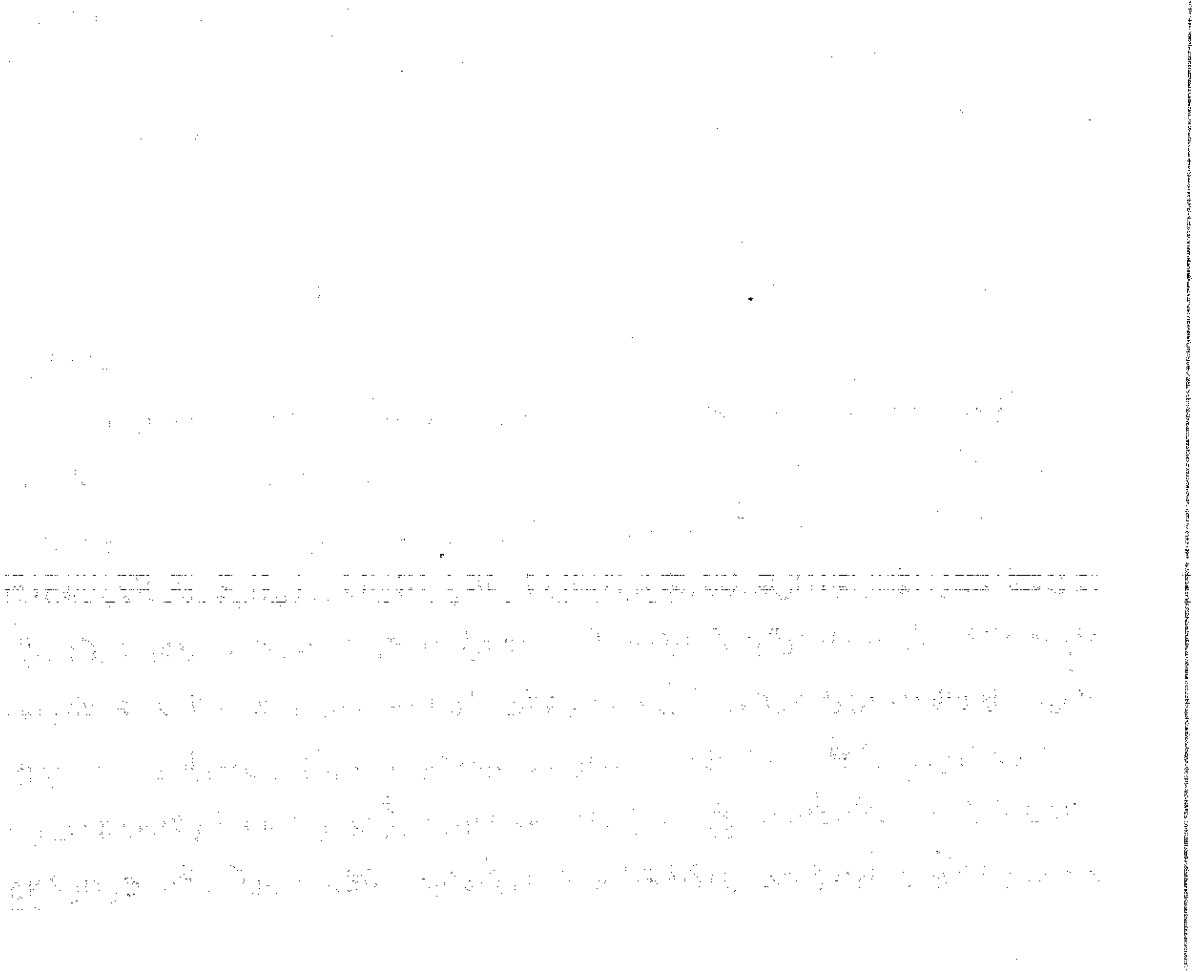

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دعوت کا اصل اس تجسیم کی نفی کرتا تھا جس پر اہل مغرب کو اعتماد تھا اور اس نے شریعت کے متشابہات کی تاویل کو ترک کر دیا اور انجام کار تکفیری مذہب پر چلتے ہوئے اس نے اس بات کے انکار کرنے والے کو صریحاً تکفیر کی' یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی دعوت کا نام دعوتِ توحید اور اپنے اتباع کا نام ملثمین پر چوٹ کرتے ہوئے موحدین رکھا بلاشبہ ان کے مذاہب جسیمت کے اعتقاد کے حامل تھے اور اس فتح سے قبل یقیناً اہل سابقہ سے مختص تھا اور فتح مراکش سے قبل اہل سابقہ آٹھ قبائل تھے جن میں سے سات مصامدہ میں سے تھے۔ ہرغیہ مام مہدی کے قبیلے کے لوگ تھے اور ہنتانہ اور تمیلل وہ لوگ تھے جنہوں نے ہرغہ کے ساتھ جنگ اور حفاظت پر بیعت کی تھی اور کنفسیہ' ہزرجہ' کدمیوہ اور دریکہ اور موحدین کا آٹھواں قبیلہ کومیہ تھا۔ جو عبدالمؤمن کا قبیلہ تھا اور فتح سے قبل اس کے بڑے بڑے ساتھی اس کی دعوت میں شامل ہو چکے تھے اور ان کی سبقت کی وجہ سے انہیں عبدالمؤمن کے ہاں برتری حاصل تھی پس یہ قبائل اس برتری اور اس نام سے مخصوص ہو گئے اور انہوں نے حکومت کو سنبھالا اور اس کے تخت کو اٹھایا اور وہ دیگر علاقوں میں اصحاب امر کی نسبت قویم کے ساتھ اس کے مذاہب و ممالک سے متفق ہو گئے اور جو باقی رہ گئے وہ موت کے خوف سے اپنی پناہ گاہوں میں باقی رہے اور حکومت کے بعد زناتہ سے قبل ان پر غلبہ کے دامن دراز ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے ان کو نادانوں کے ساتھ باقی رہنے دیا اور انہیں رعایا کے ٹیکس گزاروں میں شامل کر دیا اور کبھی زناتہ اور کبھی دوسرے آدمی ان پر حکمرانی کرنے لگے۔

و فی ذلک عبرة و ذکری لاولی الالباب . والملک للّٰہ یورثہ من یشاء

ہرغہ: یہ امام مہدی سے تھوڑا عرصہ قبل ہوئے ہیں اور اب یہ مٹ مٹا گئے ہیں اور یہ ہر جانب سے القاصیہ میں داخل ہو گئے ہیں کیونکہ ان کی حکومت ان کے غیروں یعنی مصامدہ کے آدمیوں کے ہاتھوں میں تھی اور یہ کسی چیز کے مالک نہ تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مصامدہ پر اعزاز حاصل ہے اور جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ انہیں افریقہ میں حکومت حاصل بھی پس ان میں سے دونوں حکومتوں کے مخلوق پر غلبہ پانے کے لئے اتفاق کرلیا اور وہ اپنے معروف وطن جبال درن میں باقی رہ گئے اور وہ پہاڑ مراکش کی سرحد کے ساتھ ملا ہوا ہے جو خود مختاری اور کسی کی اطاعت کے بین بین اشیاء ہے اور انہیں اپنی قوم میں اپنی پناہ گاہوں کی مضبوطی کی وجہ سے ایک خاص مقام حاصل ہے اور جب بنو مرین نے مصامدہ پر غلبہ پالیا تو انہوں نے ان سے دعوت کے مسائل کو روک دیا اور ان کے رؤساء اولاد یونس کو ان کے ساتھ اجتماع کرنا ہوتا تھا کیونکہ بنی عبدالمؤمن کی حکومت کے آخر میں یہ مبغوض تھے پس انہوں نے ان کو اچھائی اور میل جول کے لئے مخصوص کرلیا اور سلطان یوسف بن یعقوب بن عبدالحق کے زمانے میں علی بن محمد ان کا بڑا سردار تھا اور قوم میں سے اس کا مخلص دوست تھا اور وہ ۷۰ھ میں ابن الملیانی کاتب کے ہاتھوں ایک خط کی وجہ سے مارا گیا جس میں اس نے کچھ خلاف واقعہ باتیں لکھ دی تھیں اور وہ اُسے سلطان کے پاس اس کے بیٹے جو مراکش کا امیر تھا کے ذریعے بھجوادیا تو اس کی قید میں مصامدہ کے مشائخ کا ایک گروہ قتل کردیا گیا جن میں علی بن محمد بھی شامل تھا پس سلطان اپنی سواریوں کے ساتھ اس گروہ کی خاطر کھڑا ہوا اور ابن الملیانی کے بھاگ جانے کے بارے میں جو اس سے کوتاہی ہوئی اس پر نادم ہوا۔ جیسا کہ سلطان یوسف بن یعقوب کے حالات میں اس واقعہ کے متعلق ذکر کیا گیا ہے اور جب سلطان ابوسعید حاکم بنا تو مصامدہ کی حکومت کا جو اثر ورسوخ تھا وہ بھی جاتا رہا اور وہ حکومت کے مطیع ہوگئے اور بنو مرین اپنے آدمیوں کے ساتھ دوبارہ ان پر حکومت کرنے لگے۔ اور موسیٰ بن علی بن محمد کی حکومت کے آغاز کے بعد سلطان کے حالات کہ اس نے اسے مصامدہ اور ان کے ٹیکس پر سے حاکم بنایا اور اسے مراکش میں اتارا پس یہ کئی سال تک حکومت سے سیراب ہوتا رہا اور اس کے قدم حکومت میں مضبوط ہوگئے اور اس نے اپنے اہل بیت کو وراثت میں دیا اور اس کی وجہ سے حکومت میں ان کا ایک مقام بن گیا جس کا انتظام انہوں نے حکومت میں کیا تھا اور وہ وزارت کے لئے بھی نمائندے بنے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے اسے اپنے گھر میں اتارا اور اس کی قوم اسے بچانے کے لئے زبردستی حاکم بن بیٹھی اور موت زیادہ مشہور کرنچال ہے
یہاں تک کہ سلطان ابوالحسن فوت ہوگیا جیسا کہ ہم بعد میں اس کا تزکرہ کریں گے پس انہوں نے اسے لکڑیوں پر اٹھایا اور ابو
عنان کے حکم کے مطابق اتر پڑے پس اس نے ان کی عزت کی اور اس وفاداری کے نتیجہ میں انہیں اپنا قرب بخشا اور عبدالعزیز
کو اپنی امارت پر قائم رکھا اور عامر کو جوان کا بڑا سردار تھا اسے سریہ سے اس کی جگہ طلب کیا پس وہ سلطان کی لونڈیوں' اور
حرموں کا جو اس کی امانت تھیں نگران بن گیا اور سلطانہ بھی اسے عزت وتکریم سے ملی' اور اس نے اسے اپنی خاص توجہ کا مورد
بنایا اور اسکا بھائی عبدالعزیز اس کے لئے حکومت کو چھوڑ گیا پس اس نے اسے اپنا نائب مقرر کیا پھر سلطان نے ۵۴ھ میں عامر
کو باقی ماندہ مصامدہ پر حاکم مقرر کیا اور اُسے ان سے ٹیکس لینے پر افسر مقرر کیا تو اس نے اس کام کو نہایت خوبی سے سرانجام دیا
اور اسے مراکشی عملداریوں کے غم سے فارغ کر دیا یہاں تک کہ اس نے اس کے کام کی تشہیر کی اور ٹیکس جمع کرنے پر اس کا
شکریہ ادا کیا اور سلطان ابوعنان فوت ہوگیا اور اس نے اپنے بیٹے سعید اور وزیر حسن بن عمر مودودی کو مقدم کیا اور وہ اس پر اس
تربیت کی وجہ سے جو اسے رتبہ کے لئے دی گئی تھی حسد کرتا تھا اور دونوں کے درمیان اس وجہ سے دشمنی چلی آتی تھی پس وہ اس
کے حملہ کے خوف سے مراکش سے نکل کر جبل بنغانہ میں اپنی پناہ گاہ کی طرف چلا گیا اور اس کے ساتھ سلطان ابوعنان کا بیٹا جو
المعتمد لقب کرتا تھا وہ بھی چلا گیا اور اس کے باپ نے اپنی وفات سے قبل جوانی ہی میں اُسے عامر کی نگرانی کے لئے مراکش کا
حاکم مقرر کر دیا تھا پس وہ اسے جبل میں لے گیا یہاں تک کہ سلطان ابی سالم کے پاؤں حکومت میں جم گئے اور ۶۰ھ میں وہ
مغرب کا خودمختار حکمران بن گیا اور عامر بن محمد اپنے ایلچیوں کے ساتھ اس کے پاس آیا اور اس نے اپنے بھتیجے محمد المعتمد کو بھیجا
تو سلطان نے اس کی سفارت کو قبول کیا اور اس کی وفاؤں کا شکریہ ادا کیا اور وہ ایک عرصہ تک اس کے دروازے پر ٹھہرا رہا پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عامر مراکش اور اس کے مضافات پر خود مختار حاکم بن بیٹھا اور جب عمر بن عبداللہ' عبدالعزیز بن سلطان ابی الحسن کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا تو ابوالفضل بن سلطان ابی سالم کے دل میں یہ بات آئی کہ وہ عامر بن محمد پر اچانک حملہ کر دے جیسے اس کے چچا نے عمر بن عبداللہ پر کیا ہے اور اس نے یہ نذر مانی اور وہ اپنے اونٹوں کو لے کر جبل میں اس کے گھر چلا گیا پس ابوالفضل نے اپنے عمزاد عبدالمؤمن پر حملہ کر دیا۔ کیونکہ وہ مراکش میں قید تھا اور اس وجہ سے اس کے اور عامر بن محمد کے درمیان جھگڑا مستحکم ہو گیا اور اس نے سلطان عبدالعزیز کی طرف پیغام بھیجا پس وہ ۶۹ھ میں فاس سے اٹھا اور ابوالفضل بھاگ کر ناولہ پہنچ گیا اور اُس کے چچا سلطان عبدالعزیز نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا جیسا کہ اُس کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے اور اس نے سفارت میں عامر کو طلب کیا۔ پس وہ اپنی جان کے متعلق اس سے ڈرا اور اس نے اپنے قلعے میں پناہ لے لی پس وہ الحضرۃ کی طرف لوٹ آیا اور اپنے عزائم کو مجتمع کیا اور اس نے مراکش اور اس کے مضافات پر علی بن اجانا کو مقرر کیا جو ان کی حکومت کا پروردہ تھا اور اس نے اسے اشارہ کیا کہ وہ اپنی پناہ گاہ سے عامر اور اس کی قوم کے ساتھ جنگ کرے اور اس نے اس پر حملہ کیا اور بنی مرین کے ایک طائفہ اور سلطان کے پروردہ لوگوں کو گرفتار کر لیا اور اس طرح اس نے سلطان کے عزائم کو حرکت دی۔

پھر اس نے ۷۱ھ میں اس پر غلبہ حاصل کر لیا اور اس کی فوج تتر بتر ہو گئی اور اس نے جبل میں گھستے ہی اسے گرفتار کر لیا اور اسے قیدی بنا کر سلطان کے پاس لایا گیا تو اس نے اُسے بیڑیاں ڈال دیں اور اسے لے کر الحضرۃ کی طرف لوٹ آیا اور جب اس نے عیدالفطر کی عبادت ادا کر لی تو اسے بلا کر ڈانٹا پھر اس کے حکم کے مطابق اسے اس کے قتل ہونے کی جگہ پر لے جایا گیا اور کوڑے مار مار کر اس کا خون نکال دیا گیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور سلطان نے اپنی قوم پر اپنے بھائی عبدالعزیز کے بیٹے فارس کو حاکم مقرر کیا جو اپنے چچا کی ہلاکت کے موقع پر اس کے پاس آ گیا تھا اور اس نے اس کے بیٹے ابو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور فوجیں ان کی طرف آ گئیں یہاں تک کہ ۶۹۴ھ میں سعد اللہ فوت ہو گیا اور یوسف بن یعقوب کی فوجیں اس کے محاصرہ پر اکٹھی ہو چکی تھیں۔ پس انہوں نے اس کے قلعوں کو گرا دیا اور اس کی قوم کو مطیع بنا لیا اور سلطان یوسف بن یعقوب نے عبدالکریم بن عیسیٰ کو جب سے اس کے باپ نے وصیت کی تھی چن لیا تھا اور اُسے اس کا حاکم مقرر کر دیا تھا پھر اس نے امرائے مصامدہ کو گرفتار کر لیا اور اسے بھی گرفتار ہونے والوں میں گرفتار کر لیا یہاں تک کہ ابن الملیانی نے اس کے چچا کی عداوت کی وجہ سے ان کو ہلاک کرنے کی کارروائی کی جس نے اس خط کو مشتبہ کر دیا جو سلطان کی زبان سے اس کے باپ امیر مراکش کو لکھا گیا۔ پس عبدالکریم بھی قتل ہونے والوں کے ساتھ قتل ہو گیا اور اس کے ساتھ بنو عیسیٰ، علی، منصور اور اس کا بھتیجا عبدالعزیز بن محمد بھی قتل ہو گئے اور سلطان اثبات سے غضبناک ہو گیا اور ابن الملیونی اس کے پڑاؤ سے نکل کر تلمسان کے محاصرہ کے لئے چلا گیا اور اس میں داخل ہو گیا پھر کدمیوہ کی حکومت عبدالحق نے سنبھالی اور جب مراکش اور باقی ماندہ مصامدہ پر عامر کی حکومت مضبوط ہو گئی تو اس نے عبدالحق کے عہد کو توڑ دیا اور مخالفت شروع کر دی اور سکسیوی جو حکومت کے آغاز سے فتنہ کا بانی تھا اس کی مداخلت کا نوٹس لینا بھی ترک کر دیا پس ۷۵۷ھ میں اپنی قوم اور سلطان کے مراکشی مشائخ کے ساتھ اس کی نگرانی کے لئے گیا اور اس کے قلعے پر زبردستی داخل ہو کر اسے قتل کر دیا اور کدمیوہ پر غالب آ گیا اور بنو سعد اللہ فاس چلے گئے اور وہاں قیام پزیر ہو گئے یہاں تک کہ جب سلطان ابو سالم اپنے بھائی ابو عنان کے بعد سمندر میں داخل ہو کر اپنی حکومت کی طرف گیا اور غمارہ کے ہاں اترا تو یوسف بن سعد اللہ اس کے پاس آیا اور اسے اپنی سابقیت کے عہد کو پختہ کروایا پس جب وہ نئے شہر پر قابض ہوا اور اس کی حکومت مستقل ہو گئی تو اس نے اس کے تقرب کا خیال کرتے ہوئے اسے اس کی قوم کا حاکم مقرر کر دیا پس وہ سلطان ابی سالم کے زمانے تک اپنی حکومت پر قائم رہا اور مراکش کا عامل محمد بن ابی العلی تھا جو سلطان کے خواص اور مغرب کے حکمرانوں کے گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ مراکش کے مضافات پر مدد کے لئے اعتماد رکھتا تھا اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

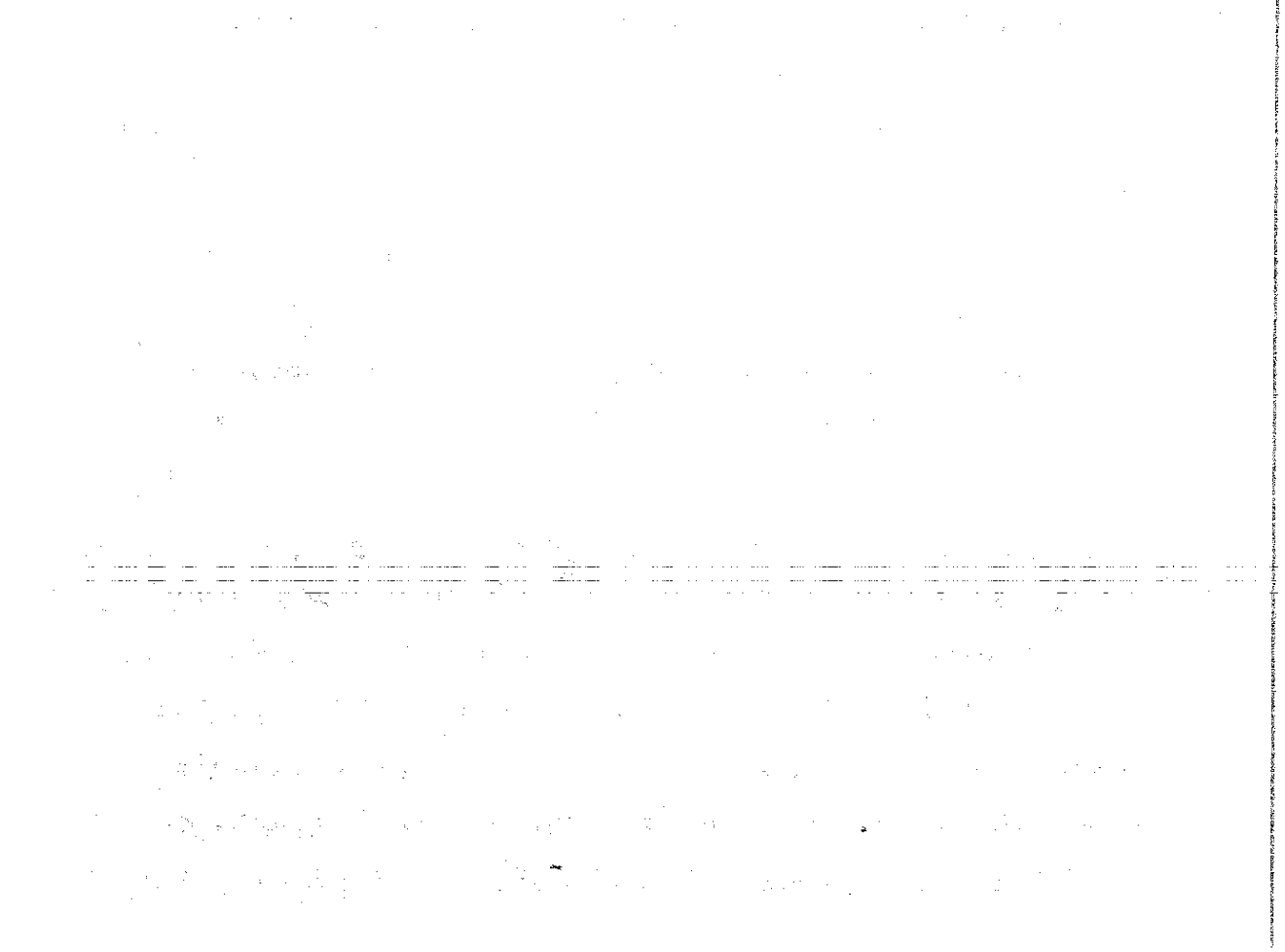

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابو محمد بن یونس ہنتاتہ کے موحدین کے وزراء میں سے تھا اور اُسے مرتضٰی نے وزیر بنایا تھا پھر اس پر ناراض ہو کر اُسے ۶۵۰ھ میں معزول کر دیا اور تا مصلحت میں اُسے گھر میں نظر بند کر دیا اور اس کی قوم اور اس کے خواص اسے چھوڑ کر بھاگ گئے اور یہ علی بن بدر کے قرابت داروں میں سے تھا جو بنی باوا سن میں سے تھا پس یہ سوس کی طرف بھاگ گیا اور ۵۱ھ میں اعلانیہ مخالفت کرنے لگا اور دامنِ کوہ میں تا نصاحت کے قلعے میں اُترا جہاں وادی سوس' درن اور رشیدہ اور اس کے قلعے کو دور کرتی ہے اور اس نے قلعے کو ضہاجہ کے ہاتھوں سے چھین کر اس پر قبضہ کر لیا اور اسے مضبوط کیا اور اس میں اپنے عمزاد بو حمدین کو اُتارا پھر اس نے سوس کے میدان اور جا جابی حسان جو متصلی اعراب میں سے ہیں پر ملویہ کے نواح میں بلاد ریف تک ان کے مواطن پر قبضہ کر لیا پس وہ اس کی طرف کوچ کر آئے اور اس نے ان کے ذریعے سوس کے نواح میں فساد اور خرابی پیدا کی اور اس کے بہت سے قبائل نے اس کی اطاعت اختیار کر لی پس اس نے ان سے پورا ٹیکس لیا اور تارودانت میں موحدین کے عامل پر چڑھائی کر دی اور اس پر راستوں کو تنگ کر دیا اور اس کے حالات بگڑ گئے اور وزیر ابو محمد بن یونس نے اس پر مداخلت کا اتہام لگایا اور علی بن بدر کی طرف اس نے جو خط لکھا تھا اس پر اطلاع پائی تو مرتضٰی نے اسے قید کرنے کا حکم دے دیا اور ۵۲ھ میں اُسے قتل کر دیا اور اس نے ابو محمد بن اصال کو موحدین کی فوج کے ساتھ بلاد سوس کی طرف جنگ کے لئے بھیجا اور اسے اس فوج کا سالار مقرر کیا پس یہ تارودانت میں اُترا اور علی بن بدر تیونو دین میں قلعہ بند ہو گیا اور ابن اصناک نے اپنی فوج کے ساتھ اس پر چڑھائی کی تو ابن بدر نے اسے شکست دی اور ان میں سے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا اور یہ شکست کھا کر مراکش کی طرف لوٹ آیا اور علی بن بدر اپنی مخالفت پر قائم رہا اور مرتضٰی نے محمد بن علی اور لماط کو موحدین کی فوج کے ساتھ ۶۰ھ میں اس سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے انہیں شکست دی اور ابن از لماط قتل ہو گیا اور اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شرط پر اس کی اطاعت قبول کرلی کہ وہ اپنے قلعے سے دستبردار ہو جائے۔ پھر جنگ نے اسے جلدی میں ڈال دیا اور وہ ان پر فوج لے آیا اور انہوں نے قلعے کی پناہ لی اور حمدین علی بن زکدان کے گھر کی طرف بھاگ گیا اور سلطان نے اسے اس کے قید کرنے کا حکم دیا اور سلطان نے قلعے پر قبضہ کرلیا اور ابودس علی بن پدر کے محاصرہ کے لئے چلا گیا اور کئی روز تک اس کا محاصرہ کئے رکھا اور اس پر منجنیقیں نصب کر دیں اور جب اس پر محاصرہ سخت ہو گیا تو اس نے گفتگو کرنے اور دوبارہ اطاعت اختیار کرنے میں رغبت کا اظہار کیا۔ پس اس نے یہ بات قبول کر لی اور سلطان نے اس کا محاصرہ چھوڑ دیا اور الحضرۃ کی طرف لوٹ آیا اور جب ۶۸ھ میں بنومرین نے مراکش پر غلبہ پالیا تو علی بن پدر نے خود کو ترجیح دے لی اور سوس پر قبضہ کرلیا اور تارودنت اور بستیوں اور اس کے باقی ماندہ شہروں اور قلعوں پر قابض ہو گیا اور اعراب کے لئے اس نے اپنی تلوار کی دھار کو تیز کرلیا پس انہوں نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے پسپائی ہوئی اور ۶۸ھ میں یہ قتل ہو گیا اور اس کی حکومت اس کے بھتیجے عبدالرحمٰن بن حسن نے کچھ مدت کے لئے سنبھالی پھر وہ فوت ہو گیا تو ان کی حکومت علی بن حسن بن بدر نے سنبھالی اور جب ابو علی بن سلطان ابی سعید سجلماسہ کے بادشاہ کی طرف سے اس کے باپ کے ساتھ معاہدہ کی درستگی کے لئے گیا جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے تو وہ سجلماسہ میں اترا اور وہاں پر اس کی حکومت کو مضبوط کیا اور اس نے تمام مصلی عربوں سے کام لیا تو انہوں نے اُسے سوس کی حکومت کی رغبت دلائی اور ابن پدر کے اموال کا لالچ دیا تو اس نے سجلماسہ سے جنگ کی اور ابن پدر اس کے آگے جبال گمینہ کی طرف بھاگ گیا اور سلطان ابوعلی نے نصاحت میں اس کے قلعہ پر اور سوس کے باقی ماندہ شہروں پر قبضہ کرلیا اور اس کے ذخائر و اموال کا صفایا کر کے سجلماسہ کی طرف لوٹ آیا پھر اس کے بعد سلطان ابوالحسن نے اس پر غلبہ پالیا اور بنی پدر کی بادشاہی کا خاتمہ ہو گیا اور عبدالرحمٰن بن علی بن حسن اس کے ساتھ مل کر اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور سلطان نے ارضِ سوس میں مسعود بن ابراہیم بن عیسیٰ البریتانی کو اتارا جو اس کے وزراء کے طبقے میں سے تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں اور وہاں سے باندے اس میں سے جاتے ہیں اور جب یہ وادی پہاڑ سے میدان میں گرتی ہے تو اس مقام پر تارودرت کا شہر ہے اور اس وادی کے سمندر میں گرنے کے مقام اور وادی آشی کے گرنے کے مقام کے درمیان جنوب کی جانب ساحل سمندر پر دونوں کی مسافت کا فاصلہ ہے اور وہیں پر ماسہ کے وہ مکانات ہیں جو فقراء کے لئے وقف ہیں جہاں پر اولیاء کا آنا جانا اور عبادت کرنا ایک مشہور بات ہے اور عوام کا خیال ہے کہ فاطمی کا خروج وہاں سے ہوگا اور وہاں سے اس طرح سمندر کے ساحل پر جنوب کی طرف اولاد بونعمان کا زوایہ دو دن کی مسافت کے فاصلے پر ہے اور اس کے بعد کئی مراحل پر سرخ ندی کی چادر ہے اور یہ سردیوں میں معقل کی جولانگاہوں کی انتہاء ہے اور وادی سوس کے سرے پر جبل زکنون ہے جو جبل کلادی کے سامنے ہے اور جبال درن کے سامنے جبال نکیسہ ہیں جو جبال درغہ تک چلے جاتے ہیں اور مشرق میں ان سے آخری پہاڑ ابن حمیدی کے نام سے معروف ہے اور جبال نکیسہ سے وادی نوال اترتی ہے اور مغرب کی طرف گزر کر سمندر میں چلی جاتی ہے اور اس وادی پر تاکاوصت کا شہر ہے جو جماعتوں اور سامان کے اترنے کا اسٹیشن ہے اور وہاں پر ایک بازار ہے جس کا ایک دن میں آفاق کے تاجر قصد کر کے آتے ہیں اور وہ آج تک مشہور ہے اور ایک شہر جبا نکیسہ کے دامن میں کھود کر بنایا گیا ہے اس کے اور تاکووصت کے درمیان دونوں کی مسافت ہے اور ارض سوس لمطہ کے نزول کے لئے میدان ہے اور لمطہ ان میں سے وہ ہیں جو درن اور کزولہ کے پاس رہتے ہیں اور وہ ریگستان اور جنگل کے پاس رہتے ہیں اور جب معقل نے اس کے میدانوں پر غلبہ حاصل کیا تو انہوں نے آپس میں انہیں رہنے کے لئے تقسیم کر لیا پس الشبانات جبال درن کے سب سے قریب ہیں اور قبائل لمط ان کے حلیف ہیں اور کزولہ ذوی حسان کے حلیف ہیں اور اس عہد تک ان کی یہی صورتِ حال ہے۔

موحدین میں سے بنی حفص ملوک افریقہ کے حالات اور اُن کا آغاز وانجام: ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ جبل درن اور اس کے اردگرد مصامدہ کے قبائل ہنتاتہ' تمیلل' ہرغہ' کنفیسہ' سکسیوہ' کدمیوہ' ہزوجہ' وریکہ' ہزیرہ'

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ادریس بن خالد بن ایسع بن الیاس بن عمر بن داؤد بن محمد ابن حنیہ بن کعب بن محمد بن سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرشی نسب مصامدہ میں مل جل گیا ہے اور اس کی عصبیت اس پر حاوی ہے جیسا کہ ایک قوم سے دوسری قوم میں ملنے والے انساب میں ہوتا ہے جیسا کہ ہم کتاب کے شروع میں بیان کر چکے ہیں اور جب امام فوت ہو گیا اور اس نے عبدالمؤمن کے متعلق اپنی حکومت کی وصیت کی اور وہ مصامدہ کی عصبیت سے دور تھا ہاں اس میں مہدی کی بزرگی کا کچھ اثر تھا پس اس نے مہدی کی موت کو پوشیدہ رکھا اور عبدالمؤمن نے مصامدہ کی اطاعت کی آزمائش کی اور تین سال تک اس کی موت کے متعلق بتانے میں توقف کیا پھر ابوحفص نے اُسے کہا ہم تجھے اسی طرح مقدم کریں گے جیسے امام تجھے مقدم کرتا تھا تو اُسے معلوم ہو گیا کہ اس کی حکومت منعقد ہونے والی ہے۔ پھر اس نے اس کی بیعت کا اعلان کر دیا اور اس کے مقدم کرنے میں امام کے عہد کو پورا کر دکھایا اور مصامدہ کو اس کی اطاعت پر آمادہ کیا مگر دو آدمیوں نے اس کے متعلق اختلاف نہ کیا اور عبدالمؤمن اور اس کے بیٹے کے باقی ماندہ ایام میں تمام امور مہمہ میں انہی کی طرف رجوع کیا جاتا تھا اور انہوں نے دعوت کے مصائب میں اسے کفایت کی اور اس نے انہیں اس کے غم سے بے نیاز کر دیا اور عبدالمؤمن اُسے مواقف میں مقدم کرتا تھا پس وہ ان میں خوب تجربہ کار ہو گیا اور فتح مراکش سے قبل ۵۳۷ھ میں عبدالمؤمن نے اسے مغرب اوسط پر حملہ کے وقت اپنے ہراول میں بھیجا اور تمام زناتہ جیسے بنی دمانو بنی عبدالواد بنی رسیعان اور بنی توجین وغیرہ موحدین سے جنگ کرنے کے لئے منداس میں جمع تھے اور اس نے سخت خونریزی کرنے کے بعد عبدالمؤمن کے مراکش میں پہلے دخول کے وقت زناتہ کو دعوت پر آمادہ کیا تو ماسہ میں ایک باغی نے اس کے خلاف خروج کیا اور مختلف لوگوں کے منہ اس کی طرف پھر گئے تو اس کی ضلالت نواح میں پھیل گئی اور اس کی پوزیشن خراب ہو گئی تو اس نے شیخ ابوحفص کو اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے اس کی بیماری کا قلع قمع کر دیا اور اس کی گمراہی کے آثار کو مٹا دیا اور جب عبدالمؤمن نے افریقہ جانے کا ارادہ کیا تو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گیا اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا اور اس کی خلافت سے رضامندی کا اعلان کر دیا اور یوسف اور اس کی قوم کے پاس بڑی بڑی بشارتیں تھیں اور اس نے ۶۳ھ میں امیر المومنین کا نام اختیار کر لیا اور جب یوسف بن عبدالمؤمن حکمران بنا تو جبال غمارہ اور ضہاجہ میں فتنہ برپا ہو گیا جس میں ۶۲ھ میں سبع بن نے بڑا کردار ادا کیا اور اس نے شیخ ابی حفص کو ان کے ساتھ جنگ کرنے کی ذمہ دار سونپی پھر خود جنگ کے لئے نکلا اور ان میں خوب خونریزی کی اور مکمل فتح حاصل کی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور جب اُسے ۶۴ھ میں طاغیہ کے اندلس پر حملہ کرنے اور بطلیوس شہر کے ساتھ خیانت کرنے کا پتہ چلا تو اس نے اس شہر کو بچانے کے لئے جانے کا عزم کیا اور اس نے شیخ ابی حفص کی نگرانی کے لئے موحدین کی فوجوں کو آگے بھیجا اور قرطبہ میں اترا اور اس نے اندلس میں رہنے والے تمام سرداروں کو حکم دیا کہ وہ اس کی رائے کی طرف رجوع کریں پس اس نے بطلیوس کو اس محاصرہ سے چھڑایا اور جہاد میں اس نے وہاں بہت کارنامے دکھائے اور جب وہ ۷۱ھ میں قرطبہ سے الحضرۃ کی طرف واپس آیا تو راستے میں سلا کے قریب فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے بنی عبدالمؤمن کے سرداروں کے ساتھ اندلس، مغرب اور افریقہ میں باری باری امارت حاصل کرتے رہے پس منصور نے اپنی حکومت کے آغاز میں اپنے بیٹے ابوسعید کو افریقہ کا حاکم بنایا اور اس کے واقعات میں سے وہ واقعہ بھی ہے جو سعدیہ میں عبدالکریم منتزمی کے ساتھ ہوا جس کا ذکر ہم نے اس کے حالات میں کیا ہے اور اس نے ابو یحییٰ بن ابو محمد بن عبدالواحد کو وزیر بنایا اور وہ ۹۱ھ میں معرکہ کے روز اس کے ہراول میں تھا پس اس نے مسلمانوں سے مصیبت کو دور کیا اور اسے اس جنگ میں جو نصرت و ثبات حاصل ہوا اس سے اس کی شہرت ہو گئی اور وہ اس جنگ میں شہید ہو گیا اور اس کی اولاد ہمیشہ بنی الشہید کے نام سے مشہور رہی اور وہ اس عہد میں تونس میں مقیم ہیں اور جب ۶۱ھ میں ناصر ابن غانیہ کے تونس پر غالب آنے کی خبر ملتے ہی افریقہ پر حملہ کرنے کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے انہیں شکست دی اور ان کے پڑاؤ پر اور جو کچھ ان کے ہاتھوں میں تھا اس پر قبضہ کرلیا اور ان میں خوب قتل عام کیا اور قیدی بنائے اور سید ابوزید کو ان کی قید سے چھڑایا اور واضح کامیابی حاصل کر کے ناصر کے پاس لوٹ آیا۔ جہاں وہ مہدیہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھا اور اہل شہر نے اس کی شکست کے روز غنائم اور قیدیوں کو دیکھا تو وہ حیران رہ گئے اور نادم ہوئے اور انہوں نے امان طلب کی اور مہدیہ کی فتح مکمل ہوگئی اور ناصر تونس کی طرف واپس آ گیا اور وہاں پر ۶۰۳ھ کے نصف تک ایک سال قیام کیا اور اس اثناء میں اس نے اپنے بھائی سید ابواسحاق کے تعاقب اور ان کے فساد کے مقامات کو مٹانے کے لئے بھیجا پس اس نے طرابلس کے پیچھے کے علاقے پر قبضہ کرلیا اور بنی دمر' مطماطہ اور نفوس میں خوب خونریزی کی اور سرت اور برقہ کے علاقے کے قریب پہنچ گیا اور سویقہ ابن مذکور تک جا پہنچا اور ابنِ غانیہ' برقہ کے صحرا کی طرف بھاگ گیا اور لاپتہ ہوگیا اور سید تونس کی طرف واپس لوٹ آیا اور ناصر نے مغرب کی طرف کوچ کرنے کا قصد کیا اور افریقہ پر رضامندی کا سایہ لوٹ آیا اور ان پر حفاظت کے پردے تان دیئے اور اُسے معلوم ہوا کہ ابنِ غانیہ عنقریب افریقہ جا کر اس کی مخالفت کرے گا اور یہ کہ مراکش فریادرس سے بہت دور ہے اور ایک ایسے آدمی کا ہونا ضروری ہے جو خلافت کی جگہ کو پُر کرے اور حکومت کی ضروریات کو پورا کرے۔ پس اس نے ابومحمد بن شیخ ابی حفص کو منتخب کیا لیکن وہ اس پر کوئی زیادتی نہیں کرسکتا تھا کیونکہ اسے اور اس کے باپ کو ان کی حکومت میں بڑی شان حاصل تھی اور بنی عبدالمؤمن کا معاملہ شیخ ابوحفص کے اتفاق اور اس کی مدد سے تکمیل کو پہنچا تھا اور اس کے باپ منصور نے شیخ ابومحمد کو اس کے اور اس کے بھائیوں کے متعلق وصیت کی تھی اور جب وہ صبح کی نماز میں حاضر ہوتا تو اُسے نماز پڑھانے کا کام سپرد کرتا اور یہ خبر ابومحمد کو پہنچی تو وہ رک گیا اور ناصر نے اس سے بالمشافہ بات کی تو اس نے معذرت کی اور اس کی طرف اپنے بیٹے یوسف کو بھیجا تو اس نے اس کے پہنچنے پر اس کا اکرام کیا اور اسے اس شرط پر جواب دیا کہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مغرب کا عذر کیا اور یہ کہ وہ اس بارے میں از سرِ نو غور کرے گا اور اس نے اس کی طرف مال' گھوڑے اور لباس عطا بخشش کے لئے بھیجے جن کی قیمت ایک کروڑ دینار تھی ان میں بارہ ہزار آٹھ سو لباس' تین سو تلواریں اور ایک سو گھوڑا تھے اس کے علاوہ اس نے ستبہ اور بجایہ سے بھی اُسے چیزیں بھیجیں اور مزید دینے کا بھی اس سے وعدہ کیا اور خطوط کی تاریخ ۶۰۵ھ ہے۔ پس ابو محمد علی اپنے حال پر قائم رہا اور اس کے اور یحییٰ میورقی کے درمیان پے در پے جنگیں ہوتی رہیں جن کا ذکر ہم کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

معرکۂ تاہرت اور اس میں ابو محمد کا غنائم حاصل کرنا: اور جب یحییٰ بن غانیہ معرکۂ اشیر سے بھاگ گیا تو اسے خیال آیا کہ وہ تلمسان کے نواح میں بلاد زناتہ میں چلا جائے اور اس نے تلمسان کے والی شیخ ابی عمران بن موسیٰ بن یوسف بن عبدالمؤمن کے مراکش سے وہاں پہنچنے اور بلاد زناتہ کی طرف ٹیکس جمع کرنے کے لئے جانے کے ساتھ موازنہ کیا اور شیخ ابو محمد نے اس کے مقام سے اسے متنبہ کرتے ہوئے لکھا کہ وہ اس کا سامنا نہ کرے کیونکہ وہ اس کے پیروکاروں میں سے ہے تو اس نے اس بات کے ناتے سے انکار کر دیا اور تاہرت کی طرف کوچ کر گیا اور وہاں ابنِ غانیہ پر حملہ کر دیا پس اس کی فوج منتشر ہو گئی اور زناتہ ایک قلعہ کے قریب ہو گئے اور سید ابو عمران قتل ہو گیا اور تاہرت کو لوٹ لیا گیا اور یہ اس کی آبادی کا آخری دور تھا اور ان کے ہاتھ غنائم اور قیدیوں سے بھرپور ہو گئے اور وہ افریقہ کی طرف لوٹ آئے پس شیخ ابو محمد نے اُسے ایک مقام پر روکا اور اس نے ان پر حملہ کر دیا اور قیدیوں کو ان کے ہاتھوں سے چھڑا لیا اور ان کی باقی ماندہ غنائم کو بھی لے گیا اور اس جنگ میں بہت سے ملثمین مارے گئے اور ان کا ایک دستہ طرابلس کی جانب چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ واقعہ ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بھی شامل تھے اور ابنِ غانیہ پر سکستہ' شکست خوردہ اور تمام جہات سے نا اُمید ہو کر واپس لوٹ آیا اور ابو محمد اور موحدین غالب ہو کر لوٹے اور افریقہ میں ابو محمد کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے عام فساد کا قلع قمع کر دیا اور اس کے ٹیکس کو پورا وصول کیا اور اس کے جنگی معرکے دراز ہو گئے اور اس کے جھنڈے کو توڑا نہیں گیا اور ناصر فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا یوسف المستنصر حاکم بنا اور اس کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے مشائخ نے اس پر حملہ کیا اور بنی مرین کے فتنے اور مغرب میں ان کے غالب آنے میں مشغول ہو گئے پس اس نے شیخ ابو محمد سے افریقہ میں درخواست کی اور اس کے کام آنے اور اس کے ضبطِ احوال اور قیام ملک پر اعتماد کیا تو اس نے اسے اس کے مضافات پر باقی رکھا اور اخراجات کے لئے اس کی طرف احوال بھجوائے اور وہ ہمیشہ وہیں پر عامل رہا یہاں تک کہ ۶۱۸ھ میں فوت ہو گیا۔

شیخ ابو محمد بن شیخ ابو حفص کی وفات اور

اس کے بیٹے عبدالرحمٰن کی حکومت کے حالات

شیخ ابو محمد فاتح کی وفات ۶۱۸ھ میں ہوئی اور شوریٰ میں موحدین کی حکومت دو فریقوں میں بٹ گئی ان میں سے ایک فریق عبدالرحمٰن بن شیخ ابو محمد کا تھا اور دوسرا اس کے عمزاد ابراہیم بن اسماعیل بن شیخ ابی حفص کا تھا پس وہ کچھ عرصہ کے لئے متردد رہے پھر اس کے بیٹے امیر ابو زید عبدالرحمٰن پر متفق ہو گئے اور اُسے عہد و پیماں دیئے اور اُسے اس کے باپ کی جگہ امارت پر بٹھایا پس بغاوت فرو ہو گئی اور اُس نے حکومت کے قیام کے لئے اپنے عزائم کو تیار کر لیا اور عطا و بخشش کی اور شعراء کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رہتے تھے اور سلطان نے ان کے ساتھ الجزایرہ کے حکمران سے شہر اور اس کے گرد و نواح کے متعلق اشتراک کا معاہدہ کر لیا تھا۔ پس انہوں نے وہاں سکونت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ جب انہیں سلطان کی وفات کی خبر ملی تو نصاریٰ نے ان میں فساد برپا کرنے میں جلدی کی پس انہوں نے قلعے اور وحشناک جگہوں میں پناہ لی اور ان پر بنی عباس کے ایک باغی کو امیر مقرر کیا اور طاغیہ نے پہاڑ کی جانب سے صقلیہ کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ انہوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی پس اس نے انہیں اپنی دعوت کے لئے سمندر پار بھیج دیا پھر وہ جزیرہ مالطہ کی طرف چلا گیا اور انہیں ان کے بھائیوں کے ساتھ ملا دیا اور طاغیہ صقلیہ اور اس کے جزائر پر قابض ہو گیا اور اس نے وہاں سے اپنے کلمۂ کفر سے کلمۂ اسلام کو مٹا دیا۔

سلطان ابوعبداللہ المستنصر کی بیعت کے حالات اور اس کے دور کے واقعات: اور جب سلطان ابو زکریا بونہ کے باہر ۴۷ھ میں فوت ہو گیا تو جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں لوگوں نے اس کے بیٹے امیر ابوعبداللہ پر اتفاق کر لیا اور اس کے چچا محمد اللحیانی نے خواص اور باقی ماندہ فوجیوں سے اس کی بیعت لی اور اس نے تونس کی طرف کوچ کیا اور ۳ رجب کو الحضرۃ میں داخل ہوا اور اس کی آمد کے روز اس نے از سر نو بیعت لی اور المستنصر باللہ کا لقب اختیار کیا پھر کچھ وقت کے بعد اس نے تجدید بیعت کی اور اپنی علامت کی جگہ الحمدللہ اور الشکر للہ کے الفاظ اختیار کئے اور اس نے اپنی حکومت کا بوجھ اٹھا لیا اور اپنے باپ کے خاص آدمی خصی کافور کو گرفتار کر لیا جو اس کے گھر کی آمدنی و مصارف کا ذمہ دار تھا پس اُس نے اسے مہدیہ کی طرف بھجوا دیا اور جہات کی طرف کارکنان سے بیعت لینے کے لئے گیا پس ہر جانب نے ایک دوسرے کی پیروی کی اور اُس نے ابوعبداللہ بن ابی یہدی کو وزیر بنایا اور قضاء پر ابوزید توزری کو مقرر کیا جو اس کے چچا محمد اللحیانی کے بچوں کا اتالیق تھا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بنائی اور وزیر ابن زید بن حاج کو گرفتار کر لیا اور وہ باہر آیا اور موحدین کے مشائخ میں سے ان کے ساتھ تھے پس انہوں نے ابن محمد اللحیانی کی اس کے گھر پر بیعت کی اور سلطان نے اپنے دوستوں کو سوار کرایا اور جرنیل ظافر کو ان کے ساتھ جنگ کرنے پر افسر مقرر کیا پس وہ فوج اور اپنے دوستوں کے ساتھ نکلا اور شہر سے باہر عیدگاہ میں موحدین سے جاملا پس اس نے ان کی فوج کو شکست دی اور ابن ابی یہدی اور ابن داز کتدن قتل ہو گئے اور ظافر موسیٰ سلطان' سلطان کے چچا للحیانی کے گھر کی طرف گیا اور اُسے اور اس کے بیٹے کو جو صاحب بیعت تھا قتل کر دیا اور ان دونوں کے سروں کو سلطان کی طرف لے گیا اور راستے میں اُس کے بھائی ابراہیم اور اس کے بیٹے کو بھی قتل کر دیا اور اس نے موحدین کے گھر لوٹ لئے اور انہیں تباہ و برباد کر دیا پھر فتنہ اور بغاوت سرد پڑ گئی اور سلطان نے فوج اور دوستوں پر مہربانی کی اور ان کو ان کے روزینے دیئے اور ان سے حسنِ سلوک کیا اور اس نے عبداللہ بن ابوالحسین کو جو حکومت کے آغاز میں اُسے چھوڑ گیا تھا دوبارہ بلا لیا اور ابن یہدی اپنے عہدے سے ہٹ گیا اور اس کی طوالت سے کمزور ہو گیا پس وہ اپنے حال کی طرف لوٹ آیا اور حالات درست ہو گئے پھر سلطان کے پاس اس کے غلام ظافر کی شکایت کی گئی اور انہوں نے ان فتووں کو جو وہ بلا جرم' اس کے چچا کے قتل کے لئے لایا تھا ختم کر دیا اور وہ اس سے چوکنا ہو گیا اور حملہ سے ڈر گیا اور زواودہ کے ساتھ جاملا اور اس شکایت میں اس کے غلام ہلال نے بڑا کردار ادا کیا پس اس نے اسے اس کی جگہ مقرر کر دیا اور وہ بھاگ کر عربوں کے پڑوس میں رہنے لگا یہاں تک کہ اس کے حالات میں وہ بات ہو گئی جس کا ہم ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

سلطان کے ان کارناموں کا تذکرہ جو اس نے اپنے دور حکومت میں کئے: اس کا ایک کارنامہ یہ ہے کہ اس نے شاہی محلات کے نقشے بنائے اور سب سے پہلے اس نے نزات کی طرف ۵۰ھ میں شکار کے لئے ایک شکارگاہ بنائی پس اس نے زمین پر ایک باڑ بنائی جس کا حلقہ' حد بندی سے باہر تھا جس میں وحشی جانوروں کا کوئی ریوڑ نہ چر سکتا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور حکومت کی جلالت کے اظہار کا بہت بڑا محل ہے' اسی طرح اس نے سامنے کے صحن سے باہر ایک شہرۂ آفاق محل بنایا ہے جو ابوفہر کے نام سے مشہور ہے جو چھتے ہوئے اور بغیر چھتے ہوئے باغوں پر مشتمل ہے' جن میں انجیر' زیتون' انار' کھجور اور انگور اور دیگر ہر قسم کے پھل اور درخت پائے جاتے ہیں اور ہر درخت کی قسم ایک ترتیب کے ساتھ لگائی گئی ہے یہاں تک کہ اس میں سرو' کیلے اور جنگلی درخت لگائے گئے ہیں اور ان کے درمیان میں لیموں' نارنگیوں' پیرونوں' خوشبودار پودوں' چنبیلی' خیری اور نیلوفر کے باغات ہیں اور ان باغات کے وسط میں اس نے ایک وسیع باغ بنایا ہے اور اس میں چنار کی لکڑیوں سے پانی کے لئے روک بنائی ہے اور اس میں ایک قدیم نہر سے پانی لایا جاتا ہے جو زغوان اور قرطابیہ کے چشموں کے درمیان میں واقع ہے اور زیر زمین چلتی ہے اور اس پر بڑی بڑی عمارات بنائی گئی ہیں اور یہ ایک نہایت گہرے کنویں سے جو مضبوط بنیاد والا اور چوکور صحن والا ہے پھوٹتی ہے اور جب اس میں زیادہ پانی ہو جاتا ہے تو اُسے دوسری نہر میں ڈال دیتی ہے جو قریب فاصلے پر واقع ہے پھر یہ ایک حوض میں جا پڑتی ہے اور جب وہ حوض بھر جاتا ہے اور لہریں لینے لگتا ہے تو کھڑی کشتیوں میں سوار ہو کر سیر کی جاتی ہے۔ جب ابن جمیل زیان بن ابی الحمالات مدافع بن ابی الحجاج بن سید مرونیش بلنیہ کی حکومت میں خود مختار بن بیٹھا تو بلنیہ پر سید ابوزید ابوحفص غالب آ گیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب اندلس میں عبدالمؤمن کی ہوا اکھڑ گئی اور ابن عود نے خروج کیا اور میں ابن احمر نے بغاوت کی اور اندلس جنگ سے مضطرب ہو گیا اور ارغون کے بادشاہ نے بلنیہ پر چڑھائی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا اور مسلمانوں کے محاصرہ کے لئے دشمنوں کے پاس ۶۳۳ھ میں سات اترنے کی جنگیں تھیں جن میں سے دو بلنیہ اور جزیرہ شقر اور شاطبہ اور ایک ایک جیان' بلطیرہ' مرسیہ اور لیلہ میں تھیں اور اہل جنوہ اس کے پیچھے سبتہ میں تھے پھر طاغیہ نے فشتالہ پر قبضہ کر لیا جو قرطبہ کا شہر ہے اور طاغیہ ارغون نے بلنیہ اور الجزیرہ کے بہت سے قلعوں کو فتح کر لیا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں بدل دیتا ہے اور بلفیہ اور قرطبہ میں وہ کچھ ہو رہا ہے جس سے جان نکلی جاتی ہے اور شہروں میں شرک آ گیا ہے اور اسلام کوچ کر گیا ہے ہائے وہ مساجد جو دشمنوں کے لئے گرجے بن گئی ہیں اور وہاں سے مناد کے لئے گھنٹے بجائے جاتے ہیں ہائے افسوس قرآن شریف پڑھانے والے مدارس مٹ گئے ہیں۔ وہ شہر آنکھوں کے لئے بہت خوبصورت تھے اور نگاہیں ان کے درختوں سے لطف اندوز ہوتی تھیں اور اب ان کی حالت کا ایک عجیب منظر ہو گیا ہے جو قافلے کو روک لیتا ہے اور بیٹھنے والے کو سوار کرا دیتا ہے وہ عیش کدھر گیا جس سے ہم داستانیں بناتے تھے اور وہ شاخیں کہاں گئیں جن سے ہم شہد حاصل کرتے تھے اس کی خوبیوں نے ایک سرکش مٹا دیا ہے اور اس نے اس کی توڑ پھوڑ میں غفلت سے کام نہیں لیا اور اس کے لئے فضا خالی ہو گئی ہے اور جس چیز کو اس کی ٹانگیں نہیں اچک سکیں اس کو اس نے ہاتھ لمبا کر کے لے لیا ہے۔ اے مولیٰ جو کچھ دشمنوں نے مٹا دیا ہے اسے زندہ کر دے جیسے تو نے مہدی کی دعوت سے مٹی ہوئی چیزوں کو زندہ کر دیا تھا ان ایام میں۔ میں نصرتِ حق کے لئے سبقت کرنے والا تھا اور میں نورِ ہدایت سے نور حاصل کرتے ہوئے رات گزارتا تھا۔ اے منصور بادشاہ اپنے شہروں کو ان سے پاک کر کیونکہ وہ نجس ہیں اور نجس کو دھوئے بغیر طہارت حاصل نہیں ہوتی اور کاٹنے والی فوج کے ساتھ ان کی زمین کو روند ڈال یہاں تک کہ ہر سردار کے سر کو کچل دے اور شرق اندلس کے لوگوں کی مدد کر جن کی آنکھیں اشکوں سے لبریز ہیں اور وہ برستی رہتی ہیں۔ تجھے مبارک ہو ان کے صحن کو کم مو دراز پشت گھوڑوں اور خطی نیزوں سے بھر دے اور فتح کا ایک وقت مقرر کر دے۔ شاید دشمنوں کا وقت قریب آ گیا ہے یا آنے والا ہے''۔

پس امیر ابوزکریا نے ان کے داعی کی بات کو قبول کیا اور ان کی طرف اپنے بحری بیڑے کو کھانے' اسلحہ اور مال سے بھر کر ابو یحییٰ بن یحییٰ بن الشہید بن اسحاق بن ابی حفص کے ساتھ بھیجا اور ان تمام چیزوں کی قیمت ایک لاکھ دینار تھی اور جب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور جب یہ تونس میں آیا اور سلطان کے والیوں سے متعلق ہوا تو اس نے ان اُمور پر غور کیا جو اسے سلطان کے قریب کرنے والی اور اس کے مقام کو بلند کرنے والی ہوں تو اس نے افریقہ میں جنگلات میں رہنے والے بربری اہل خیام کے خراج کو غیر منضبط پایا جس کا رجسٹر میں بھی کوئی اندراج وشمار نہ تھا تو اُسے پتہ چلا کہ یہ تو والیوں اور عمال کا کھا جا ہے۔ پس ان کی طرف گیا اور ان کے خراج کو سلطان کے پاس پہنچایا جس کی وجہ سے عمال کے درمیان اس کی شہرت ہوگئی اور سلطان ابوزکریا اس کی طرف مائل ہوگیا اور اس کے مشوروں پر اعتماد کرنے لگا اور اُسے اپنا خاص آدمی بنالیا اور اس نے ابوربیع کنفیسی جو ابن القریز کے نام سے مشہور تھا۔ کی موت پر اتفاق کیا یہ شخص الحضرۃ میں بڑے کاروبار والا تھا پس اس نے اس کی جگہ اس کو عامل مقرر کر دیا اور اس خطہ میں موحدین کے مشائخ کوئی بڑا آدمی ہی والی بنتا تھا پس سلطان نے اسے اس کی کارگزاری اور کفایت کی وجہ وہاں عامل مقرر کر دیا جس سے اس کی خواہش پوری ہوگئی اور اسے اس نے اپنی خواہش تک پہنچنے کے لئے ایک ذریعہ شمار کیا پس اس نے شمشیر زنوں کا لباس تیار کیا اور سرحد کی حفاظت کے لئے گھوڑوں کو تیار کیا اور بیابانی لوگوں کے ساتھ جنگ کے لئے آلہ تیار کیا اور اس اثناء میں اسے ابوعلی بن نعمان اور ابوعبیداللہ بن الحسین کے سرافگندہ یہ ہونے پر افسوس ہوا پس ان دونوں نے اس سے دشمنی کی اور سلطان کو اس کے خلاف اکسایا اور اس کی نافرمانی کے شر سے متنبہ کیا بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز سلطان نے بعض مخالفوں اور نافرمانوں کی تقدیم کے متعلق اس سے مشورہ طلب کیا تو اس نے اُسے کہا میرے پاس تیرے دروازے پر ہزاروں لشکر موجود ہیں تو ان کے ذریعہ ان جیسے لوگوں میں جس کو تیر مارنا چاہتا ہے مار دے تو سلطان نے اس سے منہ پھیر لیا اور اُسے اس شکایت کے مصداق پایا جو اس کے متعلق کی گئی تھی اور جب اس نے عبدالحق یوسف بن یاسین کو زکریا بن سلطان کے ساتھ بجایہ میں کاروبار میں مقدم کیا تو جوہری نے اسے بتایا کہ یہ اس نے اس کی شکایت کی وجہ سے کیا ہے اور اسے وصیت کی کہ وہ اس کے معاملے کے بارے میں آگاہی حاصل کرے اور اس کے خط کے مطابق عمل کرے پس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کرنے والے بنی مرین کی طرف مائل ہوئے اور اس کی خوشی کے ارادے سے اس نے اسے تحائف دیئے۔ پس سلطان ابوزکریا نے یغمراسن کے ساتھ رشید کے اس رابطے پر برا منایا اور انہیں اپنے پڑوس میں ایک قریبی جگہ پر پابند کر دیا۔ اسی دوران میں بنی توجین کا امیر عبدالقوی اور بنی مندیل بن عبدالرحمٰن امرائے مفرادہ کا ایک وفد اس کے پاس یغمراسن کے خلاف مدد مانگتے ہوئے آیا۔ پس انہوں نے اس کے معاملہ کو آسان کر دیا اور اسے تلمسان کا خود مختار حاکم بننے کی خوش کن باتیں بتائیں اور اس نے زناتہ کو متفق کیا اور اس نے مراکش میں موحدین کے بادشاہ کو کچلنے کے لئے سواریاں تیار کیں اور موحدین اور باقی ماندہ دوستوں اور فوجوں کو تلمسان کی طرف جانے کے لئے تیار کر دیا اور بنی مسلم اور ریاح کے جو اعراب اس کی اطاعت میں تھے وہ بھی اپنی سواریوں کے ساتھ جنگ کے لئے نکل پڑے۔ پس انہوں نے حفاظتی فوج کو اتار دیا اور وہ ۷۳۹ھ میں ایک بہت بڑی فوج اور عظیم لشکر کے ساتھ اٹھا اور اس نے عبدالقوی بن عباس اور مندیل بن محمد کے لڑکوں کو اپنے اپنے وطنوں سے آنے والے لوگوں اور ذوبان اور زغبہ کے قبائل اور عربوں کی فوج کے ساتھ اپنی فوج کے آگے آگے بھیجا اور ان کے ملک کی سرحدوں میں ان سے مقابلہ کے لئے جگہ مقرر کی اور جب وہ مغرب میں ریاح اور بنی سُلیم کے میدانوں کے منتہی پر کے سامنے صحرائے زامر میں اُترا تو عرب سلطان کی رکاب میں چلنے سے سستی کرنے لگے اور عذر کرنے لگے پس امیر ابوزکریا نے ان سے جنگ کے لئے کھڑا کرنے اور ان کے عزائم کو بیدار کرنے کے لئے ایک لطیف حیلہ کیا اور وہ اس کے ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ اس نے موحدین کی تمام فوجوں کے ساتھ شہر کے میدان میں تلمسان سے جنگ کی اور یغمراسن اور اس کی فوجیں تیر اندازی کرتے ہوئے سلطان کے مقابلہ میں نکلیں پس وہ تتر بتر ہو گئے اور دیواروں کی پناہ لینے لگے اور فصیلوں کو بچانے سے عاجز آ گئے پس بلندی سے خوب جنگ ہوئی اور یغمراسن نے دیکھا کہ شہر میں اس کا گھیراؤ ہو گیا ہے تو اس نے اپنے خواص میں چھپ کر تلمسان کے دروازوں میں سے باب عقبہ کا قصد کیا اور موحدین کی فوجوں نے اُسے روکا تو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وہ اپنی آمد کے سترہ روز بعد الحضرۃ کی طرف لوٹ گیا اور راستے میں موحدین نے اس کے دل میں یغمراسن کی سختی کا وسوسہ ڈالا اور اسے بتایا کہ وہ زناتہ اور امرائے مغرب میں سے اسی کے حاسدوں کو کھڑا کرے تاکہ وہ اپنے ارادے سے باز رہے اور انہوں نے اُسے سلطان کا لباس زیب تن کروادیا تو اس نے اس کی بات مان لی اور عبدالقوی بن عطیہ تو جینی اور عباس بن مندیل مغرادی اور منصور ملکیشی اپنی اپنی قوم کا سردار بنادیا گیا اور انہیں آلہ بنانے اور یغمراسن کے طریق پر بادشاہی پروانے بنانے کی اجازت دے دی پس انہوں نے اس کی اور موحدین کی لیڈروں کی موجودگی میں انہیں تیار کرلیا اور انہوں نے اس کے دروازے پر ان مراسم کو قائم کیا اور وہ اپنے ملک کی وسعت اور خواہش کی تکمیل اور اس کی حکومت کے سامنے مغرب کی اطاعت اور اس میں بنی عبدالمؤمن کی دعوت کے باعث ٹھنڈی آنکھوں کے ساتھ تونس کی طرف چلا گیا پس وہ الحضرۃ میں داخل ہوا اور اس کے تخت پر بیٹھ گیا اور شعراء نے فتح کے شعر پڑھے اور اس نے انہیں انعامات دیئے اور لوگوں کی گردنیں اس کی طرف اٹھنے لگیں۔

اہل اندلس کے دعوتِ حفصی میں شامل ہونے اور اشبیلیہ اور اس کے بہت سے شہروں کی بیعت کے پہنچنے کے حالات: ابوالولید کی اولاد میں سے ابومروان احمد الیابی اشبیلیہ میں موجود تھا اور حافظ ابوبکر جو نہایت مشہور آدمی ہے۔ اس کی اولاد میں سے ابوعمر بن الجد موجود تھا اور یہ اپنے اجداد سے بزرگی اور بڑائی کے وارث تھے اور خلفاء نے انہیں ان کے طریقوں پر چلایا اور یہ دونوں اپنے اپنے ملک کے باشندوں کے متبوع و مطاع تھے اور ابوالقاسم امیر زکریا کے جملہ مددگاروں میں شامل ہوگیا اور اس نے اس بات کی اپنے بیٹے کو بھی وصیت کی یہاں تک کہ اس کے نفس نے اسے حملہ اور خروج کرنے کی ترغیب دی اور اس پر اس اسباب کا رعب چھا گیا کہ لوگوں کا گروہ اس کی تشہیر کرے گا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور اس نے قبیلہ سے عربوں کی حکومت مغرب ہوئی اور جب ابوالقاسم نے ان کے انقراض کو سنا تو اس بات سے خوفزدہ ہوگیا کہ جب سلطان ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ اسے اس کے سپرد کر دیں گے تو وہ وہاں سے تلمسان چلا گیا اور سمندر پار کر کے اندلس میں رہنے لگا پھر اس نے برے کام کرنے شروع کر دیئے اور حکومت نے بھی اس کی عیب گیری شروع کر دی تو وہ مغرب کی طرف چلا گیا اور مدت تک تمیلل میں قیام پزیر رہا پھر تلمسان کی طرف واپس آ گیا اور وہیں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ امیر ابواسحاق' ابن احمر کی پناہ سے کھڑا ہوا۔ یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے۔

مسیلہ کی طرف سلطان کے خروج کے حالات: جب سلطان کو اس کے عمزاد قاسم بن ابی زید کے متعلق اطلاع ملی کہ ریاح کی بیعت لینے کے بعد وہ مغرب کی طرف چلا گیا ہے اور انہوں نے اس کے ساتھ شہروں پر چڑھائی کی ہے تو وہ ۶۴ھ میں موحدین کی فوجوں کے ساتھ وطن کو درست کرنے اور اس سے فساد کے آثار کو مٹانے اور عربوں کو طاغیہ سے مقدم کرنے کے لئے نکلا اور جہات سے ہوتا ہوا بلاد ریاح میں پہنچا اور ان پر قبضہ کر لیا اور ان کی اطراف کو درست کیا اور شبل بن موسیٰ اور اس کی زواوہ قوم بیابان کی طرف بھاگ گئے اور سلطان ریاح کے آخری وطن مسیلہ میں اتر پڑا اور وہاں اس سے بنی توجین کے امیر محمد بن عبدالقوی نے ملاقات کی اور اس کی ملاقات سے برکت حاصل کرتے ہوئے نئے سرے سے تجدید اطاعت کی پس اس نے اس کے ساتھ اس کے امثال کا سا حسن سلوک کیا اور اُسے سامان اور انعامات سے مدد دی اور اسے کوتل گھوڑے اور سونے سے بھری ہوئی کشتیاں دیں اور کتان اور بہترین روئی کے کپڑوں کے خیمے لگائے اور ان کے ساتھ مال' سواریاں' گھوڑے اور ہتھیار دیئے اور الزاب کی عملداری میں اُسے اوماش کا شہر ہیڈ کوارٹر کے طور پر جاگیر میں دیا اور وہ اپنے وطن کی طرف لوٹ آیا اور سلطان بھی تونس کی طرف واپس آ گیا لیکن اس کے دل میں ریاح کے متعلق کینہ تھا یہاں تک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہاں تک کہ نقاوس میں اترا اور انہوں نے الزاب کی گھاٹیوں میں پڑاؤ ڈال لیا اور ان کے ایلچی ابی ہلال کے پاس میدان میں داخل ہونے کے لئے اسے مراجعت سے مانوس کرنے کے لئے آنے جانے لگے پس اس نے اپنے ارادہ کو پورا کرنے کے لئے انہیں سلطان کے پاس جانے کو کہا تو انہوں نے اس کے اشارہ کو قبول کر لیا اور ان کا امیر شبل بن موسیٰ بن محمد بن مسعود اور اس کا بھائی گئے تو اس نے انہیں اور درید بن تازیر کو گرفتار کر لیا جو کرفہ کے شیوخ میں سے تھا اور ان کا سامان لوٹ لیا اور قتل کر دیا اور ان کے جسموں کو نقاوس کی جہات کے کناریوں پر نصب کر دیا جہاں پر انہوں نے ابوالقاسم بن ابی زید کی بیعت کی تھی اور ان کے سروں کو بسکرہ کی طرف بھجوا دیا جہاں ان کو نصب کر دیا گیا اور وہ لڑتا ہوا ان کے قبائل کی طرف چلا گیا اور اس نے ان کو الزاب کی گھاٹیوں میں ان کی جگہوں پر اتار دیا اور وہاں پر ان کے ساتھ رہا پس وہ بھاگ گئے اور سواروں اور گھوڑوں اور خیموں کو چھوڑ گئے اور سدریکش کے ہاتھ ان سے بھر گئے اور کجاووں پر بیٹھ کر بچوں اور عیال کے ساتھ بھاگ گئے اور فوجیں ان کا پیچھا کر رہی تھیں یہاں تک کہ وہ الزاب کے سامنے وادیٔ شدی سے آگے گزر گئے اور یہ وہ وادی ہے جو مغرب اوسط کے سامنے سے جبل راشد سے نکلتی ہے اور الزاب سے گزرتی ہوئی مشرق کی طرف چلی جاتی ہے اور سنجہ نفزاوہ میں جا گرتی ہے جو بلاد الجرید میں سے ہے پس جب ان کا دستہ وادی سے گزر گیا تو وہ اس بے آب و گیاہ جنگل اور سیاہ پتھریلی زمین میں چلے گئے جسے الحمادہ کہتے ہیں پس فوجیں ان کے تعاقب سے واپس آ گئیں اور سلطان اپنی جنگ سے کامیاب و کامران ہو کر واپس آیا اور شعراء نے مبارکباد کے قصائد پڑھے اور زواوہ کی جماعت ملوک زناتہ کے ساتھ جاملی اور بنو یحییٰ بن درید' یغمر اسن بن زیان کے ہاں اور بنو محمد بن مسعود' یعقوب بن عبدالحق کے ہاں اترے پس انہوں نے ان کو بہت عطیات دیئے اور ان کے ہاتھوں کو انعامات اور اصطبلوں کو گھوڑوں اور قبیلوں کو اونٹوں سے بھر دیا اور وہ اپنے وطنوں کو لوٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کرلی پھر اسلام آیا تو اعراب نے ان کے ہاتھوں سے افریقہ کے باقی ماندہ شہروں مشرقی کنارے اور سمندری جزائر مثلاً افریطش، مالطہ، صقلیہ اور میورقہ کو چھین کر فتح حاصل کرلی۔ پھر انہوں نے خلیج طنجہ کو پار کیا اور القوط، جلالقہ اور البشکنس پر غلبہ پا لیا اور جزیرہ اندلس پر قابض ہوگئے اور اس کی گھاٹیوں اور گھروں سے نکل کر ان افرنجہ کے میدانوں کی طرف آ گئے اور ان پر قبضہ کرلیا اور ان میں فساد برپا کر دیا اور ہمیشہ ہی اُون والے اندلس میں بنی امیہ کے آغاز میں اس طرف آتے رہے اور افریقہ کے والی اغالبہ میں سے تھے اور ان سے پہلے بھی مسلمانوں کی فوجیں اور ان کے بحری بیڑے اس کنارے سے ان کے پاس آتے تھے یہاں تک کہ وہ سمندری جزائر میں ان پر غالب آ گئے اور انہوں نے اپنے کنارے کے میدانوں میں ان سے جنگ کی اور ان کے دلوں میں ہمیشہ ہی کینہ قائم رہا اور وہ چھنے ہوئے علاقوں کی واپسی کا طمع کرتے رہے اور الربع ساحل شام کے بہت قریب تھا اور جب رومی حکومت قسطنطنیہ اور رومہ پہنچی اور خرنجہ کی حکومت مضبوط ہوگئی تو انہوں نے مشرق میں اسے خلافت کا نام دیا اور شام کے قلعوں اور سرحدوں پر غالبہ حاصل کرنے کے لئے بڑھے اور ان پر چڑھائی کی اور ان میں سے بہت سے قلعوں پر قبضہ کرلیا اور مسجد اقصیٰ پر غالب آ گئے اور اس میں مسجد کی بجائے ایک بہت بڑا گرجا بنایا اور کئی بار مصر اور قاہرہ سے جنگ کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حاکم مصر و شام صلاح الدین ابو ایوب کردی کو چھٹی صدی کے وسط میں مسلمانوں کے لئے بچانے والا باغ اور اہل کفر پر عذاب بنا کر بھیجا پس اس نے ان کے ساتھ جہاد میں شجاعت دکھائی اور جو کچھ انہوں نے قبضہ میں کیا تھا اسے واپس لیا اور مسجد اقصیٰ کو ان کے جھوٹ اور کفر سے پاک کیا اور وہ اپنے جہاد کی کاروائیوں میں فوت ہوگیا۔ پھر انہوں نے دوبارہ حملہ کیا اور ساتویں صدی میں حاکم مصر و شام ملک صالح کے عہد میں اور تونس میں امیر ابوزکریا کے زمانے میں مصر سے جنگ کی پس انہوں نے دمیاط میں اپنے خیمے لگائے اور اسے فتح کرلیا اور انہوں نے مصر کی بستیوں پر غلبہ حاصل کرلیا اور اس دوران میں ملک صالح فوت ہوگیا اور اس کا بیٹا معظم حکمران بنا اور مسلمانوں کو نیل کے بہاؤ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیا اور عربوں نے انہوں کی اسے مدد دینے سے ہاتھوں دیئے اور باقی ماندہ شہروں میں نصاریٰ کی تیاری کی خبر مشہور ہوگئی اور مسلمان ممالک میں سے جن نصرانی بادشاہوں نے اسے جنگ کے متعلق جواب دیا وہ شاہِ انگشار، شاہِ اسکوسنا، شاہِ نزول اور شاہِ برشلوز تھے۔ جس کا نام ریدرا کون تھا اور افرنجی بادشاہوں کی ایک اور جماعت نے بھی اسے جواب دیا۔ ابن اثیر نے یہ بات اسی طرح بیان کی ہے اور مسلمانوں کو ان کے غصے نے پریشان کر دیا اور سلطان نے اپنی باقی ماندہ عملداریوں میں خوب تیاری کرنے کا حکم دے دیا اور سرحدوں میں فصیلوں کو درست کرنے اور خوارک اسٹاک کرنے کا حکم دے دیا اور نصرانی تاجر مسلمانوں کے شہروں کے ساتھ معاہدہ کرنے سے احتراز کرنے لگے اور سلطان نے اپنے ایلچیوں کو انفرانسیس کی طرف اس کے حالات کا جائزہ لینے اور اس کے ساتھ ایسی شرائط طے کرنے کے لئے بھیجا جس سے وہ اپنے ارادے سے باز آ جائے اور وہ اپنی شرائط کی تکمیل کے لئے اسی ہزار دینار کا سونا اٹھا کر لے گئے پس اس نے ان کے ہاتھوں سے مال لے لیا اور انہیں بتایا کہ جنگ ان کے علاقے میں ہوگی اور جب انہوں نے مال طلب کیا تو وہ بہانے کرنے لگے کہ اس نے مال لیا ہی نہیں اور ان کا معاملہ اس کے ساتھ حاکم مصر کے ایلچی کے پہنچنے کا سا ہو گیا پس اسے انفرنسیس کے پاس حاضر کیا گیا تو اس نے اسے بیٹھنے کو کہا تو اس نے بیٹھنے سے انکار کر دیا اور اسے سلطانِ مصر کے شاعر ابی مطروح کے یہ اشعار سنائے کہ:

> ''جب تو فرنسیس کے پاس جائے تو اسے خیر خواہ وزیر کی سچی باتیں کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ تجھے مسیح کے عبادت گزار نصاریٰ کے قتل کا اجر عطا کرے تو مصر میں اس کی حکومت طلب کرتے ہوئے آیا اور تو خیال کرتا ہے کہ ڈھول کے ساتھ بزدل طاقتور ہو جاتا ہے پس موت تجھے اوہم کی طرف لے آئی اور تیری آنکھوں کے سامنے جگہ بھی تنگ ہوگئی اور تیری تمام اصحاب کو تیری بدتدبیری نے قبر میں ڈال دیا اور ستر ہزار میں سے ہر آدمی یا مقتول ہے یا مجروح ہے اور اللہ تعالیٰ تجھے ایسی ہی باتوں کا الہام کرے شاید عیسیٰ کو تم سے راحت محسوس ہو اور اگر تمہارا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ساحل پر اترنے یا اس سے انہیں روکنے کے متعلق گفتگو کی تو بعض لوگوں نے انہیں اس وقت تک روکنے کا مشورہ دیا کہ ان کی خوراک کے ذخائر ختم ہو جائیں تو وہ اس جگہ سے جانے پر مجبور ہو جائیں اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ جب وہ الحضرۃ کی بندرگاہ سے جو محافظوں اور فوجوں والی ہے جائیں گے تو وہ ایک سرحد پر حملہ کریں گے اور اس پر قبضہ کر کے لوٹ لیں گے مگر اس پر ان کا غلبہ پانا مشکل ہوگا۔ تو سلطان نے اس بات سے اتفاق کیا اور انہیں جانے کے لئے چھوڑ دیا پس وہ قرطاجنہ کے ساحل پر اُترے اور اس سے قبل رودس کے سواحل اندلسی فوج اور رضا کاروں کی چوکیوں سے بھر چکے تھے اور وہ تقریباً چار ہزار سوار تھے جو رئیس الدولہ محمد بن الحسین کی نگرانی کے لئے اترے ہوئے تھے اور جب نصاریٰ ساحل پر اُترے تو وہ تقریباً چھ ہزار سوار اور تیس ہزار پیادہ تھے یہ بات مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے بیان کی ہے نیز وہ کہتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بڑے تین سو بحری بیڑے تھے اور وہ سات بادشاہ تھے جن میں انفرسیس اور حاکم صقلیہ جرون کے بھائی اور جزر اور علجہ کا حاکم جو طاغیہ کا ساتھی تھا۔ جس کا نام الرنیہ تھا اور البرا بکیر کا حاکم اور عام مؤرخین انہیں بادشاہ کا نام دیتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے الگ الگ تونس پر حملہ کیا تھا حالانکہ ایسا نہیں تھا بلکہ وہ حملہ کرنے والا ایک ہی آدمی تھا جس کا نام طاغیہ فرنجہ تھا اور اس کے ساتھ اس کے بھائی اور جرنیل تھے جن میں سے ہر ایک اپنی قوت اور شدت جنگ کی وجہ سے بادشاہ شمار ہوتا تھا۔ پس انہوں نے قرطاجنہ کے قدیم شہر میں اپنی فوجیں اتار دیں اور وہ دیواروں کی طرح تھے اور شہر کے اندر کے پڑاؤ میں فوج برافروختہ ہوگئی اور انہوں نے فصیلوں کی خرابی کو لکڑی کے تختوں سے درست کیا اور ان کی برجیوں کو مرتب کیا اور فصیل پر ایک بڑی گہری خندق بنائی اور محفوظ ہو گئے اور سلطان اس کی تخریب میں اپنی دانائی کے ضائع کرنے پر پشیمان ہوا اور فرنجہ کا بادشاہ اور اس کی قوم چھ ماہ تک تونس میں نبرد آزما رہے اور اس کے پاس صقلیہ اور عدوہ کے بحری بیڑوں سے جوانوں، اسلحہ اور خوراک کی مدد پہنچتی رہی اور اس نے بعض مسلمانوں کو بحیرہ کے ایک راستے میں داخل کر دیا اور عربوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مسلمان اس کے نزدیک ہلاک ہو گئے اور پانچ سو نصاریٰ کے قتل کے بعد اس پر غالب آ گئے اور اس کے ساتھی بھی طرح لگے تھے لگے رہے اور اس نے پڑاؤ کے اردگرد خندق کھودنے کا حکم دیا پس اسے لوگوں نے دست بدست کھودا اور شیخ ابوسعید نے خود بھی کھدائی کی اور مسلمان تونس میں مصیبت میں پڑ گئے اور بدگمانی کرنے لگے اور سلطان پر تونس سے قیروان جانے کا الزام لگایا گیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن کو ہلاک کیا اور فرنجہ کا بادشاہ مر گیا۔ کہتے ہیں کہ وہ طبعی موت مرا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اُسے ایک جنگ میں اچانک تیر آ لگا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اسے وبائی مرض ہو گیا تھا اور بعض کہتے ہیں سلطان نے ابن جرام دلامی کے ساتھ اس کے پاس ایک زہر آلود تلوار بھی تھی جس سے وہ ہلاک کیا گیا تھا مگر یہ بات بعید از عقل ہے اور جب وہ فوت ہو گیا تو نصاریٰ نے اس کے بیٹے دمیاط پر اتفاق کر لیا اور اس کا یہ نام اس وجہ سے ہے کہ وہ یہاں پر پیدا ہوا تھا پس انہوں نے اس کی بیعت کی اور جانے کا ارادہ کر لیا اور ان کا دارومدار علجہ پر تھا پس اس نے المستنصر سے خط و کتابت کی کہ جو کچھ وہ اپنے آنے پر اخراجات کر چکے ہیں انہیں دے دیئے جائیں پس چونکہ عربوں نے اپنے سرمائی مقامات کی طرف جانے کا عزم کر لیا تھا اس لئے سلطان نے ان کی مدد کی اور اس نے ربیع الاول ۶۹ھ میں مصالحت کرنے کے لئے فقہاء کے مشائخ کو بھجوایا اور قاضی ابن زیتون نے پندرہ سالوں کے لئے مصالحت کے انعقاد کی ذمہ داری لی اور ابوالحسن علی بن عمر واور احمد بن العماز اور زیان بن محمد بن عبدالقوی امیر بنی توجین حاضر ہوئے اور حاکم صقلیہ جرون اپنے جزیرہ پر صلح کے لئے مخصوص ہوا اور نصاریٰ اپنے بحری بیڑوں کے ساتھ چلے گئے اور انہیں سخت آندھی نے آ لیا جس سے وہ ہلاکت کے قریب پہنچ گئے اور ان میں سے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے اور سلطان نے جو مال دشمن کو دیا تھا اس کا تاوان رعایا پر ڈال دیا جو انہوں نے رضا کارانہ طور پر اسے دے دیا' کہتے ہیں کہ وہ مال دس اونٹوں کے بوجھ کے برابر تھا اور نصاریٰ قرطاجنہ میں تین منجنیقیں چھوڑ گئے اور سلطان نے حاکم مغرب اور نواح کے ملوک سے حالات کے متعلق اور مسلمانوں سے اپنے دفاع اور اپنی صلح کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اوراس نے امیر ابوزکریا کے ساتھ ابتداء ہی میں رابطہ پیدا کرلیا اوراس کی خواہشات پر غالب آ گیا اور جب المستنصر حاکم بنا تو اس نے تھوڑی دیر اسے اپنے طریق پر چلنے دیا پھر وہ اللحیانی کے واقعہ کے بعد اس سے بگڑ گیا اور باطنیہ فرقے میں سے اس کے دشمنوں کی چغلی کا اثر بڑھ گیا اور انہوں نے ابوالقاسم بن عزومہ ابی زید ابن الشیخ ابی محمد کے ساتھ اس کی مداخلت کو نشر کیا تو سلطان نے اسے ہٹا کر اس کے گھر میں نو ماہ تک نظر بند کر دیا پھر اُسے رہا کر دیا اور دوبارہ اُسے اس کی جگہ مقرر کرلیا اوراس نے اپنے دشمنوں سے بدلہ لیا اور سلطان کے احکام پر اس کا غلبہ ہو گیا یہاں تک کہ ۹۱ھ میں اس کی وفات ہو گئی اور اس نے اس کے عمزاد سعید بن یوسف بن ابی الحسین کو الحضرۃ کے کاموں کا مکلّف کیا اوراس نے بہت سا مال جمع کرلیا اور الحضرۃ سے بہت کچھ حاصل کیا اور رئیس ابوعبداللہ مختلف علوم کا جامع اور شعر ولغت اور نظم ونثر کا بڑا ماہر تھے اوراس کی ایک تالیف ترتیب المحکم ہے جو صحاح جوہری اوراس کے اختصار کی ترتیب کے مطابق ہے اور وہ اپنی ریاست میں مضبوط رائے' خوددار' عالی ہمت اور خدمت میں بڑا محتاط تھا اوراس کے کچھ اشعار بھی ہیں جن میں سے التیجانی وغیرہ نے کچھ اشعار نقل کئے ہیں اوران میں سے زیادہ مشہور وہ ہیں جو اس نے امیر ابوزکریا کی طرف سے عنان بن جابر کو مخاطب کرتے ہوئے بیان کئے ہیں جو اس نے مخالف ہو کر ابن غانیہ کی اتباع کرلی تھی اور وہ اشعار ''ز'' کی ردیف میں ہیں اوراس سے قبل دوسرے اشعار میں ''د'' کی ردیف میں ہیں اوراس کا ایک بیٹا سعید نام کا تھا جو اپنے باپ کی زندگی میں مراتب سلطانیہ میں فوت ہو گیا پھر وہ اپنی انتہا سے پہلے ہی شادمان ہو گیا اوراس کی تیسری موت شیخ ابوسعید عثمان بن محمد بغنائی جو العود الرطب کے نام سے مشہور تھا کی موت تھی اور مغرب میں اس کے اہل بیت بنی ابی زید کے نام سے مشہور تھے اوران میں ایک عبدالعزیز بھی تھا جو صاحب الاشغال کے نام سے مشہور تھا اور سعید کے زمانے میں تیسری بدسلوکی سے مغرب سے بھاگ گیا اور ۴۱ھ میں سجلماسہ چلا گیا اور وہاں عبداللہ الحضر وجی نے بہت اچھل کود کی اور امیر ابوزکریا کی بیعت کرلی پس عبداللہ نے اُسے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اوراس کا محاصرہ سخت کر دیا اور اسے بزور قوت فتح کر لیا اور ان میں خوب قتل عام کیا اور گھروں کو لوٹا اور عمدہ احوال ضائع ہوئے اور اس نے شہر کے مشائخ کو گرفتار کر لیا اور انہیں پابہ زنجیر تونس لایا گیا اور قبصہ میں قید کر دیا گیا یہاں تک کہ سلطان کی وفات کے بعد واثق نے انہیں رہا کر دیا۔

اور الجزائر کی فتح کے بعد سلطان تونس سے شکار کے لئے باہر نکلا اور عملداریوں کا جائزہ لیا اور سفر میں اسے مرض نے آ لیا اور وہ اپنے گھر واپس آ گیا اور اس کی بیماری میں اضافہ ہو گیا اور اس کی موت کی افواہیں پھیل گئیں اور وہ ۵۵ھ کو عیدالاضحیٰ کے روز لڑکھڑاتی ٹانگوں کے ساتھ نکلا اور اس کے پاؤں زمیں پر گھسٹتے جاتے تھے اور وہ لوگوں کی خاطر بڑے صبر کا اظہار کرتے ہوئے منبر پر بیٹھا پھر اپنے گھر میں داخل ہوا اور اسی شب کو فوت ہو گیا اور آلِ حفص کے ملوک میں یہ سلطان بہت عظیم آدمی تھا اور اس کی شہرت بہت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی اور عدد تین سے القاصیہ کی سرحدوں نے بھی اس کے دامن کو تھامنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا ہوا تھا اور بڑے بڑے لوگ خصوصاً اندلس سے عجیب کلام کہنے والے شاعر، بلیغ، کاتب، سمجھدار عالم، پرہیزگار بادشاہ اور پُرجوش شجاع اس کے بیٹے کی حکومت کی پناہ لیتے ہوئے مشرق و مغرب میں خلافت کے نشانات کو مٹانے اور ایوانِ حکومت کے سوا بادشاہ کی آواز دبانے کے لئے جمع ہو گئے اور طاغیہ نے مشرقی اور مغربی اندلس میں سلطنت کی بنیادوں کو ختم کر دیا پس قرطبہ پر ۴۳۳ھ میں اور بنیسہ پر ۴۳۶ھ میں اور اشبیلیہ میں ۴۴۶ھ میں قبضہ ہو گیا اور وہ ۵۶۱ھ میں مشرق میں عربوں اور اسلام کے دارالخلافہ بغداد پر قابض ہو گیا اور بنومرین نے بنی عبدالمؤمن کی حکومت چھین لی اور وہ ۶۸۸ھ میں موحدین کے دارالخلافہ مراکش میں اکٹھے ہو گئے اور یہ سب کچھ اس کے اور اس کے باپ کے عہد میں ہوا اور ان کی حکومت بڑی مضبوط، مرفہ الحال اور جتھے دار اور بکثرت فوجوں والی تھی اور اس کی جنگوں اور فتوحات اور جلال و عظمت کے بہت سے واقعات ہیں اور اس کے دور میں تونس کے تمدن نے بڑی ترقی کی اور اس کے باشندے بہت سے مرفہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آغاز مظالم کے دور کرنے' قیدیوں کو رہا کرنے' فوج اور اہل دیوان کو عطیات دینے اور مساجد کی اصلاح کرنے اور لوگوں سے بہت سے ٹیکسوں کو دور کرنے سے کیا اور شعراء نے اس کی مدح کی تو اس نے انہیں قیمتی انعامات دیئے اور عیسیٰ بن داؤد کو اپنی قید سے رہا کر کے پھر اسے پہلا مقام دے دیا اور لوگوں سے بیعت لینے اور اس کی حکومت کے قیام کا متولی سعید بن یوسف بن ابی الحسین تھا کیونکہ اسے حکومت میں بڑا مقام اور شہرت میں بڑا رسوخ حاصل تھا پس اس نے حکومت سنبھال لی اور وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہا یہاں تک اس نے اسے ہٹا دیا اور اس سے حکومت لے لی اس آدمی کا نام یحییٰ بن عبدالملک غافقی تھا اور کنیت ابوالحسن تھی اور یہ اندلس کا باشندہ تھا اور مریہ کے مضافات میں رہتا تھا اور یہ دشمن کے غلبہ کے زمانہ میں شرق اندلس سے غیر ملکی مسافروں کے ساتھ آیا اور یہ بہت اچھی کتابت کرتا تھا اور اس کے سوا اور کوئی کام نہ جانتا تھا پس وہ مضافات میں گھومتا رہا پھر ابوالحسن کی خدمت میں چلا گیا تو اُس نے اسے کاتب بنالیا پھر وہ اسے ولایت دیوان میں لے گیا تو اس کی شان بڑھ گئی اس دوران میں اس کا واثق بن سلطان کے پاس آنا جانا ہو گیا اور جب واثق کی حکومت مضبوط ہو گئی تو اس نے اس کے مرتبہ کو بڑھا دیا اور شوریٰ کے لئے خاص کر لیا اور اُسے اپنی علامت کی کتاب عطا کی اور سعید بن الحسین اس کی تقدیم پر متاسف تھا اور اس سے حسد کرتا تھا پس اس نے سلطان کو اس کے خلاف اکسایا اور اسے اس کے مال میں رغبت دلائی پس اس نے ابوسعید بن ابی الحسین کو چھ ماہ کے لئے گرفتار کر لیا اور قصبہ میں قید کر دیا اور اس نے معلہ بن یاسین اور ابن صیاد وغیرہ کی طرف پیادہ فوج بھیجی اور موحدین میں سے ابوزید بن ابی الاعلام کو ابن ابی الحسین سے مال لینے اور اس کی آزمائش کرنے پر مقرر کیا اور وہ مسلسل اس سے مال لیتا رہا یہاں تک کہ اس نے ناڈری کا اعادہ کر دیا اور اس سے حلف طلب کیا گیا تو اس نے حلف اٹھا دیا پھر اسے مارا گیا تو اس نے بتایا کہ اس نے کچھ لوگوں کے پاس اپنا مال بطور امانت رکھا ہوا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

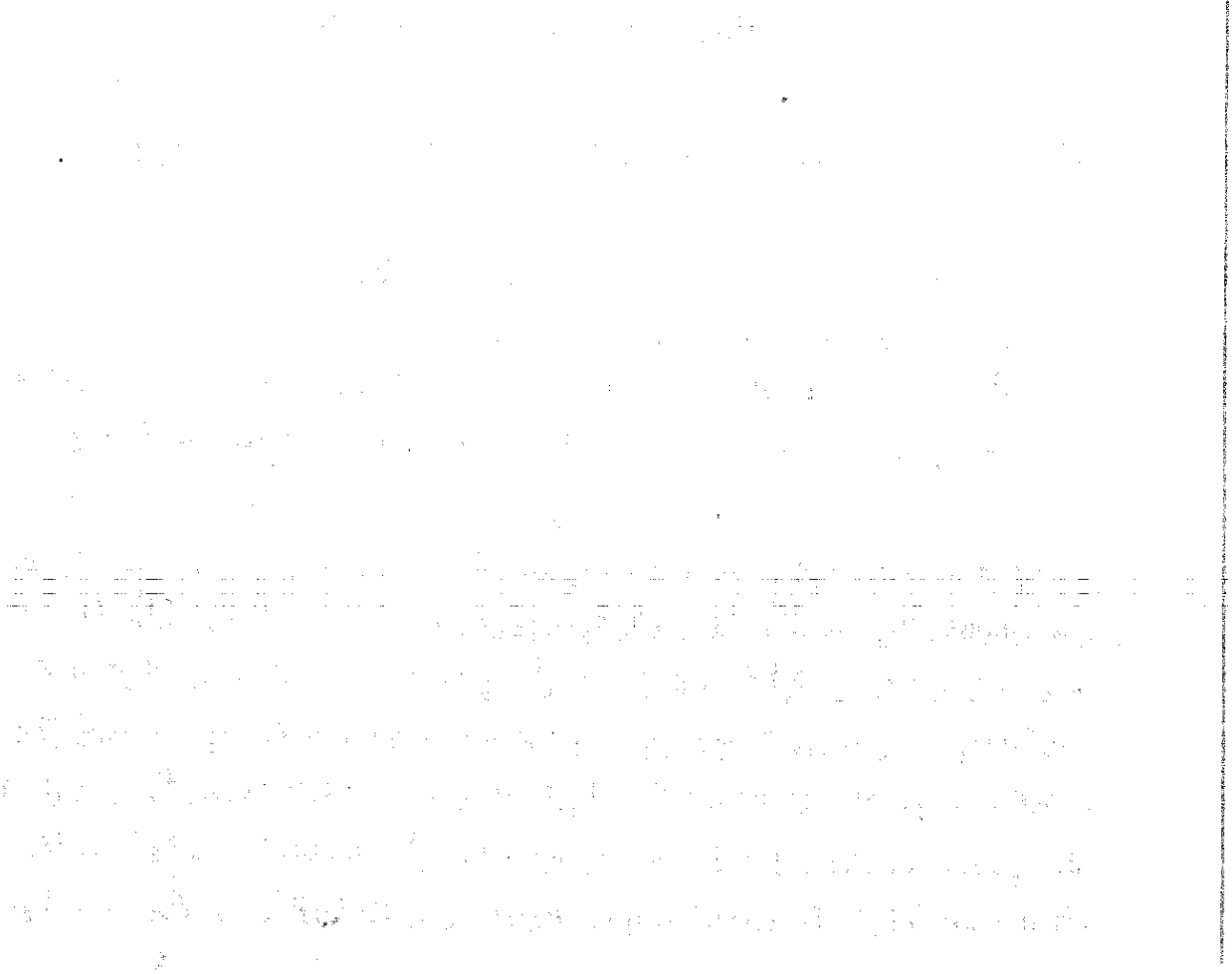

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اطاعت میں داخل ہونے کے حالات

سلطان المستنصر نے ۶۰ھ میں ابو ہلال عیاد بن سعید ہنتاتی کو بجایہ کا حاکم مقرر کیا اور اُسے اس کے بھائی امیر حفص سے حکومت دلائی اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں وہ اس پر بنی وراء کی ہلاکت تک جو ۶۳ھ میں ہوئی حکمران رہا اور اس کے بعد اس نے اس کے بیٹے محمد کو وہاں کا حاکم مقرر کیا جسے اس کی حکومت میں بڑی قوت حاصل تھی پھر المستنصر فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا الواثق حکمران بن گیا تو اس نے اس کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور بجایہ کی بیعت کا وفد بھجوایا پھر ابوالحسن القائم الدولہ نے اپنے بھائی ادریس کو بجایہ کی حکومت کا کاروبار سونپا تو اس نے کارِ سلطنت کو سنبھالا اور احوال کو فنا کر دیا اور مشائخ میں اپنا حکم چلانے لگا اور محمد بن الجا ہلال نے اس کی زیادتی پر برا منایا پس ادریس نے اسے گزند پہنچانے کا ارادہ کیا تو محمد بن ابی ہلال اس کے حملے سے خوفزدہ ہو گیا اور اس نے اپنے بعض دلی دوستوں کو اس کے قتل میں شامل کیا اور سرداروں سے بھی اس کے متعلق گفتگو کی پس انہوں نے یکم ذوالقعدہ ۷۷ھ کو سلطان کے دروازے میں اُسے جو سیٹ حاصل تھی اس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو مختلف لوگوں میں پھینک دیا پس انہوں نے اُسے بھیج دیا اور یہ واقعہ سلطان ابی اسحاق کے تلمسان میں اُترنے کے ساتھ ہوا اور جب اسے اپنے بھائی المستنصر کی وفات کی خبر ملی تو اس نے تھوڑی دیر تردد کے بعد اپنا حق لینے کا ارادہ کر لیا پھر وہ تلمسان واپس لوٹ آیا اور الخمیر اسن بن زیان کے ہاں اترا پس وہ اس کی آمد پر کھڑا ہو گیا اور اس کی فیاضی کے متعلق مبالغہ آرائی کی اور اہل بجایہ اور ابن ابی ہلال نے بھی اپنا اپنا کام کیا اور الحضرۃ پر سلطان کے حملوں سے خوفزدہ ہو گئے پس اس نے سلطان ابو اسحاق سے بات چیت کی اور انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور اس کے پاس وفد بھیجا جس نے اسے حکومت کے متعلق اکسایا پس اس نے انہیں جواب دیا اور وہ ذوالقعدہ کے آخر میں آیا تو موحدین اور اہل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الحضرۃ پر سلطان ابواسحاق کے غلبہ کے حالات: جب سلطان ابواسحاق کو بجایہ سے اپنے امیر ابوحفص اور ابن جامع کا خط ملا تو اس نے صبح سویرے ان کے پاس پہنچنے میں جلدی کی پھر اسے اپنے بھتیجے واثق کے متعلق اطلاع ملی کہ اس نے تونس میں علیحدگی اختیار کر لی ہے پس وہ سب اور الحضرۃ کے باقی ماندہ باشندے اپنے اپنے مراتب کے مطابق اس کی ملاقات کو گئے اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور وہ اور محمد بن ہلال جو اس کی حکومت کا شیخ تھا۔ نصف ذوالحجہ ۷۸ھ کے آخر میں الحضرۃ میں داخل ہوئے اور اس نے اپنی دربانی پر ابوالقاسم بن شیخ کاتب ابی الحسن کو اور کارسلطنت کے انجام دینے پر ابن ابی بکر بن حسن بن خلدون کو مقرر کیا اور وہ اشبیلیہ سے اپنے بیٹے حسن کے ساتھ امیر ابوزکریا کے پاس گیا کیونکہ اس نے ان کے ساتھ ایک عہد کیا تھا اور حسن مشرق کی طرف چلا گیا اور وہیں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا ابوبکر الحضرۃ میں باقی رہ گیا پس امیر ابواسحاق نے اس کے کارِسلطنت میں داخل ہوتے ہی عامل مقرر کر دیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کارِسلطنت کے منتظم صرف موحدین ہی مقرر ہوتے تھے اور اس نے فضل بن علی بن مری کو الزاب کا حاکم مقرر کیا حالانکہ اس کے والی بھی صرف موحدین ہی مقرر ہوتے تھے لیکن اس نے فضل بن علی کے اس عہد کا پاس کیا جو اس نے اس کے ساتھ اندلس جانے کے متعلق کیا تھا پس اس نے اسے الزاب پر اور اُس کے بھائی عبدالواحد کو قصطیلہ پر حاکم مقرر کر دیا پھر اس نے ابوالخیر کو گرفتار کر لیا اور اُسے قید کرنے کا حکم دے دیا اور اسے امتحان و آزمائش کے لئے موسیٰ بن یاسین کے پاس بھیج دیا اور اس نے تعویذات کی جگہ مختلف اشکال کی جادو کی لکیریں دیکھیں جن کے ذریعے ان کے خیال میں اس کا مخدوم جادو کرتا تھا پس اس نے اس کے ساتھ گفتگو کی اور اس کی حالت آزمائش کی تھی اور اس کی سطوت کے ایام میں سعید ابی الہنن کی شان قسم دینے اور ہلاک ہونے والی تھی یہاں تک کہ وہ اسی سال جمادی الاول کے مہینے میں فوت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کسی پر ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اور جب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں بجایہ کا حکمران بننا اور اس کا سبب

سلطان ابو اسحاق کے پانچ بیٹے تھے ابو فارس عبدالعزیز' ابو محمد عبدالواحد' ابو زکریا یحییٰ' خالد اور عمر۔ ان میں ابو فارس عبدالعزیز سب سے بڑا اور سلطان المستنصر نے انہیں اپنے عہد حکومت میں ان کے باپ کے ریاح کی طرف بھاگ جانے کی وجہ سے محل کے ایک کمرے میں محبوس کیا ہوا تھا اور ان کا راشن مقرر کیا ہوا تھا پس انہوں نے اس کی زیر کفالت اور اس کے وافر رزق کے تحت پرورش پائی یہاں تک کہ ان کا باپ ابو اسحاق حکومت پر قابض ہو گیا پس وہ اس کے کناروں تک گئے اور پھلے پھولے اور عزت حاصل کی اور انہوں نے سبقت کرنے والے جوانوں کو چنا اور سلطان نے انہیں ہر طرح سے آزادی دے دی۔ اور ان میں سب سے فائق ان کا بڑا بھائی ابو فارس تھا کیونکہ اُسے ولی عہدی کے لئے تربیت دی گئی تھی اور وہ سلطان کے چنندہ لوگوں میں سے تھا اور احمد بن ابی بکر بن سید الناس اور اس کے بھائی ابو الحسین نے ایک نیکی کی وجہ سے اس پر اپنی محبت وعنایت کی چادر ڈال دی تھی اور وہ یہ کہ ان کا باپ ابو بکر بن سید الناس اشبیلیہ کے اشراف میں سے تھا اور حافظ حدیث تھا اور داؤد اور اس کے اصحاب کے مذہب پر ظاہری فقہ کا راوی یہ تھا اور یہ فقہ اہل اشبیلیہ اور خصوصاً اندلس کے لوگوں کے درمیان مروج تھا پس جب طاغیہ نے حکومت پر حملہ کیا اور اس کی سرحدوں کو ہڑپ کر گیا اور اس کے میدانوں کو چھین کر لے گیا اور اس کے دیار و امصار کی طرف گیا تو اس نے سرداروں اور اشراف کو مغربین اور افریقہ کی طرف جانے کی اجازت دے دی اور ان کا زیادہ تر قصد' حفصی حکومت کی مضبوطی کے لئے تونس جانے کا تھا پس جب حافظ ابو بکر نے اندلس کے حالات کے اختلال اور اس کے بدانجام اور اس کے باشندوں کے جانے کو دیکھا تو اس نے خلفائے تونس کے ساتھ جو نیکی کی تھی اس کی وجہ سے ان کے پاس جانے کی نیت کر لی پس وہ سمندر پار کر کے تونس میں جا اترا تو سلطان اسے بڑی عزت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور امیر ابو فارس کو بھی اطلاع مل گئی تو وہ نہایت غمگین ہو کر اپنے باپ کے پاس سوار ہو کر آیا تو اس کے باپ نے اسے تسلی دی اور بتایا کہ اسے معلوم ہوا ہے کہ ابن سید الناس حکومت کے ساتھ فریب کرنے لگا تھا اور اس نے اپنے ہاتھ سے اس کی سیاہی کو مٹایا اور ابو الحسین اس ہلاکت سے بچ گیا اور کئی روز روپوش رہنے کے بعد امیر ابو فارس کے آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا پھر اُسے قید خانے سے رہا کر دیا گیا اور اس کے حالات کو ہم ابھی بیان کریں گے اور سلطان نے اس کے بیٹے کو مانوس کرنے کے لئے بہت کوشش کی اور اس کے سینے سے کینے کو دور کر دیا اور اسے بجایہ اور اس کے مضافات کا حاکم مقرر کر دیا اور اسے وہاں کا مستقل امیر بنا کر بھیجا اور اس کے ساتھ دربانی کے لئے جدی محمد کو بھیجا جو ابو بکر بن حسن بن خلدون کا بیٹا تھا پس وہ ۷۶۹ھ میں بجایہ کی طرف گیا اور اس کی حکومت کو سنبھالا اور جیسا کہ ہم بیان کریں گے وہ اس کی حکومت کے آخر تک وہاں پر امیر رہا۔

اس آدمی کا نام ابو بکر بن موسیٰ بن عیسیٰ ہے اور اس کی نسبت کومیہ میں ہے جو موحدین کے گھرانوں میں سے ہے اور یہ ابن کا مدائی والی قسطنطنیہ کا خادم اور دوست تھا اور سلطان ابو اسحاق نے اُسے قسطنطنیہ کا نگہبان مقرر کیا اور اس کی حکومت مسلسل قائم رہی اور المستنصر فوت ہو گیا تو حالات بگڑ گئے پھر واثق نے اسے حاکم مقرر کیا پھر سلطان ابو اسحاق نے کیا اور ابن وزیر بڑا طامع تھا اور لوگوں کے احوال کو اکٹھا کرنے سے ملول نہیں ہوتا تھا اسے پتہ چلا کہ قسطنطنیہ اس فتح کا قلعہ اور پناہ گاہ ہے تو اسے اس میں پناہ لینے اور حکومت پر حملہ کرنے کی سوجھی اور اہل حکومت پر اس کا برا اثر پڑا تو انہوں نے اپنا معاملہ سلطان ابو اسحاق کے سامنے پیش کر دیا اور اس کے لئے تیار ہو گئے پس جب اس نے طاغیہ کی طرف سے جنگ کرنے کے آثار دیکھے تو ان سے کوئی وعدہ نہ کیا اور طاغیہ نے اس معاملہ کے متعلق جو اس کے سامنے پیش کیا گیا تھا نکیر و معذرت کی تو اس نے اُسے قبول کر لیا اور اُسے مبارکباد دی اور جب امیر ابو فارس ۷۷۹ھ میں اپنے مقام امارت بجایہ کی طرف جاتے ہوئے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پاس الحضرۃ میں فتح کی خوشخبری بھیجی اور نصاریٰ کا بحری بیڑا فل کی بندرگاہ پر ابن وزیر کے وعدہ کے مطابق آیا اور ان کی مساعی ناکام ہوگئیں اور امیر ابو فارس تیسری فتح کے ساتھ بجایہ کی طرف چلا گیا اور ربیع کے آخر میں اس میں داخل ہوگیا۔

ابن سلطان کا جہاد کے لئے فوجوں کی قیادت کرنا: سلطان اپنی حکومت کے مراتب کے لئے اپنے بیٹوں کو ترجیح دیتا تھا اور انہیں اپنی حکومت کے منصوبوں میں شغف اور تربیت ولانے کے لئے منتظم مقرر کرتا تھا پس اس نے رجب ۸۱ھ میں اپنے بیٹے امیر زکریا کو موحدین کی ایک فوج پر سالار مقرر کیا اور اسے قفصہ کی جہات کی نگرانی اور اس کے خراج کو اکٹھا کرنے کے لئے قفصہ کی طرف بھیجا پس وہ ان کی طرف گیا اور اپنے کام کو پورا کر کے رمضان میں تونس کی طرف واپس آ گیا پھر اُس نے اپنے دوسرے بیٹے محمد بن عبدالواحد کو اپنی فوج کا سالار مقرر کیا اور اُسے ہوارہ کے وطن کی طرف ان کے تاوان ختم کرنے اور ٹیکس جمع کرنے کے لئے بھیجا اور اس کے ساتھ عبدالوہاب بن قائد الکلاعی کو اس کے اور لوگوں کے درمیان ثالث بنا کر بھیجا پس وہ قیروان پہنچا اور اُسے طرابلس کے نواح' ذباب میں دعی کے ظہور اور اس کے احوال کی اطلاع ملی پس اس نے سلطان کو اطلاع بھجوائی اور اپنا کام شروع کر دیا پھر دعی کا معاملہ چوپٹ ہوگیا اور وہ تونس کی طرف واپس لوٹ گیا۔

اور جب سلطان نے اپنی حکومت کو حاصل کرنے کے لئے اندلس سے سمندر پار کیا اور تلمسان میں یغمراسن بن زیان کے ہاں اترا تو اس نے اس کی پیشوائی اور ملاقات کے لئے لوگوں کو اکٹھا کیا اور سوار کروایا اور جب اسے معلوم ہوا کہ یہ حکومت کا زیادہ حقدار ہے تو اپنے اسلاف کے دستور کے مطابق اپنی بیعت کے ساتھ اس کے پاس آیا اور اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس کے دشمن کے مقابلہ میں اور حکومت کے معاملہ میں اس کی مدد کرے گا اور اپنی ایک بیٹی کا جو خیام خلافت میں بیٹھی تھی اس کے بیٹے عثمان کے ساتھ رشتہ کر دیا اور جب سلطان الحضرۃ پر قابض ہوگیا اور اس نے اپنے ملک کے حالات پر قابو پالیا تو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تبدیل کردے گا پس لوگ اس کے پاس اٹھے ہوئے اور ری روز تک اس کے مقام کے قریب باتیں کرتے رہے اور جنھے عمار یہ کے شیوخ میں سے (عمار یہ معقل کا ایک بطن ہے) طلحہ بن مظفر نے بتایا کہ اس نے اسے اس کے ظہور کے ایام میں معقل میں دیکھا کہ وہ اس دعویٰ میں التباس کر رہا تھا یہاں تک کہ عجز نے اسے رسوا کر دیا پھر جب لوگوں نے اس کے سونا بنانے کے ادعاء میں اسے عاجز پایا تو اس سے بے رغبتی اختیار کر لی اور وہ زمین میں پھرتا ہوا جہات طرابلس میں پہنچ گیا اور ذباب کے ہاں اترا اور ان میں سے ایک نوجوان نصیر نے جو واثق المستنصر کا غلام تھا اور بری لقب کرتا تھا اس کی مصاحبت اختیار کر لی اور جب اس نے اسے دیکھا تو اسے اس میں اپنے آقا کے بیٹے فضل کی شبیہ نظر آئی تو وہ رونے لگا اور اس کے پاؤں چومنے لگا تو ابن ابی عمارہ نے اسے کہا تمہارا کیا حال ہے تو اس نے اُسے سب واقعہ سنایا تو اُس نے کہا تو نے مجھے اس دعویٰ میں سچا قرار دیا ہے اور میں ان لوگوں سے جو ان سے لڑیں گے تجھے ترجیح دوں گا اور نصیر امرائے عرب کے پاس خوشی کے ساتھ اپنے آقا کے بیٹے کی منادی کرتا ہوا آیا یہاں تک کہ ان پر شک کرنے لگا۔ پھر باؤس بن ابی عمارہ کے پاس ان گفتگوؤں کے لئے آیا جو عربوں اور واثق کے درمیان ہوئیں تھیں اور ابن ابی عمارہ نے اپنی حکومت کے شبہ کے ازالہ کے لئے انہیں بیان کیا تو انہوں نے تصدیق کی اور مطمئن ہو گئے اور اس کی بیعت کر لی اور اس کی حکومت امیر ذباب حرغم بن صابر بن عسکر نے سنبھالی اور عربوں کو اس کی خاطر مجھے کہا اور انہوں نے طرابلس سے جنگ کی اور ان دنوں وہاں محمد بن عیسیٰ بنانی حکمران تھا جو عنق الفضہ کے نام سے مشہور تھا پس وہ طرابلس کو سر نہ کر سکے اور سمندر کی طرف زیزدر اور اس کی جہات کی طرف جہاں ہوارہ رہتے تھے چلے گئے اور ان پر حملہ کر دیا پھر وہ ان نواح میں چلا گیا اور لمایہ اور زوادہ کا ٹیکس لیا اور بطون ہوارہ میں سے نفوسہ' غریان' نفزۃ پر تاوان ڈالے اور انہیں وصول کیا پھر اس نے قابس پر چڑھائی کی تو رجب ۱۸۱ھ میں عبدالملک بن مکی نے اس کی بیعت کر لی اور اس کے آباء کے حق کو پورا کرنے کے لئے برضاء ورغبت اس سے عہد و پیمان کر لیا اور اس کی خلافت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس نے شوال کے وسط میں شہر کے باہر اپنا پڑاؤ کرلیا اور لوگوں پر جنگ فرض کردی اور تعداد میں اضافہ ہوگیا اور سلطان شہر سے باہر اپنے پڑاؤ میں آیا اور دعی نے بھی قیروان سے اس پر چڑھائی کرنے کے لئے کوچ کیا تو اس کے پاس فوج اور موحدین کے مشائخ آ گئے اور طاغیہ بنی المستنصر نے جوان کا طویل خلیفہ تھا جب اس نے واثق اور اس کے بیٹوں کے ساتھ ان کی عملداریوں میں جنگ کی تو ان پر از راہِ شفقت حکومت کو لمبا کر دیا پھر حکومت کا بڑا آدمی موسیٰ بن یاسین موحدین کے ایک بڑے گروہ کے ساتھ سلطان سے الگ ہوگیا اور راستے ہی میں دعی کے ساتھ جا ملا پس وہ اقتدار سے اتر گیا اور اس کی حکومت کا کڑا ٹوٹ گیا اور وہ بجایہ کی طرف بھاگ گیا جس کا تذکرہ ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

سلطان ابواسحاق کے بجایہ جانے اور دعی بن ابی عمارہ کے تونس میں داخل ہونے کے حالات

اور جب آخر شوال ۸۱ھ میں سلطان ابواسحاق کی فوج منتشر ہوگئی اور وہ اپنے خواص اور ایک فوج کے ساتھ سوار ہو کر بجایہ جاتے ہوئے تونس کے پاس سے گزرا تو اس کے پاس ٹھہر گیا اور اپنے اہل وعیال کو لے کر کلب البرد میں چلا گیا اور وہ خوراک کی قلت اور بارش اور برفباری کی وجہ سے بڑی تکلیف برداشت کر رہا تھا اور اپنے راستے میں آنے والے قبائل کو رشوت دیتا تا کہ وہ اس سے صلح رکھیں پھر وہ قسطنطنیہ کے پاس سے گزرا تو اس کے عامل عبداللہ بن توفیان الہرغی نے اسے وہاں داخل ہونے سے روکا اور بعض بستیوں نے اسے خوراک دی اور وہ بجایہ کی طرف کوچ کر گیا اور پھر اس کا وہ حال ہوا جو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

امیر ابو فارس کے دعی سے جنگ کرنے اور شکست کھانے اور معرکہ میں اس کے اور اس کے بھائیوں کے قتل ہونے کے حالات اور ان کے باپ سلطان ابو اسحاق کے فوت ہونے اور ان کے بھائی امیر ابو زکریّا کے تلمسان کی طرف فرار اختیار کرنے کے اثرات

جب دعی کو امیر ابو فارس کے متعلق اطلاع ملی کہ اُس نے اپنے باپ پر ترجیح حاصل کر لی ہے اور اس کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہے تو اس نے حفصی گھرانے کے لوگوں کو گرفتار کر لیا اور ان کے قتل کے ارادہ کے بعد انہیں قید کر دیا اور موحدین کی فوج کے ساتھ صفر ۸۲ھ میں تونس سے نکلا اور مرماجنہ جا پہنچا اور دونوں فوجوں نے تین ربیع الاوّل کو ایک دوسرے کو دیکھا اور ان کا اکثر حصہ لڑائی ہوتی رہی پھر امیر ابو فارس کا میدان جنگ خراب ہو گیا اور اس کے مددگاروں نے مدد چھوڑ دی اور وہ معرکہ میں قتل ہو گیا اور اس کا پڑاؤ لٹ گیا اور اس کے بھائی باندھ کر قتل کئے گئے' عبدالواحد' عمر' خالد اور ابو محمد عبدالواحد کو دعی نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور ان کے سروں کو تونس بھجوا دیا جہاں انہیں تیروں پر چڑھا کر پھرایا گیا اور شہر کی فصیلوں پر نصب کر دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زور لوگوں کے اُن کے پاس اُن کے فسادی شکایت کی تو اُس کے اُن میں سے تین کو گرفتار کرکے قتل کر دیا اور صلیب دے دی
پھر اس نے موحدین کے سردار عبدالحق بن تافراکین کو ان کی بیماریوں کے قلع قمع کے لئے بھیجا اور اُسے ان میں خونریزی
کرنے کا اشارہ کیا پس ان کا جو آدمی بھی اُسے ملا تو اُس نے قتل کر دیا پھر اس نے بنی علال کے مشائخ کو گرفتار کر لیا اور اسی
کے قریب آدمیوں کو جیل میں دے دیا پس ان پر اس کا بہت برا اثر پڑا اور انہوں نے اعیاص کو بار بار طلب کیا اور قلعہ سنان
میں امیر ابوحفص کے مقام کے متعلق ایک دوسرے کو خبر سنائی پس وہ اس کی طرف چلے گئے اور ربیع ۸۳ھ میں اس کی بیعت کر
لی اور اس کے لئے آلات اور خیمے اکٹھے کر لئے اور ان کے امیر ابوسیل بن احمد نے اس کی حکومت سنبھال لی اور دعی کو اطلاع
ملی تو اُسے اپنے ارباب حکومت کے متعلق بدظنی پیدا ہوگئی اور اس نے اپنی حکومت کے سردار ابوعمران بن یاسین اور ابوالحسین
بن یاسین اور ابن دانودین اور حسن بن عبدالرحمٰن سردار زناتہ کو گرفتار کر لیا اور ان کی آزمائش کی اور ان کے احوال لے لئے
اور آخر میں انہیں قتل کر دیا اور لوگوں کے دلوں میں ان کے متعلق نرمی پیدا ہوگئی اور دعی کی حکومت مضطرب ہوگئی یہاں تک کہ
وہ کچھ ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قابض ہوگیا اور اس کے دور نزدیک کو خرابی سے پاک کیا اور دعی تونس میں روپوش ہوگیا اور وہاں سے باشندوں کے جمگھٹے میں گم ہوگیا اور چاروں طرف اس کی تلاش شروع ہوگئی تو پتہ چلا کہ وہ سلطان کی آمد کی راتوں میں رعیت کے ایک آدمی ابوقاسم القرمادی کے گھروں میں ہے تو اسی وقت ان گھروں کو منہدم کر دیا گیا اور وہاں سلطان کے پاس گیا تو اُس نے سرداروں کو بلایا اور اُسے توبیخ کی اور اس سے برا سلوک کیا تو اس نے ان کے نسب کی طرف منسوب ہونے کا اعتراف کر لیا پس اس نے اس کی آزمائش اور قتل کا حکم دے دیا اور اس سے بے رحمانہ سلوک کیا اور اس کے جسم کو پھرایا اور سر کو نصب کر دیا اور عبداللہ بن یغمور اس کے قتل میں شامل تھا اور اس کے حالات بڑے عبرتناک اور سلطان نے خود حکومت سنبھال لی اور المستنصر باللہ کا لقب اختیار کیا اور لوگوں نے اس کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور طرابلس اور تلمسان سے اہل قاصیہ نے اور ان دونوں شہروں کے درمیانی علاقے کے لوگوں نے اس کو اپنی بیعتیں بھیج دیں اور اس نے شیخ ابوعبداللہ الفازازی کو جنگوں میں اپنی فوجوں اور رضاحیہ پر امیر مقرر کیا اور انہیں اپنی حکومت کے ساتھ کئے گئے عہد اور اس سے پہلے خلفاء اس بات سے کنارہ کشی کرتے تھے اور اپنے خلاف کوئی دروازہ نہ کھولتے تھے اور وہ اپنے مال اور الحضرۃ میں لطف اندوز ہو کر قیام پذیر رہا یہاں تک کہ وہ کچھ وقوع پزیر ہوا جس کا ہم تذکرہ کریں گے ان شاء اللہ۔

اور عظیم واقعات میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ اس سلطان کے دورِ حکومت میں دشمن نے سمندری جزائر پر حملہ کر دیا اور ان کے بحری بیڑے رجب ۸۸ھ میں جزیرہ جربہ میں آ کر ٹھہر گئے اور ان دنوں جزائر کی ریاست محمد بن مہو شیخ الوہبیہ اور شیخ النکازہ کے پاس تھی اور یہ دونوں خوارج کے فرقے ہیں اور صقلیہ کے حکمران المراکیا نے' عدریک بن البریدا کون جو برشلونہ کے سمندری ساحلوں کا بادشاہ تھا کا نائب بن کران پر چڑھائی کی کہتے ہیں کہ وہ غربان اور شوائی کے ستر بحری بیڑے تھے اور اس نے انہیں کئی بار تنگ کیا پھر انہوں نے ان پر قبضہ کر لیا اور ان کے احوال کو لوٹ لیا اور وہاں کے باشندوں کو قیدی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جیتے کو بھوں کر لیا اور پھر وہ میورقہ کی طرف گیا اور وہاں کے ذخائر اور سامان پر قبضہ کر لیا۔

اور اس کے بعد ۸۶ھ میں خزور کی بندرگاہ میں خیانت کی اور اس کی فصیلوں کو توڑ کر اس کے اندر گھس گئے اور جو کچھ وہاں موجود تھا اٹھا لے گئے اور وہاں کے باشندوں کو قیدی بنا کر لے گئے اور گھروں کو جلا دیا پھر یہ تونس کی بندرگاہ سے گزرے اور اپنے شہروں کی طرف واپس لوٹ آئے اور اسی سال یا اس کے بعد ۸۹ھ میں دشمن کے بحری بیڑے نے المہدیہ سے جنگ کی جس میں جنگ کے لئے سوار موجود تھے پس انہوں نے تین بار اس پر چڑھائی کی اور مسلمانوں نے تمام المہدیہ کو فتح کر لیا پھر اہل عجم کی مدد آ گئی اور دشمن شکست کھا گیا یہاں تک کہ انہوں نے بحری بیڑے کے ساتھ ان پر حملہ کر دیا اور وہ ناکام ہو کر واپس لوٹ گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور امیر ابوبکر زکریا بن سلطان کو اپنی بلند ہمتی' قابلیت اور اہل علم سے مخالطت کی وجہ سے حکومت کی لیاقت حاصل تھی اور یہ امور اس کے حسن حال کی گواہی دیتے تھے اور یہی وہ شخص ہے جس نے دارالاقوری کے بالمقابل جہاں وہ تونس میں سکونت پزیر تھا ایک علمی مدرسہ کا نقشہ بنایا اور جب یہ بجایہ میں اپنے باپ کی وفات کے بعد پہنچ کر تلمسان پہنچا تو اپنے داماد عثمان بن یغمراسن کے پاس اترا اور اس کے بعد ابوالحسن بن ابی بکر بن سید الناس بھی جو اس کے باپ اور بھائی کا پروردہ تھا' ماجنہ کی جنگ سے بچ جانے کے بعد سلطان ابی حفص کے ساتھ اس کے پیچھے پیچھے آ گیا اور جب عربوں نے اس کی بیعت کر لی اور حکومت کے آثار نمایاں ہو گئے تو ابوالحسن نے دیکھا کہ سلطان' الفازازی کو ان پر ترجیح دیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو گیا اور تلمسان میں امیر ابوزکریا کے ساتھ جا ملا اور اسے اپنی حکومت کے حاصل کرنے کی ترغیب دی اور اس نے بجایہ کے تاجروں سے مال قرض لیا اور اُسے اس کی حکومت کی سطوت کے لئے خرچ کیا اور آدمیوں کو اکٹھا کیا اور مددگاروں سے حسن سلوک کیا اور اس کے ارادوں کی خبر پھیل گئی تو عثمان بن یغمراسن نے اُسے روکا کیونکہ اس نے سلطان ابوحفص کی اس شرط پر اطاعت اختیار کی ہوئی تھی کہ وہ اس سے وہ سلوک روا رکھے گا جو اس سے پہلے الحضرۃ کے خلفاء کے ساتھ انہوں نے روا رکھا تھا پس امیر ابوزکریا نے اپنے کام کا ارادہ کر لیا اور تلمسان سے شکار کا تو ریہ کر کے داؤد بن ہلال بن عطاف امیر بنی یعقوب اور زغبہ کے بنی عامر کے ساتھ جا ملا اور عثمان بن یغمراسن نے داؤد کو اشارہ کیا کہ وہ اسے اس کے پاس لوٹا دے تو اس نے اس کے ساتھ عہد شکنی کرنے سے انکار کر دیا اور وہ اس کے ساتھ اپنی قوم سمیت بلاد زغبہ کے آخر میں چلا گیا اور یہ لوگ عطیہ بن سلیمان بن سباع کے ہاں اترے جو زوادہ کے رؤساء میں سے تھا پس اس نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور یہ سب قسطنطنیہ کے مضافات میں چلے گئے اور عرب اور سوریکش بھی اس کی اطاعت میں داخل ہو گئے اور اس نے ۸۳ھ میں البلا سے جنگ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے غربی جانب پر قبضہ کرلیا اور القصرۃ کے مضافات کو حاصل کرلیا تو اس نے توس پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کیا پس اس نے ۸۵ھ میں اپنی فوجوں کیساتھ اس پر حملہ کیا اور عبداللہ بن رحاب بن محمود جو ذیاب کے مشائخ میں سے تھا اس کے پاس گیا اور الفازازی نے اُسے احواز تونس سے روکا پس اس نے قابس سے جنگ کی اور اس کا محاصرہ کرلیا اور اس کے ساتھ جنگ کرنا اس کا کارنامہ تھا پس ایک روز اس کے جانبازوں پر شکست حاوی ہوگئی تو اس نے ان میں خوب قتلام کیا اور قیدی بنائے اور اس کی شہر پناہ کو گرادیا اور گھروں اور کھجوروں کو جلادیا اور مسرات کی طرف چلا گیا اور اس کے واقعات میں سے ایک یہ واقعہ بھی ہے کہ جب امیر ابوزکریا بادلِ نخواستہ اپنی حکومت کے حصول کے لئے تلمسان سے نکلا تو اس کا پڑوسی داؤد بن عطاف اُسے واپس لانے سے باز رہا اور اس کے بغض وعداوت سے اس کا دل لبریز ہوگیا اور اس نے ازسرِنو حاکمِ تونس کی بیعت کی اور وہاں اپنے پروردہ علی بن محمد خراسانی کو بھیجا اور اس دوران میں علی بن توجین اور مغراد کا مغرب اوسط میں ظہور ہوگیا اور الحضرۃ کے باشندے امیر ابوزکریا کے مقام سے تنگدل ہوگئے کیونکہ وہ ان سے مطالبات کرتا اور ان کے دور دراز کے آدمیوں کو ذلیل کرتا تھا پس انہوں نے عثمان بن یغمراسن کو بجایہ کے بعد اس کے قلعہ سے جنگ کرنے میں شامل کیا تاکہ وہ اسے اس کی اولاد کو لوٹا دیں پس اس نے ۸۶ھ میں بجایہ پر چڑھائی کی اور کئی روز تک اس سے جنگ کرتا رہا مگر وہ اسے باقی ماندہ مضافات کے ساتھ سر نہ کرسکا اور صرف چند ٹیلوں کو فتح کرسکا اور امیر ابوزکریا ۸۶ھ میں بجایہ کی طرف لوٹ آیا یہاں تک کہ وہ واقعہ ہوا جس کا تذکرہ ہم کریں گے ان شاءاللہ۔

اہل جزیرہ کی مخصوص حکومت کے آغاز کے حالات: ایک روز تقویس کی کاروائی سے سداوہ اور کتومہ کے درمیان جنگ چھڑ گئی جس میں سداوہ کے شیخ کا بیٹا مارا گیا اور اس نے قسم کھائی کہ وہ خود شیخ کتومہ سے اس کا بدلہ لے گا اور توزر کا عامل محمد بن ابی بکر تمیلل تھا جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا پس اس نے شیخ کتومہ کی ذمہ داری لی اور اس کے دشمن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پڑھ کر قصہ کیا اور اس کی اطاعت کے بارے میں [illegible]
کا شیخ تھا اُسے اس کی قید سے چھڑانے پر اتفاق کیا جسے اہل صقلیہ میں سے الغزی نے طرابلس کے نواح میں ۸۲ھ میں قیدی بنایا تھا اور انہوں نے اہل برشلونہ میں سے ایک آدمی کے پاس اسے فروخت کر دیا اور اسے طاغیہ نے خرید لیا اور وہ اس کے پاس قیدی بن کر ٹھہرا رہا یہاں تک کہ عثمان بن ابی دبوس اس کے پاس گیا اور موحدی دعوت کے حق کے طلب کرنے کی وجہ سے شہرت پا گیا اور اس نے اطراف کے لوگوں میں کامیابی کی امید کی کیونکہ وہ محافظوں سے دور رہتے ہیں پس وہ سمندر کو عبور کر کے طرابلس چلا گیا اور طاغیہ کے ہاں یہ بھی اس کی خوش بختی کی علامت ہے کہ اس نے مرغم بن صابر کو اس کی خاطر رہا کر دیا اور اس کے ساتھ اس کی مدد کرنے کا معاہدہ کیا اور اس کے لئے بحری بیڑے تیار کئے اور انہوں نے اس کے ساتھ جو مالی شرط طے کی اس کے مطابق اس نے بحری بیڑوں کو جانبازوں اور رسد سے بھر دیا پس وہ ۸۸ھ میں طرابلس اترے اور مرغم نے اپنی قوم کو اکٹھا کیا اور انہیں ابی دبوس کی اطاعت اختیار کرنے پر آمادہ کیا اور انہوں نے اس کے اور اس کی نصرانی فوج کے ساتھ البلا سے جنگ کی پس انہوں نے تین دن تک ان کا محاصرہ کئے رکھا اور اس کا برا اثر ان پر پڑا پھر نصاریٰ اپنے بحری بیڑے کے ساتھ چلے گئے اور البلا کے قریب ترین ساحل پر لنگر انداز ہو گئے اور ابن ابی دبوس اور مرغم طرابلس کے محاصرہ کے لئے فوج اتارنے کے بعد طرابلس کے نواح میں چلے گئے پس انہوں نے ان سے وہ تاوان لئے جو انہوں نے اپنی شرائط میں نصاریٰ کو بھی نہ دیئے تھے اور وہ اپنے بحری بیڑے میں واپس آ گئے اور ابن ابی دبوس عربوں کے ساتھ گھومتا رہا اور اس کے بعد ابن مکی نے اُسے بلا لیا کہ وہ اپنے اختصاص میں سنت ہو جائے مگر ابھی اس کی بات پوری نہ ہوئی تھی کہ وہ ایک برچھا لگنے سے ہلاک ہو گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چلی تھی جو اس سے مزاحمت کرتے تھے اور اس نے اپنے مخدوم کی حکومت کو نہایت شاندار طریق سے چلایا اور اس کی طرف لوگوں کی توجہ ہوگئی اور زمام حکومت اس کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ ۹۰ھ میں اس کی وفات ہوگئی پس امیر ابوزکریا نے اس کی جگہ اپنے کاتب ابوالقاسم بن ابی حی کو مقرر کیا اور میں اس کی اولیت کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہی جانتا ہوں کہ وہ اندلس کے مسافروں میں سے تھا جو حکومت کے پاس آیا اور مضافات میں تصرف کرنے لگا اور پھر اس نے ابوالحسن بن سید الناس کے ساتھ رابطہ کیا تو اس نے اس سے لکھوایا پھر اسے ترقی دے دی اور اسے اپنے لئے منتخب کرلیا اور اس کو آزادی دے دی اور اس نے سید الناس کے ہاتھ سے زمام حکومت لے لی اور اس کی خدمت گزاری اسے مظفر کے ہاتھ میں لے گئی یہاں تک کہ سردار لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور خواص نے اُسے امید دلائی اور سلطان کو اس کے متعلق علم ہوا کہ وہ اپنے مخدوم کے امور کی سرانجام دہی کی قوت رکھتا ہے اور اسے دوسروں کی کارگزاری سے بے نیاز کر دیتا ہے اور ابوالحسن بن سید الناس فوت ہو گیا تو سلطان نے اُسے اس کے کام پر مقرر کر دیا تو وہ اس کے باقی ماندہ ایام حکومت اور اس کے بیٹے امیر ابوالبقاء کی حکومت کے آغاز میں اس کام پر مقرر رہا یہاں تک کہ وہ واقعہ ہوا جس کا تذکرہ ہم بعد میں کریں گے۔ ان شاءاللہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

منصور بن فضل بن مزنی کے ساتھ جنگ کی اور یہ شخص کرفہ میں اپنے بیٹے کی وفات کے وقت الحضرۃ چلا گیا تھا جو ہلال بن عامر کے قبائل میں سے ہے اور یہ وہ عرب ہیں جو جبل اور اس کی حکومت کے ذمہ دار ہیں اور یہ ان گروہوں کے ہمسروں کے ہاں اترا تو انہوں نے اسے سواری دی اور مال جمع کر دیا اور ۷۲ھ میں بجایہ چلا گیا اور سلطان کے دروازے پر اترا اور اسے الزاب کی حکومت کی رغبت دلائی اور حاجب بن ابی حی کو مختلف قسم کے تحائف دیئے اور اسے ضمانت دی کہ وہ الزاب میں دعوت کو سلطان کے حق میں پھیر دے گا اور وہاں کا خراج بھی نہیں دے گا پس اس نے اُسے اس بات سے مائل کر لیا اور اس نے اسے الزاب کا حاکم مقرر کر دیا اور اسے فوج سے مدد دی اور اس نے بسکرہ سے جنگ کی مگر اسے سر نہ کر سکا اور وہاں کے مشائخ بنو دمار نے تونس کی سے اپنی دوری اور اپنے دشمن فضل بن منصور کے الحاح کو دیکھا تو انہوں نے امیر ابوزکریا کی اطاعت کا اعلان کر دیا اور اس کی طرف اپنا وفد اور بیعتیں بھیج دیں اور اس نے عادیہ ابن مزنی کو ان سے ہٹا دیا پس انہوں نے اس سے قبولیت کی جو توقع کی تھی اس نے اس کے ساتھ انہیں واپس کیا اور یہ کہ ان کے احکام اس کے سالار فوج کے ہاتھ میں ہوں گے اور اس نے ابن مزنی کو بجایہ کی طرف جاتے دیکھا اور جب وفد بسکرہ پہنچا تو وہ قائد اور منصور بن مزنی کی طرف نکل آئے اور اسے شہر میں داخل کیا اور اس کی اطاعت اختیار کی اور حالات یہاں تک کہ تبدیل ہو گئے کہ منصور بن مزنی کا وہ حال ہوا جس کا ذکر ہم اس کے حالات میں کریں گے اور الزاب ہمیشہ ہی امیر ابوزکریا اور اس کے بیٹوں کی دعوت کے تحت رہا یہاں تک کہ وہ الحضرۃ پر قابض ہو گیا اور آپ بعد میں اس کے بیٹوں کے حالات کا مطالعہ کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اُسے ان پر حکومت کرنے کے ارادوں سے روکا اور یہ اپنے آخری سفر میں تونس سے دو دن کے فاصلہ پر ۹۳ھ میں وفات پا گیا اور اسی سال حاجب ابوالقاسم بن الشیخ کی وفات ہوئی اور اس کی اولیت کا واقعہ یہ ہے کہ یہ ۲۶ھ میں اپنے شہر دانیہ سے بجایہ آیا اور اس کے عامل محمد بن یاسین سے رابطہ پیدا کر لیا پس اس نے اسے کاتب بنا لیا اور یہ اس پر حاوی ہو گیا اور ابن یاسین کو الحضرۃ بلایا گیا تو ابن الشیخ بھی اس کے ساتھیوں میں سے تھا پس سلطان نے جستجو کی کہ وہ کتابت کے لئے کسے اپنا نمائندہ بنائے تو ابن یاسین نے اپنے کاتب ابوالقاسم بن الشیخ کی بہت تعریف کی اور سلطان نے اس کا امتحان لیا تو یہ اُسے پسند نہ آیا پھر اُس نے اس کے بارے میں رائے پر نظر ثانی کی اور اس کی تحسین کی اور اسے اپنی خدمت میں رکھ لیا اور ابن ابی الحسن کو اسے آداب اور خدمت کے طور طریقے سکھانے کا حکم دیا اور اس نے اپنے مخدوم کا بار ہلکا کر دیا یہاں تک کہ ابوالحسن فوت ہو گیا اور سلطان کے گھر کے اخراجات اس کی نگرانی پر موقوف تھے اور اس بارے میں اس کا قلم کام کرتا تھا پس اس نے اس کی وفات کے بعد ابن الشیخ کو سلطان المنتصر ہ کے آخری ایام تک اس کام کے لئے الگ کر لیا اور جب سلطان واثق حاکم بنا تو جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ابن ابی الحسن اس کے سامنے آیا تو اس نے اسے اس کے کام پر باقی رکھا اور اُسے اپنے لئے مختص کر لیا اور اُسے اپنے ساتھیوں میں شامل کر لیا پھر سلطان ابو اسحاق کی حکومت آئی تو اس نے بھی اسے اس کے کام پر قائم رکھا اور اسے ابی بکر بن خلدون صاحب اشغال کے ساتھ ٹکرا دیا اور اس کے عہد میں ریاست کبریٰ اس کے بیٹوں ابی فارس اور اس کے بعد ابو زکریا عبدالمؤمن کے پاس تھی پھر دعی کا قضیہ پیش آیا اور وہ اس کی حکومت پر قابض ہو گیا تو اس نے ابوالقاسم بن الشیخ کو چن لیا اور اُسے کتاب العلامۃ فی فواتح السجلات دے کر شغیر کے علاقے کی طرف بھیج دیا اور جب سلطان ابوحفص کو دوبارہ اپنی حکومت مل گئی اور دعی قتل ہو گیا تو ابن الشیخ کو اپنے اس رتبے کی وجہ سے جو اسے دعی کے ہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی وصیت کرنا

سلطان ابوحفص ہمیشہ ہی غالب اور آسودہ حال میں رہا یہاں تک کہ اس کی مدت پوری ہوگئی اور ۹۴ھ ذوالحجہ کے آغاز میں اسے درد اٹھا پھر یہ درد شدت اختیار کر گیا اور مسلمانوں کے معاملات نے اسے بے قرار کر دیا پس اس نے اپنے بیٹے عبداللہ کے لئے ایام التشریق کے دوسرے دن خلافت کی وصیت کی اور موحدین نے اس کی صغر سنی کی وجہ سے اس کے مراتب سے تخلف کے باعث اسے اچھا نہ سمجھا پھر یہ کہ وہ بالغ بھی نہ تھا انہوں نے اس بارے میں باتیں کی اور سلطان کو بھی اطلاع مل گئی تو وہ ناراض ہوا اور انہیں چھوڑ کر ولی ابی محمد المرجای کے ساتھ شوریٰ کی طرف آیا اور اس کے متعلق اس کی رائے بہت اچھی تھی اور ظن بھی نیک تھا اور جب واثق بن المستنصر اور اس کے بیٹوں کو ان کے قید خانے میں قتل کر دیا گیا تو اس کی ایک بیٹی اس ولی کو حمل میں لئے ہوئے رباط کی طرف بھاگ گئی اور اسے اس کے گھر میں جنا تو شیخ نے اس کا نام محمد رکھا اور اس کا عقیقہ کیا اور فقراء کو گندم کے آٹے اور گھی کا کھانا پکا کر کھلایا اور ہمیشہ کے لئے اس کا لقب ابوعصیدہ پڑ گیا پھر یہ روپوشی کے بعد ان کے محلات میں چلا گیا اور اس نے اپنی قوم کے خلفاء زیر سایہ پرورش پائی اور جوان ہوا اور ولی ابی محمد کے ساتھ اس کا عہد باقی رہا اور دونوں اس پر ہمیشہ قائم رہے اور جب سلطان ابوحفص نے اس کے ساتھ عہد کے متعلق گفتگو کی اور اس کے بیٹے پر موحدین کی نکتہ چینی کا ذکر کیا تو شیخ نے اسے بتایا کہ وہ عہد کو محمد بن واثق کی طرف پھیر دے تو اس نے اس کے اشارہ کو قبول کیا اور اسے ولی عہدی کی تربیت دی اور موحدین کے مشائخ اور سرداروں کی موجودگی میں اپنے اس عہد کو نافذ کیا اور آخر ذوالحجہ ۹۴ھ میں فوت ہوگیا۔

سلطان ابوعصیدہ کی حکومت کے حالات اور اس کے بعد کے احوال: جب سلطان ابوحفص فوت ہوگیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابوعبداللہ الغازازی با اختیار رئیس بن گیا تو اُسے اپنا کاتب بنالیا اور وہ بڑا کمزور عقل اور خلیفہ کا نافرمان تھا اور اس کا کاتب محمد بن دباغ اسے خلیفہ کی اغراض کے لئے تیار کر رہا تھا کہ اچانک حاجب بن الشیخ نے اس کے متعلق سازش کی اور اُسے خلیفہ کے پاس اسے بارے میں بات کرنے کا اچھا موقع مل گیا اور جب سلطان ابوعصیدہ حکمران بنا تو اس نے اس کی سابقہ فرمانبرداری کا لحاظ رکھا اور اس کا حاجب الشخشی بکری کی طرح کی تحریر سے بے بہرہ تھا پس سلطان نے ابن دباغ کو کاتب بنا لیا پھر اسے ۹۵ھ میں اپنی علامت کی کتابت پر ترقی دے دی اور وہ اس میں بڑا ماہر تھا پس وہ حجابت میں الشخشی کا معاون بن گیا اور سلطنت کے کاروبار اسی طرح چلتے رہے یہاں تک کہ ۹۹ھ میں الشخشی فوت ہو گیا تو سلطان نے اسے اپنا حاجب مقرر کر دیا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ وہ اس کام پر با اختیار ہو گیا اور تدبیر و حرب کا کام موحدین کے مشائخ کے پاس تھا۔

عبدالحق بن سلیمان کی مصیبت کا حال اور اس کے بعد اس کے بیٹوں کے حالات: ابومحمد عبدالحق بن سلیمان، سلطان ابوحفص کے زمانے میں موحدین کا رئیس تھا اور اس کی اصل وہ تمیلل ہیں جو حکومت کے آغاز سے تبوس میں آباد ہیں اسے اور اس کے اسلاف کو ان پر حکومت حاصل تھی اور اس سلطان کے زمانے میں اُسے الحضرۃ میں تمام موحدین کی سرداری حاصل ہو گئی اور اس کے دوست اور مددگار بھی تھے اور یہ اپنے بیٹے عبداللہ کی ولی عہدی کا بہت حریص تھا اور اس بارے میں موحدین کی نکتہ چینیوں کا جواب دیتا رہتا تھا پس سلطان ابوعصیدہ نے اسے مال سمیت قیدی بنالیا اور جب اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور عبداللہ اپنے قید خانے میں قتل ہو گیا تو اس نے ابومحمد محمد بن سلیمان کو گرفتار کر لیا اور صفر ۹۵ھ میں اسے قید کر دیا یہاں تک کہ وہ اپنے قید خانے میں صدی کے سرے پر قتل ہو گیا اور اس کی مصیبت کے وقت اس کے دونوں بیٹے محمد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سو بھی اور امیر ابوزکریا کا یہ حال تھا کہ اہل جزائر نے اپنے موحد عامل کی وفات کے بعد اس کے خلاف بغاوت کر دی ہوئی تھی اور اس کے بعد ان کے مشائخ میں سے محمد بن علان وہاں کود پڑا اور عثمان بن یغمراسن اور اس کے پیچھے بنی عبدالواد کی حکومت مضبوط ہوگئی اور انہوں نے تو جین' مفرادہ اور بلکین پر غلبہ پالیا اور اس کی سعی وکوشش الحضرۃ کے حکمران کے لئے تھی کیونکہ وہ ان کی دعوت سے متمسک تھا اور ان کی بیعت میں اپنے باپ کے مذہب کا پابند تھا پس سلطان ابوعصیدہ کے عزائم اس بات کے لئے پختہ ہو گئے اور وہ ۹۵ھ میں الحضرۃ سے چلا اور اپنی عملداری کی سرحدوں سے گزر کر قسطنطنیہ کے مضافات میں جا پہنچا اور رعایا اور قبائل اس کے آگے بھاگ اٹھے اور وہ میلہ تک پہنچ گیا اور وہیں سے وہ رمضان میں الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور جب اس نے بجایہ کی عملداری کو اپنی جنگ سے تنگ کر دیا تو امیر ابوزکریا نے غربی جانب کو تسکین دینے کے لئے اپنی نظر دوڑائی تا کہ وہ اس سے فارغ ہو کر سلطان صاحب الحضرۃ کی مدافعت کر سکے پس اس کا ہاتھ عثمان بن یغمراسن تک پہنچ گیا اور اس نے اس کے ساتھ محبت وتعلق کے باعث قدیم رشتے مضبوط کر لئے اور اس دوران میں سلطان بنی مرین یوسف بن یعقوب نے تلمسان پر چڑھائی کر دی اور اس پر اپنا پورا زور لگا دیا اور عثمان بن یغمراسن نے امیر ابوزکریا سے کمک طلب کی تو اس نے اُسے موحدین کی ایک فوج کے ساتھ مدد دی جس کے ساتھ بنی مرین کی ایک فوج نے جنگ کی تو انہوں نے اسے شکست دی اور ان میں خوب خونریزی کی اور ان کی فوج بجایہ کی طرف واپس آ گئی اور یوسف بن یعقوب نے بنی مرین کی فوجوں کو بجایہ کی طرف بھیجا اور ان پر اپنے بھائی ابویحییٰ کو سالار مقرر کیا اور اس سے قبل عثمان بن سباع' حاکم بجایہ سے الگ ہو کر اس کے پاس آیا اور اسے اس کی سلطنت میں رغبت دلانے لگا پس اس نے اسے خوب عطیات دیئے اور اس کی خوب عزت افزائی کی اور اس کے ساتھ اس فوج کو بھیجا پس وہ بجایہ جا پہنچے اور اس پر دباؤ ڈالا پھر اس سے گزر کر تاکرارت اور بلادسدونکش میں چلے گئے اور ان جہات پر تباہی و بربادی اور فساد پھیلا دیا اور ان پر قبضہ کر لیا اور تلمسان میں یوسف بن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابی دبوس کی بیعت کرنے کے حالات اور اس کے بعد ان کی مصیبت کا بیان

جب سے کعوب نے امیر ابوحفص کی حکومت کا ساتھ دیا تھا ان کی دولت وثروت میں اضافہ ہو گیا تھا اور آسودگی نے ان کو متکبر بنا دیا تھا اور انہوں نے بہت فساد اور خرابی پیدا کر دی تھی اور ان کی رہزنی اور باغوں کی توڑ پھوڑ اور کھیتیوں کی لوٹ مار نے طول اختیار کر لیا تھا پس عوام ان سے کینہ رکھنے لگے اور ان کے بُرے حالات کے منتظر رہنے لگے اور ان کا رئیس ھداج بن عبید ۷۰۵ھ میں البلد آیا تو جاسوس اس کے پاس آ گئے اور عوام نے بھی اس کے متعلق بُرے ارادے کر لئے اور وہ نماز جمعہ کے لئے مسجد میں گیا تو انہوں نے اس پر حملہ کر دیا کیونکہ وہ مسجد میں جوتوں سمیت چلا گیا تھا اور وہ کہنے لگا مجھ پر کوئی نکتہ چینی نہیں کی جا سکتی میں تو سلطان کی مجلس میں بھی جوتوں سمیت چلا جاتا ہوں پس لوگوں نے نماز کے بعد اسے للکارا اور اُسے قتل کر دیا اور اس کے جسم کو مدینہ کی گلیوں میں گھسیٹا' پس سلطان کے خلاف ان کا فساد بہت بڑھ گیا اور اس دور کے شیخ الکعوب احمد بن ابی اللیل نے عثمان بن ابی دبوس کو اس کے مقام سے جو نواح طرابلس میں تھا بلایا اور اسے امیر مقرر کر دیا اور اس کے بعد الحضرۃ پر چڑھائی کر دی پس وہ دونوں ہمیشہ اسی حالت میں رہے اور وزیر ابوعبداللہ بن پرزکین فوجوں کے ساتھ ان کے مقابلہ میں نکلا اور انہیں شکست دی اور فوج کے ساتھ جہات کی درستگی اور عربوں کے شور وغل کو ٹھنڈا کرنے کے لئے نکلا پس احمد بن ابی اللیل اس کے پاس آیا اور ھوراہ کے جوانوں میں سے سلیمان بھی دوبارہ اطاعت اختیار کر کے اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اہلِ جزائر کی بغاوت اور وہاں پر ابن علان کا حکومت کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کرنا

قبل ازیں ہم بیان کر چکے ہیں کہ المستنصر کے ایام میں الجزائر نے بغاوت کر دی تھی اور موحدین کی فوجیں بزور قوت ان کے پاس آ گئی تھیں اور ان کے مشائخ کو انہوں نے تونس میں قید کر دیا تھا یہاں تک کہ اس کی وفات کے بعد انہوں نے تونس کو آزاد کر دیا اور جب امیر ابوزکریا الاوسط بجایہ کی مغربی سرحدوں اور قسطیطہ کا خودمختار بادشاہ بن گیا تو موحدین کے زمانے میں الجزائر کا حکمران ابن الحکم تھا پس اس نے جزائر کے مشائخ کے اتفاق سے اس کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور اس کے پاس گیا اور اس نے ابن الکجاء کو اس کی ولایت لکھ دی اور وہ ہمیشہ ہی ان کا حکمران رہا یہاں تک کہ بنوی مرین نے اٹھ کر بجایہ پر چڑھائی کر دی اور ابن الکجاء عمر رسیدہ اور بوڑھا ہو چکا تھا اور اس دوران میں اس کی وفات ہو گئی اور ابن علان الجزائر کے مشائخ میں سے تھا اور اس کے اوامر و نواہی پر عمل ہوتا تھا نیز وہ امارت کا منبع تھا جس کی وجہ سے اسے باقی ایام میں اہل جزائر پر سرداری حاصل تھی کہتے ہیں کہ اسے اس کے ساتھ رشتہ داری کا تعلق بھی تھا پس جب ابن الکجاء وہاں پہنچا تو اُسے مخصوص حکومت کے قیام اور الجزائر میں کود پڑنے کی سوجھی اور اس نے بطوانہ سے امیر کی وفات کی شب اہلِ قوت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بن ابی الاعلام کو وزیر بنایا اور اس نے ضہاجہ پر ابوعبدالرحمن بن یعقوب بن حلوب کو ان کا امیر بنایا جو امیر دار کہلاتا تھا اور موحدین کی سرداری ابوزکریا یحییٰ بن زکریا کو دی جو حفصی گھرانے سے تھا اور یہ صورتِ حال اسی طرح قائم رہی یہاں تک کہ وہ حالات پیدا ہو گئے جن کا ہم ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

قاضی الغبینی کی سفارت اور اس کے قتل کے حالات قبل ازیں ہم بیان کر چکے ہیں کہ بنی مرین نے حاکم تونس کی مداخلت سے بجایہ پر حملہ کیا تھا اور جب سلطان ابوالبقاء نے حکومت سنبھالی تو اس نے حاکم تونس سے علیٰحدگی کو ختم کرنے کے لئے اس سے تعلقات قائم کرنے کا عزم کر لیا اور اس بارے میں سفارت کے لئے ابوزکریا یحییٰ بن زکریا حفصی کو مقرر کیا تاکہ ان دونوں کے درمیان مضبوط تعلقات قائم ہوں اور اس نے اس کے ساتھ قاضی ابوالعباس' الغبینی کو جو بجایہ کا عظیم سردار اور ان کا مشیر تھا' بھجوایا پس وہ پیغام رسانی کے بعد بجایہ کی طرف واپس لوٹا تو اس نے سلطان کے جاسوسوں کو الغبینی کے رستہ میں دیکھا پس انہوں نے اس کے خلاف لوگوں کو برانگیختہ کیا اور مشہور کیا کہ یہ الحضرۃ کے حاکم کو سلطان پر حملہ کرنے میں شامل کیا تھا اور اس میں ظافر الکبیر نے بڑا کردار ادا کیا تھا اور اس کی باتوں کو بیان کیا اور جو کچھ اس نے سلطان ابواسحاق کے ساتھ کیا تھا اس کا بھی ذکر کیا کہ اس نے بنی غبین کو اس کے خلاف اکسایا تھا پس سلطان اس سے وحشت محسوس کرنے لگا اور ۷۰۲ھ میں اسے گرفتار کر لیا پھر انہوں نے اسے اس کے قتل پر اکسایا تو ۷۰۳ھ میں منصور ترکی نے اُسے اس کے قید خانے میں قتل کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب سلطان ابوالبقاء حکمران بنا تو بنی مرین کی فوجیں' حاکم تونس کی مداخلت سے بجایہ کے مضافات میں گشت کرتی پھرتی تھیں پس انہوں نے اس کے نواح پر قبضہ کرلیا اور ابن ابی حی اپنی حجابت میں حکومت میں با اختیار تھا پس ان کے احوال کو دیکھ کر اس کا دل تنگ پڑ گیا اور ان کے ساتھ حکومت کے رویہ نے اسے فکر مند کر دیا اور اس نے خیال کیا کہ الحضرۃ کے حکمران کے ساتھ پیٹھ جوڑی کرنے سے یہ اپنے عزائم سے رک جائیں گے پس اس نے سلطان پر اعتماد کی وجہ سے یہ کام از خود کرنے کا عزم کرلیا اور ۷۰۵ھ میں بجایہ سے نکلا اور اپنے سلطان کی جانب سے ایلچی بن کر الحضرۃ آیا جس سے حکومت خوش ہوگئی اور اس کے ساتھ اور اس کے بھیجنے والے کے ساتھ جو مناسب سلوک تھا وہ کیا گیا اور شیخ الموحدین مدبر الدولہ ابو یحییٰ زکریا بن اللحیانی نے اس کی حد درجہ تکریم اور عزت افزائی کرتے ہوئے اسے اپنے گھر میں اتارا اور اس نے ایلچی بن کر اپنے دل کی بات کو پورا کیا اور جب سلطان کے جاسوسوں نے دیکھا کہ اس کے چلے جانے سے اب سلطان کے پاس جانے کا راستہ صاف ہے تو وہ اسے مشورے دینے اور ابن ابی حی کی چغلیاں کرنے کے لئے ٹوٹ پڑے اور یعقوب بن عمر اس سے ڈرتا ڈرتا اس کام کے لئے تیار ہوگیا اور عبداللہ رخامی نے جو ابن ابی حی کا کاتب تھا اس سے موافقت کی۔ نیز یہ اس کا دوست بھی تھا اور ابن طفیل اس کا قرابتدار ہونے کے باعث لوگوں کو اس کے خلاف بھڑکاتا تھا اور اس کے دل میں اس کی عداوت بیٹھ گئی تھی اور اس نے اُسے عبداللہ رخامی سے ناراض کروا دیا حالانکہ یہ اس کا دوست اور راز دار تھا پس اس نے یعقوب کے ساتھ مل کر اس کی چغلی کھانے کی ذمہ داری لی اور یعقوب نے اس میں بڑا کردار ادا کیا اور سلطان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ ابن ابی حی نے الحضرۃ کے حکمران کو خود طاقت فراہم کر کے قسطیطہ کی سرحدوں میں داخل کیا ہے کیونکہ قسطیطہ میں ابن ابی حی کا داماد عامل ہے اور اسی نے اسے وہاں عامل مقرر کیا ہے پس سلطان اس بات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے زمانے میں ربع الجو میں اترا اور اس کے بیٹے ابو بکر بن محمد قسنطیطہ چلے گئے اور امیر ابو زکریا الاوسط کے زمانے میں ابن اوقتان کے ہاں اترے جو وہاں کا عامل اور موحدین کے مشائخ میں سے تھا پس اس نے ان کی بہت عزت وتکریم کی اور ابو بکر کو کچہری کا کام سپرد کیا اور اسے اپنے لئے منتخب کرلیا اور وہ اپنے کام کے سلسلہ میں الحضرۃ آیا کرتا تھا پس امیر ابی زکریا کے غلام اور اس کے گھر کے خاص آدمی مرجان الحصنی سے تعلقات پیدا کر لئے اور اس نے سلطان کے اونٹوں کے لئے امیر خالد اور اس کی ماں سے خادم طلب کیا اور یہ ان کے ہاں بڑا صاحب مرتبہ ہو گیا اور اس کے بیٹے یعقوب نے محل کی بیٹیوں اور خادماؤں میں سے ایک سے شادی کر لی اور اس فضا میں پرورش پائی اور وہ دار السلطان کے قہرمان الحاج فضل اور اس کے خواص کی صحبت سے وابستہ ہو گئے اور الحاج فضل عمدہ کپڑوں کے حصول کے لئے بکثرت اندلس آیا کرتا تھا اور سلطان نے اسے اپنی حکومت کے آخر میں اندلس کی طرف بھیجا تو اس نے ابن عمر کو ساتھ لے لیا اور الحاج فضل وہیں فوت ہو گیا تو سلطان نے اس کے بیٹے محمد کو ابن عمر سے مخاطب کرنے کی طرف عدول کیا اور اسے اس کام کی تکمیل کرنے اور آنے کا حکم دیا پس وہ اور الحاج فضل کا بیٹا آئے تو سلطان نے ان کے کام کو اچھا نہ سمجھا اور ابن عمر اپنے ساتھی سے زیادہ سمجھدار تھا وہ اس کی خدمت میں لگ گیا جس نے اُسے سلطان کے ہاں ترقی اور مرتبہ دلایا پس اس نے اُسے خراج اکٹھا کرنے پر لگا دیا پھر اشغال کے مضافات اس کے سپرد کر دیئے اور اس نے ابن ابی حی اور عبداللہ رخامی کو تنگ کیا تو وہ اس سے ناراض ہو گئے اور انہوں نے سلطان کو اسے برطرف کرنے کے لئے اکسایا تو اس نے اسے برطرف کر دیا اور اسے اندلس بھجوا دیا پس یہ وہاں پر قیام پزیر رہا اور اس نے اپنے باپ کی وفات کے بعد سلطان ابو البقاء سے رحم کی اپیل کی اور اس کے خدمتگاروں میں شامل ہو گیا اور ابن الرنداحی کے بیٹوں علی اور حسین کے پاس آیا اور ان کے ساتھ سمندر پر سوار ہو کر ابن ابی حی کی غیر حاضری میں بجایہ چلا گیا پس سلطان نے یعقوب بن عمر کو اپنا حاجب بنا لیا اور اشغال پر عبداللہ رخامی کو سردار مقرر کیا اور وہ اپنے مخدوم کے ساتھ رہنے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

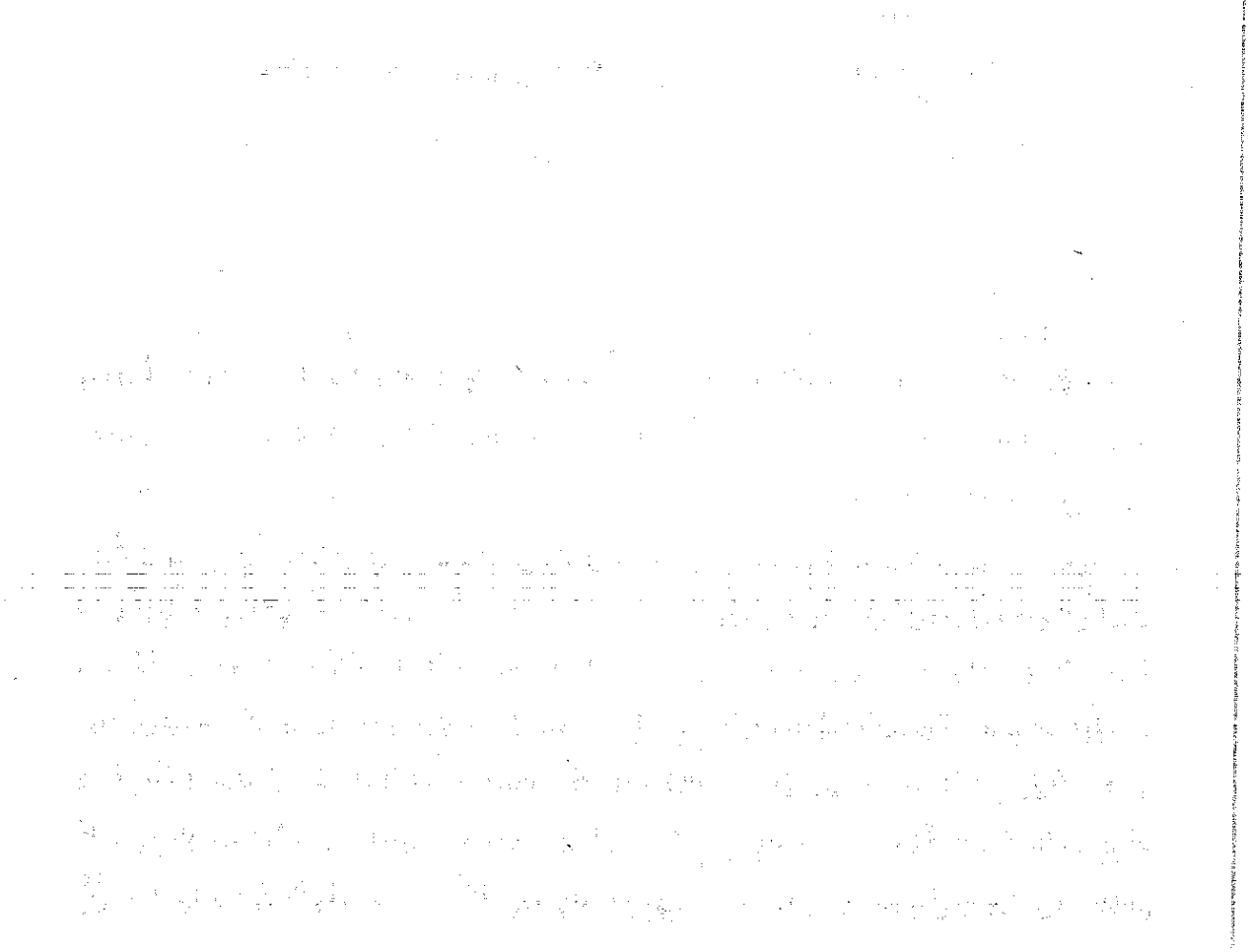

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سلطان ابوالبقاء خالد کا اُسے فتح کرنا اور قتل ہونا

یوسف بن امیر الہمد انی کو طنجہ میں ابو یحییٰ بن مرین کے بیٹوں نے قتل کر دیا جیسا کہ ان کے حالات میں آئندہ بیان ہوگا اس کے بعد المستنصر کے دورِ حکومت میں اس کے بیٹے تونس چلے گئے اور سلطان نے سبتہ میں علی بن خلاص کے دورِ حکومت میں ان کے دعوتِ حفصی کے قیام کا وسیلہ ہونے کے باعث ان کا لحاظ کیا اور اس کے بعد بھی ان کا خیال رکھا یہاں تک کہ الغزنی نے سبتہ پر غلبہ پالیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں اس کا ذکر کریں گے پس اس نے ان کی عزت وتکریم کی اور وہ اس کی آسودگی کے زمانے میں الحضرۃ چلے گئے اور ان کا سردار بڑا احمق اور متکبر تھا جس کی وجہ سے بعض اوقات اُسے حکومت کی جانب سے تباہی کا سامنا بھی کرنا پڑا اور ان کا رحم کرنا ان پر ظلم کرنے سے مانع رہا اور اس کے بیٹے اس کی آسودگی میں پروان چڑھے پھر سلطان فوت ہوگیا اور حالات دگرگوں ہو گئے اور زمانے نے حوادث اور آفتیں ڈالیں اور علی اُن میں سے غربی سرحد پر چلا گیا اور ابن ابی حی کے ساتھ اس کے نسبتی اور دامادی کے تعلقات پختہ ہو گئے اور جب ابن ابی حی امیر ابو زکریا کی حجابت پر بااختیار ہوگیا تو اس نے علی بن امیر کی مشارکت اور اس کی عہدوں کی ترقی میں کوئی کمی نہ کی یہاں تک کہ اس نے اُسے قسنطیطہ کی سرحد کا خود مختار والی اور سلطان ابی بکر بن امیر ابی زکریا کا حاجب بنا دیا اور اُسے اس کے ساتھ اتارا تو وہ اس کی حجابت پر مقرر ہوگیا اور اس نے حجابت کے معاملہ میں اپنی بے پروائی اور دانائی کا اظہار کیا تو سلطان ابن ابی حی نے ناراض ہو کر اسے حجابت سے ہٹا دیا تو ابوالحسن بن الامیر بگڑ گیا اور سلطان کے حملے سے خوفزدہ ہوگیا تو اس نے الحضرۃ کے حکمران کی دعوت دینی شروع کر دی اور اس کی بیعت کے لئے اس کے پاس گیا اور اس سے مدد مانگی پس رئیس الموحدین ابو یحییٰ زکریا بن احمد بن محمد اللحیانی نے اس سے تعلق پیدا کیا اور ۷۰۴ھ میں اس نے اس کے سلطان کی بیعت کر لی اور سلطان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بیان کر چکے ہیں پس جب سلطان ابوالبقاء نے حکومت پر قبضہ کیا اور اس کے حالات درست ہو گئے اور یوسف بن یعقوب کی وفات کے بعد بنو مرین تلمسان سے چلے گئے تو سلطان نے اس پر چڑھائی کرنے کے متعلق غور وفکر کیا اور ۶۹۶ھ یا ۶۹۷ھ میں ان کی طرف گیا اور منیجہ تک پہنچا اور ملکین کا سردار منصور بن محمد اور اس کی قوم کا ایک گروہ اس کی اطاعت میں داخل ہو گئے اور امیر مغراوہ راشد بن محمد بن ثابت بن مندیل نے بنی عبدالواد کے سامنے بھاگتے ہوئے اس کی پناہ لی پس اس نے اُسے پناہ دے دی اور اس کی حفاظت کی اور ان نواح میں رہنے والے تمام قبائل کو اکٹھا کیا اور الجزائر پر چڑھائی کر دی اور کئی روز تک وہاں ٹھہرا رہا مگر وہ اسے فتح نہ کر سکا اور بجایہ کی طرف لوٹ آیا اور الجزائر میں اس کی جنگ طویل ہو گئی یہاں تک کہ بنو عبدالواد نے اس پر غلبہ پا لیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے اور اس کے ساتھ راشد بن محمد بھی اس کی خدمت کا عہد کر کے آیا یہاں تک کہ عبدالرحمٰن بن خلوف نے اُسے قتل کر دیا جیسا کہ اس کا تذکرہ اپنے موقع پر ہو گا۔ ان شاء اللہ۔

سلف کے حالات اور تونس اور بجایہ کے حکمرانوں کے درمیان اس کی شروط

جب سلطان ابوالبقاء خالد نے قسطیطہ کو فتح کیا اور ابن الامیر قتل ہو گیا تو اس کام سے فراغت پانے کے بعد الحضرۃ کے باشندوں کو اس کے چلے جانے اور صاحب ثغر کی مصالحت پر ندامت ہوئی اور اس کے ساتھ یوسف بن یعقوب کی وفات کا واقعہ بھی شامل ہو گیا جس کے متعلق وہ امید رکھتے تھے کہ وہ اسے مصروف رکھے گا پس وہ صلح کی طرف مائل ہوئے اور انہوں نے اس بارے میں اس کی طرف ایک وفد بھیجا پس انہوں نے سب امور کی درستگی کی اور سلطان ابوالبقاء نے ان پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس نے ان کے کام کو مؤخر کر دیا اور اپنے ارادے کو پختہ کر لیا اور اس نے نصاریٰ کے ہاتھوں سے جزیرہ جربہ کو واپس لینے کے لئے آل جزیرہ جربہ کی طرف چڑھائی کو پوشیدہ رکھا پس وہ اس کے بعد اپنے احوال کو درست کرنے کے لئے الجرید کی طرف بھاگ گیا اور بظاہر سلطان کی رائے بھی حاصل کر لی تو اس نے اُسے اجازت دے دی اور اس کے ساتھ فوجوں کو بھیجا پس وہ جمادی ۶۷۰ھ میں تونس سے آل جربہ سے جنگ کرنے کے لئے نکلا اور چلتا چلاتا اس کے آس پاس پہنچ گیا پھر وہاں سے چل کر الجزیرہ پہنچ گیا اور جب نصاریٰ نے ۸۸ھ میں اس پر قبضہ کیا تھا تو انہوں نے محافظوں کے تحفظ کے لئے فشتیل میں ایک مضبوط قلعہ بنایا تھا پس فوجیں وہاں اتر پڑیں اور شیخ ابو یحییٰ نے اپنے عمال کو بجایہ بھیج دیا اور دو ماہ تک اس سے نبرد آزما رہا اور رسد ختم ہوگئی اور رضامندی کے بغیر قلعہ فتح کرنا مشکل ہو گیا پس وہ قابس کی طرف لوٹ آیا پھر بلاد الجرید کی طرف گیا اور توزر پہنچا اور اس نے وہاں اتر کر محمد بن بہلول کو جو وہاں کے مشائخ میں سے تھا اپنی خدمت میں لگایا اور وہاں کے خراج پر قبضہ کر لیا اور قابس کی طرف لوٹ آیا اور عبدالملک بن عثمان مکی نے اسے اپنے گھر میں اتارا اور اس نے وہاں صراحت کے ساتھ اپنے حج کے متعلق بتایا اور فوجوں کو الحضرۃ کی طرف بھیج دیا اور اس کے بعد موحدین کی سرداری اور حکومت کی باگ دوڑ ابو ایوب بن یزدوتن نے سنبھالی اور وہ قابس سے اس کی ناخوشگوار آب وہوا کے باعث وہاں ایک پہاڑ میں چلا گیا اور حجازی قافلے کا انتظار کرنے لگا اور وہ بیمار تھا اس لئے پھر طرابلس آ گیا اور وہاں پر ڈیڑھ سال تک قیام پزیر رہا یہاں تک کہ ۷۰۸ھ کے آخر میں غرب اقصیٰ کا ترکی وفد وہاں بھیجا اور وہ ان کے ساتھ حج کو چلا گیا اور اپنے فرض کی ادائیگی کے بعد منصب خلافت پر قابض ہو گیا جس کا ذکر آئندہ آئے گا اور وہ فوجوں کی واپسی کے بعد ۷۰۸ھ میں نصرانیہ سے فشتیل پہنچا اور ان فوجوں میں مدرک بن طاغیہ حاکم صقلیہ بھی تھا پس اہل جزیرہ میں سے مکاریہ نے ابوعبداللہ بن الحسین کی نگرانی میں ان سے جنگ کی اور اس کے ساتھ اہل جربہ میں سے ابن اومغار بھی اپنی قوم کے ساتھ شامل تھا پس اللہ تعالیٰ نے اسے ان پر فتح دی اور ضہاجی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عصیدہ سے رابطہ پیدا کیا اور اس نے سلطان ابوالبقاء کو تونس سے اٹھایا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور موحدین تونس میں اس کی چڑھائی کے متعلق پریشان ہو گئے اور ڈر گئے اور انہوں نے امیر ابوبکر کی بیعت کر لی جو شہید کے نام سے مشہور ہے اور اس نے ابوعبداللہ بن برزکین اپنی وزارت پر قائم رکھا اور محمد بن دباغ کو حجابت کے عہدہ سے ہٹا دیا اور اُسے دھمکی دی کیونکہ وہ اس کے ساتھ کینہ رکھتا تھا اور اس کا مخالف تھا یہاں تک کہ وہ سلطان ابوالبقاء کے غلبہ کے وقت فوت ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

الحضرۃ پر سلطان ابوالبقاء کے قبضہ کرنے اور دعوتِ حفصی میں منفرد ہونے کے حالات

جب سلطان ابوالبقاء کو بجایہ اور اس کے مضافات میں اپنے مقام پر سلطان ابوعصیدہ کی بیماری کی اطلاع ملی (تو چونکہ ان دونوں کے درمیان یہ عہد ہو چکا تھا کہ جو شخص اپنے ساتھی سے پہلے فوت ہو جائے گا تو سب حکومت دوسرے کے لئے ہو گی) تو اس کے دل میں یہ خیال آیا کہ الحضرت کے باشندے اس شرط کی مخالفت کریں گے تو اس نے الحضرۃ جانے کا ارادہ کر لیا اور حمزہ بن عمر بھی ان سے الگ ہو کر اس کے پاس پہنچ گیا پس اس نے اسے رغبت دلائی اور وہ بجایہ سے اپنی فوجوں کے ساتھ نکلا اور اس نے الجزائر پر چڑھائی کرنے کا تو رہ کیا کیونکہ انہوں نے اس کے باپ کے خلاف بغاوت کی تھی اور ابن علان وہاں خود مختار حکمران بن بیٹھا تھا پھر وہ قصر جابر کی طرف چلا گیا اور جب وہ وہاں پہنچا تو سلطان ابوعصیدہ کی وفات اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اموں کا اضافہ کیا گیا اور اس کے ابو یعقوب ابوزکریا یحییٰ بن ابی الاعلام کے ساتھ شریک کر پر قائم رکھا ابوزکریا اس کے ہاں پہلے بھی رئیس تھا اور اس نے بن عمر کو حجابت کے کاموں پر قائم رکھا اور میں اشغال پر منصور بن فضل بن مرنی کو حاکم مقرر کیا اور یہ سلسلہ احوال کہ وہ حالات پیدا ہوئے جس کا تذکرہ ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

ابن مرنی یحییٰ بن خالد کی بیعت اور اس کے انجام کے حالات: یحییٰ بن خالد بن سلطان ابواسحاق سلطان ابوالبقاء خالد کے ساتھیوں میں سے تھا اور حکومت کسی اختلاف کی وجہ سے بگڑ گئی تو وہ حملے کے خوف سے بھاگ کر منصور بن مرنی کے پاس چلا گیا اور منصور ابن عمر سے وحشت محسوس کرتا تھا پس اس نے اُسے اپنا کام سنبھالنے کو کہا تو اس نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور اس نے اُسے اپنی حجابت پر مقرر کیا اور اُس نے عربوں کو اس کے لئے اکٹھا کیا اور قسنطیطہ پر انہیں حملہ کرنے کے لئے متفق کر لیا ان دنوں وہاں ابن طفیل حکمران تھا اور یحییٰ بن خالد کے پاس بھی کمینوں کے مخلوط گروہ اکٹھے ہو گئے تھے اور انہوں نے اُسے ابن مرنی کے متعلق برا بیختہ کیا تو اُس نے ان سے اپنی فتح کا وعدہ کیا اور ابن مرنی کو بھی اس کی بری نیت کی خبر مل گئی تو اس نے اس کی اطاعت سے دست کشی اختیار کر لی اور اسے چھوڑ کر اپنے شہر کی طرف لوٹ آیا پس اس کی فوج منتشر ہو گئی اور ابن مرنی نے دوبارہ ابوالبقاء کی اطاعت اور دوستی اختیار کر لی تو انہوں نے اسے قبول کر لیا اور یحییٰ بن خالد کمک مانگتا ہوا تلمسان گیا اور وہاں کے امیر ابوزیان محمد بن عثمان بن یغمراسن کے ہاں اترا اور وہ اس کی آمد کے ایام میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد ابوحمو موسیٰ بن عثمان حکمران بنا تو اس نے اسے مدد دی اور وہ قسنطیطہ سے جنگ کرنے کے لئے گیا مگر اسے سر نہ کر سکا پھر ابن مرنی نے اسے بسکرہ میں بلایا پس وہ اس کے ہاں ٹھہرا اور اس کے لئے بڑا وظیفہ اور باڈی گارڈ مقرر کئے اور سلطان ابن اللحیانی تونس سے اس کے پاس عطیات و انعامات بھیجتا تھا یہاں تک کہ اس نے تونس میں اسے مضافات کی کچھ بستیاں جاگیر میں دے دی تھیں جو سلطان اور اس کے بیٹے کے لئے تھیں پس وہ ہمیشہ ہی اس کے اور اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حیلہ بازی کی اور امیر مغرادہ راشد بن محمد نے ایک پارٹی بنالی اور وہ ان کے پاس اس وقت گیا تھا جب بنی عبدالواد اپنے وطن پر غالب آ گئے تھے پس انہوں نے اسکے مناسب حال اس کی تکریم کی اور وہ بھی ان کے دوستوں میں شامل ہو گیا اور اس پر اور اس کی قوم پر ان کی جنگ کی چکی گھومتی رہی اور سلطان ابوالبقاء نے امیر زناتہ کے پاس الحضرۃ جاتے ہوئے اسے اپنے ساتھ رکھا تو ان میں سے کسی آدمی نے اپنے نوکر کو حاجب کی طرف بھیجا اور اس پر ایک خادم نے زیادتی کی تو اس نے اسی وقت اسے قتل کرنے کا حکم دے دیا جس سے امیر راشد بن محمد غصے میں آ گیا اور اسی وقت اپنے عزائم کو مرتب کر کے اپنے خیمے اکھاڑ لئے اور حاجب کو بھی اس کے ارادے کا پتہ چلا گیا اور اس کا اور اس کے ساتھی کا حیلہ مکمل ہو گیا اور سلطان کو بجایہ اور اس کے مضافات کے حالات نے پریشان کر دیا اور وہ اس کے بارے میں راشد سے بہت خوفزدہ تھا کیونکہ وہ عبدالرحمٰن بن مخلوف کا مہربان دوست تھا اور اس نے دونوں سے گفتگو کی کہ کون اسے وہاں بھجوائے گا پس حاجب نے اسے منصور بن مزنی کے متعلق اور منصور نے اسے حاجب کے متعلق بتایا اور وہ دونوں کئی روز تک ایک دوسرے کے ذمہ بات لگاتے رہے یہاں تک کہ سب اس کی طرف چلے گئے اور ابن عمر نے سلطان سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کے بھائی ابوبکر کو قسنطیطہ کا حکمران بنا دے تو اس نے اسے حکمران بنا دیا اور اس نے عمر اور علی کو تونس میں حجابت میں اس کا نائب مقرر کر دیا اور وہ الحضرۃ کو چھوڑ کر قسنطیطہ چلا گیا اور منصور بن فضل الزاب میں اپنے کام پر چلا گیا اور اس کے اختلاف کا تذکرہ ایک مشہور بات ہے اور ابن عمر نے سلطان ابوبکر کی حجابت کا کام سنبھال لیا پھر اسے اپنے بھائی کے خلاف بغاوت کی سوجھی اور اس کے آثار ان پر واضح ہو گئے پس سلطان ابوالبقاء کو ان کے متعلق شبہ پیدا ہو گیا اور علی بن الغمر نے اس کے شک کو بھانپ لیا اور قسنطیطہ چلا گیا اور سلطان ابوالبقاء نے فوج تیار کی اور اپنے غلام ظافر کو جو بیکر کے نام سے معروف ہے اس کا سالار مقرر کیا اور اسے قسنطیطہ کی طرف بھیجا پس وہ باجہ تک پہنچا اور وہاں اقامت اختیار کر لی یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جو بیان کیا جاتا ہے اور ابن عمر نے مجاہد کی طرف جلدی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کے مضافات کے والی کی بیعت کے تو اس نے انکار کیا اور اپنے صاحب کی دعوت سے متمسک رہا اور ابن عمر اپنے مقام کی وجہ سے لوگوں کا محسود بن گیا پس اس نے لوگوں کو جمع کر کے صاحب اشغال عبدالواحد بن قاضی ابوالعباس غماری اور صاحب دیوان محمد بن یحییٰ القالون کو جو اہل مریہ میں سے حاجب بن عمر کا پروردہ تھا گرفتار کر لیا اور اس نے جب وہ اس کے پاس سے گزرا تھا اس کے ساتھ ایک نیکی کی تھی اور جب علی بجایہ کا حاکم بنا تو اس نے اسے اس کی نیکی کا بدلہ دیا اور اس بلند مرتبہ عطا کیا اور اسے خراج کے معاملات میں لگایا اور بجایہ کی کچہری کا منتظم مقرر کیا پس عبدالرحمٰن بن مخلوف نے اسے اور اس کے ساتھی کو گرفتار کر لیا اور لوگوں کو اکٹھا کر کے سلطان ابوالبقاء خالد کی دعوت کا اعلان کر دیا اور سلطان ابوبکر اپنے پڑاؤ سے جو قسنطیطہ کے باہر تھا' کوچ کر گیا اور جلدی کے ساتھ بجایہ کی طرف گیا اور اس کے قریب جا اترا اور ابن مخلوف نے سلطان کے سامنے ابن عمر کی معزولی کی شرط پیش کی اور اس بارے میں دونوں کے درمیان ایلچیوں کی آمد و رفت رہی اور وزیر ابوزکریا بن ابی الاعلام اس معاملے کی اصلاح کرنے والوں میں شامل تھا کیونکہ اسے علی بن مخلوف سے دامادی کا تعلق تھا اور جس وقت وہ پلٹ کر اس کے پاس واپس آیا کہ سلطان نے اس کی شرط کو قبول نہیں کیا اور اسے ان کے پاس واپس جانے سے روک دیا ہے اور اسے اپنے پاس قید کر لیا ہے تو فوج نے سلطان کے ساتھ حملہ کر دیا اور ضہاجہ اور ان کے مغرادی ساتھیوں کے ساتھ جو بڑے طاقتور تھے جنگ نہ کر سکے اور سلطان اپنے پڑاؤ سے بھاگ گیا اور پڑاؤ میں جو کچھ تھا لوٹ لیا گیا اور سلطان اپنے ایک فوجی دستے کے ساتھ قسنطیطہ میں داخل ہوا اور ابن مخلوف نے اس کے تعاقب میں ایک فوجی بھیجی پس وہ میلہ پہنچ گئے اور اس میں زبردستی داخل ہو گئے پھر وہ قسنطیطہ پہنچے اور کئی روز تک اس سے جنگ کرتے رہے پھر بجایہ کی طرف لوٹ آئے اور سلطان کی حکومت مضطرب ہو گئی اور اُسے خیال ہوا کہ باجہ سے ظافر اس پر حملہ کرے گا اور اسے اطلاع ملی کہ یحییٰ بن زکریا بن احمد اللحیانی مشرق سے واپس آ گیا ہے اور جب وہ طرابلس پہنچا تو اُس نے افریقہ کے اضطراب کو دیکھ کر اپنی طرف دعوت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یعقوب ملاذی کی مداخلت سے اپنے لئے اس سے لواح قسطنطیہ کے عنق پختہ عہد لینے کا یقین ہو گیا اور وہ بجایہ سے بسرعت تمام چلا اور بلاد سدنکش میں برجیوہ مقام پر اس سے ملاقات کی پس اس نے اُسے خوش آمدید کہا پھر اُس نے اسے نصف شب اپنے خیمے میں اپنے غلاموں کے ساتھ بادہ نوشی کے لئے بلایا پس اس نے ان کے ساتھ شراب پی یہاں تک کہ مدہوش ہو گیا اور انہوں نے کسی مخالفت کی وجہ سے اسے غضبناک کر دیا پس وہ غضبناک ہو گیا اور انہیں خوفزدہ کرنے لگا پس انہوں نے اُسے خنجر مار مار کر ہلاک کر دیا اور اس کے جسم کو گھسیٹا اور اسے خیموں کے درمیان پھینک دیا اور اس کی باقی ماندہ قوم اور اس کے خواص کو گرفتار کر لیا اور اس کا کاتب عبداللہ بن ہلال بھاگ کر مغرب چلا گیا اور سلطان جلدی سے بجایہ کی طرف آیا اور اس میں داخل ہو کر اس پر قابض ہو گیا یہاں تک کہ اس کی حکومت کو سربلندی حاصل ہو گئی اور وہ بجایہ میں اس وقت داخل ہوا جب لوگ غفلت میں پڑے تھے اور سلطان اپنے باپ کی باقی ماندہ سلطنت پر بھی قابض ہو گیا جو غربی جانب کے نام سے مشہور ہے پس اس کی حکومت مکمل طور پر قائم ہو گئی اور وہ اپنے ساتھی ابن عمر کے انتظار میں اقامت پزیر ہو گیا یہاں تک کہ وہ حالات پیدا ہوئے جس کا تذکرہ ہم کریں گے ان شاءاللہ۔

سلطان ابوالبقاء خالد کی وفات اور الحضرۃ پر سلطان ابو یحییٰ بن اللحیانی کے قبضہ کرنے کے حالات

قسطنطیہ میں سلطان ابو بکر کی بیعت کرنے کے بعد سلطان ابوالبقاء خالد کے حالات خراب ہو گئے اور اس نے قسطنطیہ سے مقابلہ کے لئے فوجوں کو بھیجا اور اپنے غلام ظافر کو جو کبیر کے نام سے مشہور تھا ان کا سالار مقرر کیا۔ پس اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عامہ ہوئی اور وہ شہر میں داخل ہو گیا اور اس پر قابض ہو گیا اور اس نے اپنے کاتب ابوزکریا یحییٰ بن علی بن یعقوب کو اس کے چچا زاد محمد بن یعقوب کی موجودگی میں الحضرۃ میں اپنی حجابت پر مقرر کیا اور بنو یعقوب شاطبہ میں صاحب علم و قضاء گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور بجایہ کے سامنے الحضرۃ کی طرف آ گئے تھے اور جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ ان میں سے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن یعقوب ابن الامین حاکم طنجہ کے ساتھ گیا تھا اور افریقہ میں قضاء کے امور میں متصرف ہوا تھا اور سلطان المستنصر نے اُسے الحضرۃ کی قضا کا کام سپرد کیا تھا اور وہ اسے چھوڑ کر شاہانِ مصر کے پاس چلا گیا اور بنو علی، عبدالواحد، یحییٰ اور محمد اس کے اقارب میں سے تھے اور انہیں سلطان ابوحفص کی حکومت میں اس کے بعد بھی بڑا غلبہ حاصل رہا اور ان میں سے عبدالواحد، الجریدہ کے خراج کا منتظم تھا جو ۷۰۲ھ میں توزر میں فوت ہو گیا اور سلطان ابو یحییٰ بن اللحیانی نے اس کے بھائی ابو زکریا یحییٰ کو جبکہ وہ موحدین کا رئیس تھا اپنا کاتب بنایا اور اس نے اس کے ہاں بڑا مقام حاصل کیا اور اس کے ساتھ رہا اور اس کے ساتھ حج کیا اور جب اس نے خلاف سنبھالی تو اسے ترجیح دی اور اُسے اپنا حاجب مقرر کیا اور جب وہ تونس میں مقیم ہوا اور اس کی حکومت قائم ہو گئی تو اس نے حاجب ابوعبدالرحمٰن بن عمر کو اس کے بھیجنے والے سلطان ابوبکر کے پاس دوبارہ بھیج دیا کیونکہ اس نے ابو یحییٰ کے متعلق اس سے پختہ وعدہ کیا تھا اور ابن عمر اس کا ضامن ہوا تھا پس وہ اس کے ہاں بڑے وظیفہ پر باعزت طور پر رہا۔ یہاں تک کہ وہ بات ہوئی جس کا تذکرہ ہم کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آنے اور ابن ثابت اور ظافر الکبیر کی مصیبت

کا بیان

جب ابن عمر کو بجایہ کا حاکم مقرر کیا گیا تو وہ پہلے کی طرح جنگ اور کفالت میں خود مختار بن بیٹھا اور خصوصاً اس روز سے جب عبداللہ بن ہلال سے اس کا میل جول ہوا اور ابن مخلوف نے اس کے ساتھ خط و کتابت کی اور وہ تلمسان چلا گیا اور ابن عمر نے اس کے حالات کو معلوم کرنے کے لئے اپنے عزائم کو مہمیز دی اور حسن بن ابراہیم بن ثابت کو اس کے عہدہ سے ہٹا دیا مگر وہ ایک روز بھی نہ ہٹا اور وہ وطن کے خراج کو جمع کرنے کے لئے نکلا پھر سلطان نے اسے بھڑکایا اور قسطیطہ میں اس کی خود مختاری سے اُسے ڈرایا کیونکہ اس کی پناہ گاہ اس کے قریب ہی تھی اور سلطان بجایہ سے اپنی فوجوں کے ساتھ حالات کا جائزہ لینے کے لئے قسطیطہ کی طرف گیا اور جب وہ برجیوہ پہنچا تو اُسے عبداللہ بن ثابت ملا پس اُس نے اُسے اور اس کے بھائی حسن بن حاجب کو ان کے احوال چھیننے کے بعد گرفتار کر لیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے حسن بن ثابت کو قسطیطہ کی عملداری کی طرف چلے جانے کے بعد اس کے پیچھے اپنے بعض غلاموں کو بھیجا اور ان کے ساتھ عبدالکریم بن مندیل کی عملداری کی طرف سدوقش کے جوانوں کے ساتھ بڑھا پس انہوں نے اسے وادیٔ قطن میں قتل کر دیا اور سلطان نے اس پر مصیبت نہیں لائی اور ظافر الکبیر پر شکست کھانے اور عربوں کی قید میں آ جانے کے بعد عربوں نے بہت احسان کیا اور اسے رہا کر دیا اور وہ سلطان ابوبکر کے پاس چلا گیا پس اس نے اُسے اس کے بھائی کی طرح اپنا مخلص دوست بنا لیا اور ابن ثابت کی مصیبت کے وقت اسے قسطیطہ کا حکمران بنا دیا اور ابوالقاسم بن عبدالعزیز کو ریاستوں سے الگ رہنے کے باعث کاتب بنا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کے عہدے سے اتار دیا اور ابن مخلوف کے ہاتھ سے اندلس کو چھین کر اس پر قبضہ کر لیا۔ پس اس وجہ سے موسیٰ بن عثمان نے بجایہ کی حکومت کے حصول کا لالچ کیا پھر اسے ابن مخلوف کے مرنے کی خبر پہنچی تو سلطان نے اس کی طرف تعلقات قائم کرنے اور اس کی سرحد پر سلطان کے غلبہ کی اطلاع بھیجی مگر وہ اپنے مطالبہ پر قائم رہا اور یہ ادّعا بھی کیا کہ اس کی شرط کے مطابق بجایہ کی حکومت اس کے لئے ہے اور ضیاجہ بھی اپنے حکمران کے مرنے کے بعد ان کے ساتھ مل گئے پس انہوں نے بھی بجایہ کی حکومت میں رغبت کی پھر عثمان بن سباع بن یحییٰ سلطان کو غصہ دلانے کے لئے آیا کیونکہ اُسے ابن مخلوف پر اس کی عہد شکنی اور اپنے بارے میں اس کے عہد کے متعلق ناراضگی تھی اور ابن ابی یحییٰ اس کے حجابت سے ہٹ جانے اور حج سے واپس آنے کے بعد اس کے پاس ٹھہرا پس انہوں نے اس بات میں رغبت کی اور اسے بجایہ کی حکومت کے حصول کے لئے برانگیختہ کیا اور اس نے اپنے چچا یوسف بن یغمراسن کے بیٹے محمد اور اپنے چچا ابی عامر ابراہیم کے بیٹے مسعود اور اس کے غلام مسامح کی نگرانی کے لئے بجایہ کی طرف فوجوں کو بھیجا اور ان کے ساتھ ابوالقاسم بن ابی یحییٰ حاجب کو بھیجا پس وہ شلف میں اس کے ٹھہرنے کی جگہ سے ہی الگ ہو گئے اور بسرعت تمام چلے اور ابن ابی یحییٰ اپنے راستے ہی میں جبل میں فوت ہو گیا اور انہوں نے البلاء سے جنگ کی پھر وہاں سے شرقی جہات کی طرف چلے گئے اور وہاں پر خوب خونریزی کی اور ابن ثابت کے سواروں نے وہاں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا اور ۷۱۳ھ میں اسے لوٹ لیا اور محافظوں کو اس کی مدافعت میں مقتول اور مجروح ہو کر بڑا نقصان اٹھانا پڑا اور واپس آ کر انہوں نے باوصفوں کے قلعے کو مضبوط کیا پس وہ بھی تباہ و برباد ہو گیا اور اس کی فوج اور رسد لوٹ لی گئی اور ابوحمو نے بجایہ کے محاصرہ کے لئے ایک دوسری فوج بھیجی جس کا سالار مسعود بن عمر بن عامر بن ابراہیم بن یغمراسن کو مقرر کیا پس انہوں نے ۷۱۵ھ میں اس سے جنگ کی اور محمد بن یوسف بن یغمراسن کا خروج بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا اور ابوحمو کی مخالفت میں بنوتوجین بھی اس کے ساتھ تھے اور یہ کہ انہوں نے اس پر حملہ کیا اور اسے شکست دی اور اس کی چھاؤنی پر قبضہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حملہ کیا ہے تو اُسے سلطان کی خودمختاری اور اس کی دھار کی تیزی کے متعلق شبہ پیدا ہو گیا اور وہ اس کے حملہ سے خوفزدہ ہو گیا اور اس نے خیال کیا کہ یہ خواص اور خلوتیانِ راز نے شکایت کی ہے پس اس نے اس سے دور ہونے اور سرحد میں اپنی خودمختاری کے متعلق تدبیر کی پس اس نے انہیں ابن اللحیانی کے ہاتھ سے افریقہ کو چھیننے کے لئے اُکسایا اور اس کے لئے انہیں خیمے، فوجیں اور آلات وہتھیار اور خادم دیئے اور سلطان ۷۱۵ھ میں قسطنطیہ چلا گیا پھر جنگ کرتا ہوا بلاد ہوارہ میں آیا اور ۷۱۶ھ میں قسطنطیہ کی طرف لوٹ آیا اور ابن عمر بجایہ میں اور زناتی دشمنوں کو وہاں سے ہٹانے میں خودمختار بن گیا اور اس نے سلطان کی حجابت پر محمد بن قانون کو جو اس کی آنکھ کی ٹھنڈک تھا۔ جانشین بنایا کیونکہ وہ اس کی خودمختاری کا امیدوار تھا یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے ان شاءاللہ۔

سلطان ابو یحییٰ کے قابس کی طرف سفر کرنے اور خلافت سے الگ ہونے کے حالات

سلطان ابو یحییٰ اللحیانی عمر رسیدہ، ماہر سیاستدان اور تجربہ کار آدمی تھا اور اپنے آپ کو خلافت کے قابل نہ سمجھتا تھا اور امیر ابوزکریا کے بیٹوں کے ساتھ اس کا استحقاق رکھتا تھا۔ امیر ابوزکریا کی فوج میں اعیاص زناتہ اور شول کے سرداروں جو توجین، مغرادہ، بنی عبدالواد اور بنی مرین میں سے تھے کے شامل ہونے کی وجہ سے اس کی پوزیشن بہت مضبوط ہو گئی تھی اور وہ اپنے امام کے ساتھ جو ان کے ملوک میں سے ہوتا تھا اپنی اپنی جانوں کے خوف سے اس کے پاس پناہ لیتے تھے کیونکہ انہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تقسیم ہو گیا اور مال لواتہ کی جہات میں صرف کیا یہاں تک کہ تونس میں اس کے بیٹے کی بیعت ہوئی جیسا کہ ہم ابھی اس کا ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

سلطان ابوبکر کے الحضر ۃ پر حملہ کرنے اور قسنطینہ کی طرف واپس آنے کے حالات

جب سلطان ۶۱۷ھ میں ہوارہ سے قسطینہ کی طرف واپس آیا تو اُس نے تونس پر دوسری بار چڑھائی کرنے کے لئے بڑی کوشش کی اور اس نے فوج کو اکٹھا کیا اور عطیات تقسیم کئے اور کمزوریوں کو دور کیا اور زناتہ' عربوں اور سدونکش کے لشکروں کو طبقہ وار پیش کیا اور قسنطیطہ پر حاجب محمد بن قانون کو اپنا جانشین بنایا اور اپنے سب سے بڑے حاجب بن عمر کی طرف بجایہ کی امارت سے پیغام بھجوایا کہ وہ عطیات اور اخراجات کے لئے مالی مدد دے پس اس نے اس کی طرف منصور بن فضل موزنی کو جو الزاب کا عامل تھا بھیجا اور ابن عمر نے جب دیکھا کہ وہ اس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے اور مال کے خرچ کرنے کے لئے ایک جماعت ہے تو اس نے اس کے ساتھ جبل اوراس' الحصّنہ' سدونکش' عیاص اور الصاحبہ کی عملداریوں کو بھی شامل کر لیا اور خراج کی تمام عملداریاں اور ان کی آمد و خرچ کا حساب اس کی نظروں میں تھا پس ابن عمر نے اُسے سلطان کے اخراجات کو قائم کرنے کے لئے بھیجا اور اس نے اسے اپنی حجابت کے کاموں پر جانشین مقرر کر دیا اور سلطان جمادی ۷۱۷ھ میں قسنطیطہ سے مرحلے پر مرحلہ طے کرتے ہوئے چلا اور راستے میں اسے عربوں کے وفود ملے اور وہ باجہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اکیاں کی بیعت کرنے اور ان کے ساتھ روم سے جنگ کرنے کا اشارہ کیا تو انہوں نے اس کی بیعت کرلی اور سلطان سے جنگ کرنے کے لئے گئے اور حمزہ نے اس کے بھائی مولاھم سے سازش کی کہ وہ پڑاؤ پر حملہ کردے پس سلطان نے سنافرہ کے باغ میں جہاں مقیم تھا وہاں سے ساتویں روز بیعت کی تکمیل سے قبل ہی بھاگ گیا اور قسطیطہ چلا گیا اور مولاھم اس کے پاس سے وطنہ کی سرحدوں سے واپس آ گیا اور اس نے منصور بن مرنی کو باجہ میں ابن عمر کے پاس بھیجا اور ابوفربہ بن اللحیانی اور موحدین نصف شعبان کو اسی سال تونس میں داخل ہو گئے اور الحضرۃ میں اس کی بیعت عامہ ہوئی اور اس نے المستنصر کا لقب اختیار کیا اور اہل تونس نے فصیلوں کا احاطہ کرنے کا ارادہ کیا تا کہ وہ باڑ بن جائے پس انہوں نے اس کی بات مان لی اور کام شروع کر دیا اور عربوں نے اپنے مطالبات کے ساتھ اسے کمزور کر دیا اور شروط میں اس پر زیادتی کرنے لگے یہاں تک کہ مولانا سلطان نے دوبارہ چڑھائی کی جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

الحضرۃ پر سلطان ابوبکر کے قبضہ کرنے اور ابوفربہ پر حملہ کرنے اور اس کے باپ کے طرابلس سے مشرق کی طرف بھاگ جانے کے حالات

جب سلطان تونس سے قسطیطہ کی طرف واپس آیا تو اس نے اپنے جرنیل محمد بن سید الناس کو بجایہ کی طرف بھیجا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پڑے یہاں تک کہ قیروان کے قریب پہنچ گئے اور وہاں کا عامل اور مشائخ اس کے پاس آئے اور انہوں نے اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا اور اطاعت اختیار کی اور سلطان اپنے دشمن کے تعاقب سے رجوع کر کے الحضرۃ کی طرف چلا گیا اور وہاں پر ابوفربہ بن اللحیانی جو محمد بن الفلاق کے خواص میں سے تھا اترا ہوا تھا۔ پس اس نے تیراندازوں کو میدان میں نکالا اور فوجیں ایک دن کی ایک گھڑی میں واپس آ گئیں پھر انہوں نے اس پر حملہ کر دیا اور ان کی عام پناہ گاہوں کو لوٹ لیا گیا اور ابن الفلاق قتل ہو گیا اور سلطان اسی سال ماہ ربیع الاوّل میں الحضرۃ میں داخل ہو گیا اور اس نے عوام کے درمیان پیدا ہونے والے فسادات کو درست کیا اور میمون بن ابی زید کو پولیس کا افسر مقرر کیا اور اُسے البلاء پر نائب بنایا اور ابوفربہ بن اللحیانی اور اس کی فوج کے تعاقب میں چل پڑا پس اس نے جہات ھوارہ میں مصبوح مقام پر ان پر حملہ کر دیا اور موحدین کے مشائخ میں سے ابوعبداللہ بن الشہید جو حفصی گھرانے میں سے تھا اور ابوعبداللہ بن یاسین قتل ہو گئے اور ضیہ میں سے کتاب ابی الفضل البجائی مارا گیا اور اس نے شیخ الدولہ ابومحمد عبداللہ بن یعمور کو گرفتار کر لیا اور اُسے بیڑیاں ڈال کر سلطان کے پاس لایا تو اس نے اسے اور اس کی قوم کو معاف کر دیا پھر اس کے بعد دوبارہ اس نے اُسے اس کے کام پر لگا دیا اور سلطان اسی سال واپس تونس آ گیا اور جب ابوعیسیٰ بن اللحیانی کو خبر ملی کہ سلطان ۷۶۷ھ میں دوبارہ تونس پر حملہ کر رہا ہے تو وہ ان موحدین اور عربوں کو جو اس کے بیٹے ابوفربہ کی بیعت میں شامل تھے لے کر قابس سے نواحِ طرابلس کی طرف کوچ کر گیا پھر اسے سلطان کے قسطینطہ کی طرف واپس آنے کی اطلاع ملی تو اس نے ابوعبداللہ بن یعقوب کو اپنے حاجب کے قریب طرابلس میں ٹھہرایا اور اس کے ساتھ ھجرس بن مرغم بھی تھا جو ذناب میں سے الجوازی کا بڑا سردار تھا پس اس نے ملوک اور قلعوں کو فتح کیا اور اموال کو اکٹھا کیا اور برقہ تک جا پہنچا اور ذناب کے گروہ میں سے آل سالم اور آل سلیمان سے خادم مانگے اور طرابلس میں اپنے بادشاہ کے پاس واپس آ گیا اور ابوفربہ کی شکست دینے کے بعد فوج اُسے ملی پس اس نے اپنے حاجب ابوزکریا بن یعقوب اور وزیر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پر سوار ہو کر اسکندریہ آ گیا اور وہاں سلطان محمد بن قلاون کے ہاں اترا جو مصر و شام کے ترکی ملوک میں سے تھا اور وہ اسے مصر لے آیا اور وہ اس کی آمد اور ملاقات سے بہت خوش ہوا اور اسے بلند رتبہ دیا اور اُسے بہت وظیفہ اور جاگیریں دیں یہاں تک کہ وہ ۷۲۸ھ میں فوت ہو گیا اور سلطان ابوبکر فج النعام میں ابومزبہ اور اس کی قوم پر حملہ کے بعد تونس کی طرف واپس آ گیا اور اسی سال شوال میں اس میں داخل ہو گیا اور افریقہ اس کی اطاعت پر قائم ہو گیا اور اس کے شہر اور سرحدیں مہدیہ اور طرابلس کو اس کی دعوت دینے کے لئے منظم ہو گئیں۔ جیسا کہ ہم نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کا کچھ ذکر آئندہ آئے گا۔

بجایہ میں حاجب بن عمر کی وفات اور حاجب محمد بن القانون کی ولایت اور اس سے ابن سید الناس کو حکومت ملنے کے حالات

جب حاجب بن عمر ۷۱۵ھ میں بجایہ میں خود مختار بن بیٹھا تو سلطان قسطنطنیہ کی طرف منتقل ہو گیا اور وہ اس کے بعد اُسے واپس نہیں لے سکا پھر جب وہ دوبارہ تونس سے ۷۱۷ھ میں واپس آیا تو منصور بن فضل اس کے پاس گیا اور اس نے اس کے پیچھے اپنے جرنیل ابوعبداللہ محمد بن حاجب ابیہ محمد بن سید الناس کو بھیجا کہ وہ بجایہ میں واپس آنے کی وجہ سے اُسے اس کے محلات مہیا کر دیئے پس ابن عمر نے اسے واپس کر دیا اور اس نے سے بگڑ بیٹھا اور سلطان نے اس سے مدد مانگی تو اس نے جلدی سے مدد دی تو اس نے رضامندی سے اسے جاگیر دی اور بجایہ اور قسطنطنیہ کی امارت بھی عنایت کر دی جیسا کہ ہم قبل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علالت پر کچھ دن گزرنے کے بعد شوال ۷۱۹ھ میں فوت ہو گیا اور علی بن عمر نے بجایہ کی حکومت سنبھال لی اور سلطان کو یہ اطلاع ملی تو اُسے تغر کے حالات نے پریشان کر دیا اور ابن سید الناس اپنے گھر کے وکیل آمدنی ومصارف کے ساتھ اس کے خزانہ کے حصول اور اس کے ذخیرہ کی تلاش میں اس کے پاس گیا اور اس نے بہت سے ذخائر سونا چاندی حاصل کیا اور علی بن عمر بھی اس کے ساتھ آیا اور سلطان نے اسے اپنی رضامندی سے دیا اور وہ الحضرۃ میں مقیم رہا یہاں تک کہ اس کا ابن ابی عمران سے اختلاف ہو گیا پھر اس نے دوبارہ اطاعت اختیار کی اور سلطان کو اس کے دشمن کی حکومت نے برافروختہ کر دیا پس جب وہ تونس کی طرف واپس آیا تو اس نے اپنے غلام نجاح اور حمالل کو اس کے قتل کا اشارہ کیا تو انہوں نے بستانہ کے باہر اُسے دھوکے سے قتل کر دیا اور اُسے زخم لگائے اور وہ اپنے زخموں کے باعث ہلاک ہو گیا۔

قسطنطنہ پر امیر ابوعبداللہ کی امارت اور بجایہ پر اس کے بھائی امیر ابوزکریا کی امارت اور اس کی حجابت پر ابن القانون کی تقرری کے حالات: جب ابن عمر فوت ہو گیا تو سلطان کو بجایہ کے حالات نے فکرمند کر دیا کیونکہ وہ محاصرہ اور بنی عبدالواد کے مطالبہ کی حالت میں تھا پس اس نے دیکھا کہ وہ محافظوں کو قریبی سرحدوں میں بھیج دے اور وہاں مدافعت ومحافظت اپنے بیٹوں کو اتارے اور اس نے اپنے بیٹے امیر عبداللہ کو قسطنطنہ کا اور دوسرے بیٹے امیر ابوزکریا کو بجایہ کا امیر مقرر کیا اور اس کی حجابت ابوعبداللہ بن القانون کو دی جوان دونوں کی صغرسنی کی وجہ سے وہاں خودمختار تھا اور اس کے لئے فوج کو اکٹھا کیا اور اسے بجایہ میں دشمن کو روکنے اور اس کے محاصرہ پر زور دینے کے لئے ٹھہرنے کا حکم دیا اور وہ تونس سے ۷۲۰ھ کے آغاز میں فوج اور اصحاب کے جلوس میں کوچ کر گئے اور حجابت کا کام ابن القانون پر مہربانی کے باعث خالی رہ گیا اور امور میں تصرف کے لئے سلطان کے آدمیوں میں سے ابوعبداللہ بن عبدالعزیز کر دی جس نے المزدار کا لقب اختیار کیا تھا باقی رہ گیا اور سلطان کے خواص میں سے وہ شخص سب سے مقدم تھا جو الدخلہ کے نام سے مشہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کے حصّار اور اس کے امیر کی حجابت کا کام سنبھال لیا یہاں تک کہ اس نے اسے حجابت کے لئے مقدم کیا اور اس کے حالات کو ہم آگے بیان کریں گے اور ابن القانون الحضرۃ جاتے ہوئے قسنطیطہ سے گزرا تو اسے وہاں پناہ لینے کی سوجھی اور وہاں کے مشائخ نے اس بارے میں مداخلت کی اور اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا پس اس نے انہیں سزا کے طور پر الحضرۃ کی طرف بھیج دیا اور یہ اطلاع سلطان کو بھی پہنچ گئی تو اس نے ابن قانون کو قید کر لیا اور قسنطیطہ کی حجابت بھی ابن سید الناس کو دینے کا عزم کر لیا تو وہاں کے مشائخ نے معافی طلب کی اور اُسے بتایا کہ امین اس کا قریبی اور بھتیجا بھی ہے اور انہوں نے اس کے باپ کی مالداری کا بھی ذکر کیا تو وہ اس بات سے رُک گیا اور اپنے عزم کو اپنے غلام ظافر الکبیر کی طرف پھیر دیا اور یہ بات اس وقت ہوئی جب وہ مغرب سے آیا اور اس کے واقعات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ امیر ابوزکریا کے غلاموں میں سے تھا اور اُسے اس کے بیٹے سلطان ابوالبقاء کی حکومت میں بڑا غلبہ حاصل تھا اور جب سلطان ابوبکر کو پریشانی لاحق ہوئی تو اس نے فوجوں کے ساتھ چڑھائی کی اور باجہ میں قیام کیا اور المزدوری اور عرب ابن اللحیانی کی ہراوّل فوج میں تونس کی طرف آئے تو اس نے ان پر چڑھائی کی تو انہوں نے اُسے الگ کر دیا اور گرفتار کر لیا جیسا کہ ہم ان سب باتوں کو بیان کر آئے ہیں پھر اس کے بعد وہ مولانا سلطان ابویحییٰ سے جا ملا تو اس نے اسے دوبارہ حکومت میں وہی پوزیشن ولا دی جو اسے پہلے حاصل تھی اور ۷۳۱ھ میں ابن ثابت کی وفات پر اسے قسنطیطہ کا والی بنا دیا پھر ابن عمر اس سے تنگ ہو گیا اور اس کے متعلق سلطان کو برانگیختہ کیا تو اس نے اسے دو ہزار آدمیوں کے ساتھ اندلس بھیج دیا اور یہ مغرب کی طرف چلا گیا اور سلطان ابوسعید کے ہاں اترا یہاں تک کہ اسے ابن عمر کی وفات کی اطلاع ملی تو یہ دوبارہ تونس کی طرف لوٹ آیا اور سلطان اس کے ساتھ بڑی عزت و احترام کے ساتھ پیش آیا اور اس کے ساتھ ہی بجایہ سے حاجب بن قانون بھی پہنچ گیا پس سلطان نے ظافر کو قسنطیطہ میں اپنے بیٹے امیر ابوعبداللہ کا حاجب مقرر کیا پس یہ قسنطیطہ آیا اور اس کے کام کو سنبھالا اور اپنے خواص کو بڑی بڑی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مراکش سے وہاں خط لکھا تھا پس یہ آٹھ ماہ تک وہاں پر حکمرانی کرتا رہا اور وہ ۶۲۳ھ کے آخر میں آ گیا اور ابوعمران اس کے جملہ دوستوں میں شامل ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس کی وفات ہو گئی اور اس کے بیٹوں نے ان کی حکومت کے زیر سایہ پرورش پائی اور اس کے بیٹوں میں ایک بیٹا ابوبکر بھی تھا جو اس محمد کا والد تھا اور اس کی بہت شہرت تھی اور سلطان ابو یحییٰ زکریا بن اللحیانی اس کی قرابتداری کا لحاظ کرتا تھا اور اس نے اس کے بیٹے کے ساتھ اپنی بیٹی کا رشتہ کر دیا اور تونس سے نکلتے وقت اس کو اپنا جانشین بنایا پھر اسے کشتی پر سوار ہو کر اسکندریہ کی طرف جاتے ہوئے طرابلس پر اپنا جانشین بنایا اور ابوفربہ نے شکست کھانے اور اپنی فوج کے منتشر ہو جانے کے بعد مہدیہ میں پناہ لی تھی' سلطان ابوبکر نے وہاں پر اس سے مقابلہ کیا مگر وہ مہدیہ کو سر نہ کر سکا اور ابوفربہ سے صلح کر کے وہاں سے چلا آیا اور حمزہ بن عمر سلطان کی مخالفت میں افریقہ کے نواح میں گھومتا پھرتا تھا یہاں تک کہ سلطان کو اس کی مخالفت گراں گزری اور بہت سے بدو بھی اس کے پاس چلے آئے اور اس کی جمعیت بہت بڑھ گئی پس محمد بن ابی عمران اپنی حکومت کے مقام سے طرابلس کی سرحد پر آیا اور سلطان کے پاس کمال تیاری کے ساتھ مذاکرات کرنے کے لئے گیا پس سلطان ابوبکر ۶۲۱ھ کے رمضان میں تونس سے نکلا اور قسنطیطہ چلا گیا اور اس کے ساتھ مولاہم ابن عمر بھی تھا اور خواص نے سلطان کے پاس چغلیاں کر کے حاجب محمد بن یحییٰ بن قانون کو ناراض کر دیا تھا اور اس کا انحراف اس پر واضح ہو گیا تھا اور معن بن مطاع خزاری جو حمزہ بن عمر کا وزیر اور مشیر تھا ابن قانون کا دوست تھا پس اس نے ابن ابی عمران کے لانے میں مداخلت کی اور جب سلطان ان کی فوج کے آگے آگے نکلا تو ابن قانون تونس میں پیچھے رہ گیا اور دوسرے دن شہر میں ایک منادی سوار ہو کر ابن ابی عمران کی دعوت دینے لگا اور ابن ابی عمران نے سلطان کے خروج کے وقت دوسری دفعہ مداخلت کی اور الحضرۃ پر قابض ہو گیا اور بقیہ سال وہیں پر مقیم رہا اور دوسرے سال کے آغاز میں بھی وہیں رہا اور سلطان قسنطیطہ چلا گیا اور اس نے اپنی فوج کو جمع کیا اور کمزوریوں کو دور کیا اور تیاری کو مکمل کیا اور صفر ۶۲۲ھ کو وہاں سے چلا اور ابن ابی عمران

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ماہ جمادی الاوّل میں اس میں داخل ہو گیا اور لوگوں سے [illegible]
تک کہ شہر کے باہر آ اترے اور اس پر مولا ھم اور اس کے اصحاب کی رہائی کی شرط پیش کی پس سلطان نے ان کے قتل کا حکم دے دیا اور انہوں ان کے قید خانوں میں قتل کر دیا گیا اور ان کے جسموں کو حمزہ کے پاس بھیج دیا گیا تو اُسے بہت صدمہ ہوا اور اس نے اپنی قوم سے فریاد کی اور انہوں نے اپنے ساتھی کا بدلہ لینے کا مشورہ کیا اور وہ جلدی سے الحضرۃ کی طرف گیا اور ابن ابی عمران بھی جانے کے وقت اور سلطان کے ہٹانے کے معاملہ میں ان کے ساتھ تھا اور انہیں خیال ہوا کہ یہ لوگ موقع کی تلاش میں ہیں اور سلطان ان کی آمد کے چالیس روز بعد تونس سے نکل کر قسطنطیہ چلا گیا اور ابن ابی عمران تونس میں آیا اور چھ ماہ تک یہاں قیام پزیر رہا اس دوران میں سلطان نے اپنی فوج اکٹھی کر لی اور تیاری مکمل کر لی اور وہ قسطنطیہ سے اٹھا اور ابن ابی عمران نے اس پر چڑھائی کی اور ابن عمر نے اسے شکست دی اور سلطان نے ان پر حملہ کر دیا اور خوب قتلام کیا اور انہیں نواح میں بھگا دیا اور تونس واپس لوٹ آیا اور صفر ۶۲۳ھ میں اس میں داخل ہو گیا اور حمزہ سیدھا آگے چلا گیا اور اس کے حالات کو ہم آئندہ بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ابن اللحیانی اور زناتہ کے ساتھ جنگ رغیس اور ابن ابی عمران کے ساتھ جنگ الشقۃ کے حالات

جب حمزہ بن عمر اور ابن ابی عمران نے یکے بعد دیگرے تونس سے شکست کھائی اور حمزہ نے دیکھا کہ ابن ابی عمران

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ساتھیوں نے فوجوں کی علیحدگی کے وقت اس کا تعاقب کیا اور اس کے ساتھ ابراہیم بن شہید حفصی بھی تھا اور عامر ابوعلی بن کثیر ان کی خبر لے کر اس کے پاس پہنچ گیا تو باجہ میں پڑاؤ کرنے کے بعد وہ ان کے مقابلہ کے لئے تھوڑی سی فوج کے ساتھ نکلا اور اس کا سالار عبداللہ عاقل تھا پس عربوں نے شاذلہ کے نواح میں اس پر حملہ کر دیا اور اس کے ہراوّل دستہ سے جنگ کی اور میدان کارزار گرم ہو گیا اور عبداللہ عاقل اور لوگ ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے اور جنگ نے شدت اختیار کر لی پھر عربوں کو شکست ہو گئی اور ان کی بیویاں لوٹ لی گئیں اور ان کی جمعیت پریشان ہو گئی اور سلطان شہر کی طرف واپس آ گیا اور الحضرۃ میں مقیم ہو گیا۔

حمزہ کے ابراہیم بن شہید کو لانے اور اس کے الحضرۃ پر قبضہ کرنے کے حالات: جب ابوفربہ بن اللحیانی اور حمزہ بن عمر اور بنی عبدالواد کی فوجیں شکست کھا گئیں تو ابوفربہ تلمسان چلا گیا اور وہیں پر فوت ہو گیا اور اس کے بعد حمزہ نے سلطان کے ساتھ کچھ جنگیں کیں اور کعوب اس پر غالب آنے اور اس پر چڑھائی کرنے سے مایوس ہو گئے تو حمزہ بن عمر دادخواہی کے لئے ابن تاشفین کے پاس گیا اور اس کے ساتھ طالب بن مہلہل بھی تھا جو اس کی قوم میں اس کا ہمسر تھا۔ نیز اوّلاد قوس میں سے بنی حکیم کا شیخ محمد بن مسکین بھی اس کے ساتھ تھا اور یہ سب کے سب سلیم میں سے تھے اور ان کے ساتھ حاجب بن قانون بھی تھا پس انہوں نے اس کی فوج کو ان کے دادخواہ کی مدد پر آمادہ کیا اور سلطان نے ان کے لئے ایک فوج تیاری کی جس کا سالار موسیٰ بن علی کردی کو کیا اور اُسے دوبارہ ان کے ساتھ بھیجا اور تونس کی حکومت کے لئے ان میں اعیاص ابی حفص سے ابراہیم بن شہید کو امیر مقرر کیا اور اس کا باپ جو شہید ہوا وہ ابوبکر بن ابی الخطاب عبدالرحمٰن تھا جسے سلطان ابو عصیدہ کی وفات پر امیر مقرر کیا گیا تھا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور ان کا یہ باپ عربوں سے جا ملا تھا اور انہوں نے اُسے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تھا اور وہ ابن القائون کا حاسد آدمی تھا پس انہوں نے تعصب کے ساتھ جنگ [illegible] پورا کرنے میں جلد بازی پر آمادہ کیا تو وہ قتل کے درپے ہو گئے اور وہ ان کے کام سے فارغ ہو گیا اور موسیٰ بن علی اور اس کی ساتھی فوجیں جب ابن الشہید سے قسنطیطہ کے محاصرہ کے لئے پیچھے رہ گئیں تو وہ کئی روز تک وہاں مقیم رہا پھر پندرہ راتیں مقابلہ کرنے کے بعد وہاں سے چلا گیا اور اپنے صاحب کے پاس تلمسان میں لوٹ آیا اور سلطان قسنطیطہ سے نکلا اور اس نے فوج اور تیاری کو مکمل کیا اور تونس پر حملہ کرنے میں جلدی کی ۔ پس ابن الشہید اور ابن القائون وہاں سے بھاگ گئے اور سلطان نے شوال ۶۲۵ھ میں تونس میں داخل ہو کر اس کے دار السلطنت پر قبضہ کر لیا اور وہاں قیام پذیر ہو گیا یہاں تک کہ اس کے وہ حالات ہوئے جس کا تذکرہ ہم آئندہ کریں گے۔

بجایہ کے محاصرہ، تیمز روکت کی تعمیر اور سلطان کی فوجوں کی شکست کے حالات

جب سے ابوتاشفین کے لئے فضا صاف ہو گئی تھی اور قوم میں اس کی حکومت مضبوط ہو گئی تھی اور وہ بجایہ میں فوجیں بھیجنے اور محاصرہ کو لمبا کرنے پر اصرار کرتا تھا اور سلطان ابوبکر اپنی حکومت کے جوانوں اور اپنے عظیم وزراء اوّل کے ذریعہ اس کے تحفظ کے لئے دفاع کرتا تھا اور اوّل بڑا طاقتور اور اہل کفایت میں سے تھا اور اس نے انہیں اموال اسلحہ اور فوج کی مدد بھیجی اور انہیں جنگوں میں صبر و ثبات کی وصیّت کی اور اس کے ہمسر اس کے پیچھے تھے اور ابوتاشفین جب محسوس کرتا کہ سلطان ابوبکر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے حالات میں بیان کیا ہے اور انہوں نے اس شہر کو فوج اور رسد سے بھر دیا اور اسے پیادہ فوج سواروں اور قبائل سے لڑنے کے لئے آباد کیا جس سے سلطان کو بہت اضطراب پیدا ہوا پس اس نے اپنی فوج کے جرنیلوں اور اپنے عاملوں سے کہا کہ وہ اپنی فوجوں کے ساتھ حاکم ثغر محمد بن سید الناس کی طرف بھاگ جائیں اور اس کے ساتھ مل کر اس برباد شہر پر حملہ کریں اور اس کی تخریب کے لئے موت قبول کریں پس قسطیطہ سے ظافر الکبیر اور ھوارہ سے عبداللہ عاقل اور پونہ سے ظافر السنان اٹھے اور ۶۲۷ھ میں بجایہ آئے اور موسیٰ بن علی کو بھی ان کی اطلاع مل گئی تو وہ بھی بنی عبدالواد کی فوجوں کے ساتھ نکلا اور تمام فوجیں بجایہ سے ابن سید الناس کے جھنڈے تلے نکلیں اور اس نے دشمن پر بسکلات میں چڑھائی کی مگر اُسے اور اس کے اصحاب کو شکست ہوئی اور ظافر الکبیر قتل ہو گیا اور ان کی فوج بجایہ واپس آ گئی اور ابن سید الناس کو ان کے متعلق بدظنی ہو گئی جیسے موسیٰ بن علی بن زبون کو اپنے ساتھی کے متعلق ہو گئی تھی پس اس نے انہیں اس رات شہر میں داخل ہونے سے روک دیا اور صبح کو وہ اپنی اپنی عملداریوں میں واپس چلے گئے اور سلطان نے قسطیطہ پر ابوالقاسم بن عبدالعزیز کو کچھ روز کے لئے امیر مقرر کیا پھر اُسے الحضرۃ لے آیا تا کہ محمد بن عبدالعزیز المزدار اس سے حجابت کے کاموں میں مدد دے کیونکہ وہ حجابت کے ضروری امور سے ناآشنا تھا اور اس نے قسطیطہ میں امیر ابوعبداللہ کی حجابت پر اپنے غلام ظافر السنان کو مقرر کیا یہاں تک کہ اس کے حالات میں تبدیلی ہو گئی جس کا ذکر ہم کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے نام سے مشہور تھے مقدم تھا اور اسی وجہ سے المزدار کے نام سے معروف تھا اور بڑا بہادر، باوقار اور دیندار آدمی تھا اور حکومت میں اُسے بڑا رسوخ حاصل تھا اور اسی نے حاجب بن قانون کے متعلق چغلی کرنے میں بڑا کردار ادا کیا یہاں تک کہ وہ اس کے مقام سے پریشان ہو گیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہیہ ۶۲۱ھ میں ابی عمران کے پاس گیا اور سلطان نے اسے اس کی جگہ حاجب مقرر کر دیا اور یہ کاتب ابوالقاسم بن عبدالعزیز سے حجابت کے متعلق مدد لینے لگا کیونکہ یہ حجابت کے آداب سے ناآشنا تھا اور یہ بہت باہمت اور دلیر آدمی تھا اور یہ ہمیشہ اسی پوزیشن میں رہا یہاں تک کہ شعبان ۶۲۷ھ میں فوت ہو گیا اور سلطان نے محمد بن خلدون کو جو ہمارا جدِ اقرب ہے حاجب مقرر کرنا چاہا مگر اس نے انکار کیا اور اقالہ (ربیع فسخ کرنا) میں رغبت ظاہر کی اور اس نے حاکم ثغر محمد بن ابی الحسین سید الناس کو سلطان کے سلف کے ساتھ اس کے سلف کو آگے کرنے کا اشارہ کیا کیونکہ اس کے پیروکار بہت تھے اور یہ خود بہت خوددار آدمی تھا مجھے یہ بات میرے باپ رحمہ اللہ اور ہمارے ساتھی محمد بن منصور مزنی نے بتائی ہے اس نے مجھے بتایا کہ میں المزدار کی وفات کے روز تمہارے دادا کو باجہ میں سلطان کی چھاؤنی کی طرف بلانے کے لئے حاضر ہوا اور سلطان نے اسے برآمدے میں داخل کر لیا اور وہ کچھ دیر غائب رہا پھر باہر نکل آیا اور نوکروں کے درمیان یہ خبر پھیل گئی کہ اسے زمین کے لئے بلایا گیا ہے مگر اس نے اسے ناپسند کیا ہے اور ان دنوں سلطان نے حجابت پر کاتب ابوالقاسم بن عبدالعزیز کو مقرر کیا ہوا تھا اور اس نے اپنے مخلص دوست محمد بن حاجب ابیہ ابی الحسین بن سید الناس کو بلایا تو وہ ۶۲۸ھ کے محرم کے آغاز میں آیا اور اس نے اسے اپنی حجابت سپرد کر دی پس اس نے اسے اچھی طرح نبھایا اور اس نے اُسے از سر نو بجایہ کا حاکم مقرر کیا اور اس کے بیٹے کو حجابت دی اور حجابت میں نیابت کے لئے اس کے پاس محمد بن فردون کو بھجوایا اور اس کے ساتھ اس کا کاتب ابوالقاسم بن المرید بھی تھا اور بجایہ کے یہی حالات رہے اور زناتہ کی فوجیں اس دوران میں گھومتی رہیں اور ان کے قلعے اس کو تنگ کرتے رہے اور ابن قالون ابن سید الناس کے آمد سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قالون اپنے خیمے سے حملہ کرتا ہوا نکلا پس اس کے ساتھ جو غلام آئے تھے انہوں نے آگے بڑھ کر اُسے پکڑ لیا اور اسے خنجر مار مار کر وہیں ڈھیر کر دیا۔

بونہ پر فضل کی حکومت کے حالات: سلطان نے اپنی حکومت کے آغاز ہی سے بونہ پر اپنے غلام مسرور معلوجی کو حاکم مقرر کیا تھا پس اس نے اس کی حکومت کو سنبھالا اور اس کی حکمرانی سے قوت حاصل کی اور اسے گرفت کرنے اور جنگ آزمائی میں ایک مقام حاصل تھا' اس کے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ظالم اور جابر بھی تھا اور یہ دلعاصہ کی طرف نکلا اور اس نے انہیں مجبور کر دیا اور وہ اپنے اموال کے ساتھ اس کی مدافعت کو نکلے پس اس نے ان سے جنگ کی اور اس کی ہلاکت کی خبر سلطان کو پہنچی تو اس نے بیٹے ابوالعباس فضل کو بونہ کا حاکم مقرر کر دیا اور اسے وہاں بھیج دیا اور اپنے معلوجی غلاموں میں سے ظافر السنان کو اس کی حجابت اور اس کی فوج کی قیادت پر مقرر کیا تو اس نے اس کام کو نہایت خوبی سے سرانجام دیا۔

جنگ ریاس اور اس سے قبل سلطان کے بھائی امیر ابو فارس کے قتل کے حالات: جب سلطان ابوبکر تونس آیا تو اس کے ساتھ اس کے تین بھائی محمد عبدالعزیز اور عبدالرحمٰن بھی آئے اور ان میں سے عبدالرحمٰن فوت ہو گیا اور باقی دو زندہ رہ گئے جنہیں آسودگی اور جاہ وحشمت میں بہرۂ وافر حاصل تھا اور امیر ابو فارس کے دل میں رتبہ اور حکومت حاصل کرنے کا بہت خیال تھا اور عبدالحق بن عثمان بن محمد بن عبدالحق' بنی مرین کے سرداروں اور ان کی حکومت کے اعیاص میں سے تھا یہ اندلس سے بڑے اشتیاق کے ساتھ الحضرۃ آیا اور بجایہ میں ابن عمر کے پاس اس کی وفات سے تھوڑا عرصہ قبل ۶۱۸ھ میں اترا پھر سلطان کے پاس گیا تو اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اسے اور اس کے خواص کو وظائف اور جاگیروں سے بہرۂ وافر عطا کیا اور اسے کھلی زمین میں کھیتی باڑی کرنے اور سوار ہونے کے لئے جگہ دی اور وہ اپنی جنگوں میں اس سے مدد مانگتا تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عمران توان کا امیر مقرر کیا اور اس کا ایک واقعہ یہ ہے کہ سلطان آخیای نے اسے عراق کا عامل بنا کر واپس جنب ابو زکریہ کو شکست ہوئی اور اس کی حکومت کمزور پڑ گئی تو عربوں نے اسے بلایا اور اسے ۶۲۱ھ میں الحضرۃ پر چڑھا لائے پس اس نے چھ ماہ تک اس پر قبضہ رکھا پھر سلطان کی واپسی پر اس وہاں سے بھاگ گیا اور طرابلس چلا گیا یہاں تک کہ ۶۲۴ھ میں وہاں کے باشندوں نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور اس پر حملہ کر کے اسے وہاں سے نکال دیا پس یہ عربوں کے پاس چلا گیا اور وہ اسے کئی بار سلطان پر چڑھائی کے لئے لائے مگر ہر بار شکست کھاتے رہے پھر یہ تلمسان چلا گیا اور ابو تاشفین کے پاس بڑی عزت کے ساتھ ٹھہرا رہا یہاں تک کہ ۶۲۹ھ میں یہ وفد اس کے پاس پہنچا اور اس نے اسے افریقہ کا امیر مقرر کر دیا اور انہیں زناتہ کی فوجوں کے ساتھ مدد دی اور یحییٰ بن موسیٰ کو جو اس کے خواص میں سے تھا ان کا سالار مقرر کیا اور عبدالحق بن عثمان اپنے بیٹوں، غلاموں، خاندان کے آدمیوں اور خواص کے ساتھ ان کے ساتھ واپس آیا اور وہ جم کر جنگ کرنے والے جانباز تھے پس ان سب نے فوراً تونس پر حملہ کر دیا اور سلطان بھی ان سے جنگ کرنے کے لئے گیا اور ۶۲۹ھ میں حوارہ کے نواح میں ریاس مقام پر دونوں فوجوں کا سامنا ہوا سلطان کے میدان میں کھلبلی مچ گئی اور اس کی فوج شکست کھا گئی اور اس کا محاصرہ ہو گیا اور تھوک خشک ہو جانے اور جنگ میں زخم کھانے کے بعد بھاگ گئی اور اس کے بہت سے خواص مارے گئے جن میں سب سے مشہور محمد المدیونی تھا، اور ان کا پڑاؤ لٹ گیا اور سلطان کے بیٹے احمد اور عمر گرفتار ہو گئے اور انہیں تونس لایا گیا اس کے بعد ابو تاشفین اور سلطان کے درمیان خط و کتابت ہوئی اس کے بعد ابو تاشفین نے انہیں رہا کر دیا اس خط و کتابت کا آغاز ابو تاشفین نے کیا اور صلح کی طرف مائل ہو گیا اور اس کے دونوں بیٹوں کو رہا کر دیا اور اس کے بعد مکمل صلح نہیں ہوئی اور اس جنگ کے بعد ابن ابی عمران تونس آ گیا اور صفر ۶۳۰ھ میں اس میں داخل ہو گیا اور یحییٰ بن موسیٰ قائد بنی عبدالواد نے اس پر اپنے آپ کو ترجیح دی اور اُسے اپنی حکومت کے کسی کام میں تصرف کرنے سے روک دیا پھر یحییٰ بن موسیٰ فوج کو اکٹھا کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تھا کہ وہ ان کو رو کے پھر اس نے اپنے بیٹے امیر ابوزکریا کو قاصد مقرر کیا اور اس کے ساتھ ابو محمد عبداللہ بن تافراکین کو بھیجا جو موحدین کے مشائخ میں سے بڑا خطیب اور اس کی شوریٰ کا مشیر تھا انہوں نے بجایہ سے سمندر کا سفر کیا اور عناسہ کی بندرگاہ پر اترے اور حاکم مغرب اس کی آمد سے بہت خوش ہوا اور وفد کی عزت افزائی کی اور اس نے اس شرط پر ان کے اور اپنے دشمن سے جنگ کرنے کو قبول کیا کہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا جائے اور سلطان ابوسعید اور سلطان ابو یحییٰ دونوں اپنے لشکروں کے ساتھ تلمسان میں مقررہ جگہ پر پہنچیں اور سلطان ابوسعید نے ۶۲۱ھ میں سبتہ کے بحری بیڑے کے سالار یحییٰ الرنداحی کو مولانا سلطان ابوبکر کے پاس بہترین مال دے کر بھیجا اور وہ ابن ابی عمران کے متعلق بات کرنے سے رک گیا پس جب ابن السلطان اور اس کے مددگار اس کے پاس آئے تو اس نے اس بارے میں باتوں کو دہرایا اور تقریر میں سلطان ابراہیم بن ابی حاتم العزنی کو نیابت کے لئے مقرر کیا اور اسے وفد کے ساتھ بھیجا پس وہ سلطان کو ۶۳۰ھ کے آخر میں ملے اور اس نے اپنے دشمن کو نکال باہر کیا اور اس کے دل نے شفا پائی پس امیر کے ساتھی دشوار راستوں کو طے کر کے اس کے پاس آئے اور اس نے انہیں ۶۳۱ھ میں اپنے بحری بیڑوں کو اس کے پاس بھیجا اور ان کے بھیجنے کے لئے موحدین کے مشائخ میں سے ابوالقاسم بن عتو اور محمد بن سلیمان ناسک کو بھیجا اور اس کا تذکرہ پہلے بیان ہو چکا ہے پس وہ بڑی عزت کے ساتھ دیثر کے ہاں اترے اور ان کے جلوسوں، دعوتوں اور سامانوں کی شان و شوکت دونوں حکومتوں کے لئے قابل فخر تھی اور زمانے میں ہمیشہ اس کا تذکرہ رہے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حکمران بنا تو اس نے ابوتاشفین کو پیغام بھیجا کہ وہ حسان کو بلاد موحدین میں سفر کرنے اور ان پر دیار کرنے سے باز
گرفتار کرے تو اس نے ضد اور تکبر سے کام لیا اور بہت برا جواب دیا پس وہ ۶۳۲ھ میں ان کے دادخواہ کے طور پر اس پر حملہ
آور ہوا اور شہروں کو طے کرتا ہوا تلمسان پہنچ گیا اور اس کی فوجیں بجایہ سے ہٹ کر ان کے سلطان کے پاس چلی گئیں اور
سلطان ابوالحسن تلمسان سے بجایہ کے حالات معلوم کرنے اور اس کا محاصرہ کر کے دشمن کو روکنے کے لئے آیا اور اس نے اس
کی مدد کے لئے اپنی قوم کی ایک فوج بھیجی جس کا سالار محمد البطوی کو مقرر کیا اور اس کے بحری بیڑوں نے فوج کو سواحل دھران
سے سوار کروایا پس وہ وہاں آ گئے اور ان کا مناسب حال عزت اور وظائف سے استقبال کیا گیا اور سلطان ابوالحسن نے ابوبکر
کو اپنے ساتھ تلمسان کا محاصرہ کرنے کے لئے اٹھایا جیسا کہ اس کے باپ اور اس کے بیٹے امیر ابوزکریا کے درمیان شرط
طے ہوئی تھی پس سلطان چڑھائی کی تیاری اور رکاوٹوں کے دور کرنے میں مصروف ہو گیا اور سلطان ابوالحسن تاسالہ میں ایک
ماہ تک اس کے انتظار میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ سردی کے موسم میں واپس آ گیا اور اسے تاسالہ سے اطلاع ملی کہ اس کے بھائی
سلطان ابوعلی حاکم سجلماسہ نے اس کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور اس نے درعہ جا کر وہاں کے عامل کے ساتھ صلح کرنے اور
سجلماسہ میں اس کی پوزیشن کے پیش نظر اس سے دور رہنے کی شرط کے بعد قتل کر دیا ہے پس جب اسے یہ اطلاع پہنچی تو وہ اس
کی اصلاح احوال کے مغرب لئے کی طرف واپس لوٹا اور سلطان ابوبکر اس دوران میں تونس سے فوج اور تیاری کے ساتھ جا
چکا تھا پس وہ بجایہ پہنچا اور اس نے اپنے ہراول دستوں کو بنی عبدالواد کی ان سرحدوں کی طرف بھیجا جو بجایہ کا احاطہ کئے ہوئے
تھیں پس انہوں نے اس کی فوج کو شکست دی پھر اس نے اپنی تمام فوج کے ساتھ تیمرزدکت پر چڑھائی کی اور وہاں جو فوج
تیار کی گئی تھی وہ بھاگ گئی تو اس نے وہاں قیام کر کے اسے برباد کر دیا اور اس کے اموال اور اسلحہ کو لوٹ لیا اور اس کے آثار کو
مٹا دیا اور وہاں سے سیلہ چلا آیا جو گمراہی میں تیمرزدکت کی بہن تھی اور زواودہ میں سے اولاد سباع کا وطن تھی اور ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس نے پاس آ کر اس کی بیعت کر لی اور الحضرۃ چلا گیا اور اس نے تن میں جا اترا اور عبدالواحد بن اللحیانی ابن ملی کے ساتھیوں کے ساتھ البلاء کی طرف گیا اور وہاں جا کر انہوں نے اقامت اختیار کر لی جونہی یہ خبر سلطان کو پہنچی تو وہ الحضرۃ سے واپس آ گیا اور اس نے اپنے آگے محمد بن البطوی کو جو اس کے خواص میں سے تھا ایک فوج کے ساتھ بھیجا جو انہوں نے اسی کام کے لئے منتخب کی تھی ابن اللحیانی اور اس کی فوج اپنی آمد کے پندرہ روز بعد تونس سے بھاگ گئے اور البطوی تونس پہنچ گیا اور سلطان اس کے بعد عید الفطر ۶۳۲ھ کے ایام میں وہاں آ گیا۔

حاجب ابن سید الناس کی مصیبت اور ابن عبدالعزیز اور اس کے بعد ابن عبدالحکیم کی حاکمیت کے حالات

اور ہم قبل ازیں اس آدمی کی اوّلیت کے متعلق بیان کر چکے ہیں کہ اس کا باپ ابوالحسن بجایہ میں امیر ابوزکریا کا حاجب تھا اور جب اس نے ۶۹۰ھ میں وفات پائی تو اس نے اپنے بیٹے محمد کو سلطان کی کفالت میں پیچھے چھوڑا اور اس نے اس کے زیر سایہ پرورش پائی اور یہ اپنے باپ کے بعد ابن ابی حی اور الرخامی کی طرح جو اس کے باپ کے پروردہ تھے حکومت کا حاجب تھا اور وہ اس کے حق کو پہنچاتے اور بڑائی میں اسے اپنے آپ پر ترجیح دیتے تھے اور اسے ابن عمر کے زمانے میں سوا بچپن اور جوانی کی عمر میں کبھی بھی بزرگی سے ہٹایا نہیں گیا اور جب سلطان ابو یحییٰ نے تونس کے حصول کے لئے قسطیطہ کی طرف کوچ کیا اور ابن عمر نے فوجیں اور ہتھیار تیار کئے اور اس کے لئے حاجب وزراء اور جرنیل مقرر کئے تو یہ ان لوگوں میں شامل تھا جو محمد بن سید الناس نے اس کے ساتھ فوج پر جرنیل بنا کر بھیجے تھے اور یہ سلطان کا سفر تھا اور اسے اس کے ہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کر دیا پھر اس نے مال وصول کرنے کے لئے اسے طرح طرح کے عذاب دیئے مگر ایک قطرہ مال بھی حاصل نہ کر سکا اور وہ مسلسل اسے رضاعت اور اس کے اسلاف کے ساتھ اپنے باپ کے احسانات کے واسطے دیتا رہا۔ یہاں تک کہ عذاب نے اُسے ڈس لیا تو اس نے فحش باتیں شروع کر دیں اور اس نے سلطان سے مقابلہ کیا اور لاٹھی سے اس کا سر کچل کر اسے قتل کر دیا گیا اور اس کے جسم کو گھسیٹا گیا اور الحضرۃ کے باہر جلا دیا گیا اور اس کے نشانات مٹا دیئے گئے گویا وہ کبھی موجود ہی نہ تھا اور جب سلطان نے علی بن سید الناس کو گرفتار کیا اور اس کی خود مختاری کے اثرات کو مٹایا تو اس نے اپنی حجابت' کاتب ابوالقاسم بن عبدالعزیز کے سپرد کی اور وہ حج سے اس وقت واپس آیا جب ابن مکی نے عبدالواحد بن اللحیانی کی بیعت کی پس وہ تیمر زدکت جاتے ہوئے سلطان کو راستے میں جا ملا اور الحضرۃ میں داخل ہونے تک اس کے ساتھ رہا اور اس نے علی بن سید الناس کو گرفتار کر کے حجابت اس کے سپرد کر دی اور وہ کمزور آدمی تھا جو جنگ نہیں کر سکتا تھا پس سلطان نے جنگ اور تدبیر امور کا کام محمد بن عبدالحکیم کو سپرد کر دیا جو ان دنوں اس کا عظیم راز دار تھا اور الحضرۃ کے پیچھے کا جو علاقہ تھا وہ محمد بن علی بن محمد بن حمزہ بن ابراہیم بن احمد کے سپرد کر دیا اس کا نسب بنی العزفی سے ملتا ہے جو ستبہ کے رؤسا ہیں اور ان کا دادا احمد ہے جسے ابوالعباس کہتے ہیں اور وہ علم' دین اور رائے میں شہرت یافتہ ہے اور ابن القاسم موحدین کے بعد سبتہ کا خود مختار سردار ہے اور اس کی اوّلیت کا واقعہ مجھے محمد بن یحییٰ بن ابی طالب العزفی نے بتایا ہے جو ستبہ میں العزفیوں کا آخری سردار ہے اور حسین نے بھی مجھے بتایا جو اس کے چچا عبدالرحمٰن بن ابی طالب کا بیٹا ہے اور اسی طرح ثقہ آدمیوں نے مجھے ابراہیم سے بتایا جو ان دونوں کے چچا ابو حاتم کا بیٹا ہے یہ سب بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم العزفی کا ایک بھائی ابراہیم کے نام کا تھا جو اپنی جان پر بہت ظلم کرتا تھا اس نے ستبہ میں ایک آدمی کو قتل کر دیا اور اس کے بھائی ابوالقاسم نے حلف اٹھایا کہ وہ اس سے قصاص لے گا پس وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وفات کے بعد جب ابن سید الناس بجایہ سے بجایہ چلا گیا تو اس نے اسے بجایہ کا امیر مقرر کر دیا اور بجایہ حکومت کی سب سے بڑی عملداری تھی پس اس نے وہاں خوب طاقت حاصل کی پھر جب سلطان نے ابن سید الناس کی مصیبت میں اپنے خواص سے مشورہ کیا تو اُسے اس کے سپرد کیا پس اس نے اسے گرفتار کر کے خواص کی ایک جماعت کے ساتھ ریاض راس الطابیہ کے ایک کمرے میں بیڑیوں سے جکڑ دیا اور ابن سید الناس نے سلطان اور صاحب مرتبہ لوگوں سے استدعا کی پس جب یہ ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے اس پر حملہ کر کے اس کی مشکیں باندھ دیں اور اسے برج میں اس کے قید خانے میں کھینچ کر لے گئے جو اس جیسے لوگوں کو عذاب دینے کے لئے قصبہ میں تیار کیا گیا تھا اور ابن الحکیم نے اس کی آزمائش اور عذاب کی ذمہ داری لی' یہاں تک کہ یہ فوت ہو گیا اور سلطان نے اسے جنگ اور اس کے منصوبوں کی تدبیر پر مقرر کیا اور الحضرۃ کے پرے کا علاقہ اس کے سپرد کر دیا اور اموال کے دینے اور اوامر کی تحریر کا کام ابن عبدالعزیز کے سپرد کیا اور یہ حکومت کا بار اٹھانے میں اس کے برابر تھا مگر ابن عبدالحکیم نے جو کہ اسے جنگی تدابیر اور کتابت کی ریاست حاصل تھی تلوار کی قلم پر ترجیح دی پس اس نے اپنی سرداری سے قوت اور آسودگی حاصل کی۔ اس کے اور حکومت کے حالات ہم آئندہ بیان کریں گے۔

قفصہ کی فتح اور امیر ابوالعباس کی ولایت کے حالات: جب غربی سرحدوں اور الحضرۃ اور اس کے قرب و جوار کے علاقے کی تقسیم کی وجہ سے اہل جرید سے حکومت کا سایہ سمٹا تو ان کی حکومت مشائخ کے مشورہ سے چلنے لگی سوائے ان اوقات کے جب وہ خود مختاری کی آرزوئیں کرنے لگے جیسا کہ موحدین سے قبل ان کی حالت تھی پس عبدالمؤمن افریقہ آیا اور بنی الاند' قفصہ اور قسطیطہ پر اور ابن طاؤس توزر پر اور ابن مطروح طرابلس پر حکمران تھے اور سلطان ابوبکر اپنی مشتغل حکومت کے قیام کے بعد ان سے غافل ہو گیا اور اس کا حفصی دعوت کے ساتھ منفرد ہونا' آل یغمراسن بن زیان کے ساتھ جنگ کرنے اور ان کی فوجوں کو حمزہ بن عمر کے ساتھ اپنے اوطان پر چڑھائی کرانے کا باعث بن گیا یہاں تک کہ سلطان ابوالحسن نے ان کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خصوصی شہر امیر ابوالعباس کے عہد میں رہائش کے لئے ترجیح دی اور آسے ان کے درمیان اتارا اور اسے قسطیطہ اور اس کے نواح کی امارت دی اور اس کی حجابت پر ابوالقاسم بن عتو کو مقرر کیا جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا اور الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور اسی سال رمضان میں اس میں داخل ہو گیا۔

امیر ابوفارس عزوز اور ابوالبقاء خالد کی سوسہ پر حکمرانی کے حالات پھر مہدیہ کا ان کے ساتھ الحاق

جب سلطان نے اپنے حاجب ابن سید الناس کو برطرف کیا اور اس کے بیٹے امیر ابوزکریا کی حجابت محمد بن فرحون نے سنبھالی اور آل یغمراسن کو ان کے دشمن نے جو تکلیف پہنچائی اس نے اسے دردمند کر دیا تو اس نے اپنی حکومت کے حالات کی درستگی اور اپنی عملداریوں کی بنیادوں کو اچھے آدمیوں کے ذریعہ مضبوط کروانے کے لئے نظر دوڑائی تو اس نے سوسہ اور بلاد ساحلیہ پر اپنے دو بیٹوں عزوز اور خالد کو امیر مقرر کیا یہ دونوں حکومت میں حصہ دار تھے اور انہیں سوسہ میں اتارا اور ان کے ساتھ محمد بن طاہر کو بھی اتارا جو حکومت کا پروردہ اور اہل اندلس کے ان لوگوں میں شامل تھا جو مسافر بن کر یہاں آئے تھے اور ان کے اسلاف کی مرسیہ میں ریاست تھی جو قبائل کے حالات میں ایک مشہور ریاست ہے اور اس کا بھائی ابوالقاسم الحضرۃ میں صاحب الاشغال تھا پس وہ دونوں اسی حالت میں وہاں قیام پزیر رہے پھر محمد بن طاہر فوت ہو گیا تو سلطان نے محمد بن فرحون کو بجایہ سے بلایا اور اسے کہا کہ وہ جسے چاہے اپنی حجابت پر مقرر کر دے اور اس نے ابن فرحون کو ۶۳۵ھ میں ان دو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

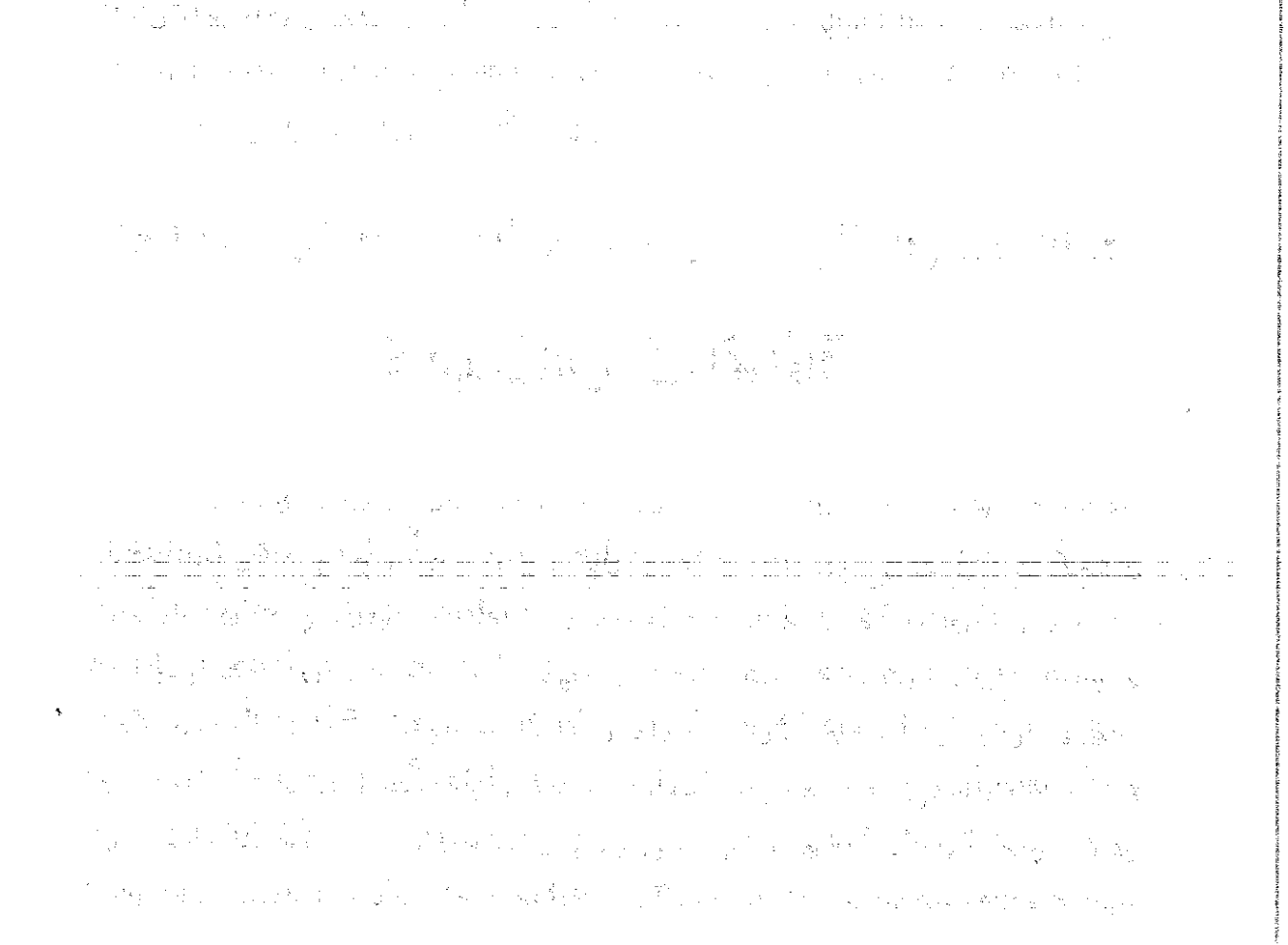

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی امارت اور اس کے بعد اس کے بیٹوں کی

امارت کے حالات

امیر ابوعبداللہ اپنے باپ کے بیٹوں میں اس کی عنایت اور پسندیدگی کے لئے مخلص تھا' اس نے اس پر پوری توجہ صرف کی اور اسے اپنی محبت کا مورد بنایا کیونکہ وہ اس میں امیر بننے کی علامات شواملاک دیکھتا تھا اور لوگ بھی اسے اس کا حقدار جانتے تھے ہوایوں کہ ابن عمر غربی سرحدوں' بجایہ اور قسنطیطہ پر خود مختار حاکم تھا اور زناتہ کے دشمنوں کو جو ان سرحدوں کا مطالبہ کرتے تھے ان سے دور رکھتا تھا جب ابن عمر ۶۱۹ھ میں فوت ہو گیا تو سلطان نے اپنی سرحدوں پر نظر ڈالی اور بجایہ پر اپنے بیٹے امیر ابوزکریا کو امیر مقرر کیا اور اس کی حجابت پر ابن القابون کو مقرر کیا اور اسے اس کے ساتھ دشمن کی مدافعت کے لئے بھیج دیا اور قسنطیطہ پر امیر ابوعبداللہ کو امیر مقرر کیا اور اس کے ساتھ احمد بن یاسین کو بھی بھیجا اور یہ سب ۶۲۰ھ میں تونس سے چلے اور ہر کوئی اپنی عملداری میں جا اُترا اور ظافر الکبیر غرب سے آیا تو سلطان نے اُسے قسنطیطہ میں اپنے بیٹے کا حاجب مقرر کر دیا اور اُسے وہاں اتارا یہاں تک کہ وہ ۶۲۷ھ میں تیمرزدکت میں فوت ہو گیا تو اس کی حجابت کے لئے ابوالقاسم بن عبدالعزیز الکاتب تونس سے آیا پس اس نے چالیس روز قیام کیا پھر الحضرۃ کی طرف واپس چلا گیا اور سلطان نے بجایہ کی حجابت کے ساتھ قسنطیطہ کی حجابت بھی ابن سید الناس کو دے دی اور اس نے وہاں اپنے غلام کو ہلال کو اپنا نائب بنا کر بھیج دیا جو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عربوں کے حالات حمزہ کی وفات پھر ان کے بیٹوں کی انصرہ پر چڑھائی اور شکست اور معزوز بن حمر کا قتل اور اس کے ساتھ ملتے جلتے واقعات

جب سلطان ابوالحسن تلمسان اور اس کی عملداریوں پر قابض ہو گیا اور آل زیان کی جڑ کٹ گئی اور زناتہ نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور لوگ اس کے جھنڈے تلے آ گئے اور قبائل نے اس کی اطاعت اختیار کر لی دل اس کے رُعب سے دھڑکنے لگے تو حمزہ بن عمر افریقی ممالک کے متعلق رغبت دلاتے ہوئے اس کے پاس گیا اور اس سے قبل دیدنہ نے بھی ابوتاشفین کے ساتھ اُسے ان ممالک کے بارے میں ترغیب دی تھی پس اس نے حمزہ کی سرکشی اور مستی سے مایوس ہو کر اسے روکا اور سلطان کی مخالفت پر توبیخ کی اور اس نے اس کے لئے دوبارہ اطاعت اختیار کرنے اور اس کی مرضی کے مطابق کام کرنے کے لئے سفارش کا طریق اختیار کیا پس حمزہ سلطان کے حلم اور اپنے ساتھی کی سفارش کو وسیلہ بنا کر سلطان کی طرف واپس آیا اور اُسے یقین دلایا کہ وہ اپنی استقامت سے عربوں کے دلوں سے اختلاف کے مواد کو اکھاڑ پھینکے گا پس سلطان نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور اُسے خیر خواہی اور خلوص نیت کی تلقین کی پس حمزہ بن عمر ہمیشہ ہی اپنی فوج کے سالار محمد بن الحکیم کے مشورے کو صحیح نیت سے مانتا رہا اور سلطان اس سے راضی رہا پس اس نے افریقہ اور اس کی عملداریوں پر غلبہ پا کر وہاں سے فساد کا قلع قمع کیا اور بدوؤں کے تمام اونٹوں کا صدقہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کے بیٹوں نے اس کی حکومت کو سنبھالا ان دنوں اس کا بڑا بیٹا عمر تھا اور انہیں یہ بدگمانی ہوگئی کہ حمزہ کا قتل حکومت کے ایما سے ہوا ہے پس وہ اکٹھے ہو گئے اور مشورے کرنے لگے اور انہوں نے اپنے ہمسروں اولاد مہلہل سے کمک طلب کی پس انہوں نے ان کے ساتھ جتھ بندی کی اور ابن الحکیم نے سلطان کی زناتہ افواج کے ساتھ حملہ کیا تو انہوں نے اسے شکست دی اور ان کے بہت سے سردار مارے گئے اور وہ المھدیۃ کی طرف واپس آ گیا اور وہاں اس کی تلاش کی گئی اور انہوں نے اس کا تعاقب کیا پس وہ اس کے میدان میں اترا اور انہوں نے سات روز تک فوجوں سے جنگ کی پھر ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور طالب بن مہلہل نے سلطان کی اطاعت اختیار کر لی اور وہ بھاگ گئے اور سلطان ماہ جمادی میں اپنی فوجوں اور ھوارہ عربوں کے دستوں کے ساتھ نکلا اور اس نے قیروان کے نواح میں رقادہ کے مقام پر ان پر حملہ کر دیا اور رمضان کے آخر میں المھدیۃ کی طرف واپس آ گیا اور یہ شکست کھا کر بیابان کی طرف چلے گئے اور اپنے راستے میں قفصہ میں امیر ابوالعباس کے پاس سے گزرے اور اُسے ان کے باپ کی مخالفت میں رغبت دلانے گئے اور یہ کہ وہ اس سے المھدیۃ پر حملہ کروا دیں پس اس نے انہیں اس بارے میں مہلت دی یہاں تک کہ اس نے حمزہ کے وزیر المعز بن مطاع پر کامیابی حاصل کر لی جو نفاق اور جھوٹ کا سرغنہ تھا پس اس نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا اور اس کے سر کو المھدیۃ کی طرف بھیج دیا۔ جہاں اُسے نصب کر دیا گیا اور اس بات کی وجہ سے اُسے سلطان کے ہاں اچھا مقام حاصل ہو گیا اور اس کے بعد وہ المھدیۃ گیا اور ایک محفل میں جس میں بڑے بڑے سردار اور حکومت کے کارکنان جمع تھے اس کی بیعت کر لی اور یہ ایک بڑے اجتماع کا دن تھا جس میں سب کے سامنے عہد کو پڑھا گیا اور وہ سلطان کے داعی بن کر وہاں سے نکلے اور اس کے بعد بنو حمزہ نے دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور اس پر قائم رہے یہاں تک کہ ان کا وہ حال ہوا جسے ہم بیان کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶۱۳ھ میں اشغال کا حاکم مقرر کیا اور یہ وہاں ٹھہرا رہا اور ابن قالون کی خدمت سے متعلق ہو گیا اور اس نے اسے اشغال تونس پر عامل مقرر کر دیا پھر اس نے ابن قالون کے معتلق المرزدار بن عبدالعزیز کے ساتھ چغلی کھائی اور ابن قانون ۶۲۱ھ میں بھاگ گیا اور المرزداد بن عبدالعزیز نے حجابت سنبھالی اور ابوالقاسم بن عبدالعزیز اس کا معاون تھا کیونکہ یہ حجابت کے آداب میں کمزور تھا اور جب ابن عبدالعزیز المرزدار فوت ہو گیا تو ابوالقاسم بن عبدالعزیز رسوم حجابت ادا کرتا رہا یہاں تک کہ بجایہ سے ابن سید الناس آ گیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نے حجابت کا عہدہ سنبھال لیا اور اس ابن عبدالعزیز کے مقام سے برافروختہ ہو گیا اور اسے الحضرۃ سے نکال دیا اور الحامہ کے مضافات کا والی بنا دیا۔ پھر جب عبدالواحد اللحیانی نے قابس کی جہات میں ظہور کیا تو یہ وہاں سے آ گیا اور جب سلطان نے تیمرزوکت کی طرف چڑھائی کی تو یہ اس کے ساتھ مل گیا اور سلطان کے خواص میں شامل ہو گیا یہاں تک کہ اس نے ابن سید الناس کو برطرف کر دیا اور جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے اس نے الحضرۃ میں حجابت کو سنبھال لیا اور ۶۴۴ھ کے آغاز میں فوت ہو گیا۔ پس سلطان نے شیخ الموحدین ابومحمد بن عبداللہ بن تافراکین کو اپنی حجابت پر مقرر کیا اور یہ بنو تافراکین موحدین کے ان گھرانوں میں سے تھے جو تخیلال اور ایت الخمیس میں رہتے تھے اور عبدالمومن نے ان کے بڑے سردار عمر بن تافراکین کو قابس کا والی مقرر کیا۔ یہ پہلا شہر تھا جس پر موحدین نے ۵۴۰ھ میں قبضہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے مراکش کو فتح کر لیا اور عبدالمومن اپنی غیر حاضری کے ایام میں اسے مراکش پر امارت اور نماز میں اپنا نائب مقرر کیا کرتا تھا اور جب ۵۵۱ھ میں امام مہدی کے بھائی ادامغر کے بیٹوں عبدالعزیز اور عیسیٰ نے مراکش پر حملہ کیا تو وہ ان کے پہلے حملہ کے دوران وہاں موجود نہ تھا اور جب عمر بن تافراکین کو نماز کے لئے بلایا گیا تو انہوں نے اسے روک کر قتل کر دیا اور صبح نے انہیں رسوا کر دیا تو عوام نے انہیں قتل کر دیا۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہوگئے اور بیماریوں کا حاکمہ ہو گیا اور ابو ہلال کے قتل ہو جانے کے بعد سلطان [illegible]
اُس نے وہاں خوب قوت حاصل کی اور جب وہ والی بنا تو ابن عمارہ نے دعویٰ کیا کہ اس نے اسے عربوں کے مغلوب کرنے اور ان کی عداوت کو روکنے کے لئے موحدین کو فوج میں بھیجا تھا اور اس نے اُن میں حسب منشاء قتلام کیا اور وہ ہمیشہ ہی امارت اور بڑائی میں معروف رہا یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کے بھائی عبدالعزیز کے بیٹے احمد' محمد اور عمر اس کے پیچھے پیچھے مغرب سے آ گئے اور الحضرۃ میں اچھی جگہ اترے اور جاہ ونعمت سے سرفراز ہوئے اور احمد ان میں سے بڑا تھا اور سلطان ابوحفص نے اسے قفصہ اور پھر مہدیہ کا والی مقرر کیا پھر اس نے ولایت سے استعفیٰ دے دیا تو اس کا استعفیٰ قبول کر لیا گیا اور سلطان ابو عصیدہ جب الحضرۃ سے باہر جاتا تو اُسے اپنا نائب مقرر کرتا یہاں تک کہ وہ آٹھویں صدی کے شروع میں تیسرے سال فوت ہو گیا اور اس کے دونوں بیٹے ابو محمد عبداللہ اور ابوالعباس احمد حکومت نے حکومت کے زیر سایہ پرورش پائی اور ان میں سے عبداللہ نے ابو یعقوب بن رزوتین کی بیٹی سے رشتہ کیا تو اس نے اس کے ساتھ اس کا عقد کر دیا اور اس کے بعد اس کا بھائی احمد بن ابی محمد بن یعمور کی بیٹی سے رشتہ کیا تو اس نے اس کے ساتھ اس کا عقد کر دیا اور ابوفربہ بن اللحیانی نے ابو محمد عبداللہ کو چن لیا اور اس کی صحبت کو ترجیح دی اور وہ ہمیشہ اس کی صحبت میں رہا یہاں تک کہ مصوح کی جنگ ہوئی اور اس نے بہت سے موحدین کو گرفتار کر لیا جن میں یہ بھی شامل تھا اور سلطان ابوبکر نے اس پر احسان کیا اور یہ اس کی عنایت سے بلند مراتب حاصل کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے شیخ ابی محمد بن القاسم کے بعد اسے ۶۴۲ھ میں موحدین کا شیخ بنا دیا اور اُسے اپنے بیٹے امیر ابوزکریا والی بجایہ کے ساتھ مغرب کے بادشاہ کے پاس بنی عبدالواد کے خلاف دادخواہی کے لئے بھیجا پس وہ سلطان کی خدمت میں اترا اور اپنی سفارت پیش کی اور اس کے بعد انبار کی طرف چلا گیا اور وہ اپنی زندگی کے باقی ماندہ ایام میں بھی مغرب کے بادشاہ کی طرف سفارت کے لئے مختص رہا اور حاجب ابن سید الناس اس کے مقام سے جلتا تھا اور اس نے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یونکہ ان کے درمیان جنگ کی اور ابن ادیم قاصیہ پر قبضہ کرنے کے سلسلہ میں الحضرۃ سے غائب تھا اور اس نے جبل اور اس سے جنگ کی اور اس میں گھس گیا اور اس کا خراج حاصل کیا اور الزاب کے علاقے میں چلا گیا اور اس کے عامل یوسف بن منصور سے اس کا خراج لیا اور ریغہ کی طرف بڑھا اور تغرت سے جنگ کی اور اس میں گھس گیا اور فوج کے ہاتھ ان کی کمائی اور گھوڑوں سے بھر گئے اور اسے ابن عبدالعزیز کی وفات اور ابومحمد بن تافراکین کے حاجب بننے کی خبر ملی تو اس نے اس بات کو بُرا خیال کیا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ سلطان اس کی ولایت کے بارے میں اس سے عدول نہیں کرے گا اور وہ اس کے لئے اپنے کاتب ابوالقاسم دازاروپری کو تیار کر رہا تھا کیونکہ اس سے قبل ابن عبدالعزیز اس پر ترجیح دیتے ہوئے امتیاز نہیں کیا تھا پس جو کچھ ہوا اس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا پس اس نے بہت اندیشہ کیا اور اپنے اصحاب کو اکٹھا کیا اور بسرعت تمام الحضرۃ کی طرف چل دیا اور سلطان نے ابومحمد بن تافراکین سے اس کی مصیبت کے متعلق مشورہ کیا اور خواص کو اس کی گرفتاری کے لئے تیار کیا اور یہ نصف ربیع ۴۴۷ھ کو الحضرۃ آیا اور سلطان نے اس کے لئے ایک بڑا جلسہ کیا اور اس نے اپنے تحائف جو چوپاؤں اور غلاموں وغیرہ پر مشتمل تھے پیش کئے جب جلسہ اختتام پذیر ہوا اور سلطان کے وزراء نے اس کی مشایعت کی اور وہ اپنے دروازے پر پہنچ گیا تو اس نے خواص کو اشارہ کیا تو انہوں نے اُسے پکڑ لیا اور اٹھا کر قید خانے میں لے گئے اور اس سے اموال حاصل کرنے کے لئے اسے بہت عذاب دیئے پس اس نے اموال کو وہاں سے نکالا جہاں اس نے انہیں چھپایا ہوا تھا اور بادشاہ کے خزانے میں اس سے چار لاکھ کا خالص سونا اور اتنی ہی قیمت کے جواہرات جمع ہوئے اور اس کے مال کا صفایا ہو گیا اور جب اس کا مال ختم ہو گیا تو اسی سال رجب میں قید خانے میں اس کا گلا گھونٹ دیا گیا اور وہ زمانے کے لئے عبرت بن گیا اور اس نے ان کے بیٹوں کو ان کی ماں کے ساتھ مشرق کی طرف جلاوطن کر دیا اور ان میں سے کچھ غربت ہی میں ہلاک ہو گئے اور وہ ان کے اصاغر کو کچھ دنوں کے بعد غلام بنا کر الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور اس نے اپنے حاجب ابوالقاسم بن عتو کو نفطہ کی طرف بھیجا تا کہ وہ وہاں کے رؤساء بنی مدافع کی اطاعت کی آزمائش کرے جو بنی خلف کے نام سے مشہور تھے اور وہ چار بھائی جو حکومت کی غفلت کے باعث نفطہ کے خود مختار رئیس بن گئے تھے پس اس نے انہیں بُرے عذاب دیئے اور وہ ان قلعوں میں پناہ گزیں ہو گئے جن کے متعلق ان کا خیال تھا کہ وہ ان کو روک دیں گے اور رعایا نے ان سے بیزاری کا اظہار کر دیا تو وہ ششدر رہ گئے اور انہوں نے سلطان کا حاکم ماننے کے متعلق دریافت کیا تو انہیں عبرت کے لئے قتل کر کے کھجور کے تنوں پر صلیب دے دیا گیا اور جنگ سے قبل ان کا چھوٹا بھائی علی تلوار سے بچ گیا کیونکہ وہ فوج کی طرف چلا آیا تھا اور اُسے موت سے پناہ دے دی گئی تھی پس امیر ابوالعباس نے نفطہ شہر کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا اور اس کے باپ نے از سر نو اس کی بیعت لی اور بہت سے نفزاوہ کو قابو کر لیا اور جب نفطہ اور نفزاوہ کی تفتیش ہوئی تو اس کا خیال توزر کے بادشاہ کی طرف گیا جو اختلاف وانشقاق کی جڑ تھا اور محمد بن بہلول اس کے بُرے حال سے ڈر گیا اور وہ اپنے دل کی بات کے متعلق ساتھی تلاش کرنے کے لئے قائد الدولۃ محمد بن الحکیم کے پاس گیا تو وہ اس سے الگ ہو گیا یہاں تک کہ دونوں کی وفات ایک ہی سال میں ہو گئی اور توزر کے حالات خراب ہو گئے اس کے بیٹے اور بھائی ایک دوسرے پر حملہ کرنے لگے اور انہوں نے ایک دوسرے کو قتل کر دیا اور اس کا بھائی ابوبکر القصرۃ میں قید تھا جسے سلطان نے اطاعت اور خراج کے پختہ عہد لینے کے بعد رہا کر دیا اور اس نے توزر جا کر اس پر قبضہ کر لیا اور امیر ابوالعباس حاکم قفصہ و بلاد مقطیلہ نے اس سے معہودہ اطاعت کا مطالبہ کیا تو اس نے اپنی دلی خود مختاری کے متعلق اس سے جھگڑا کیا اور توزر اس کی امارت کے سینے میں چوڑی ہڈی بن کر اٹک گیا پس اس نے اس کے باپ سلطان ابوبکر کو مخاطب کیا اور اسے اس کے خلاف اکسایا تو اس نے ۷۶۵ھ میں اس سے جنگ کی تو وہ بھاگ کر قفصہ چلا گیا اور اس کی اطلاع وہاں کے رئیس ابوبکر بن بہلول کو پہنچی تو وہ حیران رہ گیا اور اس کے مددگار اسے چھوڑ گئے اور اس نے اعلانیہ سلطان کی اطاعت اور ملاقات کی پس اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور وہ قابل میں ٹھہرا رہا تو اس زیان کے بادشاہ کے جانے کے وقت اسے سلطان کے ساتھ اپنے معاملے کے حسن سلوک کرنا تو اس نے گناہوں سے دست کش ہوتے ہوئے اپنے بھائی احمد بن مکی کو سلطان ابوبکر کے پاس سفارشی بنا کر بھیجا تو اس نے اس کی سفارش کی اور سلطان نے اُسے دوبارہ اس کی ریاست دے دی اور وہ اطاعت پر قائم ہو گیا اور فتنہ اور سرکشی کے طریقوں سے الگ ہو گیا اور احمد بن مکی کے پاس بڑا مال اور سامان تھا اور اس کا دل ریاست اور شرف کا بہت دلدادہ تھا اور وہ بہت اچھے اشعار بھی کہتا تھا اور اس کا خط مشرقی طرز کا تھا جو نہایت عمدہ تھا ان سب باتوں کی وجہ سے امیر ابوالعباس کے دل کا میلان اس کی طرف تھا اور وہ اس کے گزشتہ آثار کے باعث اس کی مخالفت کو شبہ کی نظر سے دیکھتا تھا اور امیر ابوالعباس ہمیشہ ہی اس کی فریب دہی کے لئے چکر لگاتا رہا یہاں تک کہ اسے اپنی ماں کی مجلس میں لے آیا جو مولانا سلطان کی بہن تھی اور حج سے واپس آ رہی تھی پس اس نے اس کے دلی شکوک کو دور کیا اور اس سے دوستی کا پختہ عہد کیا اور اُسے اپنے لئے چن لیا پس وہ اس کی امارت میں قابل رشک مقام پر آ گیا اور سلطان نے اسے جزیرہ جربہ کا امیر مقرر کر دیا اور اسے اس کی عملداری میں شامل کر دیا اور مخلوف بن الکماد کو برطرف کر دیا جس نے اسے ۶۸۸ھ میں فتح کیا تھا۔ پس احمد بن مکی وہاں آیا اور اس کا بھائی عبدالملک قابس کا خود مختار حاکم بن گیا اور وہ دونوں اسی حالت میں رہے اور انہوں نے ابوالعباس کی امارت جو جربہ کے مضافات کا حاکم تھا اپنے عزائم کو نمایاں کیا اور وہ اسی حالت میں رہے ان سب کا تذکرہ ہم آئندہ کریں گے ان شاء اللہ۔

وزیر ابوالعباس بن تافراکین کی وفات کے حالات: سلطان ابوبکر نے قائد بن الحکیم کی مصیبت کے وقت اپنی حجابت پر شیخ الموحدین ابومحمد بن تافراکین کو مقرر کیا اور اپنے دروازے کے اندر کے تمام معاملات بھی اس کے سپرد کر دیئے اور وزارت پر اس کے بھائی ابوالعباس احمد کو مقرر کیا اور ابومحمد حجابت کے عہدے کی وجہ سے دروازہ نشین تھا پس اس نے فوجوں کو جنگ کی طرف بھیج دیا اور الضاحیہ کی امارت اپنے بھائی ابوالعباس کو دے دی اور اس نے اس کام کو سنبھال لیا اور بنو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بجایہ کے حاکم امیر ابوزکریّا کی وفات اور اس کے بعد اس کے بھائی امیر ابوحفص کے خلاف اہل بجایہ کی بغاوت اور اس کے بیٹے امیر ابوعبداللہ کی ولایت کے حالات

جب حاجب بن عمر فوت ہوگیا تو سلطان ابوبکر نے اپنے بڑے بیٹے امیر ابوزکریا کو بجایہ کا امیر مقرر کر دیا اور اسے اپنے حاجب محمد بن قانون کے ساتھ بجایہ روانہ کر دیا اور اس کے امور کو اس کی نگرانی میں رکھا پھر قالون' تونس کی طرف لوٹ آیا تو اس نے اس کے ساتھ ابن سید الناس کو اتارا پس جب سید الناس الحضرۃ کی حجابت پر مستقل ہوگیا تو اس نے اپنی حجابت پر ابوعبداللہ بن فرمون کو مقرر کیا پھر جب اس نے ابن سید الناس اور ابن فرمون کو گرفتار کیا تو امیر ابوزکریا اپنی حکومت میں خود مختار ہوگیا پس سلطان نے اسے بجایہ کی حکومت سپرد کر دی اور اس نے اس کے پاس اپنے باپ امیر ابوزکریا الاوسط کے غلام ظافر السنان کو اس کی فوجوں کا سالار اور کاتب ابواسحاق بن علاق کو اس کا حاجب بنا کر بھیجا پس وہ دونوں مدت تک اس کے دروازے پر کھڑے رہے پھر اس نے انہیں الحضرۃ کی طرف بھیج دیا اور اس نے اس کی حجابت کے لئے ابوالعباس احمد بن زکریا الرندی کو پیش کیا جس کا باپ العل میں سے تھا اور وہ العلات کے صوفیا کے مذہب کی طرف منسوب ہوتا تھا اور عبدالحق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور اسے اس کی حجابت پر مقرر کر دیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اس کے بعد اس علاقہ میں ابن القشاش والی بنا پھر اس نے اسے معزول کر دیا اور ابوالقاسم بن علناس کو والی مقرر کیا جو کاتبوں کے طبقہ میں سے تھا اور اس نے اس امیر کے گھر سے تعلق پیدا کر لیا اور اس کی نسل میں ترقی کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے اسے حجابت کا کام دے دیا اور پھر اسے معزول کر دیا اور یحییٰ بن محمد المنت الحضرمی کو حاجب مقرر کیا اس کا چچا اور باپ اندلس کے مسافروں کے ساتھ آئے تھے اور قاری تھے اور اہل بجایہ نے اس کے چچا ابوالحسن سے علم قرأت سیکھا تھا اور وہ شاہی مسجد کا خطیب تھا اور اس نے اپنے بھتیجے کی پرورش کی اور اُسے کچہری میں کام پر لگا دیا اور وہ ریاست کا بہت طلبگار تھا اور اس نے ابوزکریا کے غلام کی چہیتی لونڈی ام الحکم سے رابطہ استوار کیا اور وہ اس کی خواہشات پر غالب آ گئی پس اس نے ابن المنت کو حجابت کے کام کے لئے لکھا اور اس نے اُسے وہاں کام پر لگا لیا پس اس نے سلطان کے سفر کی ضروریات اور مقامات کے احوال کو درست کیا اور اس کے لئے فوجیں تیار کیں اور اس کی عملداریوں میں گھوما اور یہ امیر ربیع الاوّل ۷۴۷ھ میں ایک مزمن مرض کی وجہ سے ایک سفر میں فوت ہو گیا اور یہ تاکرارت میں جو بجایہ کے مضافات میں سے ہے اس کی حجابت پر مقرر تھا اور اس کا بیٹا امیر ابوعبداللہ اس کے غلام فارح بن معلوجی بن سید الناس کی گود میں تھا پس انہوں نے اسے امارت کے لئے آتے پایا پس وہ اپنے غلام کے ساتھ خلیفہ کے حکم کا انتظار کرنے لگا اور اس کے پہلے حاجب ابوالقاسم بن علناس نے الحضرۃ جانے میں جلدی کی اور خلیفہ تک بات پہنچائی تو اس نے بجایہ پر اپنے بیٹے ابوحفص کو والی مقرر کر دیا جو الحضرۃ میں اس کے ساتھ تھا پس وہ بجایہ پہنچا اور لوگوں کی غفلت کے وقت اس میں داخل ہو گیا اور خواص میں سے کمینے آدمیوں نے اسے تلوار کی دھار پر رکھ لیا پس وہ لوگوں کے حملے سے ڈر گیا اور انہوں نے بھی مشورہ کیا پھر ایک گھبراہٹ والے دن تمام لوگوں نے آنے والے امیر پر حملہ کرنے میں مدد کی پس انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مولانا سلطان ابوبکر کی وفات اور اس کے بیٹے امیر ابوحفص کی امارت کے حالات

ابھی لوگ ہر طرح کے امن و امان' عدل و انصاف اور آسودگی اور عزت کے سایہ میں پڑے تھے کہ بروز بدھ ۷۴۰ھ کو آدھی رات کے وقت تونس میں سلطان ابوبکر کے مرنے کی خبر آ گئی پس لوگ اپنے بستروں سے اٹھ کر قصر امارت کی طرف ایک دوسرے سے موت کی خبر پوچھتے اور سنتے ہوئے چل پڑے اور ساری رات مدہوش آدمیوں کی طرح پھرتے رہے حالانکہ وہ مدہوش نہ تھے اور امیر ابوحفص جلدی سے گھر سے اٹھ کر محل کی طرف آیا اور اس پر قبضہ کر کے اس کے دروازوں پر قبضہ کر لیا اور ابومحمد بن تافراکین حاجب کو اس کے گھر سے بلایا نیز موحدین کے مشائخ' غلاموں اور فوج کے آدمیوں کو بھی بلایا اور حاجب نے ان سے امیر ابوحفص کی بیعت لی پھر دوسرے دن اس نے حکومت کی طرف سے ایک عظیم جلاس منعقد کیا جسے ابومحمد نے قوانین کا ماہر ہونے کے باعث اچھی طرح ترتیب دیا تھا اس کے بعد اجلاس ختم ہو گیا اور اس کی بیعت ہو گئی اور اس کی خلافت مضبوط ہو گئی اور امیر خالد بن مولانا سلطان الحضرۃ میں مقیم تھا جب اس نے وفات کی خبر سنی تو اسی رات بھاگ گیا اور اسے مندیل بن کعوب کے لڑکوں نے گرفتار کر لیا اور اسے الحضرۃ واپس لا کر قید کر دیا اور اس کے باپ محمد بن تافراکین نے پہلے کی طرح حجابت کا کام سنبھال لیا یہاں تک کہ سلطان کے خواص نے اس کے متعلق بہت چغلیاں کرنی شروع کر دیں اور اسے اس کے خلاف بھڑکاتے رہے اور اس کے حسد کا ذکر کرتے رہے نیز اس کے باپ کے عہد میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں بیان کر چکے ہیں پس جب اُسے اپنے باپ کی وفات اور اپنے بھائی کی بیعت کی اطلاع ملی تو اسے القصرۃ کے باشندوں پر عہد شکنی کرنے کی وجہ سے بہت غصہ آیا اور اس نے عربوں کو اپنی حکومت کی مدد کے لئے بلایا تو انہوں نے اس کی پکار کا جواب دیا اور وہ سب کے سب اس کے بھائی کی اطاعت کو چھوڑ کر اس کی اطاعت میں آ گئے کیونکہ وہ عرب ارباب حکومت اور دوسرے لوگوں پر اپنی تلوار کی دھار تیز رکھتا اور انہیں مارتا تھا اور اس نے القصرۃ پر چڑھائی کی اور اس کے بھائی ابو فارس نے جو سوسہ کا حکمران تھا قیروان میں اس سے جنگ کی تو اس نے اطاعت اختیار کر لی اور اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور سلطان ابو حفص عمر نے اپنی فوج کو اکٹھا کیا اور کمزوریوں کو دور کیا اور شعبان کو تونس سے کوچ کر گیا اور اس کا حاجب ابو محمد بن تافراکین اس سے اپنی موت سے ڈر گیا اور بچاؤ کی تدابیر کرنے لگا اور جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو حاجب ایک کام کے لئے تونس واپس آ گیا اور رات کو سوار ہو کر مغرب کی طرف چلا گیا اور سلطان کو اس کے بھاگ جانے کی اطلاع ملی تو وہ بھی بھاگ گیا اور اس کے میدان کارزار میں کھلبلی مچ گئی اور اس نے اپنے بھائی ابو البقاء کو اپنی قید سے رہا کر دیا پھر اپنی حکومت کی ساتویں رات کو اپنے محل میں داخل ہوا اور آٹھویں دن امیر ابو حفص نے اس پر حملہ کر دیا پس شہر نے اس پر چڑھائی کر دی کیونکہ عوام کے دلوں میں اس کے متعلق کینہ تھا کیونکہ وہ ان کی عورتوں کو لے آیا تھا اور جوانی کے جنون میں رات کو ان کے گھروں میں چلا جاتا تھا مچانوں میں اپنی لذات کو پورا کرتا تھا اور اس نے اپنے بھائی امیر ابو العباس پر حملہ کر دیا اور نہایت سرعت کے ساتھ اس کے سر کو نیزے پر چڑھا دیا اور اس کے جسم کو فوج نے روند ڈالا اور وہ عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے نشان بن گیا اور شہر میں جو عام عرب سردار اور ان کے جوان تھے وہ بھڑک اٹھے اور اس کی گھبراہٹ میں جن لوگوں کے لئے قتل ہونا مقدر تھا وہ قتل ہو گئے اور بہت سے لوگوں کو کھینچ کر سلطان کے پاس لے جایا گیا تو اس نے انہیں قید کر دیا اور ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہاں علم پڑھا اسے سنایا یہی وجہ ہے کہ وہ اس کے ساتھ بڑی عنایت کرتا تھا اور جب اس نے مستقل حکومت قائم کر لی تو وہ اس کا مستقل مشیر تھا اور اس کا حال اسی طرح رہا یہاں تک کہ وہ کیفیت ہوئی جس کا ذکر ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

افریقہ پر سلطان ابوالحسن کے غالب آنے اور امیر ابوحفص کے وفات پانے اور اس کے بیٹوں کے بجایہ اور قسنطنطنیہ سے مغرب کی طرف جانے اور اس کے درمیان ہونے والے واقعات کے حالات

سلطان ابوالحسن نے سب سے پہلے تلمسان پر قبضہ کیا تھا اور اس سے قبل بھی وہ افریقہ پر قبضہ کرنے کے متعلق سوچا کرتا تھا اور سلطان ابوبکر کے متعلق گردش روزگار کا منتظر رہا کرتا تھا اور اس کے ارتقا کے بارے میں پوشیدہ طور پر حسد کرتا تھا پس جب اس کی وفات کے بعد اس کا حاجب محمد بن تافراکین اسے ملا تو اس نے اسے افریقہ کی سلطنت کے متعلق رغبت دلائی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

العابد اور الحامہ کا امیر ابن ابی عنان اور نفطہ کا امیر ابن الخلف ایک وفد میں اس کے پاس آئے اور بوھران میں اُسے ملے اور رغبت اور خوف سے اس کی بیعت کی اور امیر طرابلس ابن ثابت کی بیعت بھی اس کے سامنے پیش کی اور وہی آدمی ان سے پیچھے رہ گیا جس کا گھر دور تھا پھر ان کے بعد الزاب کا امیر یوسف بن منصور بن مزنی بھی آیا اور اس کے ساتھ زواودہ کے موحدین کے مشائخ بھی تھے اور ان کا سردار یعقوب بن علی بھی تھا پس بجایہ کے مضافات سے جو بنو حسن اسے ملے تو اس نے ان کی خوب عزت افزائی کی اور انہیں نہایت قیمتی عطیات وانعامات دیئے اور ان میں سے ہر ایک کو اس کے شہر اور عملداری پر امیر مقرر کر دیا اور اہل جزائر کے ساتھ خراج کے لئے والی بھیجے کہ وہ مسعود بن پرسادی کی جو طبقہ وزراء میں سے تھا نگرانی کریں اور وہ تیزی کے ساتھ بجایہ کی طرف چلا گیا پس جب اس کی فوجیں بجایہ کے قریب آئیں تو وہاں کے باشندوں نے نہایت اچھے رنگ میں اپنا تحفظ کیا پھر جھکاؤ اختیار کر لیا اور بجایہ کے امیر ابوعبداللہ محمد بن الامیر نے باہر نکل کر اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے اسے اس کے بھائیوں سمیت مغرب کی طرف بھیج دیا اور اسے ندرومہ شہر میں اتارا اور اسے ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس کے ٹیکس سے حصہ دیا اور اس نے ٹیکس کی وصولی کے لئے اپنے عمال اور خلفاء کو بھیجا اور خود قسطیطہ کی طرف چلا گیا۔ پس امیر ابوعبداللہ کے بیٹے اس کی پیشوائی کو نکلے جن کے آگے آگے ان کا بڑا بھائی ابوزید تھا اور وہ ان کے پاس آیا اور انہیں مغرب کی طرف بھیج دیا اور انہیں وجدہ شہر میں اتارا اور وہاں کا ٹیکس انہیں دیا اور اس نے اپنے عمال اور خلفاء کو قسطیطہ میں اتارا اور قرابتدار جہاں پر قید تھے وہاں سے انہیں رہا کر دیا اور ان رہا ہونے والوں میں ابوعبداللہ محمد' سلطان ابوبکر کا بھائی اور اس کے بیٹے اور محمد بن امیر خالد اور اس کے بھائی اور اس کے بیٹے بھی شامل تھے اور اس نے ان کو اپنے مددگاروں میں شامل کر کے الحضرۃ سے مغرب کی طرف بھیج دیا اور وہاں پر اس کے پاس بنو حمزہ بن عمر اور ان کی کعوب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پس ابن ملی نے ان کو سلطان کے پاس بیج دیا اس نے ابن عتو، صخر بن موسیٰ اور علی بن منصور کے ہاتھ پاؤں مخالف اطراف سے کاٹ دیئے اور باقی آدمیوں کو قید کرلیا اور فوجیں تونس کی طرف بڑھ گئیں۔ پھر ان کے پیچھے پیچھے سلطان آیا اور اسی سال جمادی الآخرہ کے مہینے میں بڑے تزک واحتشام کے ساتھ الحضرۃ میں داخل ہوا اور آوازیں ماند پڑ گئیں اور لوگ پُرسکون ہو گئے اور مفسد پردازوں کے ہاتھ رک گئے اور بونہ کی ازیال کے سوا موحدین کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا کیونکہ اس نے وہاں پر مولا فضل بن مولنا ابی بکر کو اس کی دامادی کے مقام کی وجہ سے اور اپنے باپ کی وفات پر اس کے پاس حاضر ہونے کی وجہ سے امیر مقرر کیا تھا پھر سلطان قیروان کی طرف اور پھر سوسہ اور مہدیہ کی طرف کوچ کر گیا اور وہاں کے آثار کا طواف کیا اور شیعہ اور ضہاجہ کے ملوک کے آثار اور عمارات پر کھڑا ہوا اور قبور کی زیارت سے برکت حاصل کی جن کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ صحابہ، تابعین اور اولیاء کی قبور ہیں اور تونس کی طرف لوٹ آیا اور آخر شعبان میں اس میں داخل ہو گیا۔

بونہ پر امیر ابوالعباس فضل کی امارت اور اس کے آغاز وانجام کے حالات

سلطان ابوالحسن نے، سلطان ابوبکر کی وفات سے قبل اس کی ایک بیٹی سے رشتہ کیا تھا اور اس نے اس سلسلہ میں عریف بن یحییٰ کو جو زغبہ میں سے بنی سوید کا سردار اور اس کا مشیر اور خاص راز دار تھا۔ ارباب حکومت کے ایک وفد کے ساتھ جو طبقہ فقہاء کتاب اور موالی سے تعلق رکھتا تھا اس کے پاس بھیجا اور ان میں اس کی مجلس کے مفتی ابوعبداللہ السطی اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابوالحسن کے ساتھ ان کے جنگ کرنے اور اس کے ساتھ ہونے والے سب واقعات کے حالات

جب سلطان ابوالحسن کے لئے افریقہ کی حکومت منظم ہوگئی تو عربوں نے اپنے بادشاہوں کو شہر بطور جاگیر دینے اور ان پر ٹیکس لگانے پر افسوس کا اظہار کیا پس غم وغصہ کی وجہ سے انہوں نے اپنے سر جھکا لئے اور اس کے غلبہ کے سامنے عجز اختیار کر لیا اور گردشِ روزگار کا انتظار کرنے لگے اور بعض اوقات کچھ بدؤ اطراف پر غارت گری بھی کرتے جنہیں سلطان ان کے بڑوں کی حرکت شمار کرتا اور بعض اوقات انہوں نے تونس کے مضافات پر بھی غارت گری کی اور چراگاہوں سے اونٹ ہانک کر لے گئے اور اس کے اور ان کے درمیان فضا تاریک ہوگئی اور وہ اس کی قتل و غارت گری کرنے والی فوج سے ڈر گئے اور اس کی جنگ کی توقع کرنے لگے اور انگور کے موسم میں ان کے جوانوں میں سے خالد بن حمزہ اور اس کا بھائی احمد جو بنو کعب میں سے تھا اور خلیفہ بن عبداللہ جو بنی مسکین میں سے تھا اور خلیفہ بن بوزید جو حکیم کے جوانوں میں سے تھا اس کے پاس گئے اور ان کے بُرے افعال کی وجہ سے ان کے خیالات سلطان کے بارے میں بگڑ گئے پس انہوں نے سلطان کے خلاف بغاوت کرنے میں عبدالواحد بن اللحیانی کو بھی شامل کر لیا اور عبدالواحد کا واقعہ یہ ہے کہ وہ ۷۳۲ھ میں تونس سے فرار ہونے کے بعد ابوتاشفین کے پاس چلا گیا اور وہاں عزت واحترام کے ساتھ مقیم رہا اور جب سلطان ابوالحسن نے تلمسان کا محاصرہ کیا اور اس کا محاصرہ شدت اختیار کر گیا تو عبدالواحد نے ابوتاشفین سے پوچھا کہ وہ خروج کے لئے اس سے علیحدہ ہونا چاہتا ہے پس اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لگے اور ان کی اور خون بہانے لگے اور سلطان کی جنگ اور خوف کے دامن گیر ہونے پر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور موحدین کے اعیاص سے امارت کے لئے آدمی تلاش کرنے لگے اور احمد بن دبوس جو مراکش میں بنی عبدالمؤمن کا آخری خلیفہ تھا تو زر میں موجود تھا اور ہم جہات طرابلس میں اس کے خروج اور سلطان ابوعصیدہ کے عہد میں عربوں کے ساتھ اس کے تونس پر حملہ کرنے کے حالات بیان کر چکے ہیں پھر وہ منتشر ہو گئے اور عثمان قابس اور طرابلس کی جہات میں باقی رہ گیا یہاں تک کہ جزیرہ جربہ میں فوت ہو گیا اور اس کے باپ عبدالسلام کے بیٹے کچھ وقت کے بعد الحضرۃ میں مقیم ہو گئے اور انہیں سلطان ابوبکر کے عہد میں وہاں قید کر دیا گیا پھر اس نے انہیں ابن الحکم کے لڑکوں کے ساتھ اس کی مصیبت کے وقت اسکندریہ کی طرف جلاوطن کر دیا جیسا کہ ہم ان سب باتوں کو بیان کر چکے ہیں پس وہ اسکندریہ میں اُترے اور اپنی معاش کے لئے پیشے سیکھنے لگے اور ان میں سے احمد مغرب کی طرف واپس آ گیا اور تو زر میں مقیم ہو گیا اور اس نے سلائی کا کام سیکھ لیا اور جب عربوں نے اعیاص کو تلاش کیا تو اس کے بعض جاننے والے نے اس کی عدم شہرت کے باوجود اس کے متعلق انہیں بتا دیا پس وہ اس کے پاس جا کر اسے لے آئے اور ہتھیار لے کر اس کے پاس آ گئے اور اسے امیر بنا لیا اور موت پر اس کی بیعت کی اور سلطان اپنی فوج کے ساتھ ایام حج میں تونس سے ۸۸ھ میں ان کے پاس واپس آیا اور قیروان سے دو فرسخ میں ان کے ساتھ جنگ کی پس اس نے ان پر غلبہ پا لیا اور وہ اس کے آگے آگے قیروان کی طرف بھاگ گئے پھر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور ۲ محرم ۸۹ھ کو موت کے طلبگار بن کر لوٹ آئے پس اس کے میدان میں کھلبلی مچ گئی اور وہ قیروان میں داخل ہو گیا اور انہوں نے اس کے پڑاؤ کو سامان سمیت لوٹ لیا اور اس کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور وہ اسے چھوڑ کر چلے گئے اور وہ تونس کی طرف چلا گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ملاقات کے لئے بھیجا اور یہ کہ وہ اسے اپنی بیعت کی باتیں سنا کر اطاعت پر آمادہ کریں چنانچہ ان کے آنے کی اجازت دی اور وہ
ان کے پاس گیا اور انہوں نے اسے اپنے سلطان کی حجابت سپرد کر دی اور پھر اُسے قصبہ کے محاصرہ کے لئے بھیج دیا اور اس
نے تونس سے کوچ کرتے وقت اپنے بہت سے بیٹوں اور اپنی قوم کے بہت سے سرداروں کو پیچھے چھوڑا اور اس نے سلطان کی
فوج کو ان پر اپنا جانشین بنایا پس تونس کے جو لوگ ان کے ساتھ تھے انہوں نے قصبہ میں پناہ لے لی اور عوام نے انہیں گھیر لیا
مگر وہ قصبہ کو سر نہ کر سکے اور انہوں نے ہتھیار بنائے اور لوگوں میں اموال کو تقسیم کیا۔ اور ان میں معلوجین کے بشیر کی سرمایہ
داری کو بڑی شہرت حاصل ہوئی اور امیر ابوسالم بن سلطان ابوالحسن مغرب سے آیا اور اُسے قیروان سے ورے ہی خبر مل گئی تو
اس کی فوج منتشر ہو گئی اور وہ تونس کی طرف واپس آ گیا اور یہ قصبہ میں ان کے ساتھ تھا اور جب ابن تافراکین قیروان کے
حصار کے گڑھے سے نکلا تو انہوں نے تونس کے قصبہ پر قبضہ کرنے کا لالچ کیا اور اس نے اس کی مہر توڑ دی پھر سلطان ابن ابی
دبوس اسے ملا اور جو لوگ وہاں موجود تھے ان کی وجہ سے ابن تافراکین نے بہت تنگی برداشت کی اور وہاں منجنیقیں نصب کر
دیں مگر وہ کچھ کام نہ آئیں اور وہ اس دوران میں قوانین کے اختلال اور کاموں کے اضطراب کی وجہ سے خود نجات حاصل
کرنے کی کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ اسے سلطان کے متعلق خبر ملی کہ وہ قیروان سے سوسہ کی طرف چلا گیا ہے اور اس کا ایک
واقعہ یہ ہے کہ عربوں نے اس کی فوج پر حملہ کرنے کے بعد قیروان کا محاصرہ کر لیا اور وہ اس کے محاصرہ میں شدت اختیار کرتے
گئے اور سلطان اور کعوب میں سے مہلہل کے لڑکوں اور بنی سلیم میں سے حکیم نے اس کے چھوڑنے کے متعلق دخل اندازی کی تو
اس نے ان سے اموال کی شرط لگائی اور اس کے باعث عربوں کی رائے میں اختلاف پیدا ہو گیا اور قیروان سے قتیبہ بن حمزہ
اطاعت کے خیال سے اس کے پاس آیا تو اس نے اسے قبول کیا اور اس کے دونوں بھائیوں خالد اور احمد کو رہا کر دیا اور ان
سے کوئی پیمان نہ کیا پھر مہلہل کی اولاد میں سے محمد بن طالب اور خلیفہ بن ابی زید اور قوس کی اولاد میں سے ابوالہول بن
یعقوب اس کے پاس آئے اور وہ اپنی فوج سمیت ان کے ساتھ سوسہ کی طرف گیا اور اس پر حملہ کر دیا اور وہاں سے اپنے بحری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کا اختلاف نمایاں ہوگیا تو اس نے ابن عتو کو دوبارہ اس کا عہدہ دے دیا اور اسے بلاد قسطیلیہ کا امیر بنا دیا اور اسے وہاں بھجوا دیا اور وہ خود تونس میں مقیم ہوگیا اور اس کے حالات کا تذکرہ ہم آئندہ کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

بجایہ اور قسنطینہ پر امیر فضل کے قبضہ کرنے اور پھر ان کے امراء کی حکومت کو درست کرنے کے حالات

مغرب میں سلطان ابوالحسن کی حکومت کا یہ دستور تھا کہ ہر سال کے آخر میں عمال کے وفد اپنے خراج اور اپنے عمال کے محاسبہ کے لئے اس کے پاس آتے تھے پس وہ قاصیۃ المغرب سے اس سال بھی اس کے پاس آئے اور انہیں قسنطینہ کی جنگ کی خبر ملی اور الزاب کا عامل ابن مزنی بھی ان کے ساتھ اپنے خراج اور تحائف کے ساتھ آیا اور ان کے ساتھ اس کا عمزادتا شفین بن سلطان ابی الحسن بھی تھا جو جنگ طریف کے دن سے قید تھا اور طاغیہ اور اس کے باپ کے درمیان صلح ہوئی تو اس نے اُسے رہا کر دیا اور اس نے اس کے ساتھ اپنے جرنیلوں کی ایک پارٹی بھیجی جو اس کے ساتھ اس کے باپ کے پاس آئے اور مغرب سے اس کا بھائی عبداللہ بھی اس کے ساتھ آیا اور ان کے ساتھ اہل مالی کا ایک سوڈانی وفد بھی سفارت کی غرض سے آیا اور یہ سب قسنطینہ میں اکٹھے ہو گئے پس جب انہیں سلطان پر حملہ کی خبر ملی تو پریشانی میں اضافہ ہوگیا اور عوام کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اپنے ملک کے نئے دارالخلافہ کی طرف جانے کی خبر ملی اور اس نے محسوس کرلیا کہ اس کا باپ قیروان میں حصار کے گڑھے سے نکل رہا ہے تو اس نے حکومت پر قبضہ کرلیا اور اپنی طرف دعوت دینی شروع کردی اور مغرب کی طرف چلا گیا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں ذکر کریں گے اور اس نے امیر ابوعبداللہ محمد بن الامیر ابی زکریا کو جو بجایہ اور انبار کا والی تھا اس کی عملداری کی طرف بھجوایا اور اسے مالی مدد دی اور اس سے عہد لئے کہ وہ اس کے باپ کے مقابلے میں اس کا مددگار ہوگا اور وہ اس کے اور خلوص کے درمیان حائل ہو جائے گا جب وہ وہاں سے گزرے گا اور ابوعبداللہ بجایہ کی طرف چلا گیا اور اس سے قبل اس کے چچا نے وہاں پہنچ کر اس پر قبضہ کرلیا تھا پس اس نے بجایہ میں اس کے ساتھ جنگ کی اور لمبا عرصہ اس کا محاصرہ کئے رکھا اور نبیل مولیٰ ابن معلوجی مولیٰ امیر ابوعبداللہ جنگ کو چھوڑ کر اس کے پاس چلا گیا اور اس نے اس کے بعد اس کے بیٹوں کی کفالت کی اور وہ قسنطیطہ کی طرف چلا گیا جہاں اس سے قبل فضل عامل تھا پس لوگوں نے اسی وقت اس پر حملہ کردیا اور نبیل نے اندر داخل ہو کر شہر پر قبضہ کرلیا اور وہاں پر امیر بنی زید بن امیر عبداللہ کی دعوت دینی شروع کردی اور امیر ابوعنان اسے اور اس کے بھائیوں کو مغرب کی طرف لے گیا تھا اور اس نے فاس میں فروکش ہونے کے بعد ان سے اپنے باپ کے متعلق ان کے چچا کی طرح پختہ عہد لینے کے بعد ان کے مقام امارت قسنطیطہ کی طرف بھیج دیا پس وہ نبیل مولا ہم کے پیچھے پیچھے آ گئے اور شہر میں داخل ہو گئے اور ابوزید اپنی امارت کی جگہ فروکش ہو گیا جیسا کہ وہ مغرب کی طرف ان کے کوچ کرنے سے قبل فروکش تھا اور امیر ابوعبداللہ نے ہمیشہ بجایہ سے جنگ کی یہاں تک کہ اس نے رمضان کی ایک شب کو بعض ان جیسے لوگوں کی مداخلت کے ساتھ جنہیں اس کے غلام نے داخل کیا تھا بجایہ پر شب خون مارا اور اس بارے میں فارح نے اس کی کفالت کی پس اس نے انہیں اموال دیئے اور انہوں نے اس پر شب خون مارنے کا وعدہ کیا اور انہوں نے اس کے دروازوں میں سے باب البر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے ساتھ سلطان کے پاس گیا اور ان میں انتشار پیدا ہو گیا اور ان کا سردار عمر بن حمزہ حج کے لئے نکلا تو قتیبہ اور اس کے اصحاب امیر فضل اپنے مقامات امارت بونہ سے اپنے حق اور اپنے آباء کی حکومت کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہوئے آئے پس اس نے انہیں جواب دیا اور ۹۰ھ کے آخر میں ان کے قبیلوں کے پاس پہنچ گیا پس انہوں نے تونس سے جنگ کی اور اس پر چڑھائی کر دی پھر ۵۰ھ کے آغاز میں اس سے جنگ کو ترک کر دیا اور گرمی کے آخر میں وہاں سے چلے آئے اور ابوالقاسم بنو عتو نے صاحب الجرید کو اپنی عملداری تو زر سے بلایا پس وہ فضل کی اطاعت میں داخل ہو گیا اور اس نے تمام اہل جرید کو اطاعت پر آمادہ کیا اور اس بارے میں بنو مکی نے اس کی اتباع کی اور افریقہ اپنی اطراف سے سلطان ابوالحسن کے قبضہ سے نکل گیا اور وہ ۵۰ھ میں اپنے بحری بیڑوں پر سوار ہو کر انگور کے موسم میں مغرب کی طرف آیا اور مولیٰ فضل تونس کی طرف چلا گیا جہاں ابوالفضل بن سلطان ابوالحسن موجود تھا جسے اس کے باپ نے مغرب کی طرف سفر کرنے کے وقت عوام کے حملوں اور ان کی گھبراہٹ سے بچنے کے لئے امیر مقرر کیا تھا اور وہ اس وجہ سے بھی اس کے متعلق مطمئن تھا کہ اس نے عمر بن حمزہ کی بیٹی کے ساتھ اس کا رشتہ کیا تھا اور جب حج کے ایام میں مولیٰ فضل کے جھنڈے تونس میں لہرائے تو دعوتِ حفصی کے لئے شیعوں کی نبض چلنے لگی اور عوام نے محل کا محاصرہ کر لیا اور اسے پتھر مارے اور ابوالفضل نے بنی حمزہ کو اپنے رشتہ کے تعلق کا واسطہ دیا تو ابواللیل اس کے پاس آیا اور اسے اور اس کے ساتھیوں کو نکال کر قبیلے کے پاس لے گیا اور اس کے ساتھ بنو کعب کے جوانوں کو سوار کرا کر بھیجا جنہوں نے اسے اس کے مامن میں پہنچا دیا اور اسے اس کے وطن کی راہ بتائی اور فضل الحضرۃ میں داخل ہوا اور اپنے آبا کی خلافت کی نشست پر بیٹھا اور بنو مرین نے حکومت کے جن آثار کو مٹا دیا تھا اس نے ان کی تجدید کی اور مسلسل اس کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فضل کی وفات ابو محمد بن تافراکین کی کفالت اور اختیار کے تحت اس کے بھائی ابواسحاق کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جب ابن تافراکین اسکندریہ میں اترا تو سلطان نے اس کے بارے میں اہل مشرق کی طرف پیغام بھیجا اور ملوک مصر نے کہا کہ وہ اس کے بارے میں پنچایت مقرر کرے پس سقاروس نے جو ان دنوں حکومت پر حاوی تھا اسے اس کے خلاف پناہ دی اور اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے پہلے مصر سے نکلا اور عمر بن حمزہ بھی اپنے فریضہ کی ادائیگی کے لئے نکلا اور ۵۰ھ کے آخر میں حجاج کی مجالس میں اکٹھے ہو گئے اور ان دونوں نے افریقہ کی طرف واپس جانے اور ان دونوں کے معاملہ میں ان کی مدد کرنے کا معاہدہ کیا اور واپس لوٹ آئے اور ان دونوں نے خالد اور قتیبہ کو صغیر میں پایا پس عمر بن وأیہ کے اشارے سے وہ دونوں اکٹھے ہو گئے اور ٹھہر گئے اور ان کے دلوں سے کینوں کو دور کیا اور اس نے سلطان کے خلاف سازش کرنے پر اتفاق کیا اور اس کے دوست قتیبہ نے اس کو واپس آنے کا پیغام بھیجا تو اس نے اس بات کو قبول کر لیا اور انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ وہ اپنی حجابت اپنے باپ کے دوست اور ان کی حکومت کے بڑے آدمی ابو محمد تافراکین کے سپرد کر دے اور اسے ابن عتور سے لے کر اُسے دے دے مگر اس نے انکار کر دیا پھر ان کے قبیلے شہر کے باہر اتر پڑے اور انہوں نے سلطان کو ان کی طرف جانے پر برانگیختہ کیا تا کہ وہ اس عہد کو پورا کریں اور وہ شہر کے میدان میں کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ انہوں نے اسے گھیر لیا پھر انہوں نے ان کے گھروں تک ان کی اقتدا کی اور ابن تافراکین کو شہر میں داخل ہونے کے لئے قریب کیا پس وہ جمادی الاولیٰ ۵۱ھ کو اس میں داخل ہو گیا اور مولیٰ ابو اسحاق ابراہیم بن مولانا سلطان ابو بکر کے گھر گیا اور اس سے اس کی مرضی کے مطابق عہد کر کے اسے محل میں لے آیا اور اسے تخت خلافت پر بٹھا دیا اور عوام و خاص نے اس کی بیعت دنوں اور ان کی وہ ایک نوخیز جوان تھا پس اس کی بیعت منعقد ہو گئی اور بنو نے بھی آ کر اس کی بیعت کر لی اور اس شب اس کے بھائی فضل کو بھی اس کے پاس لایا گیا تو اس نے اسے قید کر دیا اور نصف رات کو اس کے قید خانے اسے ڈبو دیا گیا یہاں تک کہ وہ جان بحق ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابوالليل کی طرف اپنا ہمسر دیکھا تو انہوں نے اس کے متعلق اتفاق کیا اور قبائل علان میں سے بنی حکم کے ساتھ معاہدہ کر لیا اور الضواحی پر چڑھائی کر دی اور غارت گری کرنے لگے پھر وہ حاکم قسطینہ امیر ابوزبد کے پاس انہیں افریقہ پر حملہ کرنے اور اس کے باپ کی حکومت کو غاصبوں سے چھڑانے پر اکسانے کے لئے کہا پس اس نے اپنے غلام میمون بن منصور الجابل اور اپنے باپ کے غلاموں کی نگرانی کے لئے دو فوجی دستے ان کے ساتھ بھیجے اور وہ قسطینہ سے کوچ کر گئے اور ان کے ساتھ رواودہ کا سردار یعقوب بن علی بھی اپنی قوم اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ کوچ کر گیا اور ابو محمد تافراکین نے الحضرۃ سے قاسم کے لئے ابوالليل کے ساتھ ایک فوج بھیجی اور ان دنوں ابوالليل قتیبہ بن حمزہ یعقوب بن بجیم کے ہاتھوں قتل ہو گیا جو اولاد قوس میں سے تھا جو بنی حکم کے شیوخ تھے اور ان کی فوج تونس واپس آ گئی اور اولاد مہلہل کے ہاتھ لمبے ہو گئے اور قسطینہ کی فوجیں علاقے میں پھیل گئیں اور انہوں نے معوارہ کے اوطان سے اموال کو اکٹھا کیا اور ابدہ تک چلے گئے پھر قسطینہ کو لوٹ گئے اور اولاد ابوالليل پر قتیبہ کی جگہ اس کا بھائی خالد بن حمزہ حکمران بن گیا اور اس نے ان کی حکومت سنبھال لی اور اس دوران میں ابوالعباس بن مکی اپنے مقام ولایت فاس سے حاکم قسطینہ مولیٰ زبد کے ساتھ خط و کتابت کرتا رہا اور اسے عربوں کی فوجی اور مالی امداد اور عطیات دینے کے لئے تیار کرتا رہا اور جب موسم سرما ختم ہو گیا اور وہ اولاد مہلہل کے ساتھ اس کے پاس گیا تو وہ اس کے ساتھ نہایت عزت و احترام کے ساتھ پیش آیا اور اسے اپنی حجابت پر مقرر کر دیا اور اس نے اپنی فوجوں اور ہتھیاروں کو جمع کیا اور کمزوریوں کو دور کیا اور ۵۳ھ میں قسطینہ سے کوچ کر گیا اور ابو محمد بن تافراکین نے اپنے سلطان ابواسحاق کو ضروری فوجیں اور ہتھیار مہیا کر دیئے اور اس کی جنگ کا منتظم اپنے بیٹے ابوعبداللہ محمد بن نزار کو مقرر کیا اور جو فقہاء اور کاتبوں کے مشائخ کے طبقہ سے تعلق رکھتا تھا اور وہ سلطان کے بیٹوں کو لکھنا سکھتا اور قرآن پڑھاتا تھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور تیاری کے ساتھ تونس سے چلا اور جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو محمد نے حملہ کر دیا اور لڑائی چھڑ گئی اور سلطان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حاکم بجایہ کے ابوعنان کے پاس جانے اور اس پر اور اس کے شہر پر اور اپنے مقصود مستولیہ پر قبضہ کرنے کے حالات: امیر ابوعبداللہ حاکم بجایہ اور امیر ابوعنان کے درمیان جب وہ تلمسان کا امیر تھا اور جب حفصی اعیاص ندرومر اور وجدہ میں اترے ہوئے تھے بڑے تعلقات اور دوستی پائی جاتی تھی جسے جوانی کے تعلقات، حکومت اور سابقہ رشتہ داری نے بہت مضبوط کر دیا تھا یہی وجہ ہے کہ امیر ابوعبداللہ بن مرین کی طرف جھاؤ رکھتا تھا۔ جن کی وجہ سے اس نے اپنی حکومت کے حصول کی طرف راہ پائی تھی اور جیسا کہ ہم قبل ازیں کر چکے ہیں کہ جب سلطان ابوالحسن تونس سے کوچ کے وقت اپنے بحری بیڑے میں گزرا تو اس نے امیر ابوعنان سے کئے ہوئے معاہدے کی پاسداری کرتے ہوئے اہل سواحل کو حکم دیا کہ وہ سلطان ابوالحسن کو خوراک اور پانی نہ دیں اور جب ۷۵۳ھ میں سلطان ابوعنان نے بنی عبدالواد پر حملہ کر دیا اور مغرب اوسط پر قابض ہو گیا اور ان کی فوج بجایہ کی طرف بھاگ گئی تو اس نے امیر ابوعبداللہ کو اشارہ کیا کہ وہ اپنی جبایات میں انہیں روکے اور گرفتار کرے تو اس نے اسکی بات کو مان لیا اور بجایہ کے نواح میں مکین گاہوں میں محمد بن سلطان ابوسعید عنان بن عبدالرحمٰن اور اس کے بھائی ابوثابت زعیم بن عبدالرحمٰن اور ان کے وزیر یحییٰ بن داؤد بن سلطان کی گرفتاری کے لئے جاسوس بھیجے تو انہوں نے گرفتار کر کے قید کر لیا اور انہیں سلطان ابوعنان کے پاس بھیج دیا پھر وہ ان کے پاس آیا تو وہ اسے بہت عزت واحترام کے ساتھ خوب ملا اور اس کی خوب مہمان نوازی کی پھر اس نے اس کے ساتھ مل کر ان لوگوں کے خلاف سازش کی نے اسے اس بڑائی کے مقابل بجایہ کی حکومت کو چھوڑ کر مکناسہ المغرب کی حکومت دلانے پر اکسایا اور کہا کہ وہ یہ بات اپنے سوا، کسی بے اعتماد آدمی پر ظاہر نہ کرے مگر اس نے اسے مایوسانہ جواب دیا اور اس نے سلطان کی مجلس اور بنی مرین کے سرداروں کے سامنے اس میں رغبت کا اظہار کیا پس اس نے اس کی مدد کی اور اس کا انعام بڑھا دیا اور امیر ابوعنان نے اپنے غلام خارج کو لکھ بھیجا کہ وہ اس کے بیوی بچوں کو لے آئے اور ابوعنان نے بجایہ پر عمر بن علی بن وزیر والطالسی کو امیر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سلطان کے پاس گئے اور اس بات میں ابن سید الناس کے غلام ہلال اور محمد بن حاجب ابی عبداللہ بن سید الناس اور سلطان نے بڑا کردار ادا کیا اور انہوں نے عامل مواس کو بلایا جو بنی مرین میں سے تھا اور اس کا نام یحییٰ بن عمر بن عبدالمؤمن تھا جو بنی ونکاس میں سے تھا پس وہ جلدی سے ان کے پاس آیا اور سلطان ابوعنان نے اپنے حاجب ابوعبداللہ محمد بن ابی عمر کو قو کے ساتھ بجایہ کی طرف بھیجا اور وہ ۷۵۴ھ کے آغاز میں اس میں داخل ہو گیا ضہاجہ کی طرف چلے گئے اور ان کے بڑے اور کام کے آدمی تونس چلے گئے اور اس نے مولیٰ بن سید الناس کے مضافات پر چھاپا مارا کیونکہ اسے اس کے متعلق بدگمانی ہو گئی تھی نیز اس نے قاضی محمد بن عمر کو گرفتار کر لیا کیونکہ فارح کا پیروکار تھا اور اس نے شہر کے عوام کے لیڈروں کو بھی گرفتار کر لیا اور انہیں قید کر کے مغرب کی طرف بھیج دیا اور اپنی توجہ اصلاحِ وطن کی طرف پھیر دی اور اس نے عربوں کے بڑے آدمیوں اور بجایہ اور قسطیطہ کے باشندوں کو بلایا اور الزاب کا حاکم اور زواودہ کا بزرگ یوسف بن مری بھی اس کے پاس آیا اور اس نے اطاعت اختیار کرنے پر اس کے بیٹوں کو بطور یرغمال طلب کیا اور وہ ان کے ساتھ مغرب کی طرف چلا گیا اور ابوعنان نے بجایہ پر موسیٰ بن ابراہیم پرنیانی کو عامل مقرر کیا جو وزراء کے طبقہ میں سے تھا اور اسے دمال بھیج دیا اور جب وہ سلطان کے پاس گئے تو اس نے ان کے ساتھ بڑی نشست کی اور انہیں عزت و احترام کے ساتھ ملا اور بڑی جاگیریں اور عطیات دیئے اور اس نے ان کے ان کے لئے اقرار نامے جاری کئے اور ان سے اطاعت پر عہد و مواثیق لئے اور ان کی چیزیں گروی رکھیں اور وہ اپنے گھروں کو لوٹ آئے اور اس نے ابن ابی عمر کو اپنا حاجب اور بجایہ اور اس کے مضافات کا والی اور جنگ قسطیطہ کا سالار مقرر کیا اور وہ اسی سال کے رجب کے مہینے میں بجایہ میں داخل ہو گیا اور سلطان نے موسیٰ بن ابراہیم سرویکش کی ولایت اور بنی بادرار کی ایک فوج کے ساتھ جو اس نے قسطیطہ کو تنگ کرنے اور وطن کا خراج لینے کے لئے تیار کی ہوئی تھی' اترنے کا اشارہ کیا اور یہ سب بجایہ میں حاجب کی نگرانی کے لئے کیا جا رہا تھا اور ابوعمر تاشفین بن سلطان ابوالحسن بنی مرین

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مقیم رہا پھر وہاں سے میلہ کی طرف چلا گیا اور یعقوب بن علی نے فریقین کی اس شرط پر صلح کروادی کہ وہ اسے ابوعمر فاتر العقل پر قابو دلا دیں پس انہوں نے اسے اس کے بھائی سلطان ابوعنان کے پاس بھیجا تو اس نے اسے ایک کمرے میں اتارا اور اس پر پہرے دار مقرر کر دیئے اور حاجب اپنی عملداری کے نواح میں گیا اور مسیلہ تک پہنچ گیا اور وہاں کا خراج حاصل کیا پھر وہ بجایہ کی طرف واپس آ گیا اور ۷۵۶ھ کے آغاز میں اس پر قبضہ کر لیا اور قسطنطنیہ پر چڑھائی کر کے اس کا محاصرہ کر لیا مگر اسے سر نہ کر سکا تو بجایہ کی طرف واپس آ گیا۔

پھر اس نے اگلے سال ۷۵۷ھ میں دوبارہ حملہ کیا اور وہاں منجنیقیں نصب کر دیں مگر اسے سر نہ کر سکا اور اس کی فوج میں سلطان کی وفات کی افواہ پھیل گئی تو وہ منتشر ہو گئی اور اس نے اپنی منجنیقوں کو چلا دیا اور بجایہ کی طرف واپس آ گیا اور اس نے بنی یادرار کے دستوں کو موسیٰ بن ابراہیم پر نیانی عامل سدویکش کی نگرانی کے لئے ٹھہرا لیا یہاں تک کہ اس پر اور اس کی فوج پر حملہ نہ ہوا جس کا ذکر ہم کریں گے۔

جنگ طرابلس کے واقعہ اور نصاریٰ پر اسکے غلبہ اور پھر ابن مکی کی طرف اسکی واپسی کے حالات:

قدیم حکومتوں کے زمانے سے طرابلس ایک سرحد ہے جس کی حفاظت کی طرف وہ توجہ دیا کرتی تھیں کیونکہ وہ میدانی علاقہ میں ہے اور اس کے مضافات' قبائل سے خالی پڑے ہیں اور اہل صقلیہ کے نصاریٰ اکثر اس کی حکومت کے متعلق آپس میں باتیں کیا کرتے تھے اور میخائیل انطا کی جو اسطول رجاز کا حکمران تھا اس نے اسے بنی حرزوق کے ہاتھوں سے چھین کر اپنے قبضہ میں کر لیا تھا اور بنی حرزوق مغرار وہ میں سے تھے اور یہ ان کی اور ضہاجہ کی آخری حکومت تھی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پھر ابن مطروح نے طرابلس کو واپس لے لیا اور یہ موحدین کی دعوت میں شامل ہو گیا اور ایک زمانہ گزرنے کے بعد ابن ثابت اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نصاریٰ نے اسے طرابلس پر قبضہ دے دیا پس اس نے اس پر قبضہ کرلیا اور وہاں سے کفر کی میل کو دور کیا اور سلطان ابوعنان نے بھی اس کو مال بھیج دیا کہ وہ اسے ان لوگوں کو دے دے جنہوں نے اس کو مال دیا ہے اور وہ اسکندریہ کا فدیہ دینے میں منفرد رہے مگر چند لوگوں کے سوا سب نے مال لینے سے انکار کر دیا اور اس نے مال کو ابن مکی کے پاس رکھ دیا اور ابن مکی ہمیشہ اس کا امیر رہا یہاں تک کہ فوت ہو گیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں ان کا ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

امیر المؤمنین سلطان ابوالعباس کی بیعت اور قسنطینہ میں اپنی حکومت کا آغاز کرنے والے کے حالات

: امیر ابوزید نے اپنے باپ امیر ابوعبداللہ کے بعد اپنے دادا خلیفہ ابوبکر کی حکومت کو سنبھالا اور اس کے سب بھائی اس کے مددگار تھے اور ان میں امیر المؤمنین سلطان ابوالعباس بھی شامل تھا جو اپنے باپ کی وفات کے وقت سے دعوت حفصی کے دینے میں منفرد تھا ان کا خیال تھا کہ وراثت ان کے لئے ہے اور حکومت بھی ان کے لئے ہے اور اپنے زمانے کے مشہور شیخ وقت ولی ابی ہادی سے بیان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب کشف آدمی تھا کہ اس نے ایک روز جب کہ یہ سب بھائی اپنے اور اپنے اسلاف کے دستور کے مطابق اولیاء سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کی ملاقات کو آتے رہتے تھے اس نے ان کے لئے دعا کر کے کہا کہ ان شاء اللہ برکت اس گھرانے میں رہے گی اور ان سب بھائیوں کی طرف اشارہ کیا اسی طرح خداق اور منجم بھی یہی اطلاع دیتے تھے اور ابوالعباس میں انہیں اس بات کے آثار و علامات نظر آتے تھے پھر جب ۵۳ھ میں تونس میں اس کی اپنے بھائی ابوزید کے ساتھ جنگ ہوئی تو وہ وہاں سے چلا گیا اور اس نے ان افواہوں کے باعث قسنطینہ واپس جانے کا ارادہ کر لیا تا کہ سلطان ابوعنان سے دریافت کرے کہ اصل واقعہ کیا ہے اور اس نے اپنی عملداری کے آخری میں جو بجایہ کی سرحدوں کے ساتھ ہے چڑھائی کی اس وقت اس بات کی طرف اسے اولاد مہلہل نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

درمیان خرابی پیدا ہوگئی تو وہ اس کو چھوڑ کر اس کے ہمسروں اور اولاد مہلہل کے پاس چلا گیا اور انہیں مدد کے لئے بلایا پس وہ اس کے پاس اگلے اور خالد' سلطان ابوالعباس کے پاس چلا گیا اور انہوں نے اس کے ساتھ تونس پر چڑھائی کی اور ۵۶ھ میں اس سے جنگ کی مگر وہ اسے سر نہ کر سکے اور اسے چھوڑ کر چلے گئے اور اس کے بعد اس کے بھائی ابوزید نے اسے بلایا تا کہ وہ بنی مرین کی فوجوں کے ساتھ اس کی مدد کرے کیونکہ انہوں نے اس کے ساتھ اس بارے میں خط و کتابت کی تھی اور اس کا محاصرہ تنگ ہو گیا تو اس نے انہیں جواب دیا اور اس کے پاس خالد اور اس کی قوم کے ساتھ آیا اور امیر ابوزید خالد کے ساتھ تونس سے جنگ کرنے گیا اور اس نے قسنطیطہ پر اپنے بھائی ابوالعباس کو نائب مقرر کیا۔

پس وہ اس میں داخل ہو گیا اور شاہی محلات میں جا اترا اور ایک مدت تک وہاں مقیم رہا اور بنی مرین کی فوجوں نے الضاحیہ کو بھر دیا پس اس نے آغاز کار میں اسے خود مختاری کی طرف دعوت دی اور اس نے حفاظت و مدافعت میں بہت زور لگایا کیونکہ انہیں توقع تھی کہ بجایہ کی جانب سے فوجیں ان پر حملہ کریں گی اور ۵۶ھ میں اس کی وہاں بیعت ہو گی اور اس کی حکومت قائم ہو گی اور اسی سال حاکم بجایہ عبداللہ بن علی نے قسنطیطہ پر حملہ کیا اور ۵۷ھ میں اس کا محاصرہ کر لیا اور منجنیقیں نصب کر دیں اور آخر میں بھاگ گیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اور قسنطیطہ کا حصار ٹوٹ گیا اور اس کا بھائی امیر ابوزید جب خالد کے ساتھ تونس کی طرف گیا اور اس سے جنگ کی تو وہ اسے سر نہ کر سکا اور واپس لوٹ آیا اور اس کا بھائی قسنطینہ کا خود مختار حاکم بن گیا پس وہ بونہ کی طرف آیا اور اس نے ابومحمد تافراکین کو الحضرۃ بھیجا اور ان کے لئے بونہ کو چھوڑ دیا۔ تو اس نے اسے جواب دے دیا اور امیر ابوزید نے اپنے چچا سلطان ابواسحاق کے لئے بونہ کو چھوڑ دیا اور تونس کی طرف چلا آیا تو انہوں نے اس کو بہت سے گھر اور وظائف اور انعامات دیئے اور وہ اپنے چچا کی طرف سلطان ابواسحاق کے لئے بونہ کو چھوڑ گیا اور تونس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور قتل کرتے ہوئے اور لوٹ مار کرتے ہوئے ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ ان کی بڑی تعداد ہوئی اور ان کا ایک دستہ بھاگ کر بجایہ پہنچ گیا اور سلطان ابوعنان کے ساتھ جا ملا اور جب اسے اطلاع ملی تو وہ اپنے سواروں کی خبر گیری کے لئے اٹھا اور عطیات کے دفتر کو کھولا اور وزراء کو جیات میں فوج اکٹھی کرنے کے لئے بھیجا اور اس نے فوجوں کو تیار کیا اور کمزوریوں کو دور کیا اور موسیٰ بن ابراہیم نے اس سے عبداللہ بن علی کے متعلق شکایت کی کہ وہ اپنے ارادے کو پورا کئے بغیر بجایہ میں بیٹھا ہے تو وہ اس سے ناراض ہوا اور اسے برطرف کر دیا اور اس کی جگہ یحییٰ بن میمون بن معمود کو مقرر کیا اور اس کے بعد وہ ایک ماہ تک فوجوں کی تیاری میں لگا رہا اور سلطان ابوالعباس نے اپنے بھائی ابو یحییٰ کو دادخواہی کے لئے اپنے چچا سلطان ابواسحاق کے پاس بھیجا اور ابوعنان اپنی فوجوں کے ساتھ روانہ ہوگیا پھر اس نے اس کے ہراول میں اپنے وزیر فارس بن میمون بن ودرار کو بھیجا اور وہ ربیع ۷۵۸ھ میں اس کے پیچھے پیچھے گیا اور جلدی سے قسطیطہ کی طرف گیا اور اس کے وزیر ابن ودرار نے اس سے قبل اس کے ساتھ جنگ کی پس جب وہ اس کے میدان میں اترا اور انہوں نے زمین کو اپنی فوجوں اور اہل شہر کے ساتھ ڈھانپ دیا تو وہ حیران رہ گئے اور بھاگ گئے اور اس کے پاس سے کھسک گئے اور سلطان ابوالعباس نے قصبہ کی طرف جا کر وہاں تحفظ اختیار کر لیا یہاں تک کہ اس نے اپنے متعلق عہد حاصل کر لیا پھر وہ اس کے پاس گیا تو وہ اسے نہایت احترام کے ساتھ ملا اور اپنے پڑوس میں اس کے لئے قیمتی خیمے لگوائے پھر اس نے تھوڑے دنوں کے بعد اپنے عہد کو توڑ دیا اور اس نے اُسے جہاز میں سوار کروا کر مغرب کی طرف بھیج دیا اور اس میں اتار کر اس پر پہرے دار مقرر کر دیئے اور اس دوران میں اس نے بونہ کی طرف فوج بھیجی کیونکہ بونہ اس کی اطاعت سے پیش کش ہوگیا تھا اور وہاں الحضرۃ کے عامل بھاگ گئے اور جب وہ غالب آ گیا تو اس نے قسطیطہ پر منصور بن مخلوف کو امیر مقرر کیا جو بنی مرین سے قبل بنی بابان کا شیخ تھا پھر اس نے اپنے ایلچیوں کو ابومحمد بن تافراکین کی طرف بھیجا کہ وہ اس کی اطاعت اختیار کرے اور تونس کی ولایت کو چھوڑ دے پس اس نے ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے مطالبہ اور خراج سے ان کے ہاتھوں کو روکنے کا علم ہوا تو اس نے اعلانیہ مخالفت شروع کر دی اور اس نے اس کی مدارات کی مگر اس نے اس بات کو قبول نہ کیا پس یعقوب الرمل چلا گیا اور سلطان نے اس کا پیچھا کیا تو اس نے اسے درماندہ کر دیا پس اس نے اس کے صحرائی اور شہری محلات پر حملہ کر کے انہیں تباہ و برباد کر دیا پھر وہ قسطنطیطہ کی طرف آ گیا اور وہاں سے افریقہ جانے کے ارادے سے کوچ کر گیا اور مولیٰ ابو اسحاق اپنے عرب ساتھیوں کے ساتھ اس کی ملاقات کو گیا اور وہ قعلے تک پہنچ گئے پھر بنی مرین کے آدمی پیادہ پا چل پڑے اور انہوں نے اس خوف کے پیش نظر کہ کہیں انہیں بھی افریقہ میں وہ مصیبت نہ پہنچ جائے جو ان سے پہلے لوگوں کو پہنچی تھی آپس میں مشورہ کیا۔

پس وہ چوری چھپے مغرب کی طرف چلے گئے اور جب فوج چلی تو اس نے افریقہ آنے میں کوتاہی سے کام لیا تو وہ اپنے بقیہ ساتھیوں کے ساتھ مغرب کی طرف واپس آ گیا اور عربوں نے اس کا تعاقب کیا اور ابو محمد بن تافراکین کو مہدیہ سے نکل کر اپنی پناہ گاہ میں اس بات کی خبر مل گئی تو وہ تونس چلا گیا اور جب اہل شہر نے بنی مرین اور اس کے عمال کی فوج پر دست درازی شروع کر دی تو وہ بحری بیڑے کی طرف بھاگے اور ابو محمد بن تافراکین الحضرۃ کی طرف چلا گیا اور اس نے حکومت کو دوبارہ قائم کیا اور سلطان ابو اسحاق بھی امیر ابو زید کی فوج کے ساتھ بنی مرین کے تعاقب کرنے اور قسطنطیطہ سے جنگ کرنے کے بعد اس کے پاس چلا گیا پس اس نے ان کی عملداری کی سرحدوں تک ان کا تعاقب کیا اور ابو زید قسطنطیطہ کی طرف واپس آ گیا اور کئی روز تک اس سے جنگ کرتا رہا مگر وہ اس پر فتح نہ پا سکا تو الحضرہ کی طرف واپس آ گیا اور اپنی وفات تک وہیں مقیم رہا اور اس کا بھائی یحییٰ بن زکریا اس سے قبل دادخواہ بن کر تونس گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پس جب انہیں پتہ چلا کہ قسطنطیطہ کا محاصرہ ہو گیا ہے تو وہ اس کے ساتھ منسلک ہو گئے اور ان کے غلاموں اور پروردہ لوگوں کا ایک دستہ بھی ان کے ساتھ آ ملا اور وہ اس کے ساتھ ہی رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے خیر و سعادت کے اسباب پیدا کر دیئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے حاکم مغرب سلطان ابوعنان کو بھی خبر پہنچا دی اور انہوں نے اپنی بھی اسے تنبیہ دیں اور اسے اپنے دادخواہ کی امداد اور اپنی حکومت کی خرابی کے متعلق اکسایا اور ابومحمد بن تافراکین نے اس کی طرف فوج بھیجی تو وہ اس کے آگے بھاگ اٹھے اور مولیٰ ابویحییٰ زکریا قابس چلا گیا اور ابومحمد بن تافراکین نے محمد بن ابتجملجاک کو اس کا امیر مقرر کیا کیونکہ وہ ابن ثابت کا قرابتدار تھا اس نے اسے حادثہ طرابلس کے وقت چن لیا تھا اور وہ اس کے پاس چلا گیا پس اس نے اور اسے مہدیہ پر عامل مقرر کیا اور جب ابوعنان کو مہدیہ کے متعلق اطلاع ملی تو اس نے جانبازوں اور جوانوں سے ایک بحری بیڑا بھر کر بھیجا اور غلاموں اور خواص کو مقرر کیا تو وہ الحضرہ کی حکومت میں واپس آ گیا اور ابن الجلجاک نے وہاں پہنچ کر قیام کیا اور نہایت اچھا کام کیا' اس کا حال ہم آئندہ بیان کریں گے اور امیر زکریا نے قابس میں قیام کیا اور ابوالعباس بن مکی اسے تونس لے آیا پھر انہوں نے اسے زواودہ کے ساتھ بھیج دیا اور وہ یعقوب بن علی کے ہاں اترا اور اس کے بھائی سعید کی بیٹی سے رشتہ کیا تو اس نے اسے وہاں کا والی مقرر کر دیا اور جب اس کا بھائی ابو اسحاق بجایہ پر غالب آیا تو اس نے اسے سدویکش کا عامل مقرر کیا۔

بجایہ پر سلطان ابو اسحاق کے قبضہ کرنے اور دعوت حفصی کے دوبارہ بجایہ کی طرف آنے کے حالات

جب سلطان ابوعنان قسطیطہ سے مغرب کی طرف آیا تو شام کے وقت گیا اور اس نے اگلے سال اپنے وزیر بن داؤد کی نگرانی کے لئے اپنی فوجوں کو بھیجا پس وہ قسطیطہ کے نواح میں گیا اور اس کے ساتھ میمون علی بن احمد بھی تھا جسے اس کی قوم زواودہ پر یعقوب سے حکومت ملی تھی اور شیخ اولاد سباع' عثمان بن یوسف بھی اس میں سے تھا اور ان کے ساتھ الزاب کا عامل یوسف بن مری بھی موجود تھا۔ جسے سلطان نے اس طرف اشارہ کیا تھا پس اس نے جیات پر قبضہ کر لیا اور بونہ کے علاقے کے آخر تک جا پہنچا اور خراج لیا پھر مغرب کی طرف لوٹ آیا اور اس کی واپسی کے بعد ۵۹ھ میں سلطان ابوعنان فوت ہو گیا اور مغرب کی حالت دگرگوں ہو گئی پھر وہ اس کے بھائی سلطان ابو سالم کی اطاعت پر کمربستہ ہو گیا اور اہل بجایہ اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جربہ کی فتح اور اس کے الحضرہ کے حاکم سلطان ابو اسحاق کی دعوت میں شامل ہونے کے حالات: یہ

جزیرہ اس سمندر کے جزیروں میں سے ایک ہے جو قابس کے قریب ہے اور اس سے تھوڑا مشرق میں ہے اور مغرب سے مشرق تک اس کا طول ساٹھ میل ہے اور مغرب کی جانب سے اس کا عرض بیس میل اور مشرق کی جانب سے پندرہ میل ہے اور مغرب کی جانب اس کی دونوں بندرگاہوں کے درمیان ساٹھ میل کا فاصلہ ہے اور وہاں پر انجیر' کھجور' زیتون اور انگور کے درخت پائے جاتے ہیں اور کپڑوں کی بنائی اور اون کے کام کے لئے مشہور ہے۔

پس لوگ اس سے اوڑھنے کے لئے منقش چادریں اور لباس کے لئے غیر منقش چادریں بناتے ہیں اور وہاں سے دوسرے علاقوں میں بھی لے جائی جاتی ہیں پس لوگ انہیں لباس کے لئے پسند کر لیتے ہیں اور وہاں کے باشندے بربر ہیں جو کتامہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اس وقت تک ان میں سدویکش اور صدغیان بھی ان کے بطون میں پائے جاتے ہیں اور ھوارہ اور بربر کے باقی ماندہ قبائل بھی موجود ہیں اور وہ قدیم سے خوارج کے مذہب پر ہیں اور اب بھی وہاں دو فرقے موجود ہیں جن میں سے ایک ابوھبیلہ ہے۔ یہ غربی جانب رہتے ہیں اور ان کی سرداری بنی سمر میں ہے اور دوسرا النکارۃ ہے یہ مشرقی جانب رہتا ہے اور جربہ ان دونوں کے درمیان حد فاصل ہے اور ان دونوں پر بنی نجار کو ریاست اور غلبہ حاصل ہے جو مصری انصار ہیں' حضرت معاویہ نے ۴۶ھ میں اسے طرابلس کا والی مقرر کیا پس وہ افریقہ آیا اور ۴۷ھ میں اس نے جربہ کو فتح کیا اور فتح میں حسین بن عبداللہ صنعانی بھی موجود تھا اور وہ برقہ کی طرف واپس چلا گیا اور وہیں فوت ہوا اور یہ ہمیشہ ہی مسلمانوں کی ملکیت میں رہا یہاں تک کہ خارجی مذہب بربریوں کے پاس آیا تو انہوں نے اسے اختیار کر لیا اور جب ۳۳۱ھ میں ابو یزید کا معاملہ پیش آیا تو انہوں نے اس کے بزور برقہ میں داخل ہونے کے بعد اس کے دین کو اختیار کر لیا اور ان دنوں یہاں کا امیر ابن کلوس قتل کر دیا گیا اور اسے صلیب دیا گیا پھر منصور بن اسماعیل نے برقہ کو واپس لے لیا اور ابو یزید کے اصحاب مارے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے مسلمانوں کو پریشان کر دیا اور ہمیشہ ہی الحضرۃ کی فوجیں یہاں آتی رہیں جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے یہاں تک کہ یہ سلطان ابوبکر کے زمانے میں ۳۸ھ میں مخلوف بن کماد کے ہاتھ پر فتح ہو گیا جو سلطان کے خواص میں سے تھا اور ابن مکی حاکم قابس نے اسے اپنی عملداری میں شامل کرنا چاہا تو اس نے اسے دے دیا اور اسے اس پر حاکم مقرر کر دیا اور وہ سلطان کے زمانے میں اور اس کے بعد بھی اس کی عملداری میں رہا اور ابومحمد بن تافراکین اور ابن مکی کے درمیان مسلسل جنگ جاری رہی اور حاجب ابومحمد بن تافراکین نے اپنے باپ ابوعبداللہ کے پاس آدمی بھیجا جو بجایہ میں سلطان کے خواص میں سے تھا اور جب وہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے اسے فوجوں کے ساتھ جربہ کے محاصرہ کے لئے بھیج دیا جہاں کے باشندے ابن مکی کے کردار کی وجہ سے اس سے نالاں تھے انہوں نے ابومحمد بن تافراکین کے ساتھ سازش کی تو اس نے ۶۳ھ میں اپنے بیٹے کو فوج دے کر بھیجا اور احمد بن مکی طرابلس میں موجود نہ تھا اور جب سے اس نے نصاریٰ کے ساتھیوں سے جربہ کو چھینا تھا تو اس نے اسے دارالامارت بنا کر وہیں رہائش اختیار کر لی تھی پس ابوعبداللہ جب ابی محمد کی نگرانی کے لئے الحضرۃ سے فوج اٹھی اور بحری بیڑے میں بیٹھ کر جزیرہ میں آ گئی اور اس نے محاصرہ سے قشتیل کا ناطقہ بند کر دیا اور اس پر غالب آ گئی اور اس پر قبضہ کر لیا اور وہیں اقامت اختیار کر لی اور ابوعبداللہ بن تافراکین نے اپنے کاتب محمد بن ابی القاسم بن ابی العیون کو جو حکومت کے آغاز سے ہی اس کا تھا اور اس کی اس کے باپ ابوعبدالعزیز حاجب سے قرابتداری بھی تھی اس کا عامل مقرر کیا جو ترقی کرتے کرتے تونس میں اشغال کا والی بن گیا اور ان دنوں وہ ابوالقاسم بن طاہر سے جو وہاں کا والی تھا ہمسری کرتا تھا اور یہ ابن طاہر کا معاون تھا یہاں تک کہ ابن طاہر فوت ہو گیا اور یہ ابومحمد حاجب کے زمانے سے وہاں خودمختار ہو گیا اور اس کے بیٹے نے بھی ابن حاجب کی خدمت سے رابطہ رکھا اور اس کا کاتب بن گیا یہاں تک کہ اس نے اسے جربہ کا عامل بنا دیا اور وہ الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور محمد بن العیون مسلسل اس کا والی رہا پھر اس نے حاجب کی وفات کے بعد سلطان کے مقابلہ میں خود

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے پاس آ گیا اور اس کی حکومت منظم ہوگئی اور وہ فاس میں داخل ہو گیا اور اس نے امیر ابوعبداللہ کو حسن بن عمر کی قید سے چھڑا دیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اس نے سلطان ابوالعباس کے قدیم وجدید تعلقات کا لحاظ کیا اور اس کو اعلیٰ رتبہ دیا اور اس کے وظیفہ میں اضافہ کیا اور اس کے ساتھ مدد کا وعدہ کیا اور وہ سب اس کی حکومت میں شامل ہو گئے یہاں تک کہ سلطان ابوسالم کو تلمان اور مغرب اوسط پر غلبہ حاصل ہو گیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے اور اس کے ساتھ ہی اہل بجایہ نے اپنے عامل یحییٰ بن میمون کے خلاف بغاوت کر دی تو وہ غضبناک ہو گیا اور جب وہ مشرق کی طرف لوٹا تو اس نے مشرقی عملداریوں سے اپنا ہاتھ جھاڑ دیا اور اس نے دارالامارت قسنطیطہ کو سلطان ابوالعباس کے لئے چھوڑ دیا اور اس نے اس کے عامل منصور بن مخلوف کو اشارہ کیا کہ وہ اس کے لئے معزول ہو جائے اور اس نے اسے قسنطیطہ کی طرف بھیجا اور اس کے ساتھ اپنے عمزاد امیر ابوعبداللہ کو اپنے حق سے مطالبہ کے لئے اور اپنے چچا سلطان عبدالحق پر چڑھائی کرنے کے لئے بجایہ بھیجا کیونکہ اس کی فتح کے وقت بنی مرین سے اسے تکلیف پہنچی تھی اور وہ جمادی ۶۱ھ میں تلمان سے کوچ کر گئے اور وہ اپنی حکومت کے تخت پر بیٹھ گیا اور اس کی واپسی سے اس کے محلات کے راستے شادمان ہو گئے اور یہ اسکی بادشاہت کا آغاز اور سعادت کا مظہر تھا۔

جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے اور امیر ابوعبداللہ حاکم بجایہ پہلے اپنے وطن گیا اور اس کے مضافات اور جنگلات سے زواودہ میں سے اولاد سباع اس کے پاس آ گئی پھر اس نے اس پر چڑھائی کی اور کئی روز تک جنگ کی مگر اسے سرنہ کر سکا تو وہ وہاں سے کوچ کر کے بنی یاورار کی طرف چلا گیا اور اس نے اولادِ محمد بن یوسف اور عزیز کو جو سعید ویکش میں سے اہل مضافات کے درمیان رہتے تھے اپنا خادم بنایا پھر وہ اسے چھوڑ کر بجایہ میں اس کے چچا کے پاس چلے گئے۔ پس وہ زواودہ کے ساتھ جنگل کی طرف چلا گیا اس کے حالات کو ہم آئندہ بیان کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اہل وعیال کے اخراجات کے لئے گرمی اور سردی کے سفر کا انتظار کرنے لگا اور انہوں نے اسے مسیلہ میں اتارا اور اسے وہاں کا خراج بھی بخوشی ادا کر دیا اور وہ اس حال میں پانچ سال تک رہا اور ہر سال بجایہ سے کئی بار جنگ کرتا اور پانچویں سال وہ ان کو چھوڑ کر علی بن احمد کی اولاد کے پاس آ گیا اور یعقوب بن علی کے ہاں اترا پس اس نے اسے اپنے ملک کے ہیڈ کوارٹر میں ٹھہرایا یہاں تک کہ اس کے چچا مولیٰ ابو اسحاق کو معلوم ہوا کہ وہ اپنے کفیل محمد بن تافراکین کی وفات کے بعد تونس جانے کا ارادہ رکھتا تھا پس اسے ایک فوجی نے قید کر لیا تو اس نے اسے اپنی غیر حاضری سے ڈرایا' اس سے اہل بجایہ کے دل میں اس کے انحراف کرنے کے متعلق خیال آیا اور انہوں نے اپنے پہلے امیر ابو عبداللہ سے مراسلت کی اور اس معاملے میں یعقوب بن علی نے اس کی مدد کی اور اس نے اس سے سد دیکش اور اہل ضاحبہ کے متعلق عہد لیا اور وہ اس کے ساتھ بجایہ چلے گئے اور اس نے کئی روز تک بجایہ سے جنگ کی پھر عوام کو یہ یقین ہو گیا کہ ان کا سلطان ان کے پاس سے چلے جانے کا عزم رکھتا ہے اور وہ اپنے نمبردار علی بن صالح کی عادات سے اکتا گئے تو انہوں نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کے عہد کو توڑ دیا اور اسے چھوڑ کر امیر ابو عبداللہ کے پاس حرسہ میں چلے گئے جو شہر کے میدان میں تھا پھر وہ اپنے چچا ابو اسحاق کو اس کے پاس لے آیا۔ پس وہ اس کے پاس سے گزرا اور اس نے الحضرۃ تک اس کا راستہ چھوڑ دیا اور وہ وہاں چلا گیا اور ابو عبداللہ رمضان ۶۵ھ میں اس کے دارالامارت بجایہ پر قابض ہو گیا اور اس نے علی بن صالح اور اس کے ساتھیوں کو جو فتنہ پرداز عوام کے سرغنے تھے گرفتار کر لیا پس اس نے ان کے تمام اموال چھین لئے پھر ان کے قتل کا حکم دے دیا پھر اس سے بجایہ سے تدلس پر حملہ کیا جو دو ماہ تک جاری رہا پس عمر بن موسیٰ نے جو بنی عبدالواد کا عامل تھا غلبہ پا لیا اور ان سے قبل اعتاص نے اس پر قبضہ کیا تھا اور اس نے ۵۰ھ کے آخر میں اس پر قبضہ کیا اور میرے متعلق اندلس سے پیغام بھیجا اور میں وہاں پر مسافرت میں سلطان ابو عبداللہ بن ابی الحاج بن احمر کا مہمان تھا اور سلطان ابو سالم کی خط و کتابت کی ترسیل و توقیع اور مظالم وغیرہ کے معاملے میں غور و فکر کرتا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حاضر ہوا اور اس کے لحد میں اتارنے تک وہیں رہا اور اس کی قبر اس مدرسہ میں تیار کی گئی جو اس نے شہر کے وسط میں قائم کیا تھا
کرنے کے لئے بنایا تھا اور وہ اس کی قبر پر کھڑا ہو کر روتا رہا اور اس کے خواص مٹھیوں میں خاک لے کر اس کی قبر پر ڈالتے
رہے پس اس نے اس کے ساتھ وفاداری کی جس کا لوگوں میں چرچا ہوا اور اس کے بعد اس نے خود مختار حکومت قائم کر لی اور
حاجب ابوعبداللہ الحضرۃ میں موجود نہ تھا اور وہ فوج کے ساتھ خراج اکٹھا کرنے اور ملک کی اصلاح کرنے کے لئے نکلا پس
جب اسے اپنے باپ کی وفات کی خبر ملی تو اسے بدگمانی ہوگئی اور اس نے خوف محسوس کیا اور فوج کو الحضرۃ کی طرف بھیج دیا اور
بنی سلیم کے حکیم کے ساتھ اوپر کے علاقے کو چلا گیا اور افریقہ کے ان قلعوں میں چلا گیا جن کے متعلق ان کا خیال تھا کہ وہ
خالص ان کے لئے ہیں اور اس کے کاتب محمد بن ابی العیون نے اسے اس کے عزم سے باز رکھا پس حکیم نے اس کے سلوک کی
تعریف کی اور وہ انہیں محل میں لے گیا اور سلطان نے اسے اس کی مرضی کے مطابق امان دے دی اور اس نے بھاگنے کے بعد
اسے مصاحب بنا لیا اور وہ جلدی سے الحضرۃ کی طرف گیا تو سلطان نے اس کو خوش آمدید کہا اور اسے اپنی حجابت سپرد کر دی
اور اسے معزز عہدے دیئے اور حاجب بننے کی وجہ سے اسے سلطان کا لوگوں کے ساتھ ملنا ناگوار محسوس ہوتا تھا اور وہ ہمیشہ ہی
اپنے باپ کے زمانے سے خود مختاری سے مالوف ہونے کی وجہ سے اسے پھیلاتا رہا۔ پس سلطان اور اس کے درمیان فضا
تاریک ہوگئی اور اس کے نرم بستر کے لئے چغلیاں ہونے لگیں پس وہ بھیس بدل کر تونس سے نکلا اور قسطنطنیہ چلا گیا اور سلطان
ابوالعباس کے ہاں اترا اور اسے تونس کی حکومت کے حصول پر اکسانے لگا تو اس نے اس کی خوب آؤ بھگت کی اور اس سے
وعدہ کیا کہ وہ بجایہ کے معاملہ سے فارغ ہو کر اس کے ساتھ افریقہ جائے گا کیونکہ اس کے اور اس کے ہمراز کے درمیان
جنگ جاری تھی جیسا کہ ہم ابھی ذکر کریں گے اور سلطان ابواسحاق' ابن تافراکین کے فرار کے بعد خود مختار بن گیا اور اس نے
اپنی حکومت کے اطراف پر نظر کی اور اپنی حجابت پر احمد بن ابراہیم مالقی کو مقرر کیا جو حاجب ابومحمد کا پروردہ تھا جو طبقہ اعمال میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غالب آیا تو فتنہ میں پڑ گیا اور اس نے آگاہ ہو کر اپنے عزائم کو تیار کر لیا اور یعقوب بن علی نے سلطان ابوالعباس کے خلاف دردد ینے کے متعلق اس سے عہد کیا مگر وہ اس کے کچھ کام نہ آیا اور یعقوب نے اپنے سلطان سے بات کی پھر اس نے قسطیطہ کی سرحدوں سے جنگ کرنے کے لئے بجایہ سے فوج بھجوائی جس میں مولانا ابوالعباس بھی شامل تھا۔

پس اس نے بنفسِ نفیس دوبارہ فوجوں کے ساتھ اس پر حملہ کیا اور اولادِ سباع بن یحییٰ کے عرب واپس آ گئے اور اس نے اولاد محمد کو اکٹھا کیا اور وہ ان میں اور زناتہ کی فوج میں آگے بڑھا اور سطیف کی جانب دونوں فریقوں کا مقابلہ ہوا اور اہل بجایہ کے میدان میں کھلبلی مچ گئی اور وہ شکست کھا گئے اور سلطان ابوالعباس نے تا کرارت تک ان کا تعاقب کیا اور اپنی عملداری اور وطن میں گھوما اور اپنے شہر کی طرف واپس آ گیا اور امیر ابوعبداللہ بجایہ کی طرف گیا اور اس کے اور اہل شہر کے درمیان بڑی نفرت پیدا ہو گئی پس انہوں نے سلطان ابوالعباس سے سازش کر کے اسے اپنے پاس آنے کو کہا تو اس نے ان سے آئندہ سال آنے کا وعدہ کیا اور اس نے ۶۷ھ میں اپنی فوجوں اور ان پیروکاروں کے ساتھ جو زواوہ اولاد محمد میں سے تھے حملہ کیا اور اولاد سباع جو پڑوس کی وجہ سے بجایہ کے مددگار تھے وہ بھی سابقہ تعلقات کی وجہ سے اپنے سلطان کے خراب حالات کو دیکھ کر اس کے ساتھ مل گئے اور امیر ابوعبداللہ نے اپنے تھوڑے سے مددگاروں کے ساتھ لیز وا میں پڑاؤ کیا اور اپنے عمزاد کی مدافعت کی امید پر وہاں قیام پزیر ہو گیا پس لیز وا میں سلطان نے اس کے پڑاؤ پر شب خون مارا اور دور دور تک غارت گری کی' پس اس کی فوج منتشر ہو گئی اور اس کا گھیراؤ ہو گیا اور پڑاؤ لٹ گیا اور وہ بجایہ کی طرف بھاگ گیا اور راستے ہی میں پکڑا گیا اور نیزہ لگنے سے فوراً ہلاک ہو گیا اور سلطان ابوالعباس جلدی سے بجایہ گیا اور اس نے ۱۹ شعبان ۶۷ھ کو وہاں جمعہ کی نماز پڑھی اور میں بھی شہر میں مقیم تھا پس میں سرداروں کے ساتھ نکلا تو وہ مجھے بہت اچھی طرح ملا اور میری عزت افزائی کی اور مجھے منتخب کر لینے کے متعلق بتایا اور بنوی سرحدوں میں اس کے دادا امیر ابوزکریا کی حکومت اس کے لئے منظم ہو گئی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جیسا سلطان بھیجا پس جب سلطان ابوالعباس نے اسے بجایہ پر غالب کیا اور وہ میدان جنگ میں مارا گیا تو ابوحمو رشتہ داری کی وجہ سے اس کی خاطر غضب ناک ہو گیا اور اس نے اس بات کو بجایہ پر چڑھائی کا ذریعہ بنایا اور وہ اپنی قوم کے ہزاروں آدمیوں اور فوجوں کے ساتھ تلمسان سے چل پڑا اور عرب بھی واپس آ گئے یہاں تک کہ وہ حمزہ کے وطن تک پہنچ گیا پس ابو اللیل موسیٰ بن زغلی اپنی قوم بنی یزید کے ساتھ اس کے آگے آگے بھاگ کھڑا ہوا اور انہوں نے زواوہ کے ان پہاڑوں میں پناہ لے لی جو وطن حمزہ پر جھانکتے ہیں اور اس نے اس کی اطاعت کے حصول کے لئے اس کی طرف اپنے ایلچی بھیجے تو اس نے ان کی مشکیں کس دیں اور ان میں ابومحمد صالح کا پوتا یحییٰ بھی تھا جو سلطان ابوالعباس سے الگ ہو کر ابوحمو کی طرف چلا گیا تھا اور وہ ابواللیل کے غازیوں پر جاسوس مقرر تھا کیونکہ ان کے درمیان محبت' پڑوس اور وطن کے تعلقات پائے جاتے تھے اور وہ ابو حمو کے سفارتی وفد میں بھی آیا تھا پس اس نے ممبرانِ وفد اور اس کو گرفتار کر لیا اور اسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو بجایہ کی طرف بھجوا دیا اور وہ ابوحمو اور اس کی فوجوں کے سامنے ڈٹ گیا پس وہ بجایہ آئے اور اس کی فوج بجایہ کے میدان میں اتر پڑی اور کئی روز تک وہ اس کے ساتھ جنگ کرتا رہا اور اس نے محاصرہ ہتھیاروں کو جمع کر لیا اور سلطان ابوالعباس شہر میں تھا اور اس کی فوج اس کے غلام بشیر کے ساتھ تاکرارت میں تھی اور ان کے ساتھ ابوزیان بن عثمان بن عبدالرحمن بھی تھا اور وہ ابوحمو کا چچا تھا اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ وہ مغرب سے نکلا جیسا کہ ہم اس کے حالات یہاں بیان کریں گے اور الحضرۃ میں سلطان ابواسحاق کے پاس آیا اور ابومحمد حاجب نے اس کی خوب عزت کی اور جب امیر ابوعبداللہ تدلس پر غالب آ گیا تو اس نے اسے تونس سے بھیجا کہ اسے تدلس کا امیر مقرر کر دے اور وہ اس کے اور حمو کے درمیان مددگار بن جائے اور وہ قسنطیطہ پر حملہ کے لئے فارغ ہو جائے پس اس نے جواب میں جلدی کی اور تونس سے نکلا اور سلطان ابوالعباس قسنطیطہ میں اس کے مکان کے پاس سے گزرا تو اس نے اس کا راستہ روک لیا اور وہ عزت کے ساتھ اس کے پاس قیدی بن کر رہا پس جب وہ بجایہ پر غالب آ گیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سلطنت میں شامل ہوگئیں جیسا کہ اس کے دادا امیر ابوزکریا اوسط کی حکومت میں اس وقت شامل تھیں جب اس نے دعوت حفصی کو بانٹا تھا اس کے بعد حالات کو ہم ان شاءاللہ بیان کریں گے۔

تونس پر فوجوں کی چڑھائی کے حالات: ابوعبداللہ بن حاجب ابومحمد بن تافراکین جب الحضرۃ کے حاکم سلطان ابواسحاق سے الگ ہوا تو عرب اولاد مہلہل کے خیموں میں چلا گیا اور وہ ۶۷ھ کے آغاز میں سب کے سب سلطان ابوالعباس کے پاس گئے اور اسے اس کی حکومت کی رغبت دلانے لگے تو اس نے اپنے بھتیجے کے ساتھ جو بجایہ کا حاکم تھا جنگ کی وجہ سے ان سے معذرت کی اور اس نے کی فوج میں اس پر چڑھائی کی اور وہ اس کے مددگاروں میں شامل ہوگئے پس جب بجایہ کی فتح مکمل ہوگئی تو اس نے اپنے بھائی مولانا ابویحییٰ زکریا کی فوجوں سمیت ان کے ساتھ بھیجا پس وہ اس کے ساتھ الحضرۃ کی طرف گئے اور ابن تافراکین بھی اس کے مددگاروں میں شامل تھا پس انہوں نے کئی روز تک الحضرۃ سے جنگ کی مگر اسے سر نہ کر سکے اور الحضرۃ کے حاکم اور ان کے درمیان صلح ہوگئی اور وہ وہاں سے چلے آئے اور مولانا ابویحییٰ بھی اپنی فوج کے ساتھ اپنی عملداری میں واپس آ گیا اور ابن تافراکین سلطان کے پاس چلا گیا اور وہ تونس کی فتح تک اس کے ساتھ رہا جس کا تذکرہ ہم کریں گے۔

الحضرہ کے حاکم سلطان ابواسحاق کی وفات اور اسکے بعد اس کے بیٹے کی ولایت کے حالات: اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ جب سلطان ابواسحاق الحضرہ میں آیا اور اس نے سلطان ابوالعباس کے ساتھ صلح کرنے سے کئی بار تکلف کیا اور ان کی حکومت کے لئے منصور بن حمزہ بن امیر ابی کعب کو چنا جس سے وہ اپنی حکومت کے لئے مدد مانگتا تھا اور اس کے مشورہ اور شرکت سے مدد لیتا تھا پس وہ باقی ماندہ ایام میں اس کا مخلص دوست رہا اور اس نے ۶۹ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وفات کے بعد تونس میں قاضی مقرر کر دیا پھر اس نے اسے بلادِ جرید کی طرف فوجوں کو لے کر جانے اور ان سے جنگ کرنے پر مقرر کیا اور اسے ان سے تکلیف اٹھانی پڑی اور کئی بار انہوں نے اپنے خراج سے اس کی مدد کی جس سے وہ سلطان کو دیا کرتے تھے اور کئی بار انہوں نے اپنے خراج پڑاؤ میں افواہیں اڑا دیں اور ابن الیالقی سلطان کے ہاں اس کے عہدہ پانے سے ناراض تھا پس جب اس نے اس کے بیٹے پر سختی کی تو اس کے متعلق چغلیوں میں اضافہ ہو گیا اور اس نے اسے گرفتار کر کے محمد بن علی بن رافع کے ساتھ قید میں ڈال دیا پھر اس نے ان دونوں کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ ان دونوں کے ساتھ مل کر قید سے بھاگنے کی سازش تیار کرے اور انہوں نے اس کے ساتھ مل کر غور و فکر کیا اور اس نے ان کے حال سے مطلع ہو کر ان دونوں کو قید خانے میں گلا گھونٹ کر قتل کر دیا پھر ابن الیالقی نے لوگوں کے ساتھ ظلم و زیادتی کرنا اور ان کے اموال لوٹنا اور اشراف کو ذلیل کرنا شروع کر دیا تو انہوں نے ناراض ہو کر اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ وہ انہیں اس کی حکومت سے نجات دے تو یہ بات مولانا سلطان ابوالعباس کے ہاتھوں ہوئی جس کا تذکرہ ہم آئندہ کریں گے۔

تونس پر سلطان کے قبضہ کرنے اور افریقہ کی دیگر عملداریوں اور ممالک میں خود مختارانہ رنگ میں دعوت حفصی دینے کے حالات

جب الحضرۃ کا حاکم سلطان ابواسحاق ۷۰ھ میں فوت ہو گیا تو اس کے غلام منصور سریجہ اور اس کے ساتھی الیالقی نے حکومت کو سنبھالا اور اس کے نابالغ بیٹے امیر خالد کو امیر مقرر کیا مگر وہ اس کی حکومت کو اچھی طرح چلا سکے اور انہوں نے اپنا وقت پاس کرنے کے لئے منصور بن حمزہ کو چن لیا جو الضاحیہ پر غالب آنے والے بنو کعب کا امیر تھا پھر انہوں نے اپنی بے تدبیری سے اسے اپنے ساتھ حکومت میں شامل کرنے کا لالچ دیا پھر اس سے منحرف ہو گئے تو وہ ان پر ناراض ہوا اور سلطان ابوالعباس کے پاس چلا گیا جو غربی سرحدوں پر ان پر حملہ کرنے کے لئے تیار بیٹھا تھا پس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے الحضرۃ آیا تو اسے افریقہ کے وفود اطاعت کرتے ہوئے ملے اور اس نے پہنچ کر اس کے میدان پر کئی روز تک خیمے لگائے رکھے اور صبح و شام اس سے جنگ کرتا رہا پھر اس نے اس کی سچائی سے پردہ اٹھایا اور اس کی فصیلوں پر حملہ کر دیا اور اس کے بھائی اور بہت سے خواص اور مددگار پیادہ تھے پس وہ ان کے سامنے نہ ٹھہر سکے یہاں تک کہ راس الطابیہ کے باغات سے فصیلوں پر چڑھ گئے پس جانبازوں نے فصیلوں کو چھوڑ دیا اور شہر کے اندر کی طرف دوڑے اور لوگوں پر حیرت طاری ہوگئی اور ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کرنے لگے اور اربابِ حکومت' اپنی سواری میں قصبہ کے دروازوں میں سے باب العذر میں کھڑے تھے پس جب انہوں نے دیکھا کہ ان کا گھیراؤ ہو گیا ہے تو وہ ایڑیوں کے بل بھاگے اور باب الجزیرہ کا رخ کیا پس انہوں نے اس کے سامنے نعرہ تکبیر بلند کیا اور سب اہل شہر نے ان پر حملہ کر دیا پس تھوک خشک ہونے کے بعد انہوں نے شہر میں ان کا محاصرہ کر لیا اور فوج ان کے تعاقب میں گئی اور احمد بن الیالقی کو پکڑ کر قتل کر دیا اور اس کا سر سلطان کے پاس لایا گیا اور اس نے امیر خالد کو گرفتار کر کے قید کر دیا اور منصور سریحۃ' راس الحمرہ میں بھاگ گیا اور دوستوں کے تحفظ میں جنگ کرنے سے ناکام رہا اور سلطان محل میں داخل ہو کر اس کے تخت پر بیٹھ گیا اور فسادیوں نے اربابِ حکومت کے گھروں میں ہاتھ مارے اور لوگوں نے ان سے کینہ کے باعث ان کے اموال لوٹ لئے کیونکہ وہ رعیت پر ظلم کرتے اور ان کے اموال غصب کیا کرتے تھے اور فساد کی آگ ان کے گھروں اور راستوں میں بھڑک اٹھی اور وہ بجھنے میں نہ آتی تھی اور بعض اہل عافیت کو بھی عام لوٹ مار کی رو سے تکلیف پہنچی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سلطان کی برکت اور اس کی حسن نیت اور اس کی حکومت کی سعادت سے اسے ٹھنڈا کیا اور لوگوں نے رحمدل اور عادل سلطان کے سایہ میں پناہ لی اور اس پر شمع کے پروانوں کی طرح ٹوٹ پڑے اور اس کے ہاتھ پاؤں چوم نے لگے اور اس کے لئے پُرزور دعائیں کرنے لگے اور اس کے کارناموں پر رشک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابوالعباس نے الحضرۃ پر قبضہ کیا اور دولت [illegible] کی نے سنوں ہو گیا تو ان کے [illegible] کے [illegible] اور ان کے ہاتھوں سے وہ شہر اور عملداریاں چھین لیں جو پہلے سلطان کے لئے تھیں اور انہیں وہ کچھ معلوم ہوا جو ان کے گمان میں بھی نہ تھا تو اس بات نے انہیں برافروختہ کر دیا اور اس کی پوزیشن نے انہیں فکرمند کر دیا اور منصور بن حمزہ بگڑ گیا اور اطاعت سے دستکش ہو گیا اور مخالفت میں لگ گیا اور سلطان کے خلاف خروج کرنے میں ابو معنونہ احمد بن محمد بن عبداللہ بن مسکین نے اس کی موافقت کی جو شیخ تھا اور وہ اپنے قبائل کے ساتھ زواودہ کے پاس دادخواہ بن کر اور امیر ابو یحییٰ بن سلطان ابوبکر کے پاس مہدیہ سے لوٹتے وقت اور وہاں سے اپنے بھائی مولانا ابواسحاق کے پاس جاتے وقت کمک مانگنے گیا پس اس نے اسے امیر بنایا اور لوگوں نے اس کی بیعت کی اور وہ ان کے ساتھ کوچ کر گیا اور وہ تمام چلتے ہوئے تونس گئے اور منصور بن حمزہ انہیں اپنے گھرانوں کے قبیلوں میں ملا تو انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور انہوں نے اپنے مشائخ کو یحییٰ بن علول کے پاس بھیجا جو مخالفت کی گمراہی کا بلند غبار تھا کہ وہ اسے اطاعت اور مدد پر آمادہ کریں اور اس نے ان کے ساتھ جھوٹے وعدہ کئے اور انہیں مہلت دی اور جب انہوں نے اپنے ہاتھوں کو نفاق و اختلاف میں ڈبو لیا تو وہ اپنے مال کے ساتھ انہیں اپنی حمایت کے وعدوں سے ٹالتا رہا پس منصور نے اپنے دل میں اس روز اطاعت کی طرف رجوع کرنے کا عزم کر لیا پھر وہ الحضرۃ پر چڑھائی کرنے کے لئے چلے گئے اور سلطان ابوالعباس نے اپنے بھائی امیر ابو یحییٰ زکریا کو فوجوں کے ساتھ اس سے جنگ کرنے کو بھیجا، تو منصور کو سلطان کی فوج اور اس کے مددگاروں پر فتح حاصل ہوئی اور سلطان کے پاس شکایت ہوئی کہ اس کے حاجب ابوعبداللہ بن تافراکین نے انہیں شہر پر شب خون مارنے میں شامل کیا ہے تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے سمندری سفر کے ذریعہ قسطیطہ بھجوا دیا اور وہ اپنی وفات تک جو ۷۸ھ میں ہوئی وہاں قید رہا پھر سلطان نے اپنے اموال عربوں کو دیئے اور منصور کی قوم نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور اس کا حال خراب ہو گیا تو سلطان نے اس کا وظیفہ مقرر کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور اس کے بعد یہ امارت احمد نے سنبھالی جس کا لقب ابو معنویہ بن محمد تھا جو خلیفہ بن عبداللہ بن تسلین کا بھائی تھا پس وہ سوسہ میں سلطان کے بالمقابل خود مختار بن گیا اور اس کے دارالامارت میں بیٹھ گیا اور بسا اوقات وہ الحضرۃ کے حاکم کے خلاف بغاوت بھی کر دیتا اور سوسہ سے اس پر چڑھائی کرتا اور اس کے نواح میں لوٹ مار کرتا یہاں تک کہ اس نے ایک روز منصور سریحہ مولیٰ سلطان ابو اسحاق اور اس کی فوج کے سالار پر حملہ کر دیا تو اس نے اسے گرفتار کر کے سوسہ میں چند روز قید کر دیا پھر اس پر احسان کر کے اسے رہا کر دیا اور اس نے دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور ہمیشہ ان کا یہی وطیرہ رہا اور وہ رعایا کے ساتھ قبیح اور بری حرکات کرتے اور رعایا کے لوگ ہمیشہ ہی اللہ سے دعا کرتے رہے کہ وہ ان کے ظلم و جور سے انہیں نجات دے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اہل افریقہ کو اطلاع دی اور مغرب کے تمام نواح میں غلبہ کی ہوا چل پڑی اور اہل سوسہ اپنے عامل ابو معنونہ سے بگڑ گئے اور اس نے بھی ان کے بگڑنے کو محسوس کر لیا پس وہ ان کو چھوڑ کر چلا گیا اور سلطان کی خاطر شہر سے الگ ہو گیا اور عوام نے اس کے عمال پر حملہ کر دیا اور ان پر غالب آ گئے اور سلطان کے عمال وہاں اترے پھر اس کے بعد مولیٰ ابی یحییٰ اسے طرابلس کے نواح پر چڑھائی کرنے کے لئے لے گیا اور اس نے اس کی جبایت پر قبضہ کر لیا اور اس کی عملداریوں کے خراج کو حاصل کیا اور مہدیہ میں محمد بن الحکجاک کو حاجب ابو محمد بن تافراکین نے اس وقت عامل مقرر کیا تھا جب اس نے اسے ابو العباس بن مکی اور امیر ابو یحییٰ زکریا المنتزی بن مولانا سلطان ابو بکر کے ہاتھوں سے واپس لیا تھا اور حاجب کی موت کے بعد بھی ابن الحکجاک وہاں کا امیر مقرر رہا پس جب حکومت کی درازی کا کانٹا اسے چبھا اور فوج کا غبار اس کی طرف بڑھا تو وہ اس پر قابض رہنے سے ڈر گیا اور اپنے بحری بیڑے پر سوار ہو کر طرابلس آ گیا اور امیر طرابلس ابو بکر بن ثابت کے ہاں قدیم رشتہ داری، تعلقات کی وجہ سے اترا اور مولانا سلطان نے مہدیہ کے سپرد کرنے میں جلدی کی اور وہاں اپنے عمال کو بھیجا اور وہ اس کی حکومت میں شامل ہو گیا اور غلبے اور کامیابی کے اموال درست ہو گئے اس کے بعد کے واقعات کو ہم آئندہ بیان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس نے اپنے بیٹے ابوبکر کو فوج دے کر جربہ کی طرف بھیجا اور اس کے ساتھ حکومت کا نفس ساتی محمد بن ی بن ابراہیم ی تھا۔ جو شیخ الموحدین ابو ہلال کی اولاد میں سے تھا اور المستنصر کے زمانے میں بجایہ کا حاکم تھا اور اس کے حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں اور اس نے اس کو اس کے محاصرہ کے لئے بحری بیڑے سے مدد دی اور امیر اپنی فوج کے ساتھ اس کے راستے میں اتر پڑا اور بحری بیڑا اس کے محافظوں تک پہنچ گیا۔ پس اس نے قلعہ قشتیل کا محاصرہ کر لیا اور ابن ابی العیون نے اس کی دیواروں کی پناہ لے لی اور جزیرہ کے بربری شیوخ اس سے الگ ہو گئے اور اس کی فوج کے خاص آدمی اس کے پاس آ گئے اور جب انہوں نے وہ بات دیکھی جس کی انہیں طاقت نہ تھی۔

نیز یہ کہ سلطان کی فوجوں نے بر و بحر سے ان کا گھیراؤ کر لیا ہے تو وہ بحری بیڑے کے پاس آئے اور اس کے گھر پر قابض ہو گئے اور جزیرہ پر قبضہ کر لیا اور واپس سلطان کی طرف چلے گئے اور محمد بن ابی العیون الحضرۃ کی طرف چلا گیا اور کچہری میں اترا اور اسے ملک میں اونٹ پر سوار کروا کر شہر کے بازاروں میں پھرایا گیا تا کہ معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کی سزا اس پر نازل ہوتی ہے اور سلطان نے اسے بلایا اور امرائے جرید کے گمراہوں کے ساتھ شامل ہو کر اس کے انحراف کرنے پر توبیخ کی پھر اس کی خونریزی سے الگ ہو گیا اور اسے قید خانے میں ڈال دیا یہاں تک کہ وہ ۷۹ھ میں فوت ہو گیا۔

غربی سرحدوں کی ولایت پر امرائے ابناء کی خودمختاری کے حالات: جب سلطان نے اہالیان افریقہ کے برانگیختہ کرنے پر اور شیخ منصور بن حمزہ کے رغبت دلانے پر افریقہ کی طرف سفر کرنے کا عزم کر لیا تو اسے غربی سرحدوں کے حالات نے فکرمند کر دیا اور اس نے ان سرحدوں کی دیکھ بھال کے لئے اپنے بیٹوں کے حالات کا جائزہ لینا شروع کیا تو سب سے پہلے اس کی نظر اپنے بڑے بیٹے امیر ابوعبداللہ پر پڑی اور اس نے اسے بجایہ اور اس کے مضافات کا امیر مقرر کر دیا اور اسے بادشاہ کے محلات میں اتارا اور خراج کے مال اور فوج کے رجسٹر میں اس کے حالات کو کھول دیا اور اس نے قسطیطہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بشیر جو اس کے باپ کا غلام تھا اس کی صغر سنی کی وجہ سے اس پر حاوی تھا اور جب امیر ابو اسحاق کی حالت ٹھیک ہو گئی تو بشیر ۷۸ھ میں فوت ہو گیا پس سلطان نے اسے از سرِ نو امارت سے سرفراز کیا اور اس نے نہایت احسن رنگ میں اپنے فرائض کو ادا کیا اور اس نے اس کے خیالات کو اپنے بارے میں سچ کر دکھایا۔

پس یہ دونوں امیر بجایہ اور قسنطیطہ کے عہد میں مستقل رہے اور ان کے مضافات کے امور بھی انہیں کے سپرد تھے اور انہیں ہتھیار بنانے اور شاہانہ آداب قائم کرنے اور شاہانہ سامان تیار کرنے کی اجازت تھی اور اسی طرح امیر ابو زکریا جو ایک شریف بھائی تھا بونہ پر مستقل امیر مقرر تھا۔ پس جب وہ فتح کے سال افریقہ کی طرف گئے اور ابو یحییٰ کو اپنی طویل کے باعث یہ یقین ہو گیا کہ سلطان اس کے بھائی کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے ساتھ رہتا ہے پس اس نے اپنے بیٹے امیر عبداللہ محمد کو سہانہ کا امیر مقرر کیا اور اسے اپنے محل میں اتارا اور اسے امارت میں ایسے امور سپرد کیے جن کی وجہ سے اس کا ذکر خیر ہونے لگا اور یہ صورتِ حال ۷۸۳ھ تک قائم رہی۔

قفصہ اور توزر کی فتح اور قسنطیطہ کے مضافات کے سلطان کی اطاعت میں آنے کے حالات:

سلطان ابو بکر کی حکومت سے قبل الجرید کی حکومت کے معاملات شہروں کے رؤساء کے مشورے سے طے پاتے تھے کیونکہ اس وقت حکومت تقسیم ہو کر ختم ہو چکی تھی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ پس جب سلطان ابو بکر دعوتِ حفصی کے لئے مخصوص ہو گیا اور دیگر شواغل سے فارغ ہو گیا تو اس نے اپنی نظر ان کی طرف پھیری اور اس کی فوج نے انہیں روند دیا پھر شوریٰ کے بعد وہ خود آیا اور اپنے بیٹے ابو العباس کو اس کا امیر مقرر کر دیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور جب اس کی وفات کے بعد افریقہ کے حالات کے دگرگوں ہوئے اور اعراب کے اس کے نواح پر غالب آنے کا واقعہ ہوا تو یہ سب کچھ سلطان ابو الحسن کی شکست اور ان کے رؤساء کے جھگڑنے کے بعد بازاری آدمیوں کی طرح حکومت چلانے کی وجہ سے حالانکہ وہ تختوں پر بیٹھتے تھے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تھا اور یہ ان کی مال' گھوڑوں' زرہوں' چمڑوں اور سواروں سے مدد کرنے اور ان میں سے کچھ لوگوں سے وہ سلطان کے ساتھ جنگ کرنے میں مدد مانگتے پس سلطان اس سال ان پر غالب آ گیا اور انکے سب اموال کو لے گیا اور اس نے ان کے جوانوں کو قید کر کے الحضرۃ کے قید خانوں میں ڈال دیا اور ان کے سب سے بڑے امدادی مواد کو ختم کر دیا جس سے ان کی سرکشی ٹھنڈی پڑ گئی اور ہمیشہ کے لئے ان کا بازو ٹوٹ گیا اور وہ کمزور پڑ گئے۔ پھر سلطان الحضرۃ کی طرف آیا اور اس کے پیروکار منتشر ہو گئے اور ابو نے ان سے علیحدگی کر لی اور اولاد ابوالليل کا بناوٹی دوست بن گیا اور انہوں نے الحضرۃ پر چڑھائی کی اور کئی روز تک اس کے میدان میں فروکش رہے اور اس پر غارت گری کرتے رہے پھر وہاں سے چلے گئے اور یہ موسم سرما کے آغاز میں ان کے پیچھے پیچھے گیا اور سوسہ اور مہدیہ کے ساحل پر اترا اور ان اوطان سے خراج طلب کیا جو ابی کے تحت تھے پھر قیروان کی طرف واپس آ گیا اور وہاں سے آ گیا اور اولاد ابوالليل کو اس کی مدافعت کے لئے جمع کیا اور حاکم توزر نے ان میں اموال تقسیم کئے مگر یہ اس کے کچھ کام نہ آئے اور سلطان نے قفصہ پر چڑھائی کی اور تین روز تک اس سے جنگ کی اور وہ اپنی سرکشی پر ڈٹے رہے اور مجتمع ہو کر اس سے جنگ کی اور رعیت اپنی جگہوں سے اٹھ کر اس کے پاس آ گئی اور انہوں نے ان کے لیڈر احمد بن قاسم اور اس کے بیٹے کو اس کی کبرسنی اور دخول کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ پس وہ سلطان کے پاس گیا اور اس نے مرضی کے مطابق اس سے اطاعت اور خراج کی شروط مقرر کیں اور یہ شہر کی طرف واپس آ گیا اور اہل شہر ایک دوسرے پر حملہ آور ہو گئے اور انہوں نے بغاوت کرنے کا ارادہ کر لیا پس اس کا بیٹا احمد جو اپنے باپ پر حاوی تھا ان سے آگے بڑھ گیا اور سلطان نے اپنے بھائی ابو یحیٰی کو خواص اور مددگاروں کے ساتھ شہر کی طرف بھیجا تو اس کے میدان کے نواح میں محمد اسے ملا' تو اس نے اسے سلطان کے پاس بھجوا دیا اور وہ قصبہ میں داخل ہو گیا اور شہر پر قبضہ کر لیا اور سلطان نے محمد بن قائد کو اسی وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پس جب اس نے الحضرۃ جانے کا قصد کیا تو انہوں نے راستے میں روکا تو اس نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کے خیام کو توڑ دیا اور وہ غربی جیات کی طرف کامیابی کی امید پر بھاگ گئے کیونکہ ابن یملول ان کو حاکم تلمسان کی خدمت میں کمک حاصل کرنے کے لئے لایا تھا پس ان میں سے منصور بن خالد اور نصر جو اس کے چچا منصور کا بیٹا تھا دونوں دادخواہ بن کر ابوتاشفین کے پاس آئے تو اس نے ان سے وعدہ کر کے انہیں واپس کر دیا اور وہ اس کی درماندگی کو دیکھ کر واپس چلے گئے اور اپنے متعلق عہد و پیمان لینے کے بعد' صولہ سلطان کے پاس گیا تو اس نے اس کی قوم پر اپنی مرضی کی شروط عائد کیں اور وہ ان کے پاس واپس آ گیا مگر وہ اس کی شروط سے راضی نہ ہوئے اور سلطان' فوجوں اور عرب مددگاروں کے ساتھ الحضرۃ سے حملہ کرنے گیا تو وہ ان پر آگے بھاگ کھڑے ہوئے تو اس نے ان کا تعاقب کیا اور تین بار ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر قیروان چلے گئے اور ان کا وفد سلطان کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق شرائط عائد کرے پس اس نے اس کی بات کو قبول کیا اور انہیں عام معافی دے دی اور وہ سلطان کی اطاعت اختیار کر کے اس کی مرضی کے مطابق چلنے لگے۔

اہل قفصہ کی بغاوت اور ابن خلف کی وفات کے حالات: جب خلف بن خلف' المنتصر ابن سلطان کی حجابت پر بااختیار ہو گیا اور اس نے اس کے ساتھ ہی اسے نفطہ کا امیر مقرر کر دیا تو اس نے اپنے عامل کو اس پر جانشین مقرر کیا اور خود المنتصر کے ساتھ توزر میں فروکش ہو گیا پھر اس کے متعلق چغلی ہوئی کہ وہ ابن یملول کے ساتھ ساز باز کرتا اور اس سے مراسلت کرتا ہے پس اس نے اس کے خلاف جاسوس مقرر کئے اور اس کے ایک خط پر مطلع ہو گیا جو اس کے مشہور کاتب کی تحریر میں تھا جو اس نے ابن یملول اور امیر زواودہ یعقوب علی کی طرف تھا جس میں ان دونوں کو جنگ کی ترغیب دی گئی تھی۔ پس اس نے اسے گرفتار کر کے قید خانے میں ڈال دیا اور اس کے عمال کو نفطہ کی طرف بھیج دیا اور اس کے اموال و ذخائر پر قبضہ کر لیا اور اس کے باپ کے ساتھ اس کے متعلق گفتگو کی۔ پس اس نے اس کی مخالفت اور اس کے اطاعت کے واضح ہو جانے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور شہر پر قابض ہو گیا اور طبراہٹ کا خاتمہ ہو گیا اور موسیٰ ابو بکر تک اطلاع پہنچی تو وہ بسرعت تمام قصصہ کی طرف واپس لوٹا اور اس کے داخل ہوتے ہی باغی قیدیوں کو قتل کر دیا گیا اور اس نے منادی کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں ابن ابی یزید اور اس کے بھائی سے بیزاری کا اظہار کا اعلان کرے اور اس کی آمد کے دنوں میں دروازے کے پاس عورتوں کے لباس میں چھپ کر بیٹھنے والے پہرے داروں کو ان دونوں کے متعلق اطلاع ملی تو انہوں نے ان کو پکڑ لیا اور امیر کے پاس لے گئے تو انہیں قتل کر کے کھجور کے تنوں پر صلیب دیا گیا اور وہ دونوں بڑے مالدار تھے اور لوگوں کے لئے عبرت کا سامان بن گئے اور ان کا دین و دنیا برباد ہو گئی اور یہ بہت بڑا نقصان ہے اور حاکم توزر المنتصر کو اس وقت ابن خلف کے متعلق شک گزرا تو وہ اس کی روپوشی کے حالات سے محتاط ہو گیا اور اس نے اسے قید خانے میں قتل کر دیا اور بے رحمی کا طریقہ اختیار کیا اور سلطان نے تمام شہروں کو اپنی اطاعت میں شامل کر لیا اور اس کا غلبہ مسلسل قائم رہا یہاں تک کہ وہ صورتِ حال پیدا ہو گئی جس کا تذکرہ ہم ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

قابس کی فتح اور اس کے سلطان کی سلطنت میں شامل ہونے کے حالات: یہ شہر ہمیشہ باہمی بنی مکی کی حفصی حکومت میں شامل رہا جن کی شہرت ان زبانوں میں بہت تھی اور عنقریب ان کے حالات، نسب اور اولیت کا ذکر ایک الگ فصل میں ہو گا اور ان کی ریاست کا اصل یہ ہے کہ قابس کی ولایت کے ابتدائی ایام میں ۶۲۳ھ میں ان کا اتصال امیر ابوزکریا کی خدمت سے ہو گیا پس یہ اس کے ساتھ مختص ہو گئے اور جب اس نے ان سے ابو محمد عبداللہ کے خلاف بغاوت کرنے میں شمولیت کے لئے کہا تو انہوں نے اس بات کو قبول کیا اور اس کے پیچھے چل پڑے اور جب اسے افریقہ میں خود مختاری ملی تو اس نے ان کی پاسداری کی اور انہیں اپنے ملک میں شوریٰ کی سرداری کے لئے الگ کر دیا اور جب حکومت غربی سرحدوں کے علیحدگی اختیار کرنے اور فتنوں کے پیدا ہونے کی وجہ سے نافرمانوں کے مقابلہ میں ناکام ہو گئی تو یہ خود مختاری کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مغرب سے حجازی قافلے کے ساتھ قابس کے پاس سے گزرنے کے بعد سلطان ابوالحسن کے پاس اس کی سفارش کے پیمان پر چلا گیا جہاں سلطان کے کریم آدمی موجود تھے جنہوں نے ان کو اور قافلے کے دوسرے لوگوں کو خوب عطیات دیئے اور اس کی خوب مہمان نوازی کی اور انہوں نے اس بات کو اس کے ہاں جانے کا وسیلہ بنایا۔

پس سلطان نے ان کے وسیلوں کو قبولیت بخشی اور مولانا سلطان ابوبکر کی طرف سلطان کے عہد اور رشتہ داری کی بنا پر ان کے متعلق سفارش کرتے ہوئے خط لکھا تو اس نے اس کی سفارش کو قبول کر لیا اور ان کے انتقام سے درگزر کیا پھر سلطان ابوبکر فوت ہو گیا اور فتنہ کا سمندر موجیں مارنے لگا اور حکومت دوبارہ تقسیم کی حالت کی طرف لوٹ آئی اور الحضرۃ کے حاکم کے لئے ان سے انتقام لینے کے راستے بند ہو گئے پس بنو مکی اور الجرید کے دیگر رؤساء حکومت کے مقابلہ میں خود مختار ہونے اور اطاعت ترک کرنے اور اخراج روکنے کی حالت کی طرف پلٹ آئے۔ پس جب مولانا سلطان ابوالعباس دعوتِ حفصی اور اتفاق کے لئے مختص ہو گیا اور بہت سی باغی ریاستوں پر قابض ہو گیا تو الجرید کے اس زمانے کے لوگوں نے آپس میں مراسلت کی اور اچانک جو مصیبت ان پر آ پڑی تھی اس کے متعلق گفتگو کی اور اس سے نجات پانے کا راستہ تلاش کیا اور عبدالملک بن مکی جنگوں کی مراسلت کے طویل ہو جانے اور اس کے باغیوں کی طرف چلے جانے کی وجہ سے انہیں روکے ہوئے تھے اور اس کا بھائی احمد جو اس کا معاون بھی تھا ۶۵ھ میں فوت ہو گیا اور وہ قابس کا منفرد سردار بن گیا پس انہوں نے اس کے ساتھ اور اس نے ان کے ساتھ مراسلت کی اور سب نے سلطان کے خلاف عربوں کو جتھ بند کرنے اور اموال تقسیم کرنے اور افریقہ کی حکومت میں حاکم تلمسان کو راغب کرنے میں مدد دینے پر اتفاق کیا۔ پس سب نے اس بات کا جواب دیا اور انہوں نے ہرکارے کو حاکم تلمسان کے پاس بھیجا تو اس نے انہیں اپنی طرف سے امید دلائیں اور جھوٹے وعدوں سے بہلایا اور سلطان ابوالعباس اپنی تیاری پر توجہ مرکوز کئے ہوئے تھا یہاں تک کہ اولاد ابواللیل پر غالب آ گیا جو ان کے ساتھ ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قابس پر چڑھائی کا عزم کرلیا اور رجب ۸۱ھ میں الحضرۃ کے باہر کئی روز تک پڑاؤ ڈال دیا یہاں تک کہ عطیات لئے اور فوجیں اس کے مددگاروں کے قبائل کے پاس آئیں جو اولاد مہلہل اور سلیم کے دیگر قبائل میں سے تھے پھر وہ قیروان کی طرف اور وہاں سے قابس چلا گیا اور اس نے تیاری مکمل کر لی اور ذباب کے مشائخ جو بنی سلم کے اعراب تھے انہوں نے اس کی ملاقات اور اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور ان میں سے خالد بن سباع بن یعقوب شیخ الحامید اور اس کا عم زاد علی بن راشد دیگر لوگوں کے ساتھ اسے قابس سے مقابلہ کرنے پر آمادہ کرنے لگے پس وہ جلدی سے اس کی طرف گیا اور اس نے اپنے آگے آگے اپنے ایلچیوں کو ابن مکی سے معذرت کرنے کے لئے بھیجا اور وہ اس کے پاس پہنچ گئے تو اس نے انہیں انقیاد و اطاعت کے ساتھ واپس کیا پھر اس ین اپنی سواریوں اور ذخائر کو اٹھایا اور شہر سے باہر نکل گیا اور وہ اور اس کا بیٹا یحییٰ اور پوتا عبدالوہاب ذباب کے قبائل کے ہاں اترے اور سلطان کو بھی اطلاع پہنچ گئی تو وہ جلدی سے شہر کی طرف آیا اور اسی سال ذوالعقدہ میں اس میں داخل ہوگیا اور ابن مکی نے مکانات اور محلات پر قابض ہوگیا اور اہل شہر نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے اپنے خواص میں سے ایک آدمی کو اس کا والی مقرر کیا اور حاکم طرابلس ابوبکر بن ثابت نے سلطان کو اپنی اطاعت اور طرفداری کی اطلاع بھیج دی اور اس کے ایلچی سے قابس سے درے ملے پس جب اس نے اسے مکمل طور پر فتح کرلیا تو اس نے اپنے بعض خاص آدمیوں کو اس بات کی خاطر اس کے پاس بھیجا تو اس نے انہیں اطاعت کے ساتھ واپس بھیجا اور عبدالملک بن مکی نے قابس سے خروج کے بعد چند راتیں عرب قبائل کے درمیان گزاریں پھر اسے موت نے آلیا اور وہ فوہوگیا اور اس کا بیٹا اور پوتا طرابلس چلے گئے پس ابن ثابت نے انہیں اپنے پاس آنے سے روکا تو وہ بزتزور بستی میں الجواری کی کفالت میں جو ذیاب کا بطن ہے' اترے اور جب سلطان نے فتح اور اس کے معاملات کو مکمل طور پر طے کرلیا تو الحضرۃ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور پھر القصرۃ کی طرف واپس آ گیا اور وہ سلطان کے پاس گئے تا کہ اس سے فوج لے کر بلاد الجرید سے حسب عادت اپنا خراج وصول کریں پس سلطان نے اس کام کے لئے ان کے ساتھ اپنے بیٹے ابو فارس کو بھیجا اور وہ اس کے ساتھ ان کے قبائل میں گئے اور ان سے پہلے ابن مزنی اور ابن یملول اور یعقوب بن علی بکثرت ان کے ساتھ خط و کتابت کرتے تھے اور انہیں انحراف اختیار کرنے اور حاکم تلمسان کی مدد کی دعوت دیتے تھے اور جب انہوں نے ابوزیان کو بسکرہ میں قید کیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں تو اولاد ابوالليل کی رگوں میں مخالفت نے جوش مارا تو وہ یعقوب بن علی سے تعلق پیدا کرنے کی طرف مائل ہوئے کیونکہ انہیں حاکم تلمسان کے ساتھ آپ نے بات کی مضبوطی اور افریقہ کے مضافات پر دوبارہ غلبہ پانے سے مایوسی ہو چکی تھی پس انہوں نے امیر فارس کو قفصہ میں اس کی امن گاہ تک پہنچانے کے بعد اس سے علیحدگی اختیار کر لی اور الزاب کی طرف اپنے قبیلوں میں چلے گئے۔

پس انہیں کچھ بھی حاصل نہ ہوا اور وہ یعقوب اور ابن مزنی سے بھی ملے اور ان کے پاس ابی حمو کا ایلچی پیغام لے کر آیا کہ وہ ان کی مدد نہیں کر سکتا اور امیر ابوزیان انہیں چھوڑ کر اسی راستے پر چلا گیا اور انہیں اپنی حکومت سے پیٹھ پھیرنے پر دوبارہ ندامت ہوئی اور یعقوب نے انہیں دوبارہ سلطان سے گفتگو کرنے پر آمادہ کیا اور اس نے اپنے بیٹے محمد کو الفر بن ابی عبداللہ محمد بن ابی جلال کے ساتھ بھیجا تو اس نے انہیں قبول کیا اور ان سے اچھی طرح درگزر کیا اور اس نے اپنے بھائی یحییٰ کو انہیں امان دینے اور ان سے انس پیدا کرنے کے لئے بھیجا اور اس نے ان پر ان کی توقع سے بھی بڑھ کر ان کی رضامندی کے لئے خرچ کیا اور کامیابی اور غلبہ آپس میں باہم ملے گئے۔

ابن یملول کے بیٹے کا توزر پر غلبہ اور توزر کا امن سے واپس ہونا: قبل ازیں ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب یحییٰ بن یملول بسکرہ میں فوت ہو گیا تو اس نے ابو یحییٰ کے نام ایک بچہ پیچھے چھوڑا اور ہم یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اولاد ابوالليل کے ساتھ موجود تھا اور یہ ان کے پیچھے تیاری کر کے چلا اور جب اس کا بھائی اور اس کا بیٹا توزر پہنچے تو انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کے ساتھ خوب سختی کی پھر سلطان پہنچ گیا تو فوجوں نے اس کی اطراف سے حملہ کیا اور ایک روز شام تک اس سے جنگ کرتے رہے پھر انہوں نے صبح سویرے جنگ شروع کر دی اور ابن یملول کا بیٹا اپنے ساتھیوں کو بے یار و مددگار چھوڑ گیا اور انہوں نے اسے چھوڑ دیا تو وہ اپنی جان بچاتے ہوئے عربوں کے خیموں میں گیا اور سلطان نے شہر میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا اور اس نے دوبارہ اپنے بیٹے کو اس کے دارالامارت میں پہنچا دیا اور خود قفصہ کی طرف واپس آ گیا پھر ۸۴ھ کے نصف میں وہاں سے تونس آ گیا۔

امیر زکریا بن سلطان کا توزر کا والی ہونا پھر اگلے سال ابن یملول توزر پر چڑھائی کرنے کے لئے دوبارہ واپس آیا اور سلطان بھی فوجوں کے ساتھ ان کے مقابلہ میں نکلا تو وہ الزاب کی طرف واپس لوٹ گیا اور سلطان قفصہ میں آیا تو وہاں اس کا بیٹا المنتصر اسے ملا اور اہل توزر نے المنتصر کے حاجب ابوالقاسم شہر زوری کی شکایت کی پس اس نے ان کی شکایت کو سنا اور خواص نے بھی اسے اس کی بداخلاقی اور قبیح افعال کی اطلاع دی تو اس نے اسے قفصہ میں گرفتار کر لیا اور اسے بیڑیاں ڈال کر تونس لایا گیا تو اس بات سے المنتصر ناراض ہو گیا اور اس نے قسم کھائی کہ وہ توزر کا والی نہیں بنے گا اور وہ سلطان کے ساتھ تونس گیا اور سلطان نے امیر زکریا کو توزر کا والی بنایا جو اس کے چھوٹے بیٹوں میں سے تھا کیونکہ وہ اس سے نجابت کے آثار دیکھتا تھا۔ پس اس کے بارے میں اس کی فراست درست نکلی اور اس نے اس کی حکومت سنبھالی اور اس کی خوب مدافعت کی اور اس نے عربوں کے بھاگ جانے والے قبائل اور ان کے امراء کے ساتھ موانست کی یہاں تک کہ اس کی حکومت بہتر ہو گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سب سے پہلے ہمیں ۸۵ھ میں بجایہ میں اس امیر ابن سلطان کی وفات کی خبر ملی پھر اس کے بعد ۸۶ھ میں ہمیں الزاب کی طرف سلطان کی طرف چڑھائی کی خبر ملی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بسکرہ اور الزاب کا حاکم احمد بن مزنی اپنے عہد میں اطاعت کے معاملہ میں مضطرب تھا اور اکثر سالوں کا خراج ان عربوں کی مدافعت پر اعتماد کرتے ہوئے روک لیتا تھا جو الزاب کے نواح اور تلول کی حفاظت میں ہلاک ہو گئے تھے اور اس بارے میں اس کا اعتماد یعقوب بن علی اور اس کی زواودہ قوم پر تھا اور اس کے کچھ عجیب وغریب حالات حکومت کے حالات میں سو لکھے گئے ہیں اور ابن یملول نے اس کے شہر میں پناہ لی تھی اور اس کی فضا میں ایک بسیرا بنایا تھا اور اس نے اس کے مشورے اور مدد سے کئی بار توزر پر چڑھائی کی جس سے سلطان کو غصہ آ گیا اور اس نے اسے اپنے عزائم سے آگاہ کیا پھر وہ ۸۶ھ میں فوجوں کے جمع کرنے کے بعد الزاب جانے کے لئے تیار ہوا اور بنی سلیم کے عربوں سے دوستی کی پس وہ سب اس کے ساتھ چل پڑے اور وہ محض تبسہ سے گزرا پھر جبل اور اس کی طرف بہودہ شہر کی طرف چلا گیا جو الزاب کے مضافات میں سے ہے اور اس نے زواودہ اور ان کے ساتھی ریاحی قبائل کو بنی سلیم کی غیرت سے بسکرہ اور الزاب کی مدافعت کے لئے اکٹھا کیا کہ وہ شبل زواودہ میں سے بنی سباع کے سوا ان کے اوطان اور چراگاہوں میں نہ چلے جائیں کیونکہ وہ سلطان کے طرفدار بن گئے تھے اور ابن مزنی اپنے وطن کے مخالفوں اور اپنی قوم کے جوانوں کے ساتھ نکلا پس انہوں نے اپنی فوجوں کے ساتھ بسکرہ کو بھر دیا اور فریقین ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہو گئے اور سلطان نے کئی روز تک ان سے جنگ کی اور وہ یعقوب بن علی سے بھی مراسلت کرتا رہا کیونکہ وہ اسے لالچ دیتا رہتا تھا کہ وہ ابن مزنی کے خلاف اس کی مدد کرے گا اور یعقوب اس کی قوم کو اس سے منحرف کر کے اور انہیں ابن مزنی کے ساتھ شامل کر کے اسے دھوکا دیتا رہا اور اس کی اطاعت قبول کرنے میں اسے رغبت دلاتا رہا اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الابار کو ۸۲ھ میں اس کے مسکن پر قتل کر دیا اور عبدالوہاب نے شہر پر قبضہ کر لیا اور اپنے اسلاف کی طرح وہاں خود مختار بن گیا اور اس کا بھائی یحییٰ مشرق سے آیا تو اس نے کئی بار اس سے شہر کی حکومت لینے کے لئے اس پر چڑھائی کی مگر وہ اسے نہ ملی اور وہ الحامہ کے حاکم کے ہاں اترا اور اس کے ہاں قیام کر کے اس سے شہر کی حکومت لینے کی کوشش کرنے لگا پس عبدالوہاب نے الحامہ کے حاکم کو پیغام بھیجا اور اسے مال دیا کہ وہ اسے اس پر قابو دے دے تو اس نے اسے اس کی طرف بھیجا تو اسے بعض عروسیوں نے قید کر لیا اور وہ سلطان کو اطاعت کے متعلق ورغلانے لگا اور الضاحیہ کے اعراب میں جو ذتاب وغیرہ سے تھے اپنا مال خرچ کرنے لگا تا کہ وہ اس کی موافقت کریں اور اس نے اس خراج کو بھی روک لیا جو وہ اطاعت کے ایام میں سلطان کو ادا کرتے تھے اور سلطان اپنی فکرمندی میں ان سے غافل تھا۔

پس جب وہ افریقہ اور الزاب میں اپنے مشاغل سے فارغ ہوا تو اس نے ۸۹ھ میں اپنی فوج تیار کرنے کے بعد اس پر چڑھائی کی اور عربوں میں اپنے دوست بنائے اور انہیں عطیات دیئے اور قابس میں اترا اور اس نے اس کے محاصرے کے لئے ہتھیار جمع کئے اور اس کے نواح کو لوٹا اور اس سے جنگ کرتا ہوا اس کی کھجوروں کے درختوں کو کاٹتا ہوا اپنی فوجوں کے ساتھ وہاں بیٹھ گیا یہاں تک کہ وہ بہت سے لوگوں کو واضح طور پر واپس لے آیا اور اس کے میدان میں خواہش موجیں مارنے لگی اور وہ درختوں کے درمیان گھنے سایوں میں اس کے روپوش ہونے اور تعفن کی وجہ سے اسے مضر صحت خیال کرنے لگے پس وہ گند جسے وہ وہاں دیکھا کرتا تھا اللہ کی رحمت سے ختم ہو گیا اور بسا اوقات بیماریوں سے بھی جسم تندرست ہو جاتے ہیں اور جب ان کا محاصرہ شدت اختیار کر گیا اور ابن مکی کو اپنے محصور ہو جانے کا خیال آیا تو اس نے سلطان سے اس کی رضامندی اور امان طلب کی تو وہ اس سے راضی ہو گیا اور اسے امان دے دی اور اپنے بیٹے کو اطاعت اختیار کرنے اور خراج دینے پر یرغمال بنایا اور سلطان نے اس کا محاصرہ چھوڑ دیا اور تونس واپس لوٹ آیا اور ابن مکی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زواودہ کو قسطنطینہ میں حسب مراتب مقررہ عطیات ملتے تھے اور سلطنت کے خاتمہ کے ساتھ ان کے ہاتھوں میں تلول اور الزاب کے کچھ شہر زائد آ گئے تھے اور اس عہد میں حکومت کا حلقہ تنگ ہو گیا اور خراج بھی کم ہو گیا اور عرب مسیل میں اپنے شہروں میں اپنی اراضی کاشت کرنے لگے اور اس کے خراج کا خیال نہ رکھتے پس ان کے خراج روکنے سے آمدنی کم ہو گئی اور ان کی اطاعت میں خرابی پیدا ہو گئی اور ان کے ہاتھ فساد اور لوٹ مار کرنے لگے اور جب امیر ابراہیم اپنی باپ کی رکاب میں اپنی چڑھائی سے قابس کی طرف لوٹا تو سالوں سے اس کے خراج میں کمی آ گئی تھی اور وہ انہیں وعدوں سے بہلانے لگا پس جب وہ قابس سے لوٹا تو وہ اس کے پاس اکٹھے ہوئے اور اس سے اپنا عطیہ مانگا تو وہ ان پر سوار ہو گیا اور واپسی پر اس کے پاس ابن علی آیا تو اس نے اسے کہا کہ عربوں کے مطالبات میں انصاف سے کام لو تو اس اس سے منہ پھیر لیا اور ایک طرف چلا گیا اور اسے چھوڑ دیا اور اس نے عربوں میں اس کے ساتھ جنگ کرنے کا اعلان کیا اور اس سے اس کا مقصد اس کے دشمنوں کو جمع کرنا تھا پس اولاد سباع بن یحییٰ اور ان کے ذوبانی اور ریاحی بدوؤں میں سے بہت سے آدمیوں نے اسے جواب دیا اور یعقوب سے نکل کر نفاد وس میں اترا اور وہاں قیام کیا اور اس کی قوم تلول قسطنطینہ میں لوٹ مار کرنے لگی اور کھیتوں کو اجاڑنے لگی یہاں تک کہ انہوں نے عوام کے اموال کا صفایا کر دیا اور وہ لٹھڑے ہاتھوں اور بوجھل کمر کے ساتھ اس کے ساتھ جا ملے پھر اسے بیماری لاحق ہو گئی اور وہ ۹۰ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے جسم کو بسکرہ لا کر دفن کر دیا گیا اور اس کی جگہ اس کی قوم میں اس کا بیٹا محمد کھڑا ہوا اور مسلسل سرکشی پر قائم رہا اور ۹۱ھ کے نصف میں کی طرف گیا اور امیر ابراہیم نے اس کے زواودی دشمنوں سے دوستی کر لی اور ستہ بن عمر نے جو یعقوب بن علی کا بھائی تھا اولاد عائشہ ام عمر کے ساتھ اس پر چڑھائی کی اور اس کا بھائی صمیت اس کی مخالفت میں محمد بن یعقوب کی طرف چلا گیا اور انہوں نے امیر ابراہیم کے ساتھ جنگ کی پس انہوں نے اسے شکست دی اور ابوستہ قتل ہو گیا پھر سلطان نے ان سے جنگ کرنے کے لئے اکٹھا کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

افرنجی نصاری کی مہدیہ سے جنگ: فرنجی قوم' بحر روم کے پرے شمال میں رہتی تھی اور رومی حکومت کے خاتمہ کے بعد انہیں غلبہ اور حکومت حاصل ہوگئی تھی پس انہوں نے اس کے جزائر اور سردانیہ' میورقہ اور صقلیہ پر قبضہ کرلیا اور ان کے بحری بیڑوں نے اس کی فضا کو پر کر دیا اور انہوں نے سواحل شام اور بیت المقدس کی طرف آ کر ان پر قبضہ کرلیا اور اس سمندر میں دوبارہ ان پر غلبے کا دبدبہ چھا گیا حالانکہ اس میں مسلمانوں کا دبدبہ تھا اور موحدین کی حکومت کے آخر تک اس کے بحری بیڑوں اور جہازوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا تھا پس فرنج نے ان کو مغلوب کرلیا اور دوبارہ ان کو غلبہ حاصل ہوگیا اور مقرب کے بحری بیڑے ایک زمانے تک اس سے دور رہے پھر فرنجہ کی ہوا اکھڑ گئی اور افرنسہ میں ان کی حکومت کے مرکز میں کھلبلی مچ گئی اور اہل برشلونہ' جنوہ اور بادقہ وغیرہ کی افرنجی نصرانی پارٹیاں منتشر ہوگئیں اور کئی حکومتیں بن گئیں اور سواحل افریقہ کے شہروں سے لڑنے کے لئے مسلمانوں کے بہت سے عزائم پورے ہوگئے اور اہل بجایہ نے تیس سال سے اس کا آغاز کر دیا ہوا تھا پس سمندری غازیوں کا ایک طائفہ اکٹھا ہو جاتا اور وہ بحری بیڑے کو انتخاب کرتے پھر اس کے لئے بہادر جوانوں کو منتخب کرتے پھر اس پر سوار ہو کر غفلت کے وقت سواحل افرنجہ اور ان کے جزائر کی طرف چلے جاتے اور جو کچھ وہاں سے ملتا اسے اچک لیتے اور کافروں کا بحری بیڑوں سے جنگ کرنے اور اکثر انہیں غلبہ حاصل ہو جاتا اور یہ غنائم' اور قیدیوں کے ساتھ واپس لوٹتے یہاں تک کہ بجایہ کی مغربی سرحدوں کے سواحل ان کے قیدیوں سے بھر گئے اور جب وہ اپنی حاجات کے لئے منتشر ہوتے تو شہروں کے راستے زنجیروں اور بیڑیوں کے زور سے گونج اٹھتے اور وہ ان کا بہت گراں فدیہ مانگتے جس کی ادائیگی اس کے لئے مشکل ہوتی پس یہ بات فرنجی قوم کو گراں گزری اور ان کے دل ذلت اور حسرت سے لبریز ہوگئے اور وہ اس کے بدلہ سے عاجز آ گئے اور باوجود دوری کے انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پے در پے فوجیں بھیجیں پھر اس کا بھائی ابوزکریا یحییٰ اور باقی ماندہ بیٹے موجودہ فوج کے ساتھ اس دشمن کے ساتھ جہاد کرنے کو نکلے اور اعراب کے جنگجو وغیرہ بھی آ گئے اور اس کے میدان میں جمع ہو گئے جہاں ان کے مسلمانوں کے درمیان جنگ جاری تھی جس سلطان کے بیٹے بڑے نمایاں تھے اور اگر الٰہی حمایت نہ ہوتی تو قریب تھا کہ امیر ابوفارس مشکل میں پھنس جاتا پھر شہر کی فصیلوں سے ان پر پتھر، تیر اور پٹرول پڑا اور سمندر کی طرف جھانکنے والا برج جل گیا پس وہ اس کے جلنے سے غمگین ہو گئے پھر دوسرے دن اپنے بحری بیڑے پر سوار ہو کر اپنے ملک کو چلے گئے اور اہل مہدیہ ایک دوسرے کو نجات کی خوشخبری دیتے ہوئے اور امراء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے باہر نکل آئے اور اللہ تعالیٰ نے کفار کو ان کے غصے سمیت واپس کر دیا اور انہوں نے کوئی حاصل نہ کی اور فوجوں کو اللہ ہی جنگ کے لئے کافی ہو گیا اور امیر ابو یحییٰ نے فصیلوں کی مرمت کا حکم دے دیا اور ان کی خرابی کو درست کر دیا گیا اور وہ تونس کی طرف واپس آ گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ارادے کو پورا کیا اور انہیں اپنے اور ان کے دشمن پر کامیابی دی۔

قفصہ کی بغاوت اور اس کا محاصرہ: سلطان ابوالعباس نے قفصہ پر قبضہ کرتے وقت اپنے بیٹے امیر ابوبکر کو اس کا والی بنایا اور اس کی خدمت کے لئے اپنی حکومت کے آدمیوں میں سے عبداللہ الزریکی کو کھڑا کیا جو ان کے دادا سلطان ابو یحییٰ کے غلاموں میں سے ایک غلام تھا پس اس نے اس کی حکومت کو منظم کیا اور ایک سال تک وہاں رہا پھر وہاں کی امارت سے الگ ہو گیا اور ۸۲ھ میں اس کے باپ کے پاس تونس آ گیا پس سلطان نے قفصہ کی حکومت عبداللہ الزریکی کو دے دی اور اسے اس اعتماد پر وہاں والی مقرر کیا کہ وہ اس کے امور کو سرانجام دے سکے گا اور وہ اپنی وفات تک جو ۹۴ھ میں ہوئی وہاں کا والی رہا اور سلطان نے اس کی جگہ اس کے بیٹے محمد کو والی بنایا اور اس کے بھائی بھی تھے جو بہت زبردست تھے پس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں مسئل حاتم بن گیا تو وہ اس کے پاس آیا تو اس نے اسے اپنے ساتھ رکھا پھر اسے اس سے
گیا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور قید کر دیا پس جب سلطان نے اس سے دھوکہ کیا تو مشائخ نے اکٹھے ہو کر اسے امارت
دے دی اور انہوں نے عربوں کی طرف آدمی بھیجے جو ان سے اپنے ان ذخائر کے متعلق مہربانی کے طالب تھے جو ان کے
پاس پڑے تھے اور انہوں نے ان کو اموال دیئے۔ پس صولہ بن خالد بن حمزہ امیر اولاد ابوالليل نے ان کے دفاع کی ذمہ
داری سنبھالی اور اپنی فوج کے ساتھ شہر کے باہر سے سلطان پر چڑھائی کرنے گیا اور اس کے عرب مددگار جیات میں اپنے
اونٹوں کے لئے گھاس تلاش کرنے کے لئے اس سے بہت دور چلے گئے پس اس سے اس بات نے خوفزدہ کر دیا کہ صولہ
اپنی قوم میں اپنے جھنڈے کے ساتھ نکلا ہے پس وہ بھاگ گیا اور اس کی قوم نے اس کی اتباع کی اور وہ اپنے بیٹوں اور
خواص کے ساتھ مسلسل ان پر حملے کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے ان کو ایڑیوں کے بل واپس لوٹا دیا اور وہ بسرعت تمام تونس
کی طرف چلا گیا اور وہ بھی اس کے تعاقب میں تھے مگر وہ تلواریں اور نیزے مارنے کے سوا اس سے ایک رسی بھی حاصل نہ
کر سکے یہاں تک کہ وہ الحضرہ پہنچ گیا پھر صولہ اپنے کئے پر پچھتایا اور سلطان سے اپنی اطاعت کے متعلق مراسلت کی مگر وہ
نہ مانا اور ۹۶ھ میں اپنے سرمائی مقام کی طرف آ گیا اور ابن یملول نے صولہ کو بلایا اور اسے توزر کے محاصرہ پر آمادہ کیا اور
وہاں اس کے ساتھ اپنی قوم کو بھی اتارا پس امیر المنتصر بن سلطان ان کے دفاع کے لئے آیا یہاں تک کہ یہ ناامید ہو گئے
اور ان کی آراء میں اختلاف پیدا ہو گیا اور یہ توزر سے الگ الگ ہو کر چلے آئے اور صولہ گرمی گزارنے کے لئے تلال چلا
گیا اور اس نے سلطان کو دوبارہ اپنی اطاعت کے متعلق رغبت دلائی اور جب سلطان قفصہ سے بھاگا تھا دنیدن نے اسے
اس جانب میں چھوڑ دیا تھا۔ پس جب وہ تونس پہنچا تو اہل قفصہ نے اسے واپس آنے کے لئے پیغام بھیجا تو اس کے بعض
پیروکاروں نے انہیں جواب دیا اور وہ شہر میں داخل ہو گیا پس عمر بن العابد نے جلدی سے اسے اس مکان میں پکڑ لیا جہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہونے سے روک دیا تو اس نے اس بات سے برا منایا اور اپنے باپ کے پاس شکایت کی تو اس نے اسے سفاقس کا والی بنا دیا اور اس کے ساتھ برجہ کی ولایت کا وعدہ کیا اور یہ سمندر پار کر کے جزیرہ جربہ میں پہنچا اور وہاں کے تمام قبائل اس کے ساتھ مل گئے اور منصور عامل اس کے قلعے میں جسے افرنج کی زبان میں قشتبل کہتے تھے قلعہ بند ہو گیا یہاں تک کہ اس نے سلطان سے خط و کتابت کی پس اس نے اسے حکم دیا کہ وہ قلعے سے اپنے بیٹے پر قابو دے دے اور جزیرہ سے الگ ہو جائے۔ پس وہ وہاں خود مختار ہو گیا پھر امیر عمر شاہ قابس کی طرف گیا اور الحامہ کے باشندوں سے اس معاملے میں ساز باز کی تو انہوں نے اس بات کو قبول کیا اور ۹۶ھ میں اپنی فوجوں سمیت اس کے ساتھ چل پڑے پس اس نے اس پر شب خون مارا اور اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے رئیس یحییٰ بن عبد الملک مکی کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور قابس سے بنی مکی کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور وہاں امیر عمر خود مختار حاکم بن گیا۔

سلطان ابو العباس کی وفات اور اس کے بیٹے ابو فارس عزوز کی حاکمیت: سلطان ابو العباس کو نقرس کا پرانا درد تھا اور اکثر سفروں میں اسے خچروں پر سوار کرایا جاتا پھر آخری عمر میں مرض شدت اختیار کر گیا اور ۹۶ھ میں وہ ہلاکت کے قریب پہنچ گیا اور اس کا بھائی زکریا حکومت میں اس کا معاون اور اس کے بعد ولی عہد تھا اور اس کا بیٹا محمد بونہ کا والی تھا پس اس نے پہلے اپنی امارت کو چھوڑ دیا اور سلطان کے بہت سے لڑکے تھے جو اپنے باپ پر زیادتی کرتے تھے اور اپنے چچا زکریا سے ناراض تھے اور اپنے باپ کے بعد اس کے حملہ سے ڈرتے تھے پس جب سلطان قریب المرگ ہوا تو وہ اپنے چچا سے زیادہ گھبرانے اور خوف کھانے لگے اور سلطان نے اپنے عہد میں ان کے بڑے بھائی کو قسطیطہ بھیجا تو وہ اس کی موت سے پہلے ان کے پاس چلا گیا اور اس کے بعد باقی بھائی اپنے بڑے بھائی ابو فارس عزوز کے پاس جمع ہو گئے پس انہوں نے اپنے چچا زکریا کو اس وقت گرفتار کر لیا جب وہ اپنے بھائی کی عیادت کے لئے آیا اور اسے ایک کمرے میں بند کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابوالعباس بن سالم کی وفات کے بعد جو شہر کے بیچ میں ہوتی [illegible] کی شان کے مناسب ہدایا اور تحائف لے کر گیا پس جب وہ مسیلہ پہنچا تو اس کے بھیجنے والے نے اسے سلطان کی وفات کی خبر بھیجی اور امیر ابوبکر نے قسطیطہ سے اسے اپنے پاس واپس آنے کا اشارہ کیا پس وہ اپنے تحائف کے ساتھ واپس آ گیا اور اس کے پاس مقیم ہو گیا اور یہ وہ صحیح واقعات ہیں جو ان کے ان سالوں کے حالات کے متعلق ہم تک پہنچے ہیں۔

امرائے بسکرہ بنی مزنی اور الزاب کے حالات: اس عہد میں بسکرہ' الزاب کو روند نے کے لئے ہیڈ کوارٹر کی حیثیت رکھتا ہے اور مقرب میں اس کی حد قصر الدوسن سے لے کر مشرق میں حولہ اور بارس کے محلات تک ہے اور اس کے اور الحضر کے درمیان جبل حاتم مقرب سے برقہ کے سامنے تک حد فاصل ہے اور اس کے مشرق میں جبل اوراس ہے جو اس میدان میں قبلہ سے اندر کی طرف چوڑائی میں پھیلا ہوا ہے اور یہ ایک مشہور پہاڑ ہے جس کے حالات اس کے بعض باشندوں کی زبانی آگے بیان ہوں گے اور الزاب ایک بڑا علاقہ ہے جو متعدد بستیوں پر مشتمل ہے جو ایک دوسرے کے پڑوس میں اکٹھی آباد ہیں اور ان میں ہر ایک بستی الزاب کے نام سے مشہور ہے اور ان میں سب سے پہلی بستی زاب الدوسن ہے پھر زاب طلوقہ پھر زاب ملیان اور زاب بسکرہ اور زاب لمبودہ اور زاب بادس ہے اور بسکرہ ان سب بستیوں کی ماں ہے اور اغالبہ اور کے بعد قدیم زمانے میں ان کے مشائخ بنی رسان کے مملوک قلعہ تھا جو یہاں کے باشندوں میں سے تھے کیونکہ وہی اس کے اکثر باشندے تھے اور انہوں نے اس کی جاگیروں پر قبضہ کیا ہوا تھا اور ان میں سے بن ابی رسان کی بہت شہرت تھی اور بسا اوقات انہوں نے صاحب قلعہ بلکین بن محمد بن حماد کی اطاعت کو ۴۵۰ھ میں چھوڑ دیا اور شہر پر غلبہ حاصل کر کے اس میں محفوظ ہو گئے اور اس امر میں جعفر بن ابی امانہ نے بڑا پارٹ ادا کیا اور ان کے ساتھ ضہاجہ کی فوجوں نے خلف بن ابی حدیدہ کی نگرانی میں جو حکومت کا پروردہ تھا جنگ کی۔ پس اس نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں اٹھا کر قلعہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کرتے عابر آتے تھے اور ان کے زمانے سے ابتدائی لوگ وہاں رہتے تھے انہوں نے ان کی مہمان نوازی کی اور وہ اس نصف کو چھوڑ کر فزارہ کی طرف جاتے ہیں کیونکہ اہل اور الزاب ان سے خراج لینے آئے تھے اور وہ اس بات سے برا مناتے ہوئے عجیب وغریب انساب کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور بسکرہ کی جس بستی میں سب سے پہلے ان کی آمد ہوئی اس کا نام خساس ہے پھر وہ بکثرت ہو گئے اور انہوں نے اہل بسکرہ سے بیابانوں اور پانیوں کی کثرت سے وافر حصہ لیا پھر وہ شہر کی طرف منتقل ہو گئے اور مکانات اور آسودگی سے متمتع ہوئے اور اس کے اہل سے شیریں اور تلخ کا حصہ لیا اور ان کے بڑے آدمی مشائخ سے ارباب شوریٰ میں شامل ہو گئے پھر بنو زیان نے ان کے اپنے ساتھ تو شامل ہونے سے برا منایا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر جو فضل کیا تھا اس کی وجہ سے ان پر حسد کیا اور انہیں اپنے آپ سے خوفزدہ کیا۔ پس ان کے درمیان کینے کی آگ بھڑک اٹھی اور اس کی ابتداء افریقہ میں ابی حفص کے استقلال اور امیر ابوزکریا اور اس کے بیٹے سلطان المنتصر کے زمانے میں تونس میں سلطنت کے چبوترے پر پہنچنے کے متعلق گفتگو سے ہوئی پھر انہوں نے جنگ کی اور شہر کی گلیوں میں ایک دوسرے پر حملہ کیا اور حکومت کا صاغیہ' بنی زیان کے ساتھ انہیں شہر میں ملا تھا اور جب امیر ابواسحاق نے اپنے بھائی محمد کے خلاف اس کی بیعت کے آغاز میں خروج کیا تھا اور زواودہ عربوں کے ساتھ جا ملا تھا۔ ان دنوں صحرا کے امیر موسیٰ بن محمد بن مسعود نے اس کی بیعت کی اور اس کے ساتھ بسکرہ اور بلاد الزاب کی زیارت کو آیا اور وہاں اپنی جماعت کو بٹھا دیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ فضل بن علی بن احمد بن حسن بن علی بن مزنی اس کی دعوت لے کر کھڑا ہوا اور اہل شہر میں سے کچھ لوگوں نے اس کی اطاعت کا اعلان کر دیا اور لوگوں نے بکثرت اس کی اتباع کی پھر جلد ہی سلطان کی فوجوں نے انہیں آلیا اور انہیں الزاب سے دور کر دیا۔

پس وہ فضل بن علی کے ساتھ چمٹ گیا اور اس کے دامن سے وابستہ ہو گیا اور اندلس کی طرف جاتے ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ان کو ان کی جگہ سے ہٹا دیا کہ انہیں اس پر ملامت کرنے میں قدیم عادت ہوا اور ان کے ہاتھ سے حکومت نے یہ تیر باشاش بستی سے ان کے گھروں کو برباد کر دیں تا کہ ان سے سکون حاصل کریں نیز اس کے عہد و دوستی سے مطمئن ہوں جو انہوں نے ان سے فریب کرتے ہوئے طے کیا تھا اور جب انہوں نے ۸۳ھ میں اس کے سوار ہونے کے روز شہر سے باہر اس پر حملہ کیا اور الزاب حکومت لے لی جو وہ انہیں نہیں دیتا تھا تو اس عہد دوستی پر دو سال گزرنے پر بنو زیان اس سے بگڑ گئے اور ان کے عہد کو توڑ دیا۔ پس وہ شہر کو چھوڑ کر باہر چلے گئے اور وہاں جوان کے قریبی تھے انہیں کھو دیا اور بلا دریفہ میں منتشر ہو گئے اور بنو زیان' بسکرہ اور الزاب کے شوریٰ میں خود مختار ہو گئے اور ان کے اور سلطان کے اور زواوہ کے خلاف بغاوت کر دی اور انہوں نے اس پر اور اس کے پہرے نشینی شہروں' نقاوس مقرہ اور مسیلہ پر غلبہ پا لیا اور منصور بن فضل بن علی الحضرۃ میں اپنے باپ کی وفات کے وقت اپنے بعض کاموں میں مصروف تھا پس جب اس کا باپ فوت ہو گیا اور بنو زیان اس کے بعد خود مختار ہو گئے تو انہوں نے الحضرہ میں سلطان کے پاس اس کی چغلیاں کیں جو کامیاب ہو گئیں اور اس نے اسے گرفتار کر لیا اور سلطان ابو حفص کے عہد میں قید رہا اور جب مولیٰ ابو زکریا یحییٰ بن امیر ابو اسحاق بجایہ شیطت اور بونہ پر غالب آیا اور ان علاقوں کی حکومت میں خود مختار ہو گیا اور آل ابی حفص کی حکومت تقسیم ہو گئی اور منصور بن فضل بن علی تونس سے اپنے قید خانے سے بھاگ گیا اور حاجب قائم ابی الحسین سید الناس کی وفات اور اس کی جگہ سلطان ابو زکریا کا والی بننے کے بعد بجایہ چلا گیا اور ابو القاسم بن ابی یحییٰ نے ۶۹۱ھ میں اس سے خط و کتابت کی تو وہ اس کی خدمت میں لگ گیا اور اس نے کئی قسم کے تحائف دے کر اس سے حسن سلوک کیا اور اس نے الزاب میں س کی سلطنت کی دعوت کو لے جانے اور خراج اموال کو اس کی طرف بھجوانے کی ذمہ داری لی تو اس نے اسے الزاب کا امیر مقرر کر دیا اور فوج سے مدد دی تو اس نے بسکرہ کے ساتھ جنگ کی اور وہاں کے باشندے بنو زیان بجایہ میں سلطان کی بیعت کے لئے گئے تو اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور اس کی حکومت تو اس کے سالار ابو عبید الرحمان بن عمر نے سنبھالا اور منصور بن عمر اس سے خائف ہو گیا اور اس کے حاجب کے ہاتھ سے چمٹ گیا پس وہ اس سے مانوس ہو گیا اور سلطان کے مقبوضات کے باقی ماندہ نواح کو اس کی نگرانی میں دے دیا اور التل کے بلاد پر جو سمندیکش اور عیاض کے علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اسے امیر مقرر کر دیا پس اس نے انہیں اپنی عملداری میں شامل کر لیا اور اس کے خراج کے حصول کے لئے کمر بستہ ہو گیا۔

پس اس علاقے کی بانجھ حاملہ ہو گئی اور اس کے چشمے پھوٹ پڑے پھر اس کے اور حکومت کے درمیان منافرت پیدا ہو گئی اور وہ یحییٰ بن خالد بن سلطان ابی اسحاق کے ذریعے اس کے حاجب کو تلمسان سے قسطنطنیہ پر چڑھا لایا اور اس کی بیعت کر لی اور اس کی مدد کے لئے زواودہ سے دوستی کر لی اور اس کے ذریعے قسطنطنیہ سے جنگ کی پھر اس نے دشمن کی پوشیدہ جگہوں پر اطلاع پائی تو اس کا عقدہ حل ہو گیا اور وہ بسکرہ چلا گیا اور اس نے دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور یحییٰ بن خالد نے اس کو گرفتار کر لیا یہاں تک کہ ۷۲۰ھ میں اس کی وفات ہو گئی اس کے اور اہل سنت کے عرب مرابطین کے درمیان جو سعادت کے اتباع تھے مشہور جنگیں ہوئیں اور انہوں نے رعیت پر نرمی کرنے اور اس طریق پر عمل پیرا ہونے کے لئے جس پر وہ گامزن تھے اس سے خراج اور ٹیکس کی وصولی کا کام ترک کرنے کا مطالبہ کیا اور اس بات کی خاطر انہوں نے بسکرہ میں اس سے کئی جنگیں کیں پھر سعادت ایک جنگ میں بہت آمد و رفت والے رستے پر ہلاک ہو گیا جیسا کہ اس ذکر میں ۷۰۵ھ میں بیان ہو چکا ہے اور منصور بن مزنی نے مرابطین کے لئے فوج کو جمع کیا اور اس نے اپنے بیٹے علی بن منصور اور زواودہ کے شیخ علی بن احمد کی قیادت میں بھیجا اور مرابطین کے سالار شیخ اولاد عسا کر ابو یحییٰ بن ادریس اور عطیہ بن سلیمان اور شیخ اولاد طلحہ حسن بن سالمہ تھے پس انہوں نے ابن مزنی کی فوج کو شکست دی اور اس کے بیٹے علی کو قتل کر دیا اور علی بن احمد کو گرفتار کر لیا پھر انہوں نے اس پر احسان کر کے اسے چھوڑ دیا اور بسکرہ کی طرف واپس آ گئے اور اس سے جنگ کی اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ج کر ہزار روپیہ لیا اور اس نے بعد منصور بن [illegible] کے آنے سے قبل کے روک دیا اور وہ کرجوں سے لوٹ گئے بعد کبھی کبھی پیچھے جاتا یہاں تک کہ مولانا سلطان ابو یحییٰ نے ۷۱۷ھ میں تونس پر پہلی بار حملہ کیا اور اس کے ساتھ یعقوب بن عمر نے جبکہ وہ بجایہ کی سرحد پر تھا اخراجات وعطیات کے لئے اموال کا مطالبہ کیا پس اس نے منصور بن فضل کو اس کی طرف بھجوایا اور اسے اشارہ کیا کہ وہ اس کو اپنی حجابت پر مقرر کر لے تا کہ وہ اس کی حکومت کو سنبھالے اور امور مہمہ میں اسے کافی ہو اور منصور نے اس بات کو ابن عمر کے خلاف خیال کیا تو اسے بدگمانی پیدا ہوگئی اور ابن عمر اس سے بگڑ گیا اور اس کی محبت کا رنگ بدل گیا اور سلطان' تونس کے باہر اپنی فوجوں کے ساتھ پڑاؤ کرنے کے بعد واپس آ گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور جب اس نے قسنطیطہ میں رہائش کی تو اسے حاکم سرحد یعقوب بن عمر سے رکاوٹ کے آثار نظر آئے تو وہ اس کے پاس جانے سے رک گیا اور ان کے درمیان ایلچی آنے جانے لگے اور ابن عمر نے منصور بن فضل کے بارے میں پیغام بھیجا تو اس کے داعی نے اسے جواب دے دیا اور سلطان کا جرنیل محمد بن ابی الحسن بن سید الناس کے پاس گیا اور وہ ابھی راستے ہی میں تھا کہ اپنے شہر کی طرف مڑ گیا اور جرنیل نے اس کے متعلق ارادہ کیا تو اس کے عرب مددگاروں عثمان بن ناصر شیخ اولاد حرب اور یعقوب بن ادریس شیخ اولاد خفر اور ان کے ساتھیوں نے اسے پناہ دی اور وہ بسکرہ چلا گیا اور ابن عمر کو اطلاع پہنچی تو اس نے ندامت سے اس پر دانت پیسے اور منصور بن مزنی ان کے دشمن صاحب تلمسان ابو تاشفین کے ہمراہ گیا اور اس کی دعوت میں شامل ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے یوسف کو اس کے پاس اطاعت اور تحائف کے ساتھ بھیجا اور اس دوران میں سلطان نے تونس اور بایق ماندہ بلاد افریقہ پر قبضہ کر لیا اور ابن عمر ۸۹ھ میں فوت ہو گیا اور منصور بن مزنی ہمیشہ ہی حکومت کے لئے ناممکن الحصول رہا اور فوجیں بجایہ اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے آئیں یہاں تک کہ وہ ۷۲۵ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کی حکومت کو اس کے بیٹے عبدالواحد نے سنبھالا اور سلطان نے اسے اس کے باپ کی عملداری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مقدار کی منابر پر اس کے لئے دعا کرنے کا قانون بھی چالو ہو گیا اور سلطان نے بجایہ کی سرحد سے محمد بن سید الناس کو بلایا اور اسے اس کی حکومت کے کام سپرد کئے پس اس کے اور الزاب کے عامل یوسف بن منصور کے درمیان پرانے کینوں کی آگ بھڑک اٹھی اور حاجب ۳۲۲ھ میں سلطان کی مصیبت میں ہلاک ہو گیا اور اس نے محمد بن حکیم کو جرنیل مقرر کر دیا اور فوجوں کی باگ دوڑ بھی اس کے ہاتھ میں دے دی اور دیگر بستیاں اور مضافات بھی اس کے حوالے کر دیئے۔ پس اس نے اپنی حکومت میں اپنا حکم چلایا اور جب سلطان اپنے دشمن کی مدافعت سے فارغ ہوا تو یہ اپنی حکومت پر غالب آ گیا اور حکومت کے کندھوں پر ان کا جو کام بھی تھا اس نے اسے چھوڑ دیا اور سلطان ابوالحسن نے آل پر حملہ کر کے ان کے ناخن ختم کر دیئے اور ان کے عزائم کی دھار کو کاٹ دیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

پس قائد محمد بن حکیم نے یوسف بن منصور کے ساتھ مل کر عداوت کی آگ جلائی اور اس نے سلطان کے پوشیدہ غصے کو ابھارا اور اس کے عزائم کو صحیح راستے پر ڈالنے اور اطاعت کے معاملہ میں راست روی اختیار کرنے پر آمادہ کیا اور تین بار فوجوں کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جس میں اس نے ہر بار خراج دے کر اس کا دفاع کیا پھر اس کے اور زواوہ کے سردار علی بن احمد کے درمیان جنگیں ہوئیں جس کا باعث یہ بات تھی کہ اسے خراج میں ترجیح حاصل تھی پاس اس نے اس کے ساتھ جنگ چھوڑ دی اور عربوں کی سنت کے مطابق دعا کرنے کے فریب میں اس کے مقابلہ کے لئے بلایا اور اس امر کے لئے اہل ریفہ کو اکٹھا کیا اور اس سے جنگ کی اور اس کا بیٹا یعقوب اس سے منحرف ہو گیا اور بسکرہ چلا گیا تو ابن مرنی نے اپنی بہن منصور بن فضل سے اس کا رشتہ کر دیا اور اسے بسکرہ کا امیر بنا دیا پس اس نے اس کا بہت اچھا دفاع کیا اور ابن مرنی نے سلیمان بن علی رئیس اولاد سباع اور علی بن احمد کے متعلق پیغام بھیجا یہ بسکرہ میں اس کے پس صبح و شام جنگ کے لئے جاتا یہاں تک کہ ابن مرنی محفوظ ہو گیا اور علی بن احمد بسکرہ سے چلا گیا اور آٹھویں صدی کے چالیسویں سال تک ابن مرنی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حکم دیا کہ وہ مقرب اقصیٰ سے آنے والے عمال کے ساتھ اس کے پاس منصفانہ طور پر خراج بھیج دے تو یہ اس کام کے لئے مستعد ہو گیا اور جب اس نے ان کے پہنچنے کے متعلق سنا تو انہیں قسطیطہ میں جا ملا اور اچانک وہاں سب کو قیروان پر سلطان کی مصیبت کی خبر ملی تو اس نے اپنے شہر جانے کا عزم کر لیا اور امیر صحرا یعقوب بن علی بن احمد نے افریقہ کی غربی جانب اس رشتہ داری اور دوستی کی وجہ سے جو ان دونوں کے درمیان تھی بندی کر لی اور قسطیطہ میں سلطان کے جو مددگار خواص اور عمال موجود تھے اور طاغیہ کے ایلچی اور اس کے چھوٹے بیٹے عبداللہ کے ساتھ آنے والے سوڈانی ان کے پاس آ گئے اور ان سب کو یوسف بن منصور نے اپنے ہاں جگہ دی اور انہیں اپنے شہر میں اتارا اور مہینوں ان کی ضروریات پوری کرتا رہا یہاں تک کہ سلطان، قیروان سے تونس گیا اور یہ یعقوب بن علی کی معیت میں اس کے ساتھ مل گئے اور یہ منصور نے سلطان ابوالحسن کے ساتھ ایک احسان کیا تھا اور بقیہ ایام میں بھی اس سے ملتا رہا پھر اس کے بعد افریقہ کے نواح کے رؤساء کے درمیان اس کے خلاف بغاوت کرنے میں اختلاف پیدا ہو گیا اور یہ اس کی اطاعت سے وابستہ رہا اور جب وہ سمندری مصیبت سے بچ کر وہاں آیا تو وہ تونس اور الجزائر سے اس کے پاس اموال بھیجتا رہا جیسا کہ ہم اس کے حالات کو بیان کریں گے اور وہ اپنے منابر پر اس کے ملک کی واپسی کے لئے دعائیں کرتا تھا یہاں تک کہ سلطان ۷۵۲ھ میں مقرب اقصیٰ کے جبل میں وفات پا گیا اور اس کے بیٹے سلطان ابوعنان کے لئے مرینی حکومت کا معاملہ درست ہو گیا اور جب اس نے اپنی حکومت کے ساتھ تلمسان اور محام کی حکومت کو شامل کیا تو بنوعبدالواد نے وہاں از سر نو اپنی حکومت کے قانون بنائے اور زناتہ کو متفق کیا اور وہ ۷۵۳ھ میں بلادِ شرقیہ کی طرف گیا تو یوسف بن منصور نے اس کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی پس اس نے رضا و رغبت سے بیعت کی اور اس نے اپنے ایلچیوں کو اپنی بیعت کے ساتھ سلطان کے پاس بھیجا پھر وہ خود

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ساتھ الرمل میں داخل ہوا اور انہوں نے سلطان کو عاجز کر دیا پس وہ واپس لوٹ آیا اور بسکرہ کے باہر فروکش ہو گیا اور اس نے فوجوں کو آرام پہنچانے اور سفر کی مشقت اور صحرا کے غبار سے ان کی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے تین دن قیام کیا پس یوسف بن منصور نے اپنی فوج کو اپنے قیام کے ایام میں بستیوں میں پھیلا دیا اور انہیں چارہ گندم گوشت اور چمڑے دے دیئے جس سے وہ آسودہ حال ہو گئے اور لوگوں نے مدتوں اس کا چرچا کیا اور اس سال کا خراج اسے سونے کے قنطاروں میں دیا گیا جسے اس نے قفصہ کے قہرمانوں کے بیت المال میں بھیجا جو اس کے بااعتماد آدمیوں میں سے تھا اور سلطان نے اسے اس کا بہت بدلہ دیا اور اسے اپنا لباس عطا کیا اور اس کے عیال کو اپنی بیویوں کا لباس اور اپنے محل کے کپڑے دیئے اور وہ الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا پھر موسیٰ بن منصور نے اپنے بیٹے احمد کو اپنے فاس کے منبر سے سلطان کے پاس اس وقت بھیجا جب اس کا وزیر سلیمان بن داؤد ۵۹ھ میں افریقہ پر چڑھائی کے بعد واپس آیا اور اس نے اس کے ساتھ اصیل گھوڑے اور بہترین غلام تحفہ کے طور پر بھیجے اور اس نے نہایت عزت کے ساتھ وہاں قیام کیا یہاں تک کہ سلطان ۵۹ھ کے خاتمہ پر فوت ہو گیا اور اس کے بعد حکومت سنبھالنے والے بھی اسے خواب انعام و اکرام سے نوازا اور اسے اس کی عملداریوں کی طرف واپس بھیج دیا اور اس کے متعلق نواح اور سرحدوں کے امراء کو وصیت کی کہ وہ اس کا راستے میں خیال رکھیں اور سلطان کی وفات کے بعد خوارج حیات سے نکل آئے تو وہ اپنی تکلیف کے بعد اور نجات سے مایوس ہو کر اپنے بیٹے کے پاس آ گیا حالانکہ اس سے قبل وہ ابوحمو سلطان بنی عبدالواد کے تلمسان پر قبضہ کرنے کے موقعے پر اس کے قبضہ میں آ گیا تھا جہاں وہ بنی مرین کے ساتھ مقیم تھا اور وہ اپنے وطن جاتے ہوئے ان کے پاس سے گزرا پس صغیر بن عامر زغبی نے اسے اس کے بیٹے یوسف حاکم صاحب الزاب کے عہد کا لحاظ کرتے ہوئے اور عربوں کو اس میں اور اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اطاعت میں استقامت اور فریب سے انحراف کرنے میں جلدی کی پس سلطان ابوالعباس نے شیخ الموحدین ابوالعباس بن ابی ہلال کو بھیجا اور اس نے اس کے لئے اعلانیہ دوستی کا اظہار کیا اور اس نے اس کے ساتھ ایک وفد اپنے تحائف اور استقامت کے ساتھ بھیجا اور سلطان نے اسے قبول کرلیا اور اسے دوبارہ خوشحال کردیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

توزر میں بنی یملول اور نفطہ میں بنی خلف اور الحامہ میں بنی ابی المنیع کی امارت کے حالت: علاقہ کی وسعت اور شہر کے متمدن ہونے اور اس علاقے کی بستیوں کی ام القریٰ میں رہنے کی وجہ سے ان رؤسا کا لیڈر ابن یملول تھا جس کا نام یحییٰ بن محمد بن احمد بن محمد بن یملول تھا اور ان کے خیال میں ان کا نسب تنوخ کے ان عربوں سے ملتا ہے جو آغاز میں یہاں آئے تھے اس کے بیٹے فتح کے آغاز سے اس علاقے میں رہ رہے تھے اور یہاں جڑ پکڑ گئے تھے اور ان کی اولاد نسب اور رشتہ داری کے لحاظ سے پھیل گئی یہاں تک کہ وہ شوریٰ کے ان گھرانوں میں شامل ہو گئے جو بادشاہوں کے پاس جاتے تھے۔ اور دار الخلافت سے آنے والے عمال کو ملتے تھے اور آل حماد کے زمانے میں قلعہ میں اور آل عبدالرحمٰن کے زمانے میں مراکش میں اور آل ابی حفص کے زمانے میں تونس میں تمام لوگوں کے مصالح پر نظر رکھتے تھے جیسے بنی واطاس، بنی فرقان، بنی مارہ اور بنی عوض تھے اور عبداللہ شیعی کے زمانے میں ان میں ابن فرقان کو تقدم حاصل تھا جس نے ابو یزید کے متعلق یہ پتہ چلتے ہی کہ وہ ابوالقاسم پر نگران بننا چاہتا ہے اسے باہر نکال دیا اور آل حماد کے زمانے میں یحییٰ بن واطاس کو تقدم حاصل ہوا جو آل زیری کی حکومت کے وقت قیروان کے ملوک سے اہل قسطیہ کی اطاعت کو ان کی طرف لے آیا تھا پھر ان کی حکومت میں انتشار پیدا ہو گیا پھر موحدین کے آغاز میں بنی مروان کو دوبارہ امارت مل گئی اور ان میں وہ شخص بھی تھا جو عبدالمومن سے ملا اور اس نے اپنی اور توزر کے باشندگان کی اطاعت اس کی خدمت میں پیش کی تو اس نے اسے قبول کیا اور انعام دیا اور حکومت موحدین کو حاصل ہو گئی پس انہوں نے وہاں سے سرداری اور خودمختاری کے آثار مٹا دیئے اور احمد نے اس عظمت کو اس علاقے میں مسلسل سرداری کی طرف لے جاتے پرورش پائی اور شہر کے سرداروں اور وطن کے اشراف کا دفاع کرتا رہا اور سلطان ابوحفص محمد فازاری کے زمانے میں شیخ الموحدین اور فوج کے سالار کے پاس اس کی چغلی کی گئی تو اس نے اسے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سویرے ان کے دروازوں پر جانے کی وجہ سے ناک بھوں چڑھاتے تھے اس دوران میں عربی سرحدوں اور ان نے امراء نے الحضرہ کو مشغول کرلیا اور ان لوگوں سے حکومت کا سایہ کچھ سکڑ گیا اور وہ رعایا بلا دالجرید میں چلی گئی اور ان کی حکومت کا معاملہ شوریٰ کے سپرد ہو گیا۔

پس جب احمد اس شوریٰ کو ملا جس کے لئے وہ پانی کے حباب کی طرح اٹھتا تھا تو اس کا سینہ ٹھنڈا ہو گیا اور اس کی کوشش کامیاب ہو گئی اور وہ توزر کا خود مختار سردار بن گیا اور اٹھارہ میں وفات پا گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا یحییٰ اس کے طریق پر چلا جو مرتبے کا بڑا حریص خود مختاری کا شوقین اور مصری گھرانوں کے ساتھ مزاحمت کرنے والا تھا اور بقیہ عمر اس نے کمینوں اور بدکاروں کے ساتھ شراب نوشی کرنے اور اپنے ہمسروں پر غلبہ حاصل کرتے گزاری یہاں تک کہ کچھ قتل ہو کر اور کچھ جلاوطن ہو کر ہلاکت کے گڑھے میں گر گئے اور اسے سلطان اور تقویٰ کے جذبہ نے نہ روکا یہاں تک کہ اس کے لئے فضا صاف ہو گئی اور حکومت مضبوط ہو گئی اور وہ شہر اور ملک کے معاملات میں اپنے باپ سے بھی زیادہ خود مختار بن گیا اور اس کی وفات خود مختاری کے پانچویں سال ہوئی اور اس کے بھائی محمد نے جو سرداری کے میدان میں اس کا ہمسر تھا اس سے گیند لے لی پس وہ اسے انتہا تک لے گیا اور تخت حکومت پر بیٹھ گیا اور مشائخ کے آثار کو درست کیا اور صحرا کے امراء اور اولاد ابوالليل سے حسن سلوک کیا اور ان سے رشتہ کا تعلق پیدا کیا جسے اس کے باپ احمد نے ان کے نانا ابوالليل کی بہن یا پھوپھی سے کیا تھا اور وہ حکومت میں اس کے مددگار بن گئے پس اس کی شہرت پھیل گئی اور غلبہ بڑھ گیا اور اس کی حکومت کا دور لمبا ہو گیا اور جرنیل محمد بن حکیم اس کے پاس آیا اور اس نے اس کے عذر پر درگزر کرتے ہوئے اس کی اطاعت قبول کر لی کیونکہ اس نے اس کے خلوص کی آزمائش کر لی تھی اور وہ اسی حال پر قائم رہا یہاں تک کہ آٹھویں صدی کے چالیسویں سال میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا عبداللہ حکومت کے قیام کے درپے ہو گیا تو اس کے چچا ابوزید بن احمد نے اس پر حملہ کر کے اسے اس کے باپ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پر امیر ابوزکریا اعلیٰ کے دور میں ابی ابی حفص کا ایک گھرانہ تھا جسے وہ جرید کے خراجی اموال پر عامل مقرر کیا کرتا تھا پھر اس کے متعلق اس کے پاس شکایت ہوئی کہ وہ ان کے اموال میں سے کچھ مال کھا جاتا ہے تو اس نے اسے برطرف کر دیا اور اس سے ہزاروں کا مال کا پُر زور مطالبہ کیا گیا تو اس نے اسے ادا کیا اور ان کی ریاست الاغ نوں میں تقسیم رہی اور جب شہر میں عصبیت پیدا ہوگئی تو جرید کی حکومت شوریٰ کے سپرد ہوگئی اور ان میں بنوالعابد دوسروں سے زیادہ عصبیت والے تھے اور ان کا سردار یحییٰ بن علی جرید میں خودمختار بن بیٹھا پس جب سلطان زناتہ کے کاموں سے فارغ ہوا اور سلطان ابوالحسن نے تلمسان کے خلاف خیمے لگائے تو اس نے تلمسان کا محاصرہ کرلیا اور سلطان نے اپنے ملک اور اپنی سرحدوں کی اصلاح کی طرف توجہ کی اور اس نے قفصہ سے جنگ کا آغاز کیا اور اس نے ۷۳۵ھ میں موحدین اور عرب مددگاروں کی فوجوں کے ساتھ اس پر حملہ کیا اور تقریباً ایک ماہ تک اس کا محاصرہ جاری رکھا اور اس کے کھجور کے درخت کاٹ دیئے اور محاصرے سے ان کا قافیہ تنگ ہوگیا اور اطاعت کے بارے میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور ایک دوسرے سے سبقت کرتے ہوئے سلطان کے پاس اطاعت کے لئے گئے اور بنی العابد کے بہت سے آدمی بھاگ کر قابس میں ابن مکی کی پناہ میں چلے گئے اور اہل شہر نے سلطان کی حکومت تسلیم کرلی تو اس نے ان کی اطاعت قبول کرلی اور ان سے نہایت احسن رنگ میں درگزر کیا اور ان کے ساتھ انصاف کیا اور ضرورتمندوں کی امیدوں کو پورا کیا اور اپنے مخصوص بیٹے امیر ابوالعباس کو ولی عہد بنا کر اور ان میں ٹھہرا کر واپس الحضرۃ آ گیا اور اسے بلاد جرید کا امیر مقرر کر دیا اور روضہ کے سردار یحییٰ بن علی کو الحضرۃ لے آیا اور وہ اپنی وفات تک جو ۷۴۴ھ میں ہوئی وہیں رہا اور امیر ابوالعباس الجرید کا خودمختار حاکم بن گیا اور نفطہ پر قابض ہوگیا جیسے کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور بنی کلف جو مدافع ابوبکر، عبداللہ اور محمد اور اس کا بیٹا احمد بن محمد چار بھائی ہیں اور ان کا بھتیجا، مدافع کے بنو خلف ہیں اور ان کا نسب عسان سے جاملتا ہے جو ان ابتدائی عربوں میں سے ہیں جن کا دادا نفرادہ کی ایک بستی سے نفطہ میں آیا تھا اور وہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قلعوں میں قتل ہو گیا جو توزر کے قریب تھے اور ۴۶ھ میں فوت ہو گیا پھر اس کے بعد اس کا بیٹا ابوالعباس بھی جو جرید کے مضافات کا حاکم تھا ۴۷ھ میں فوت ہو گئے۔

پس احمد بن عمر بن العابد قفصہ سے ابن ملی کی پناہ میں واپس آ گیا اور اپنے عمزاد یحییٰ بن علی کی جگہ اس کے شہر پر قابض ہو گیا اور علی بن خلف نفطہ کی طرف لوٹ آیا اور وہاں خود مختار بن گیا اور یحییٰ بن محمد بن احمد بن یملول اپنی جائے غربت بسکرہ سے جہاں وہ مقتلی کے زمانے میں اپنے چچا ابوبکر کے ساتھ گیا تھا توزر کی طرف واپس آ گیا پس جرید امارت سے خالی ہو گیا تو یحییٰ اپنے گھونسلے سے یوسف بن منصور بن مزنی کی پناہ میں چلا گیا اور اس نے اولادِ مہلہل سے حسن سلوک کرنے اور انہیں حصہ دار بنانے اور ان کے بیٹوں کو یرغمال بنانے کے بعد اسے ان کے ساتھ رہا کر دیا پس انہوں نے اسے اس کی امارت گاہ توزر میں پہنچا دیا اور اس کے پیروکاروں اور اس کے باپ کے دوستوں نے اسے امیر مقرر کر دیا اور الجرید کی تمام حکومت پہلے کی طرح اس کے پاس واپس آ گئی اور جب سلطان ابوالحسن افریقہ سے واپس آیا تو یہ اس کے پاس گئے اور اسے دہران مقام پر ملے تو وہ انہیں تپاک اور عزت سے ملا اور ہر کوئی اپنے شہر کی طرف واپس آ گیا اور الجزیرہ کی آزمائش کے بعد اس کی ریاست سنبھال لی اور خوب جاگیریں دیں اور چیک اور اقرار نامے جاری کیے پس یحییٰ بن محمد بن احمد بن یملول جب کہ وہ جوان بچہ تھا توزر کی طرف اور علی بن خلف نفطہ کی طرف اور احمد بن العابد قفصہ کی طرف لوٹ آئے اور ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے شہر کے عامل اور محافظ بن گیا اور اس نے جرید کے سب علاقے پر مسعود بن ابراہیم بن عیسیٰ ہرنانی کو جو طبقہ وزراء میں سے تھا عامل مقرر کیا اور ان سب رؤساء کو اپنے اپنے پڑوس کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کی یہاں تک کہ ۴۹ھ میں قیروان میں سلطان پر مصیبت پڑی اور جرید کا عامل مسعود بن ابراہیم کوچ کر کے اپنے عمال اور محافظ ساتھیوں کے ہمراہ مقرب میں چلا گیا اور کرفہ کے اعراب کو اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے الزاب کے علاقے سے درے سفر کے دوران اس پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تیز کیا تو انہوں نے اس کی سیرت پر برا منایا اور اس کی گردن پر چڑھ گئے اور قاضی محمد بن خلف اللہ نے جو شرف اور ملک کی سرداری میں ان کا ہمسر تھا الحضرۃ کے حاکم پر ایک عہد کی وجہ سے غلبہ پالیا جو اسے قدیم سے حاصل تھا اور اس نے اسے الحضرۃ میں فضا کے کاموں پر لگا دیا اور اسے اپنے ہاں مرتبہ اور صحبت میں ترجیح دی پس اس نے اس عبداللہ کے متعلق خلیفہ کے پاس چغلی کی اور اسے اس کی ہلاکت کی پوشیدہ جگہوں کے متعلق بتایا اور اسے اس کے ملک کی کمزوریوں سے آگاہ کیا اور پیشوائی میں سلطان کی فوجوں کو اس کی طرف لانے کے متعلق بتایا اور جب وہ شہر کے باہر اترا تو اس کا رئیس عبداللہ' بہت زیادہ طاقتور اور زیادہ فوج والا تھا اور اپنے ارادے کو بہت تیزی کے ساتھ کر گزرنے والا تھا اور اس کے بھائی خلف بن علی بن خلف نے اسے چھوڑ کر مشائخ کی ایک جماعت کے ساتھ دوستی کی اور انہیں اس کے خلاف برانگیختہ کیا اور قاضی کو بھی اس پر شب خون مارنے میں شامل کیا اور وہ اپنی گھات لگائے بیٹھا تھا یہاں تک کہ بیعت ہوئی تو ایک کم عقل نے خفیہ طور پر اس کے بھائی عبداللہ کے قتل کے متعلق اسے بتا دیا اور اس نے قاضی اور فوج کے متعلق سازش کی اور ان کے لئے رکاوٹ بن گیا اور ان کے درے پناہ لے لی اور اپنے شہر کی ریاست میں خود مختار ہو گیا اور سیرت میں ابن یملول کا مقابلہ کرنے لگا اور اس کے بہت سے کاموں میں بھی اس کا مقابلہ کرنے لگا اور اسے ایسی تعریف حاصل ہوئی جو اپنی حد کو پہنچی ہوئی تھی اور احمد بن عمر بن العابد جب سے اپنے شہر قفصہ میں خود مختار بنا تھا' گمنامی کے راستے پر چل رہا تھا اور تکبر سے دور تھا اور لباس اور سواری اور عدل وانصاف میں اہل خیر کے مذاہب کو اپنائے ہوئے تھا اور کمی کی طرف مائل تھا اور جب وہ بڑی عمر کا ہوا تو اس کے بیٹے محمد نے اپنے آپ کو اس پر ترجیح دے لی اور بعض حالات میں اپنے باپ سے بڑھ گیا اور سرمایہ دار رؤسا سے مقابلہ کرنے لگا' اسی دوران میں ان رؤساء نے سلطان کے مقابلہ میں خود مختاری حاصل کر لی تھی انہوں نے بادشاہوں کے اخلاق اپنا لئے اور رعایا پر ظلم وستم کرنے لگے اور نئے نئے ٹیکس لگانے لگے اور بعض اوقات سلطان ابوالعباس نے الحضرۃ میں اپنے عزائم کے تیر کو موڑتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسے اس بات کا پتہ چلا گیا تو وہ جلدی سے سلطان کے پاس آیا اور اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا پس ان کے آگے اور ان کے
بیٹے کو ذوالعقدہ ۸۰۰ھ میں گرفتار کر لیا اور شہر پر قبضہ کر لیا اور ابن العابد کے دیار پر ہر چیز بسمیت قابض ہو گیا اور اس کے غلبے کو
اس کی ولایت کی مدت کی طوالت کی وجہ سے بیان نہیں کیا جا سکتا اور اس نے اموال کو بہت اکٹھا کیا اور سلطان نے قفصہ پر
اپنے بیٹے ابو بکر کو امیر مقرر کیا اور خود توزر کی طرف چلا گیا اور وہ بسکرہ چلا گیا جو اس کی مصیبتوں کا ٹھکانہ اور اس کے ٹھہرنے کی
آخری جگہ تھی پس وہ وہاں احمد بن یوسف بن مزنی کے ہاں اترا اور اس توقع پر وہاں قیام کیا کہ سلطان اس سے اس کا مطالبہ
کرے گا اور ابن مزنی اسے اموال کے خسارہ سے بچائے گا اور وہ اسی سال میں یا ان کے پاس سے جانے کے بعد فوت ہو گیا
اور انہوں نے سلطان کو پیغام بھیجا پس وہ اسے راستے میں ملا اور شہر کی طرف آ گیا اور یملول کے محلات میں اترا اور اس کے
ذخیرے پر قابض ہو گیا اور اہل شہر کے پاس اس کی جو امانتیں خالص ذخیرہ سے تھیں انہوں نے وہ سلطان کو دے دیں اور اس
نے اپنے بیٹے المنتصر کو توزر کا امیر مقرر کیا اور اس نے خلف بن خلف کو نفطہ سے بلایا اور وہ اطاعت کرنے میں اس کے
اصحاب کی مخالفت کرتا تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس کی اطاعت چھوڑ دی پس جب ان کا محاصرہ ہو گیا تو وہ حیران رہ گیا
اور اس نے سلطان کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور وہ اطاعت کے ساتھ اس کے پاس حاضر ہوا تو سلطان نے اس
کے ظاہری اطاعت کرنے کو قبول کر لیا اور اسے اس کے سدھرنے کی امید پر دوسری جگہ دے دی اور اسے اپنے بیٹے المنتصر کی
حجابت سے ہٹا دیا اور اسے اس کے ساتھ توزر میں اتارا اور اسے حکم دیا کہ وہ اسے نفطہ شہر پر اپنا جانشین بنائے اور اسے نفطہ کا
حاکم مقرر کر دیا اور الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور ابن خلف نے اپنے معاملے میں دلیری کی تو اسے معلوم ہوا کہ وہ ہلاکت
کے بھنور میں پھنس گیا ہے پس اس نے توزر سے ابن یملول سے مراسلت کی اور سلطان کے مددگاروں کو اس کے اس خط کے
متعلق اطلاع مل گئی جو اس نے ریاح کے شیخ یعقوب بن علی کو لکھا تھا جس میں ابن یملول کو اس کی مدد کرنے کی ترغیب دی گئی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جب وہ مدد کے لئے مجبور ہو گیا تو ابن تیرت نے آ کیا اور سریراس نے اردگرد سے بھاگ گئے اور شہر کے مکانوں میں روپوش ہو گئے اور جن لوگوں کو انہوں نے بغاوت میں شامل کیا تھا ان میں سے بہت سے لوگ گرفتار ہو گئے اور امیر ابو بکر کو تو زر میں یہ اطلاع پہنچی تو وہ جلدی سے اپنی جگہ پر آیا اور اس کے دل کو سکون تھا اور جن لوگوں کو اس کے حاجب نے گرفتار کیا تھا ان سب کو قتل کر دیا اور لوگوں میں ابن ابی زید سے برأت کا اعلان کر دیا پس لوگوں نے بھی اس سے برأت کا اظہار کیا اور پہرے داروں کو اطلاع ملی کہ وہ اور اس کا بھائی دونوں عورتوں کے لباس میں شہر کے دروازوں سے باہر جا رہے ہیں تو وہ انہیں پکڑ کر اس کے پاس لے آئے اور اس نے انہیں مُثلہ کرنے کے بعد قتل کر دیا۔ پس سلطان جرید میں خود مختار بن گیا اور وہاں سے بدی کے آثار مٹ گئے۔

اور الحامہ کا شہر قصطیلیہ کی عملداری میں شامل تھا اور حامہ قابس کے نام سے مشہور تھا اور حامہ عطماطہ کی نسبت اس کے باشندوں کی طرف تھی جو بربری تھے' کہتے ہیں کہ انہوں نے ہی اس شہر کی حد بندی کی تھی اور اب تک اس میں توجر اور بنی ورتاجن کے تین قبائل پائے جاتے ہیں اور وہ عصبیت کے لحاظ سے دو گروہ ہیں اولاد یوسف اور اولاد حجاف' اولاد یوسف کی امارت اولاد ابو منیع میں ہے اور اولاد حجاف کی امارت اولاد وشاح میں ہے لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ ان کے دو گروہ بننے کا سبب کیا ہے اور ابو منیع کے قوم میں سردار ہونے کے متعلق یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ ان کے دادا رجاء بن یوسف کے تین بیٹے تھے بوشاک' ابو محمد اور طالبہ اور اس کے بعد اس کی امارت اس کے بیٹے بوشاک پھر اس کے بعد ابو منیع پھر اس کے بیٹے محمد بن حسن پھر اس کے بھائی موسیٰ بن حسن پھر ان دونوں کے بھائی ابو عنان کے پاس تھی یہاں تک کہ وہ بات ہوئی جس کا ذکر ہم کریں گے اور اولاد حجاف کی امارت ابتداً محمد بن احمد بن وشاح کے پاس تھی اور اس سے پہلے اس کا ماموں قاضی محمد بن کلبی امیر تھا اور الحضرۃ سے باری باری ان کے پاس عمال آتے تھے یہاں تک کہ سلطان نے ان سے تمام ٹیکس اور خراج ساقط کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بتایا ہے کہ الحامہ کے باشندوں کے مشائخ بنی بوشاک اور پھر بنی تامل میں ہیں جو بوشاک میں سے اور تامل ان کا سردار تھا اور وشاح' تامل کے لڑکوں میں سے ہے اور ان کے دو گروہ ہیں بنوحسن اور بنو یوسف اور حسان بن ہجرس اور مولا ہم اور عمر ابوعلان یہ سب کے سب بنوحسن میں سے ہیں اور محمد بن احمد بن وشاح بنی یوسف میں سے ہے اور یہ بات پہلی بات کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ان کے بارے میں صحیح بات کو جانتا ہے اور نفزادہ اور قصطیلہ کے مضافات اس عہد میں توزر کی طرف منسوب ہوتے تھے اور یہ بہت سی بستیاں ہیں ان کے اور توزر کے درمیان قبلہ کی طرف مشہور مگر مچھ پائے جاتے ہیں جو حد درجہ ظالم ہیں اور ان کے لئے لکڑی کے نشانات لگائے گئے ہیں جن کے ذریعہ راہرو کو راستہ معلوم ہوتا ہے اور بسا اوقات وہ بھول بھی جاتا ہے تو مگر مچھ اسے نگل جاتے ہیں اور ان بستیوں میں ایک قوم رہتی ہے جو بربری نفزادہ کا بقایا ہے جو اپنے جمہور کے خاتمہ کے بعد وہاں باقی رہ گئے تھے اور عرب بربریوں کے دیگر بطون کے ساتھ مل جل گئے اور ان کے ساتھ فرنجی معاہد بھی تھے جو سردانیہ کی طرف منسوب ہوتے تھے جنہوں نے امان اور جزیہ پر وہاں رہائش اختیار کی تھی اور اب بھی وہاں ان کی اولاد موجود ہے پھر ان کے پاس شدید کے اعرابی اور بنی سلیم کے زغب آئے یہ سب جنگ سے معذور تھے انہوں نے وہاں جنگلات اور پانیوں پر قبضہ کر لیا اور نفزادہ بکثرت ہو گئے اور وہی اس عہد میں وہاں کے عام باشندے ہیں۔ اور ان نفزادہ کے ہیڈ کوارٹر میں کوئی سرداری نہیں کیونکہ اکثر یہ لوگ توزر کے مضافات میں واپس چلے جاتے ہیں اور ان کی سرداری کا یہ حال ان کے متقدمین کا ہے جو شخصی حکومت میں بلاد جرید میں رہتے تھے ہم نے ان کے حالات کو اس حکومت میں بیان کیا ہے کیونکہ وہ اس کے پروردہ ہیں اور اس کے والیوں اور موالیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

معز بن المعز بن بادیس کی بیعت کرلی جو اپنے بھائی کا مخالف تھا یہ ۴۸۹ھ کا واقعہ ہے پھر اس نے بھائی تمیم نے قابس پر قبضہ کر لیا اور وہ عربوں سے محبت کرتا تھا اور قابس اور اس کے مضافات زغبہ کے حصے میں تھے جو ہلالی عربوں میں سے تھے پھر وہاں ان پر ریاح نے غلبہ پالیا اور بنی دھمان میں سے دکن بن کامل بن جامع اور اس کا بھائی مارع آیا اور یہ دونوں معا بنی علی میں سے تھے جو ریاح کا ایک بطن ہے پس اس نے وہاں پر اپنی قوم بنی جامع کے لئے ایک حکومت بنائی اور اپنے بیٹوں کو اس کا وارث بنایا یہاں تک کہ افریقہ پر موحدین نے قبضہ کرلیا اور عبدالمؤمن نے قابس کی طرف اپنی فوجیں بھیجیں تو وہاں سے مدافع بن رشید بھاگ گیا اور جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں اس نے اس کو اپنی حکومت میں شامل کرلیا اور اس پر قبضہ کرلیا اور بنی جامع کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا اور قابس اور اس کے مضافات موحدین کے لئے ہوگئے اور افریقہ کے والی جو سرداروں میں سے ہوتے تھے اس پر موحدین کو والی بناتے تھے یہاں تک کہ بنی غالبہ اور قراقش طرابلس اور قابس اور اس کے مضافات پر غالب آ گئے اور ہم نے ان کے حالات میں اس بات کا ذکر کر دیا ہے پھر موحدین نے یحییٰ بن غانیہ کو اس پر غالب کر دیا اور انہوں نے اپنے عمال کو وہاں اتارا اور جب شیخ ابی محمد عبدالواحد کی وفات کے بعد بنو ابی حفص سے دوسری مرتبہ افریقہ کی طرف بلایا اور عاقل نے افریقہ پر اپنے بیٹے ابو محمد عبداللہ کو امیر مقرر کیا تو اس کے ساتھ قابس پر امیر ابوزکریا نے اپنے بھائی کو مقرر کیا اور وہ وہاں پر امیر بن گیا پھر اس نے خود مختار بن کر اپنے بھائی کو معزول کر کے اور بنی عبدالمومن کی اطاعت کر کے جو کچھ کہا اس کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور اس عہد میں قابس کی اس کے ایک گھرانے میں تھی اور وہ بنو مسلم کا گھرانہ تھا مجھے یاد نہیں کہ ان کا نسب کس کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور بنوی مکی کا نسب لواتہ میں ہے اور وہ مکی بن قرح بن زیاد کے اللہ بن ابی الحسن بن محمد بن زیادۃ اللہ بن الحسین اللواتی ہے اور یہ بنو مکی امیر ابوزکریا کے مخلص دوست تھے اور جب اس نے خود مختار بننے کا عزم کیا تو ابوالقاسم عثمان بن ابی القاسم بن مکی آیا اور لوگوں سے اس کی بیعت لینے کا متولی بن گیا اور اس وجہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے عطیات دیئے اور اس کے روزینہ میں اضافہ کر دیا اور محل سے اس کی طرف لونڈیاں ہدیۃً بھیجنے کے بعد اسے الحضرۃ میں حکمران کرنے' معزول کرنے' ٹیکس عائد کرنے اور حساب کے کام میں خود مختار بنا دیا اور جب داعی فوت ہو گیا اور خلافت کے قدم جم گئے جیسا کہ ہم ۸۳ھ کے حالات میں بیان کر چکے ہیں تو عبدالحق بن مکی حکومت کی ہوا اکھڑنے کے بعد اپنے شہر میں چلا گیا اور وہاں جا کر محفوظ ہو گیا اور اس کی اطاعت میں کمزوری دکھانے لگا اور اس نے اہل حکومت کو خلیفہ کے واسطے دعا کرنے کے لئے اپنے منابر پر بھیجا پھر ۹۳ھ میں اس نے اعلانیہ علیحدگی اختیار کر لی اور اس نے اپنی اطاعت حاکم سرحدات مولی ابوزکریا اوسط کو بھیجی اور اس کا بیٹا احمد جو ولی عہد تھا ۹۷ھ میں فوت ہو گیا پھر اس کے بعد وہ خود بھی ساتویں صدی کے سر پر فوت ہو گیا اور اس کا پوتا اس کی اولاد میں سے حکومت کے لئے پیچھے رہ گیا اور اس کے عمزاد یوسف بن حسن نے اس کی کفالت کی اور اس نے خود مختار بن کر حکومت سنبھال لی یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اسے احمد بن لیدان کی کفالت میں چھوڑ گیا جو اہل قابس' اصبہان اور بنی مکی کے گھرانوں میں سے تھا اور یوسف کے مرنے سے ان کا کام مکمل ہو گیا پس سلطان نے اب لحیانی کو الحضرۃ کی طرف بھیجا اور انہوں نے وہاں کئی دن تک قیام کیا پھر اس نے اپنی تونس سے علیحدگی اور قابس کی جانب روانگی کے زمانے میں انہیں ان کے شہر میں واپس کر دیا پھر اس دوران میں مکی فوت ہو گیا اور دو نوجوان بچے عبدالملک اور احمد کو پیچھے چھوڑ گیا پس ابن نے ان کی کفالت کی یہاں تک کہ وہ جوان اور ادھیڑ عمر کے ہو گئے اور ان دونوں کو حکومت اور علاقے کے معاملات میں دخل اندازی کی رکاوٹ تھی اور ان کا کام اپنے باپ کی طرح صرف خلیفہ کے لئے دعا کرنا تھا۔ کیونکہ ان کے علاقے سے حکومت کا سایہ سمٹ چکا تھا اور سلطان کے دفاع اور ان کی فوجوں کو غربی سرحدوں سے ہٹانے اور اعز اور کو الحضرۃ سے جلاوطن کرنے میں مشغول رہا اور جب سلطان ابو یحییٰ اللحیانی مصر میں فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا عبدالواحد'

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مقرر کیا ہوا تھا اور اس نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو اپنے غلام ظافر علج کی کفالت میں پیچھے چھوڑا اور ظافر اس کی موت کے بعد فوت ہو گیا اور عبدالرحمٰن طرابلس میں خود مختار بن گیا اور اس نے بری سیرت اختیار کر لی یہاں تک کہ ابوبکر بن محمد بن ثابت نے اپنے بحری بیڑے کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جیسا کہ ہم ۲۷۰ھ کے حالات میں ذکر کریں گے اور اس پر بربریوں اور عرب ہم وطنوں کو چڑھا لایا پس اہل شہر نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور اس پر حملہ کر دیا اور ابوبکر نے اس پر حملہ کرنے میں جلدی کی اور انہوں نے اسے امرائے ذناب میں سے ایک امیر کے سپرد کر دیا اور اس نے اسے پناہ دی یہاں تک کہ اس نے اسے اس کے مامن میں پہنچا دیا جو اس کی فرودگاہ اور قابس میں اس کے چچا کی رعیت میں تھا یہاں تک کہ وہ ۲۷۹ھ میں فوت ہو گیا اور عبدالملک مسلسل ۲۸۱ھ تک قابس پر والی رہا اور اس کا بیٹا یحییٰ اس کی وزارت پر مخصوص رہا اور اس کا پوتا عبدالوہاب اس کے بیٹے مکی کا معاون رہا ان کے احوال پلٹ گئے اور ان کے ہاتھ سے وہ عملداریاں بھی جاتی رہیں جو اس کے بھائی احمد کے عہد میں ان کے پاس تھیں جیسے طرابلس، جزیرہ، جربہ اور صفاقس اور اس قسم کی دیگر عملداریاں حتیٰ کہ تخت بھی جاتا رہا جو صرف اس کے بھائی کے لئے تھا اور یہ صرف اس کے حملہ کے قرب کی وجہ سے قائم تھا اور ان دونوں کی سیرت عدل کرنا تھی اور ان میں سے ہر ایک اپنے اہل عصر کے دوران فقیہ کہلاتا تھا کیونکہ وہ مذاہب خیر میں دلچسپی رکھتے تھے اور احمد کو ادب سے بھی بہرہ حاصل تھا اور بہت اچھے اشعار بھی کہتا تھا اور اسے خوش الحانی سے پڑھنے اور بلاغت میں بھی حصہ حاصل تھا اور وہ اہل مشرق کی طرح حروف کی اشکال اور اوضاع بناتا تھا اور اس کے بھائی عبدالملک کو بھی اس میں بہرہ حاصل تھا جس کی وجہ سے وہ اپنے زمانے کے نقادوں میں شامل تھا اور جب سلطان ابوالعباس نے افریقہ کے شہروں کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا اور اپنی قوم کو دعوت خصی دینے میں مخصوص ہو گیا تو اہل جرید کو اس سے خوف آنے لگا اور وہ امتناع کے متعلق اس سے معارضہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قابض ہوگیا اور اہل بلد نے بیعت کر لی اور اس نے اپنے خواص میں سے ایک آدمی کو ان پر امیر مقرر کیا اور خود تونس کی طرف واپس لوٹ آیا اور عبدالملک تھوڑے دنوں میں عرب قبائل کے درمیان فوت ہوگیا اور اس کا بیٹا عبدالرحمٰن اور اس کا بھتیجا احمد جو اپنے باپ کے بعد طرابلس کا حکمران تھا وہ بھی فوت ہوگیا اور اس کا بیٹا یحییٰ اور اس کا پوتا عبدالوہاب طرابلس چلے گئے تو ابن ثابت نے انہیں اپنے شہر میں اترنے سے روک دیا کیونکہ وہ سلطان کی اطاعت سے وابستہ تھا پس وہ بلاد ذتاب میں سے زنزور میں اترے جو اس کے نواح میں تھا اور وہیں قیام پزیر ہوگئے اور شرقی نواح سلطان کی اطاعت پر قائم رہے اور اس کی دعوت میں شامل ہوگئے پھر یحییٰ بن عبدالملک اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے مشرق کی طرف گیا اور عبدالوہاب جبال میں برانس کے قبائل میں مقیم رہا اور جس والی کو سلطان نے قابس میں چھوڑا تھا اس کا وہاں کے باشندوں پر برا اثر پڑا تو اس کی پارٹی نے عبدالوہاب کے ساتھ اس بارے میں سازش کی اور وہ البلد کی طرف آیا اور اس پر شب خون مارا اور انہوں نے والی پر حملہ کر کے اسے ۸۳ھ میں قتل کر دیا اور عبدالوہاب نے قابس پر قبضہ کر لیا اور اس کا بھائی یحییٰ اپنے فرض کی ادائیگی کے بعد مشرق سے آیا تو اس نے اس پر اس کی حکومت حاصل کرنے کے لئے کئی بار چڑھائی کی اور اس کی مشکیں باندھ دیں اور اسے اس کے پاس بھیج دیا اور اس نے اسے قصر العدد میں قید کر دیا اور وہ کئی سال قید خانے میں رہا پھر وہاں سے بھاگ گیا اور الحامہ کے حاکم ابن وشاہ سے مدد طلب کرتا ہوا الحامہ چلا گیا جو قابس سے ایک دن کے فاصلہ پر ہے تو اس نے اس کی مدد کی اور وہ مسلسل قابس کے نواح پر چڑھائی کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور اس نے اپنے بھائی مکی کے بیٹے عبدالوہاب کو گرفتار کر لیا اور ۹۰ھ میں اسے قتل کر دیا اور وہ ۹۶ھ تک وہاں خود مختار رہا اور عمر بن سلطان ابوالعباس کو اس کے باپ نے طرابلس کے محاصرہ کے لئے بھیجا تو ان لوگوں نے اسے تباہ و برباد کر دیا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے یہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

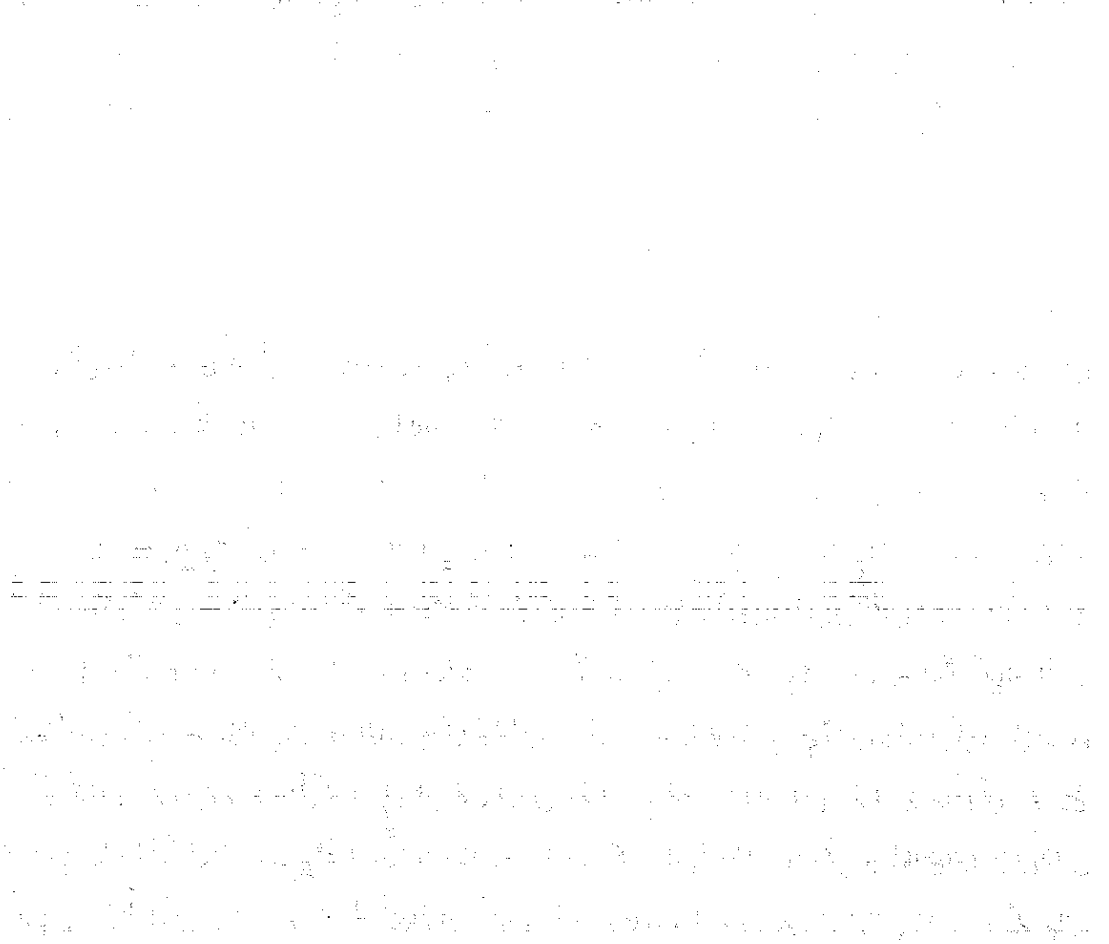

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری دیگر مطبوعات